

# دست شناسی

آموز

پیش‌گام



کتابخانه عمومی  
کتابخانه عمومی

جانفزا ہے بادہ جس کے ہاتھ میں جامِ آگیا  
سب لکیریں ہاتھ کی گویا رگِ جاں ہو گئیں  
(غالب)

# مُوزِ دستِ شناسی

سائیں درویش

میر بشیر



فایز سنٹر

لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP  
<https://www.facebook.com/freeamliyatbooks>

# ترتیب

۳۴۷	صحت کی لکیر	۷	ہاتھوں کی کہانیاں
۳۴۲	حلقہٴ بزمِ سر	۱۸	اگستینہ ناری
۳۴۲	ہتھیلی کا شستیل	۲۴	رُومی شہنشاہ اور نقی سیفر
۳۸۹	شادی کی لکیر	۴۲	آپ کے ہاتھ کس قسم کے ہیں؟
۴۰۷	قوسِ الامام	۵۳	آپ کی انگلیاں کیا بتاتی ہیں
۴۱۷	غیر معمولی نشانات	۶۰	ناخنوں کو غور سے دیکھیے
۴۲۶	خطِ عیاشی	۱۱۵	انگلیوں کی پوریں اور ہتھیلی
۴۳۲	منگل کی لکیر	۱۸۳	زندگی کی لکیر
۴۳۹	مثلثِ کبیر	۲۳۸	دماغ کی لکیر
۴۵۰	کلائی کی لکیریں	۲۷۳	دل کی لکیر
۴۵۹	مثلثِ صغیر	۳۱۰	قسمت کی لکیر
۴۶۵	ہتھیلی اور انگلیوں کے غمقر نشانے		کامیابی کی لکیر

## ہاتھوں میں کہانیاں

ماضی پر ایک طاشرانہ نگاہ ڈالتے ہی یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ جب سے اولادِ آدم نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے انسانِ عرفان ذات کے ساتھ مستقبل کو جاننے کی سعی میں بھی سرگرم ہے۔ کبھی پرندوں کی اڑان سے شگون لیے جاتے ہیں کبھی سعد و نحس ساعتوں کا ستاروں کی گردش سے علم حاصل کیا جاتا ہے تو کبھی مقدس صحیفوں اور آسمانی کتابوں سے خال نکالی جاتی ہے۔ یہی نہیں، اولیاء و فقرا سے مسائل اور الجھنوں کے حل اور رہنمائی کی آرزو بھی اسی مستقبل شناسی کے مختلف پہلو ہیں۔

انسانی عقل و بطور کے ساتھ یہ تلاش علمی اور سائنٹفک صورت اختیار کرتی گئی اور مختلف فنون کی صورت میں مدون ہوتی چلی گئی۔ اسی طبعی تلاش کا نتیجہ ہے کہ مشرق و مغرب کی ہر زبان، ہر خطے اور ہر تہذیب کے نمونے عروج کے زمانے میں ہاتھ کی لکیروں کے علم پر مبسوط اور مستند ادب پایا جاتا ہے۔

اس صدی کے بُلعِ اقل میں جب اہرامِ مصر کی کھدائی ہوئی تو آج سے ہزاروں سال پہلے کی مصری تہذیب کے نمونے ماضی کی تائید کیوں سے منظرِ عام پر آنے لگے۔ روزمرہ کے استعمال کے برتنوں سے لے کر فنِ سنگ تراشی کے لاجواب اور انمول شاہکار تک نقشہ مشورہ پر آئے۔ قدیم علوم و فنون پر کسی انٹل روشنائی سے کبھی ہوئی گئی تھی بھی دستیاب نہیں۔ ان دھنوں کا دافر جتہ لندن پہنچا اور آج بھی برٹش میوزیم میں اربابِ نظر کے لیے سرمہِ بصیرت کا کام دے رہا ہے۔

اس نادر ذخیرے کا علمی جتہ بڑا ہی اہم ہے جس میں قدامت کے لحاظ سے دو کتابیں قابلِ ذکر ہیں: سب سے پرانی کتاب آرائشِ نسواں سے متعلق ہے اور دوسرا صحیفہ ہاتھ کی لکیروں سے کردار اور مستقبلِ بیانی سے وابستہ ہے جو ہاتھ کے خاکوں اور لکیروں کے محلی وقوع وغیرہ کے علاوہ ان فنی نکات پر اس قسم کی تحریری اور تصویری شہادت ہے کہ ماضی کے اس بید زمانے میں بھی اس فن کی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے۔



مشہور مصنفین یوں یونانیاں اگرچہ جنی نسل سے ہے مگر کسی تہا تنزنگی امریکا ہی میں بسر توی۔ اسی سرزمین میں اس نے جوشی استعمال اور میں کے علم ادب سے اپنے دامن کو نکال لیا۔ اپنی شہرہ آفاق تصانیف کے باعث دنیا کے چوتھے مکتشفین میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ وہ عالم بھی ہے اور ماہر نفسیات بھی اور سوانح نگاری کے میدان میں خاص طور پر برکات ملک بھی ہے۔

غالباً یہ فن کی تاثیر قحی یا آباد اجداد کے ملک سے ربط وقت کا تقاضا کہ اس نے جنی ادب، تاریخ اور دواں کے کئی ایک نامور علماء وادبا کے سوانح حیات بھی لکھے ہیں۔ عبد قیوم کی ایک بھی تحفین کے حالات کے دوران وہ اپنی کتاب GENIUS میں لکھتا ہے کہ اس نے دست شامی سے بھی شفت تھا۔ اس فن میں وہ کہتا ہے کہ وہ کی کیوں کا ظلم ہاروں سال پہلے چین میں زمرت منہ تھا بلکہ اس کا ماننا اس قدر ضروری تصور کیا جاتا تھا کہ اگر کوئی عالم وقت اس فن سے مذاقت بہر تاقیرہ اس کے علم و فضل میں ایک طرح کی کمی کی نشانی گمانی جاتی تھی۔

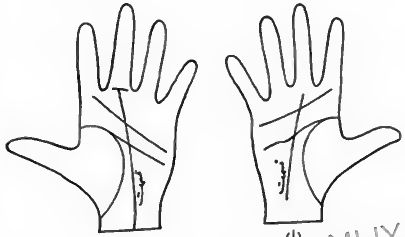
یہ حقیقت ہے کہ چینی ہست ریکھا ایک نہایت ہی اعلیٰ اور مستند علمی سرمایہ ہے اور اس فیضیت اور اہتمام سے اس کی ترتیب و تدوین ہوئی ہے کہ اعلیٰ استاد علمی کے پیمائش کی شکل نامکملات سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چین میں آج بھی یہ علم مرموز خاص و عام ہے اور اس کے جاننے والے مریج خفاقی جینے ہوئے ہیں۔

جاپان میں بھی ہست ریکھا کا فن زمانہ قدیم سے مروج ہے۔ اس سلسلے میں ایک فن نگار نے وضوین پیرائے میں بیان کیا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جس خط سے فوری تر بہر مزنت کا جاپان ہے، وہ خط قدیر سے معنون ہے (نقشہ نمبر ۱) یہ لکائی کے قریب سے ششوں پر کھینچی گئی ہو کر تاجہما دریاں انگلی کے تھکانی پر گوشت جھٹے میں پیش کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس خط سے فوری نوعی اونچ نیچے کا گرد بار، بال و دولت و فزوقم کے امور کا معال معلوم کیا جاتا ہے۔ جب یہ گہرا، لبا اور بے عیب ہو تو صاحب نشان اچھی فوری حیثیت کا مالک ہو سکتا ہے۔ اگر یہ خراب، کوتاہ یا کمزور ہو تو بالی اور فوری حالت اچھی نہیں ہوتی اور یہ عسرت اور تنگ حالی کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔

شیشہ و جاپان کو میکاؤ کے مرنز نام سے پکارا جاتا ہے۔ عبد قیوم کی سے اہل جاپان کے لیے میکاؤ و فوری اور زود مالی عظمتوں کا پیکر تصور کیا جاتا تھا۔ اسی نظریہ کو خط قدیر کے اعلیٰ ترین اور

بیان کرنے کے سلسلے میں استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ جاپانی ہست ریکھا میں لکھا ہے کہ جب خط قدیر لکائی کے اس مقام سے نمودار ہو جہاں بانڈ اور فوری کی حدیں ملتی ہیں اور کساں گہرائی اور چمک کے ساتھ بے عیب جیتی کی سطح کو مل کر کتے جڑے اس مقام پر پہنچ کر ختم ہو جہاں دریاں انگلی، تھکانی سے شروعا ہوتی ہے اور دواں پر پاک پاک گہری آڑی گیر پائی جاتی ہے تو یہ مثال مستور کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کا مدال میکاؤ یا شیشہ بانڈ معتدلے کہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر وہ میکاؤ ورن کے قواعد ہی عظمت اور بہتت کے را کے ہشت اس مقام پر پہنچ کر تہ سے جو اسے شاز بہ شازہ کو حرا کر سکے۔ ایسے خط قدیر کا بالی ہو کر کے بدل میں ہی فوری کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے بیان میں لکھا ہے کہ اس کا مدال دنیا کے سلسلے میں شک ہو جاتا ہے اور راجا جان جیون بتاتا ہے (نقشہ نمبر ۲)۔

جو چیز ہندو کی ہیں جی اس فن کی قد و مزنت کسی اعتبار سے کم نہیں رہی ہے۔ مانتا بھ کے جہم کے وقت و دور جو نمونہ مستقبل شامی کے جاپانی کے ماہرین کو طلب کیا گیا اور ان کے احکام قلم بند کیے گئے۔ اس سلسلے میں ہست ریکھا کے ماہرین کے حکام کا یہ حکم کہ زود وود کے دونوں ہاتھوں میں چکوتی کا نشان ہے اس لیے اس کی عظمت ہے مثال ہوئی، زبان جادواں سے اس فن کی حقانیت کا آئینہ دار ہے۔



(۲)

(۱)

مُخَيَّرَ الْعُقُولِ صَمِيْفَةً تَقْدِيرَ

یہ مام طور پر مشورہ تھا کہ پندرہ بجے جیو ٹی وی پر ایک ایسے عظیم کے مفاہمت تھے اور انھیں مستقبل کوئی کے طریقوں پر اعتماد تھا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ درست ہو مگر جب میں ان کے ہاتھوں کے نقشے اُتار دیا تھا تو پتا چل گیا کہ یہ سیاسی لینڈ موجود تھے۔ انھوں نے سب کے سامنے بریل بٹکر ہی ہوس (ابھی مجرم کیسی (انراچ) کا تذکرہ فرمایا۔ کہنے لگے، ہماری والدہ جیو ٹی

غلاما سترافاں اس سے آگاہ نہیں ہیں کہ مرست رکھا کافن بہت ہی دقیق ہے۔ اس کے روز و نکات کا تنظیم کے لیے ذہنی زندگی ضرورت ہے۔ یہی نہیں، اس کا عملی سرمایہ وسیع ہے اور اس کا عملی جتنہ کہ تحقیق دسی ہے مجھ میں ابھی کے تو اس کی قوت اور اس کی عملی سماعت حاصل کرنے کے لیے مدتیں درکار ہیں۔ اور اگر ایک ملٹن میرٹن کے سوا میں آپ کو پانی کے جہد کی تجربہ صرف سنے فائدہ گنج بانی تو فیضی اعلیٰ ہے۔ مجھے تو اس فن میں چالیس چالیس سال عملی کارکردگی کے بعد یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ حاصل ہوا اس کی حیثیت بہت زیادہ ہے اور اس کے حقیقی اسرار بڑی حد تک نگہ بوں سے اوجھل ہیں۔



شروع کیا جیسے کوئی محدث کتاب کی قرأت کرے اور ہر متن کے خاتمہ پر وہ سلیس زبان میں ترجمہ کرنا بتا دیا اور ہمارے معاون شامزئی بھی ترجمان کا مہم تفصیل کے ساتھ سمجھاتے جاتے۔

پیرائے آئینہ صفا شائستہ تھا۔ لکھا تھا اس وقت چارافز دیباچہ بیٹھے ہیں۔ ایک منہ کا منتظم ہے جو تین اشخاص کو اس کتاب سے استفادہ کے لیے لایا ہے اور بھی چلا جائے گا۔ جو لوگ یہاں شہر لگے ان میں ایک ڈاکٹر ہے اور ایک علوم ہائیکہ کی گائیڈ۔ جس شخص بہت دیکھا کا عاقل ہے اور اس فن کے روز کی حیدگی تلاش میں یہاں پہنچا ہے۔ اسی شخص کے لیے یہ میوزیم محدثں کو لگایا ہے اور اب اس کے بارے میں با تفصیل بیان کیا جاتا ہے۔

ممانفہ نے سنی خیر نگاہوں سے میری طرف دیکھا اور کچھ باتوں کے بعد کہنے لگا "اس قسم کی تمہید بہت ہی شاذ ہے معلوم ہوتا ہے اس میں کوئی خاص مصلحت اور درجہ مضمر ہے۔ ہر کیسٹ لٹینے: اس کے بعد ہر عرض لکائی سے اس نے متن پر حوا شروع کیا اور جب ایک مکمل پیرا گراف ختم کر چکا تو ترجمانی شروع کی:

"اس شخص کی پیدائش تین بیج کرنا تیس منٹ پر ملی ایشیا ۵ اکتوبر، ۱۹۰۶ کو ہوئی۔ اس کے ناچہ میں سلطان خاں ہے اور اس میں گرد باجمان ہے۔ یہ اس شخص کا سقہ رہے کہ اسے اس فن کے خفیہ اسرار و رموز حاصل ہوں۔ ان امور کا بیان اس ڈائجسٹ کے دوسری باب میں رقم ہے۔ وہ دوسرے دن چھ ماہ بانیے گا۔ آج زندگی کے حالات کا تذکرہ ہوگا اس کے بعد دن دھڑلے تک کتب کے حصے پڑھے گئے اور میں ان کے ترجمے لکھتا چلا گیا۔

اس رات ڈاکٹر جو سرد اور گیانی بھی میرے ساتھ ہی رہے اور میں تک دن بھر کے تجربات و دانشانات پر بات چیت جاری رہی۔ دوسرے دن نائٹ کے فرائض بعد ہم لوگ شکیں مندر پہنچے۔ محافظ صاحب بھی ہمارا انتظار فرما رہے تھے، چنانچہ میرے ڈائجسٹ کا دوسرا باب کوہ لگایا۔ اس میں ایسی ایسی باتیں اور اسرار فنی کا حامل تفصیل سے رقم تھا کہ انسانی فکر و تصور سے بہت ہی بعید ہے۔

دن کے روز میں ایک نام نہاد جوہر توں سے مل چکا تھا صاف ہو گیا۔ اگلی صبح کے پہنچے ایک گوشت کا اٹھاسہ۔ یہ زہرو یا شکر کا اٹھاسہ کہلاتا ہے (نقشہ نمبر) ایک خوب نما واضح

کیراٹھو تھے اور سپن انگلی کے درمیان ہتھ سے شروع ہو کر اس اٹھاسہ کے گرد گھومتے ہوئے جھیل کی سطح کو عبور کرتے ہوئے ٹھکانے قریب تک ختم ہوتی ہے۔ یہ زندگی کی لکیر کہلاتی ہے۔ زہرہ کے اٹھاسہ سے کچھ معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ جگر مینے نے بتایا کہ اگر اس پر نقش شدہ بر نشان اور خدا کا صیغہ طوریہ زلف نگاہی سے مطالعہ کیا جائے تو یہاں سے ہاں باپ، بہن، بھائی، اولاد، میان، بیوی، غرض کہ تمام خاندانی امور کے بارے میں ہر سبب حالات کو پتا چل سکتا ہے۔ اور اگر زندگی کی لکیر اور زہرہ کا اٹھاسہ کا مطالعہ کیا جائے تو ذاتی سمیت، بیماری، سفر، جہیز، مالی اور دوسری حالات کے علاوہ زندگی کے تمام واقعات کی تفصیلی اور وقت کے تقین کے ساتھ تاریخ و اکیفیت بتائی جاسکتی ہے۔

جو لوگ بہت دیکھا کے فن سے شغف رکھتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ کسی واقعے کا صحت کے ساتھ بتا سکا قدر مشکل امر ہے اور دشمنوں کے ساتھ زندگی کے حالات پر تعین کرنا کے ساتھ سہائی اور صحت کے ساتھ احکام کا بیان اور وہ بھی محض زہرہ کے اٹھاسہ سے محلات سے ہے۔ گھبراہٹ میں شک نہیں کرکشن دریا میں کے ساتھ، اصول فن میں صیغہ اور گہری نگاہ برقرار کرنی دشوار کام نہیں ہے۔

اس نازی میں فن کے اصول و قوانین کی ہٹھکے دوران لکھا تھا کہ گرد کا اٹھاسہ پر ملی انگلی کے نیچے واقع ہے، اس کی قدر و قیمت فن کے اعتبار سے ایسی ہے جیسے کہ دوسری دھاتوں کے مقابلے میں سونے کی۔ یہ اعزاز تقدس، شرف اور علم و عظمت کا آئینہ دار ہے۔ زہرہ کا اٹھاسہ اس کے مقابلے میں پانڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ گرد باپ اور زہرہ ہاں کے مانند ہے۔

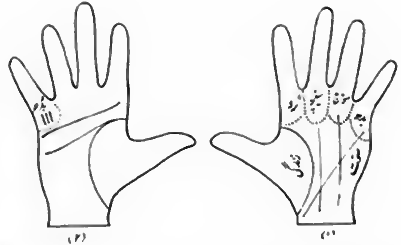
دریائی انگلی کے نیچے ایک اور بزرگوشٹ اٹھاسہ ہے جسے سینیر کا اٹھاسہ کہتے ہیں (نقشہ نمبر) جب کسی کے بڑے دن آتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ اس پر سینیر سوار ہے۔ یہ لکیر دوست نہیں ہے۔ سینیر کے بارے میں لکھا تھا کہ اس پر تقدیر کی لکیر ختم ہوتی ہے۔ یہ وہ لکیر ہے جو جھیل کو عبور کرتی ہوئی دوسری انگلی کی جڑ کے پاس ختم ہوتی ہے۔ اس کا آغاز کلائی کے قریب سے ہوتا ہے۔

سینیر کا اٹھاسہ اپنے لیے کا پتہ بتاتا ہے۔ اگر عمر مزید آدائی اور بے کاری میں صرف

ایام احترام اور سفید پوشی کے ساتھ باسویت گذرتے ہیں۔

چھوٹی انگلی کے نیچے بھی ایک پرگوشٹ اُٹھاتا ہے۔ جبہ کا اُٹھا کر ملتا ہے یہ نہی منست اور طب میں سے کسی شبہ حیات میں کامیابی کی طرٹ طبی صلاحیت کی دہر سے راہنمائی کرتا ہے۔ اس اُٹھا پر اگر تین واضح ترغی کیہیں نظر آئیں تو یہی عمر میں یا بے مثال واکر بننے کی دلیل ہے۔ انڈیا میں اس اُٹھا پر بھی ایک واضح کیہ ختم ہوتی ہے۔ یہ بھی کلائی کے قریب سے شریٹ ہوتی ہے۔ مگر اس مقام سے جہاں پر زندگی کی کیہ کا خاتمہ ہے اور کلائی سے اُٹھا اُٹھا ہے۔ یہ سب عام صفت کی کیہ کہہ سکتا ہے اور یہ صفت مندی کے نفع پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ مگر واکر یا صفت کار کے ہاتھ میں ایسی کیہ درحقیقت نمایاں کامزائی اور دولت و شہرت کی اہل نشانی گردانی جاتی ہے۔

دانشترہ نمبر ۱۔



اسی طرح صفت علی اور پر تفصیلات وضاحت سے بیان کی گئی تھیں۔ انتخاب پیشہ کے ہاتھ میں بڑی بڑی دلچسپ معلومات حاصل ہونے لگیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ گستیہ ناکری سے بہت کچھ پانے کے بعد بھی وہ کیہ جس کی برسوں سے تلاش تھی، مجھے نہ مل سکی۔ انہی دنوں حالات یوں پٹ پٹ گئے کہ مجھے انگلستان آنا پڑا، اور جب سے سین کا ہو کہ وہ گیا ہوں بہر کیف، میری تلاش ہماری رہی اور ۱۹۵۲ء، ۱۹۵۵ء، ۱۹۵۹ء اور ۱۹۶۱ء میں پھر کئی تلاش میں میں مل سکا اور ننگھو، ہڈاس، کوہننگ گیا۔ اور یہ ناکری ہوگی اگر میں اس حقیقت سے انکار کروں کہ مجھے اس قسم کی کئی ایک قدیم کتابیں اور منسکرت کی کتب سے بے حد فتنہ پہنچا۔ مگر انسان کی طبی طلب نیکرل ہے۔ آج بھی میرے روز و رات کی تلاش میں لگا ہوا ہوں اور دنیا کے ہر کونے سے آنے والے افراد کے توسط سے ایسی کتابیں اور مصنفوں کا پتا لگاتا رہتا ہوں جن کے مطالعے سے میری طبی پالیسی کا کردار اہرے۔

کی جانے تو نیک صلہ مشکل ہے۔ اگر کچھ صفت اور نیک نیتی سے کاروبار حیات میں مدد و جہد کی جانے تو بیچر بہت دھن، دولت، آرام اور بڑھاپے میں مالی فراخوں سے مالا مال کر دیتا ہے۔ اس سلسلے میں صفت کی کیہ کی بنیاد، چمک، لمبائی، گرائی، صفائی، سبھی انور کا جاننا ضروری ہے۔ قسمت کی کیہ اگر شکستہ اور خراب ہو مگر سچر کے اُٹھا پر بھی اور صاف پہنچ جانے تو قدر پر ضرور یاد دی کرتی ہے اور صاحب نشان کی خدمت صاف نہیں جاتی۔

پھر تیسری انگلی کے تھانی اُٹھا کا ذکر تھا۔ اسے سوج کا اُٹھا کہتے ہیں۔ جب یہ صالح اور عمدہ ہو تو اقبال مندی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ یہاں سے پائیدار شہرت، تخلیقی، ادبی یا طبی مساعی کے سلسلے میں قبول عام، اعزاز و انعامات کے علاوہ دھن دولت اور کچھ پیش و نشا حاصل ہوتی ہے۔ اس اُٹھا پر بھی ایک واضح کیہ ختم ہوتی ہے۔ یہ بھی کلائی کے قریب سے آغاز کرتی ہے اور تصیلی کی سطح کو عبور کرتی ہوئی تیسری انگلی کے نیچے ختم ہو جاتی ہے۔ اس کیہ کو سوج کی کیہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس شخص کے ہاتھ میں یہ کیہ ہو، خواہ وہ بہت ہی کمزور ہو یا ہی ہو، تو اس کی زندگی کے دوران میں اسے ہم چشموں میں عزت، برادری، احترام اور دینی عزت فراغت باعز و حاصل ہوتے ہیں۔ اگر یہ سوج کے اُٹھا پر بے عیب نقش ہو تو زندگی کے آخری

ادا کیا۔ اس کے بعد یورپ اور ایشیا کے ممالک میں اپنی عظمت اور کدو اعززی کے جھنڈے لگاتار چڑھاتے گئے اور پھر پانچ نام ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ثبت کر گیا۔

تہذیب روم کے دورِ ارتقا میں اس فن کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ دربارِ شاہی میں اس کے ماہرین بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ درویشِ انگریزی کے ایک شہنشاہ نے بھی اس فن میں بڑی دستگاہ حاصل کر لی تھی اور اس کی مہارتِ فنی اور پیش گوئی کے انسانی زبانِ زودعا میں ہم جو گئے تھے۔

اسی قیصر روم سے وابستہ ایک واقعہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ اور نہ صرف مخصوص حالات سے متعلق ہے بلکہ اس کی کسی فنی فن کی زندہ دلیل تصور کیا جاتا ہے۔

ایک دفعہ اس قیصر روم کی خدمت میں کسی دودھ آفادہ مملکت کا نیا لٹھی آیا اور اپنی مہارت کی اسناد پیش کی۔ جب رسم انجام کو پہنچی تو شاہ وقت نے اُسے عزت و احترام کے ساتھ اپنے قریب بٹھایا اور اپنی دست شناسی سے دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ہاتھ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ شاہی درخواست دراصل ایک حکم کے مترادف ہوتی ہے۔ لٹھی کے لیے حکم بجالانے کے سوا چارہ کار نہ تھا۔

قیصر وقت نے اس کے ہاتھوں کے نقوش کا بڑی احتیاط اور ذہن لگا ہی سے مطالعہ کیا۔ جب وہ ایسی نئی کچھ اور دودھ فیل کو طلب کیا اور آواز بلند بھال میں اُکھڑایا۔ یہ شخص بہرِ پویا اور فزہی ہے۔ اس کے ہاتھوں میں کوئی ایسی علامت نہیں ہے کہ اسے سعادت کے نزدیک بلند کے لائق گردانا جاسکے۔ اسے نظر بند کر دیا جاتا ہے؟

دربارِ شاہی میں کچھ لڑکے گھبراہٹ میں دودھ آواز میں رہا۔ قیصر روم کا فیصلہ سن کر وہ گنگ رہ گئے کسی کی زبان پر حرفِ افسانہ نہ تھا اور وہ کسی نے تشویش کا اظہار کیا۔ درحقیقت انھیں اپنے آفاقی فنی مہارت پر بڑا بھروسہ تھا۔

فنی اور فنی تشویش شرفِ اعزازی اور مملکتِ مغرب کی طرف تھامدوڑ مارے گئے۔ اس میں مشہر انھیں کہ اگر قیصر روم کے احکامِ غلط ثابت ہوتے تو دونوں ملکوں کے سیاسی تعلقات پر بکری ضرب

## رومی شہنشاہ اور نقلی سفیر

جس عہد میں یونانی تہذیب اپنے عروج پر تھی، دست شناسی کا علم بڑا ہی محترم اور مقبول عام تھا۔ سکندر اعظم کا زندہ مواد یا تین ارسطو، جسے فلسفہِ مبدیہ کا پادشاہ آدم بنانا چاہیے، اس فن میں گہری نگاہ رکھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بہت دیکھا پڑا ایک مختصر مگر جامع صحیفہ رقم کیا تھا جو بعد میں گزربانے کے باوجود آج بھی اربابِ فن کے لیے شعل راہ کا کام دیتا ہے۔

سکندر اعظم پر اپنے اَتالین کا بہت ہی اثر تھا اور غالباً اس کی ہر روز علم سے ملتی دلی بستی میں اس کے اُس دستِ محرم کی تعلیم کا ہاتھ ہوگا۔ یہ حقیقت ہے کہ اپنی تاریخی فتوحات پر وہ اپنی سے پہلے سکندر اعظم متلازل طریقوں سے غالب نکلیا تھا یا کسی دودھ باری بزرگ یا ہر ہر روز سے شہرہ لیتا تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا جاتا ہے: فاتح اعظم نے دار الحکومت میں ایشیائی نمبر پر دو ایسی پیش نظر فوج کی تربیت اور تیاری میں سرگرم تھا۔ بار بار داری کے لیے ساز و سامان اور سواروں کے لیے مٹی نسل کے گھوڑے انتخاب کیے جا رہے تھے۔ جب ہر قسم کی تیاری ہو چکی تو وہ ہمیں کے عہد میں پہنچا، جہاں ایک مجذوب و شیر ذہن رومی تھی۔ اس عارف کے بال میں ایک خاص رومانی قوت پھلتی تھی۔ اس کے احکامِ مہارت پرستی ہوتے تھے۔ مگر جب تک اسے کسی انسان سے اُزن نہیں ہوتا تھا، وہ خاموش رہتی تھی۔ سکندر اعظم بڑی دیر تک عہد کی عمارت کے پاس سرنگوں بیٹھا رہتا تھا، مگر مالِ مست عارف اٹھ اٹھ کر بس دو بجھتی تھی۔ چنانچہ وہ طویل انتظار کا مایا تھا۔ اسی طرح کئی دن بیت گئے، لیکن وہ بلا ناغہ مبدیہ کا طواف کرتا رہا۔ آخر کار مجذوب پر حال کا عالم جاری ہو گیا اور اس نے باقاعدہ بند سکندر اعظم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

”اے فاتحِ عالم! اپنی نمبر پر دعا نہ بوجھا۔ تجھے کوئی بے شکست زدہ سے کئے گا۔“

اس وقت عارف کے کام میں ہلال تھا۔ سکندر اعظم نے اس کے احکامِ مہارت نہ سنے اور سب سے

گنتی اور جنگ و جدال کا خطرہ پیدا ہو سکتا تھا مگر شاہ وقت عثمانی دست شناس رہتا۔ اُسے اپنے علم پر کامل اعتماد تھا۔ تحقیق و تفتیش کے بعد حجت بنما کہ نظر بند سفر فی الحقیقت فریبی تھا مگر شاہ دست شناسی کے فن کا اتنا بلال عالم اور ادا شناس نہ ہوتا تو فریبی اپنی اپنے جمیعت عمر، علم میں کیسا بھروسہ کرتا تھا۔ اس کے برعکس وہ اپنے نیکمر کردار کو پہچانتا۔

مشہور ماہر نفسیات آنجنائی کارل ڈیگ نے انسانی کردار و دین کی گتھیاں کھلائے میں اپنی طویل عمر کے پچاس ساٹھ برس میں کئے تھے۔ اس کی حقیقتات دنیا بھر میں مستند مانی گئیں ہیں اور اس کا شمار ایسے علم ماہر نفسیات میں ہوتا ہے جن کی حیثیت بے مثال ہے۔

اپنی تحقیق اور لیسرچ کے سلسلے میں اُس نے ذہنی انسانی کے ہر پہلو کی جانچ پڑتال کی پُرانے مذاہب و اعتقادات کی کئی قدسیں پر غور و فکر کیا۔ مختلف ملکوں کے رسوم و رواجات کی ضرورت اور مصلحت کو سمجھنے کی کوشش کی۔ اپنی حقیقتات کے سلسلے میں اس نے عام لوگوں سے ہٹ کر مرموز علموں پر بھی گہری اور دُرُور رس نگاہ ڈالی اور شاہدہ و تجربہ کے بعد نجوم اور دست شناسی کا اعتراف کیا۔ یہی نہیں بلکہ انھوں کی لمبیوں کے فن کو مٹی اور نفسیاتی اور تعلیمی مسائل کے حل کے لیے بہت ہی قابلِ استفادہ خیال کیا۔ اُن کے اس اعتراف کی عملی تصدیق اُس کے نفسیاتی معالجہ کے مطب میں اُس کے مشاہدات و مدد و ترغیب کے طریق کار سے مل سکتی ہے۔

جوتیس شپز اس صدی کے مبلغِ اقل میں اچھے دست شناسوں میں گنے جاتے تھے۔ انھیں کہا جاتا تھا کہ انسانی سے گہری دلچسپی تھی ماہرِ بشر کی شکل و صورت اور گہروں کی گونا گوں مشکلوں سے تجزیہ کردار اور نفسیاتی اسرار میں انھیں شغف کے شعلے میں انھوں نے بڑی محنت اور کوشش سے کام لیا تھا۔ کارل ڈیگ نے ان کی فنی مہارت کو اپنایا اور کم و بیش پچیس سال تک نفسیاتی اُلمیوں اور بیماریوں کی تشخیص و معالجہ میں اپنے نیکمر بن گئے۔ ان کے مشاہدات سے استفادہ کیا اور عملی مساندت بھی حاصل کی۔

شپز زیرِ علاج مریضوں کے ہاتھوں کا مطالعہ کرتے اور اپنے نتائجِ مشاہدہ کارل ڈیگ کو

پیش کرتے اور طریقِ علاج کے بارے میں مشورہ دیتے۔ یہ کام نہایت صدمی تک بڑی کامیابی سے جاری رہا اور جب شپز نے دست شناسی پر پہلی کتاب لکھی تو اس کا دوسرا چکر لکھ ڈیگ ہی نے خرید لیا جو نہایت ہیصیت افزا ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ یہ فن بہت ہی قدیم ہے اور اس قدر مفید انسانیت کو نفسیاتی، فنی اور تعلیمی مصلحت میں گراں بہا خدمات انجام دے سکتا ہے۔

غالباً یہ ۵۰-۱۹۲۹ء کا واقعہ ہے کہ ایک اسرائیلی دست شناس نے مجھ سے خط و کتابت شروع کی۔ میں اُن دنوں اس فن پر فصلِ تعلیم کی ترتیب و تالیف میں مصروف تھا اور بھائی میں اس فن سے متعلق دامنہ ادارے کی ترتیب فنی کے لیے تیار کر رہا تھا۔ طرہ یہ کہ ادارے کے صدارتی فرائض میں مجھے یہی ادارہ کرنے پر مجبور کیا گیا تھا۔ روزمرہ کی پریکٹس اور مختلف بین الاقوامی اجتماعات و مصافحت کے لیے مضامین لکھنے سے پہلے ہی مجھے فرصت کم مل سکتی تھی۔ لیکن چونکہ اسرائیلی صاحب کی زبردست خواہش تھی کہ انھیں زیرِ تعلیم طلبانِ دست شناسی سے مساندت اور روزمرہ بھائی مصافحت سے روشناس کرادیں اس لیے باآفرین نے ان کے کام اور تحریکات کو دیکھنے کے لیے آگاہی ظاہر کر دی۔

اسرائیلی دست شناس فنی اعتبار سے نابالغ تھے۔ وہ فکرِ پولس کی تفتیش جراثیم کے ہم مطاب میں اساتذہ کی کوشش کر رہے تھے۔ ان کا یہ کام مجھے قابلِ غور و مشاہدہ محسوس ہوا اور فنی قریب ہے کہ ان کا یہ پہلو بہت مستعد ہی اہم ہے اور مفید تاہم مناصر اپنے اندر پھیل کے بڑے تھے۔ ہاتھوں کے ناظرِ مطالعہ سے اپنی نئی بات اور نفسیاتی مسائل کا پتہ چل سکتا ہے جو کسی شخص کو ایک خاص مادت، آفتاب و زندگی یا ارتکابِ جرم کی طرف مائل کر سکتے ہیں۔

تفتیشِ جرم کے بارے میں ایک دلچسپ واقعہ یاد آیا۔ تیسرے پچیس سال مجھے لندن کے مشہور ہنر دار جریدہ ٹیٹل ٹیٹل (The Tatler) کے اربابِ مقلد و معتقد کے دل میں خیال کیا کہ مجھ سے استفادہ کیا جائے کہ ان میں سے تفتیشِ جراثیم کے سلسلے میں قابلِ اعتماد مانت بہم پہنچا سکتے ہیں۔ وہ میری عملی دست شناسی سے متعلق آگاہ تھے۔ جب میں نے وضاحت میں جواب

دیا تو وہ کہنے لگے کہ کیا میں اس کا شہوت دے سکتا ہوں؟ میں نے آمادگی ظاہر کی۔ چنانچہ چلے  
پاکرہدہ برطانیہ کے جدیدہ جدیدہ (افراد کی ایک گران جماعت (PANEL OF OBSERVERS)  
منتخبین کریں، اور مجھے ایک کمرے میں بند کر دیا جائے جس کی ایک دیوار میں محض آنارنڈ ہو کر اس  
میں سے صرف ہاتھ میری طرف بڑھائے جا سکیں تاکہ میں ان کے مطالعے سے اپنے مشاہدات و  
احکام پیش کر سکوں۔

کلوی کا ایک کیمین تیار کیا گیا جس کے گرد اگر وہ بندی پر میں منتخب افراد کو مٹا دیا گیا۔ اسی  
پر انکشاف دیا گیا، ٹیپ ریکارڈ میرے نزدیک رکھ دیا گیا تاکہ جو کچھ میں کھوں میری زبان اور لب و لہجہ  
میں صدائیں ہو جائے۔ چھت سے ایک ٹھوکی کیا بھیجی میں میرے سر کے اوپر ملحق کر دیا گیا تاکہ میری حرکت  
وسکات کی تصویریں بھی سسٹم لی جا سکیں۔ اس کے علاوہ ایک ٹیلیوٹو گراف بھی میرے مشاہدات قلبند  
کرنے پر مامور کر دیا گیا۔ جب سب انتظامات مکمل ہو چکے تو امتحان شروع ہوا۔

ایک معلوم شخص جو GUINEA PIG تجربے میں شرکت کے لیے آمادہ تھا، کے دواؤں  
ہاتھ دھنسنے سے میرے سامنے بڑھا دیے گئے۔ جو کچھ میری ذہان سے نکلا، قلم بند ہوا۔ اس کی صدائیں  
ٹھوکیں، کیمیکل ٹیسٹس سے تصویریں، لیسار اور گران کارجماعت بننے انہماک و لہجہ سے اپنے فرائض  
ادا کرتی رہی۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے کئی افراد کے ہاتھ دکھائے گئے۔ یہ امتحانی مراعات کھٹول مابری رہا۔  
اس جماعت میں شاہدہ میں ایک بیج صاحب تھے۔ بورڈل جیل کے مامور ملٹی۔ چند ہر ویش  
افروں کے علاوہ معزز قانون دان اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے نرینڈے بھی شریک تھے۔ اس کوئی تعیند  
اور سائنٹسٹک امتحان کی ساری کا سطحی زمین و فن طرف میں سلسلہ وار ضروری تفصیل کے ساتھ شہر کوئی  
ٹوی تو کسی اور باب شاہدہ کے آثار کو حوصلہ افزا تھے، بیج صاحب کے ارشادات کا اقتباس  
نہایت تمام اسباب شاہدہ کی اپنی فریادگی کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں مجھے یہ کہنے کی قطعی ضرورت نہیں کہ کام تر  
تجربہ شہادت اور تجدیدگی کے ساتھ انجام پایا۔ دست شناس اگر کبھی شاہدہ اور ہاتھ دکھانے دلوں میں  
سے کسی سے واقف نہ تھے۔ انھوں نے محض ہاتھ دیکھے۔ دست شناس نے ہم طرح ان افراد کے اذعان  
کے شعوری اور لاشعوری پہلوؤں پر متفق نگاہ ڈالی میری طبیعت اس سے بڑی متاثر نہ ہوئی۔ انھوں نے  
ایسے ہر پر کسی قسمت کے ساتھ بعضی ڈالی جو زیر مطالعہ افراد کی یاد سے اتر چکے تھے۔ انھوں نے ان کے

فطری میلانات مطابق کی افتادہ اور استعداد داخل کے ساتھ ان کی آرزوؤں پسند و ناپسند کا سچائی سے  
ذکر کیا۔ انھوں نے درحقیقت ہماری کے بہت سے حالات و واقعات بیان کیے۔ اور ان رحمانات  
کی ادھک تمام کی صلاح دی جو آئندہ جملہ کرفضان مسائل و قومات کی صورت اختیار کر سکتے تھے۔ حق تو  
یہ ہے کہ دست شناس کے احکام سننے وقت مجھے انجیل مقدس کے یہ الفاظ یاد آئے تھے: خدا تعالیٰ نے  
ہر زبان کے ہاتھ پر مقرر رکھا دی ہے تاکہ تم اپنی قوم انسان اس کے کام سے آگاہ رہیں یہ





میں تو ان اور فکروں کو مناسب ہوتا ہے۔ اس کی ہر انگلی جو کے قریب دیر ہوتی ہے، مگر بتدریج ٹھیک ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کی مجموعی ساخت سے سین مخروطی نوپ کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہاتھ عام نہیں ہیں مگر کیا یہ بھی نہیں۔

نوکلر ہاتھ حساس طبیعت کا پتا دیتا ہے۔ یہ رنگ داہنگ سے فطری شفت اور سرخ و زرد سے مٹی لگاؤ کا تاثر دیتا ہے۔ تیز و آدائش سے وابستگی اس کے فنون لطیفہ سے پیدائشی ربط و دل بستگی کا مائل پاتی ہے (شکل نمبر ۱)۔

درحقیقت اس کا حامل حساس اور مٹن پرست ہوتا ہے۔ اس کے احساسات نازک اور اذیتناظرانہ درست ہوتے ہیں۔ اس کے خیالات میں ایک قسم کی تیز روی پائی جاتی ہے۔ وہ انسانی تعمیر کو دہائی طرز پر یوں پایا ہے کہ اس کی اصلاحیت پر لوگ حیرت محسوس کرتے ہیں۔ نفاست، دکاوت اور تہذیب کے جوہر اس کے فیر میں داخل ہوتے ہیں۔

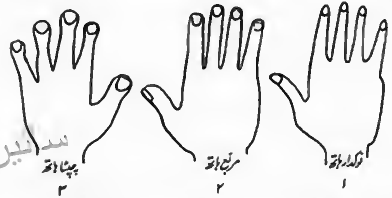
حق تو یہ ہے کہ اس کے باطن میں ایک خاص استعداد ہوتی ہے جس کے باعث اس کے اوتھیں تاثرات بالعموم تہذیبی اعتبار ہوتے ہیں۔ وہ کسی دہائی اصلاحیت سے متا محال اور کردار انسانی کے بارے میں صحیح رائے قائم کر سکتا ہے۔ اس کے مزاج میں فنکارانہ تیز و آدائش اور تجزیہ کا رویہ ہوتا ہے۔ وہ تفصیلات میں جانے سے گھبرا کر کہے بلکہ اس معاملہ میں بہت ہی بے صبر ہوتا ہے لیکن جب اس کی طبیعت ردائی پر ہوتی ہے تو وہ جلد اپنے کام سرانجام دے لیتا ہے۔

فنون لطیفہ سے اسے نمایاں لگاؤ ہوتا ہے اور مزاج اذیتناظرانہ حساس ہونے کے باعث پیش تر مینائی اور تحقیقاتی امور میں منہمک رہتا ہے۔ وہ ہنرمند و ذہنی ڈول کا ہوتا ہے اور اس کی عمومی مقصد جسمانی توانائی کا اچھا نمونہ ہوتی ہے۔ اعلیٰ اور عمدہ کی خواہش اس کا تعاقب کرتی رہتی ہیں۔ درحقیقت وہ محنت مزدوری کے لیے فخرنا نامزد ہوتا ہے اور اگر مجبوزا اسے مشقت سے سابقہ پڑ جائے تو سخت جلد شکایتا ہے اور بہت تیز لڑتا ہے۔

اکلام پسندی، لکھنا، لکھاؤ، دلائل و ثبوت، چیت، اچھا لکھا، انیس پسنا اور دلی کش و حول میں غرضنا سنا گویا اس کے فطری تقاضے ہیں۔ ایسے ہی عناصر تہذیب و ادبی اسے بیکر باغ و بہار میں ملتا ہے۔

ہے۔ بنیادی طور پر انگلیوں کی تین قسمیں نوکلر، مرتب اور پشیمان ہیں اور بالعموم جب ساری انگلیاں ایک ہی نوع کی ہوتی ہیں تو تمام تر ہاتھ بھی ان کی ساخت کے لحاظ سے ہم آہنگ ہی ہوتا ہے۔

اگرچہ انگلیاں بالائی پوروں کے خاتمے پر بالعموم تین منوروں میں سے ایک مخصوص شکل ہی اختیار کرتی ہیں لیکن اس کے باوجود بعض افراد کے ہاتھ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ ان کی کھٹے کی انگلی تو مرتب ہوتی ہے اور باقی تین انگلیاں اور انگوٹھا نوکلر ہوتے ہیں۔ بعض مائٹوں میں



ایک ہی ہاتھ کی دو انگلیاں نوکلر اور باقی پشیمان ہوتی ہیں۔ درحقیقت عملی زندگی میں مخلوط اور مٹی کی انگلیوں والے ہاتھوں سے بار بار سابقہ ہوتا ہے۔

نوکلر مرتب اور پشیمان ہاتھ محض نوکلر مزاج کے اہم عناصر کو پتا ہی نہیں دیتے بلکہ صحت، انتخاب، پیشہ اور زندگی کے دوسرے پہلوؤں پر قابل ملاحظہ ڈالنے ہیں۔

**نوکلر دار ہاتھ**  
جب ساری انگلیاں چڑوں کے قریب ہوتی اور پگڑشت ہوں اور بتدریج گاجری طرح کو ٹیل ہوتی اختیار کر لیں تو ایسا ہاتھ نوکلر کہلاتا ہے۔ جب انگلیاں خاتمے پر بہت ہی تنگ اور تیزی ہو جائیں تو وہ الہامی ہاتھ کہلاتا ہے۔

نوکلر دار ہاتھ خوش و خوش اور دیدہ و زیب ہوتا ہے۔ کھال کے قریب قید سے کشادہ اور پگڑشت ہوتا ہے اور چوں انگلیوں کی طوٹ ہوتا ہے مخروطی صورت اختیار کرتا ہوتا ہے اس کی جھلک

کی فطرت کے حکم عناصر میں۔ وہ نہ تو کام چور ہوتا ہے اور نہ ہی تنبیہ اوقات کا عادی۔ ذلتے دار کارکن اور حقیقت پسند ہونے کے باعث ہر کام اور معاملے میں سلامت روی اور توازن کو اہمیت دیتا ہے۔

وہ معاشرے کا مفید لیکن ہوتا ہے۔ رسم و رواج، مسلمہ اقدار، قانون، معاشرہ غرض کہ ہر اس سماجی معاملے کا احرام کرتا ہے جو سوسائٹی کو تلی کی ہے۔ وہ مدت پسندی سے گریز کرتا ہے اور نئے خیالوں اور چیزوں کو اس وقت تک نہیں اپناتا جب تک ان کی افادیت کا اسے یقین نہیں ہو جاتا۔ کاد بار حیات ہیں اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ وہ ہر شے زندگی میں پایا جاتا ہے اور ہر قسم کا کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نظم و ضبط اور معمول پسندی اس کے طبی جوہر ہیں۔ وہ کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام کا عادی ہوتا ہے۔ صحت کا خیال رکھتا ہے۔ وقت کی پابندی کے ساتھ کام اور سوتا ہے۔ دنیوی امور میں پاکیزگی اور عقل سلیم سے آگے بڑھنے کے لیے عملی کوشش کرتا ہے۔ اس کی طبیعت میں نیکی اور استعجال کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ وہ درحقیقت ہر لحاظ سے دنیا دار اور سیکرٹری ہوتا ہے۔

وہ زندگی کے ہر مقام اور ہر ایسے کام میں دلچسپی لینے کے لیے آمادہ ہوتا ہے جو کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کی طبیعت انفرادیت و غریب سے میزبان ہوتی ہے۔

### چپٹا ہاتھ

صافحت کے اعتبار سے چپٹا ہاتھ سہولت سے شناخت ہو سکتا ہے۔ یہ تبدیلی کے قریب تنگ ہوتا ہے، اور جوں جوں آگے بڑھتا ہے چوڑا ہوتا جاتا ہے۔ اس کی ہر انگلی بھی جڑ کے قریب کمزور ہوتی ہے۔ مگر ناخن والی پور پونچھ کر کافی کشادہ ہو جاتی ہے۔ درحقیقت اس کی بالائی پور کی شکل ایسے چمپے کی طرح ہوتی ہے جو گھیر دار اور کشادہ گول ہوتا ہے (مخل ۱۲)۔

اس کا مانی بڑے مضبوط ہے جوتا ہے۔ اس کی فطرت ہے جو حاملہ مند اور بے چین ہوتی ہے، غصہ، اذیت اور جھگڑا کی عادت رکھتا ہے۔ اس کی رگ رگ میں ایک جوش و خروش اور صبر و استقامت اور نئی نئی دنیا میں بے بسائی کی آئندہ ہوتی ہے۔

جسب انگلیاں بڑوں سے دوسری پور تک تدریجاً مخروطی شکل اختیار کریں لیکن دواں سے جوں جوں آگے بڑھیں بہت تنگ اور پتلی ہوتی جاتی ہیں حتیٰ کہ بالائی پوروں پر پونچھ کر بے مد رکھیں ہر پتلی قویا ایسے کردار کا پتا دیتی ہیں جو نہ عملی ہوتا ہے اور نہ دنیوی امور سے کسی کو دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ چلتا رومانی باتوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اسے تشویش و دودھانے غریب لگاؤ ہوتا ہے اور ہمیشہ اپنی استعداد میں کم رہتا ہے۔ جو دواں اس کی طبیعت کا خیال مانتا ہے۔ بعض اوقات وہ آئندہ کے واقعات کے بارے میں نہایت حیرت انگیز صحت کے ساتھ احکام لگا سکتا ہے۔ سماج و دواں کی کثرت و کثرت سے اسے فطری تناسب ہوتی ہے۔ مگر وہ یوں عالم رنگ و برے غیر متعلق زندگی گروانے کی طرف مائل ہوتا ہے کہ اس میں دنیا داری اور محنت عملی کے عناصر کو قطعاً فقدان ہوتا ہے۔

اس کی صحت قابل اعتماد ہوتی ہے اور نہ ہی وہ صبر ہو کر کھالی سکتا ہے۔ نچوٹ اور جوتا ہے، اور لذت کام و دین سے بے نیاز اور دواں طاقت سے تھی و ان وقت ماضی کی اس میں نمایاں کی ہوتی ہے، اور ادا کردہ دنیا و مافیاسے بے نیاز ہوتا ہے، پھر بھی غرض مند لوگ ہوتے ہیں جو اس کی طرف رجوع کرتے رہتے ہیں اور دنیوی مہربانی حاصل کرتے ہیں۔ وہ گویا نئی غیر ناز زندگی گزارتا ہے اور ذکر و فکر میں اپنے دل گرا دینے میں طبعی خوشی محسوس کرتا ہے۔

### مڑتے ہاتھ

مڑتے ہاتھوں کی انگلیوں کی شناخت یوں کی جا سکتی ہے کہ ہر انگلی جڑ سے کر فوک انگشت تک یکساں ہوتی ہے۔ درحقیقت کوئی انگلی بھی کہیں سے بھی غیر معمولی طور پر موٹی یا پتلی نہیں ہوتی بلکہ ہر پور کو یکساں، عمدہ دیکھا جائے تو وہ مستطیل شکل کی دکھائی دیتی ہے۔ ناخن والی پور بالخصوص ہر لحاظ سے مستطیل یا مربع صورت کی اور ہر اعتبار سے سوزن اور سارے ہاتھ کے ساتھ ہم آہنگ ہوتی ہے (شکل ۲۲)۔

ایسے ہاتھ کی تبدیلی مڑتے مستطیل شکل کی ہوتی ہے۔ کوئی کے قریب سے انگلیوں کی جڑوں تک وہ نہ کہیں کم یا زیادہ کشادہ ہوتی ہے اور نہ واضح طور پر تنگ۔ اس کا مانی پابندی وقت اور ضابطے کا احرام کرتا ہے۔ سلامت روی اور عمل پسندی اس

اسی طرح بعض ہاتھوں کی انگلیاں تین نوع کی ہوتی ہیں۔ غرض کہ، تھیلی اور انگلیوں کے مختلف النوع ہونے سے مخلوق کا ہند بن جاتے ہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ وافر تعداد ایسے ہی ہاتھوں کی ہوتی ہے۔

ایسا شخص گزنی عمل کا پکیر ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں اپنے ماحول سے نکل کر پھیل جانے کی آرزو بیدار رہتی ہے۔ وہ حرکت میں برکت کا غنیمت لکھتا ہے۔ اس کی جفاکشی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ بڑی بڑی مہمت سر کرنے کی نرہ میں لگا رہتا ہے۔

عملی زندگی میں عام طور پر زیادہ اچھے ایسے نظر آتے ہیں جو نہ تو خاص نوک دار اور نہ ہی بڑے ہیں اور نہ ہی محض جھپٹے۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ تسلیل مستطیل اور پتہ انگلیاں مربع اور باقی چھٹی یا ٹوکھلا

ذہنی اعتبار سے بہت ہی پختلے دماغ کا ہوتا ہے اس کی تمام تر زندگی جہانی خواہشات کو نفع دانی  
برادہ ہوس کے طلبے کے تحت بسر کرتی ہے۔

اگرچہ وہ دماغی توانائی سے کم ہی مالا مال ہوتا ہے مگر جسمانی قوت اور صحت بڑی کے ہیش  
قوت اور شقت کی صلاحیت کا مالک ہرگز ہے جس سے کہ وہ صحت مند دماغ اور پختلے دماغ کے کاموں  
میں ہی پایا جاتا ہے۔ باوجود برائی کھینچ پائی اور اسی قسم کی مزاحمت کے لیے موزوں ہوتا ہے۔ خوب  
کھاتا ہے اور خوب تنہا رہتا ہے۔ اور چونکہ طبی مراد دماغ سے ہی ملتا ہے۔ اسے  
اپنے جذبات پر بہت کم قابو ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے مرنے پر آمادہ ہوتا ہے  
بڑے، چھوٹے ہاتھ:

ہاتھوں کی عمومی جانچ کے بعد یہ دیکھا جاسکے کہ دھانڑ کے اعتبار سے جسم اور ذیل ٹڈل  
سے کس تک تناسب ہیں۔ ہاتھ اس لحاظ سے قد قامت سے مطابقت کر سکتے ہیں یا غیر معمولی  
طویل مڑے یا چھوٹے ہو سکتے ہیں۔ تناسب کا یہ پہلو بہ مدد مفید ہے۔

جب ہاتھ جسم کے دھڑے کے احسا کے ساتھ جسمیت مجموعی تناسب ہوں یعنی نہ تو بہت بڑے  
ہوں اور نہ بے مدد چھوٹے بلکہ بلدی شعش ان سے کچھ آڑ دیا جائے، تو اسے ہاتھ ماحول، سماج،  
خاندان و غیرہ سے طوری ہم آہنگی کی صلاحیت کا پتہ دیتے ہیں مزاج کی نرمی، خوش خلقی اور تحمل بن کا فائدہ  
ہے۔ درحقیقت ان کے حامل کا کردار افراد و تفریط سے پاک ہوتا ہے۔ ایسے لوگ مشاطہ طبی مکتب  
ملی اور دل نکل کر رہنے سننے کے مای ہوئے ہیں۔ وہ طبی مکتب اور ذہن و دماغ کے ساتھ بڑوں  
زندگی گزارنے کے قابل ہوتے ہیں کہ اپنے اصول اور افواجیات کو قائم رکھتے ہوئے نرکت مال کا  
احساں کر لیتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی مداخلت یا نفرت کو گاسا تے ہوئے اپنا کام نکال لیتے ہیں۔ ان کی  
نمایاں خصوصیتیں احتلال پسندی اور صاف طبی ہوتی ہیں۔

جب ہاتھ قد قامت کے مقابل بہت ہی چھوٹے ہوں تو طبیعت کا توازن قائم نہیں  
رہ سکتا۔ ان کا ماحول و ماحول سے بے رحم اور بداندیش ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی اخلاقی قدیم مسکوم  
ہوتی اور صحت مند کردار کی لڑائی نہ ہرگز ہے کہ استعمال جائز تو سکر کا ہے۔ تو اسے ہر ماحول کے احساں  
کا احترام ہوتا ہے اور نہ ہی اس بات کا خیال کہ اس کی خواہشات دوسروں کو نقصان پہنچانے سے

الحد و وضع ہوتے ہیں۔ نہ تو ان میں توازن کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی ان کی ساخت سے  
صفاقی نرمی یا نفاست کا تاثر پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ہاتھ اکثر بے دھب اور اپنی شکل  
کے اعتبار سے اُمڈین اور دوہتاہیت کا پتہ دیتے ہیں (شکل نمبر ۵)۔

جب ہاتھ عرض و وضع متناسب اور نفیس دکھائی  
دیں تو شکل و صورت کے لحاظ سے وہ امتیازی حیثیت  
رکھتے ہیں۔ ان کی تشبیل متوازن اور پرگوشت ہوتی ہے۔  
انگلیاں موزوں اور جسمیت مجموعی ہاتھ کے ہر پہلو کے ساتھ  
خوش گو اور طویل ہر ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ ایسے ہاتھ طبی نفاست  
شائستہ مزاجی اور تہذیب داخلی کا پتہ دیتے ہیں۔ نرمی گفتار  
اور عکس کردار ان کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ باوجود اس قدر کے  
ہاتھ اپنی افراد کے ہوتے ہیں کہ ان کا باؤ امداد سے بھر اور  
تہذیب و ورثہ میں ملی ہوتی ہے بلکہ علم اور آسٹ سے دو بگن کی  
گھنٹی میں پڑی ہوتی ہے۔ وہ ہر معاملے میں طبی نفاست  
سے سچے ہیں۔ کھانے پینے کے معاملے میں ان کا ذوق رکھتے  
ہیں۔ خوش گفتار، خوش خوراک، خوش پوشاک ہونے کے ساتھ  
خوش مزاج بھی ہوتے ہیں۔ حساس ہیں ہوتے ہیں اور  
دھڑے کے احساں اور خیالات کا احترام بھی کرتے ہیں۔  
بد وضع اور غیر موزوں ہاتھ اپنی بہت عموماً کی بھائی

سے شناخت کیے جاتے ہیں۔ درتوان کی تشبیل سے تناسب کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی  
انگلیوں کی برادرت سے۔ حیثیت مجموعی بے دھب دکھائی دیتے ہیں۔ تشبیل میں اور نامہوار  
ہوتی ہے۔ انگلیاں نرمی اور بداندیشی ہوتی ہیں اور نامہوار ہوتے ہیں۔ ہشت کی حرکت  
سے ایسے ہاتھ بہت گھڑے، بے ڈھنگے اور کھنڈر آتے ہیں کہ ایسے ہاتھ بے رنگ اور غیر متوازن  
ہوتے ہیں اور ماحول و وضع قطع کے مطابق غیر متذبذب اور گونا گونا طبیعت کا حامل ہوتے ہیں۔ ان کا ماحول



مندی سرسری مانتے قائم کرنے پر نالی برکت ہے۔  
 نالی کی کمال آواز اور ذلت نگاہی سے ہر چیز کو دیکھنا  
 اس کی طبیعت کے خاص عناصر ہیں۔ وہ نہایت  
 احتیاط سے جھٹکتے ہیں اور خوش دیش صورت  
 میں لکھتا ہے اور غفلت کی بناٹ گولہ کی اور ست  
 صفائی کا خاص خیال رکھتا ہے (شکل نمبر ۷)۔



لبے اور چوڑے ہاتھ :  
 جب ہاتھ جسم کے مقابلے میں نسبتاً  
 بہت لمبے ہوں تو یہ نہایت گیر اور چالاک انسان  
 کا پتا دیتے ہیں۔ ان کا مائل بہت ہی لمبی ہوتا ہے  
 اپنی ہوس کو پورا کرنے کے لیے دوسروں کے  
 معاملات اور رازوں کے شریع کی فہم نگاہ رہتا  
 ہے اور ان کی کمزوریوں سے زیادہ سے زیادہ  
 استفادہ کرنے کی ترکیبیں استخراج کرتے ہیں۔ اپنی  
 ہوسنگ برتن مندی اور چالاک سے ان لوگوں  
 کو استعمال کرتا ہے اور اپنا مطلب نکالتا ہے  
 (شکل نمبر ۸)۔



اگرچہ وہ از حد بداندیش اور چالاک ہوتا ہے مگر بے حد متوطن مزاج اور نہایت متعاطی اعتماد  
 بھی ہوتا ہے۔ اس کی ہوس حکمت عملی، چالاک دخی اور شالار د مصلحتوں کے ساتھ اسے بے رحم  
 اور بے حد بداندیشی سے ہم کی وجہ سے نہ اس کے باطن میں بھلم و مری کا گزیر سکتا ہے اور نہ ہی  
 مزاج میں تندہی و شائستگی کا اثر۔

ہاتھ چبڑے صورت لمبے ہوں بلکہ چٹے ڈبے اور تنگ بھی ہوں تو یہ خود بینی، بھرمندی اور  
 شگفتگی کا پتہ واضح کرتے ہیں۔ ان کا مائل اس قدر خود پرست ہوتا ہے کہ اس سے میل ملاپ

بعد ان پر چڑھ سکتی ہیں۔ وہ بڑے بڑے حرفت میں لکھتا ہے۔ اس کی طبیعت میں ایک قسم کا فرو ہوتا  
 ہے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا عادی ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



چھوٹے ہاتھ جب پٹکے چٹکے یعنی زرد و سبز ہوں  
 اور نہ ہی لمبے چوڑے بلکہ سافٹ اور حرکات و سکنات  
 سے پٹکے پلن اور چالاک دخی کا احساس دلاتے ہوں تو یہ  
 کوئی عمدہ گھڑا کی علامت نہیں ایسے ہاتھ وہ اصل چینی ہاتھ  
 ہوں اور دولت کی اقدار سے وافر خوش کسے گھڑدار  
 ہوتے ہیں۔ ان کا حلقہ قدرت برتری کے لیے جب نہان ہوتا  
 ہے وہ یوں لوگوں کی اپنی باتوں سے درغلا ہے کہ اس کی  
 چالاکیت کی دودھ بے گیز نہیں رہا جاسکتا۔ وہ اپنی برتن مندی  
 اور مطلب برتری کے جوہر سے خوب آگاہ ہوتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کی اخلاقی قدریں بلند  
 نہیں اور اصولی متعدد کے سلسلے میں وہ حق و باطل میں کمر ہی امتیاز کر سکتا ہے۔

چھوٹے ہاتھ اگر دبیز، نیم اور چوکشت بھی ہوں تو نہایت خوش قسمت سے گریز کا پتا دیتے ہیں  
 ان کا مائل ہر کام کو جلد کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ ممبر و استقلال اس کی طبیعت کے سنائی ہیں۔  
 وہ ہر معاملے پر سرسری نگاہ ڈال لیتا ہی کافی خیال کرتا ہے۔ تخیلات سے گھٹنا ناگاہ ہوتا ہے۔  
 وہ درحقیقت طشائش طلب، آرام پسند اور لذت کشی کا دلدار ہر سب سے۔ اس میں شک نہیں  
 کہ اس کے اخلاقی تنازعات عام طور پر درست ہوتے ہیں اور وہ اپنی اس فطری کے ہوش کو دلبر انسانی  
 اور مصلحت کی آغوش کو بھگت بھاب لیتا ہے اور کام میں لاتا ہے۔ مزاج کی بے مبری اور ہمیش  
 پرستی کے باعث وہ اچھا کام کرنے والا اور عمدہ منتظم ثابت ہوتا ہے اور اختلاقی جوہر کے باعث  
 بیشتر کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں حکومت اور لیاقت کی ہوس نہیں ہوتی ہے۔

جب ہاتھ ذلیل ٹول کے مقابلے میں بہت بڑے ہوں تو یہ مختلف نوع کی طبیعت کا  
 حامل ہوتا ہے۔ ان کا مائل فعالیت کا دلدار ہوتا ہے۔ وہ جتنا مجرب کار ہوتا ہے، اور چھٹی چھٹی  
 باتوں کی پڑائی میں دلچسپی محسوس کرتا ہے۔ درحقیقت وہ کسی بھی معاملے میں عمومی تاثر پر لکھتا نہیں کہ اور

میں ہوش نگاہ اور فصاحت ہی اٹھاتا ہوتا ہے اور اگر بچپن سے اس کے ساتھ زندگی کے دن گزارنے پر انسان مجبور ہو جائے تو عزت نفس اور آزادی خیال سے ہاتھ دھوئے پڑے ہیں۔ اس کی جگہ پر خود کو مگر سوانح نویس بن جاتی ہے اور زندگی آزادی پر اور مجبوری غمض سے زیادہ حقیقت نہیں دیکھتی۔ ہاتھ لیے ہوئے کے ساتھ ساتھ اور شوکت بھی ہوں تو میری گرفت مزاج انسان کی دلیل ہے۔ ان کا حال جہاں تھکے چھٹ اور بے خوف ہوتا ہے وہاں محنت گیر اور بظاہر صاف گرمی ہوتا ہے لیکن اس کی ایسی باتوں کے باوجود اس کی ذاتی اور فحش کی رسائی میں کوئی شبہ نہیں کرنا چاہیے۔ وہ حقیقت بے مشاعر، چالاک اور ڈولپن ہوتا ہے۔ اس کی دانش مندی میں ایک خاص قسم کا تجربہ ہوتا ہے اور اس کی ظاہری محنت گواہی اور تندرستی اس کے فطری طور پر گھڑا ہوا جسم کے لیے ایک قسم کے پردے کا کام دیتی ہے۔

ہستہ کبھی کا وہ حصہ جو ہاتھ کی فصل و صورت، انگلیوں کی ساخت، لمبائی، پتیلی کی کشادگی اور کئی غرضیں کہ مختلف نمونوں کی احتیاط سے جانچ پڑتال سے متعلق ہے، اس کی ہاتھ کی پشت کی جانچ پڑتال اور مطالعہ بھی شامل ہے۔ اس سلسلے میں ہاتھ کا دیکھنا لازمی ہے۔ جہاں تک عورتوں کے حقیقی تعلق ہے، ان کی پشت پر بالیک اور ناٹم ہالی ہوتے ہیں۔

جن کا رنگ، لگا ہوتا ہے۔ یہ اس قدر نازک ہوتے ہیں کہ اگر کچھ غلطی سے دیکھا جائے تو ان کے وجود کا احساس نہیں ہوتا۔ ماسٹرمز ہالی عورتوں کے ہاتھوں کی پشت پر دراصل شوائی خصوصیت کا پتا دیتے ہیں۔ ایسی سورتوں ہم ذہن، مایا ناز، ہالی بچوں اور گھر سے جتنے کرنے والی ہوتی ہیں۔ ان میں صنف نازک کی وہ نمایاں بھی ہوتی ہیں جو ان کی ذات سے منسوب ہیں۔ حقیقت ایسے ہالی ان کی اچانیاں اور نرگیاں ہیں جانتے ہیں گریاؤں والے سے ان کی کمانی کو دہے ہوں۔ (مشکل نمبر ۱۰)



ہستہ کبالی  
(مشکل نمبر ۱۰)

اگر عورت کے ہاتھوں کی پشت کے ہالی ایسے گھنے، موٹے اور فراوان ہوں کہ جلد نظر ہی نہ آئے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسی عورت شوائی جذبات کی غلام ہوتی ہے۔ وہ فحش لٹا اور طاقتور ہوتی ہے۔ اس کی جسمانی ساخت سے بھی جرمانی خواہشات کے غلبے کا پتا چلتا ہے۔ وہ ہنسٹی ہنرک اور ہوس کا شکار ہوتی ہے۔ ایسی عورت اکثر عجیب و غریب دلی ہوتی ہے اور اس میں ان موٹائی خضائل کی کمی ہوتی ہے جو جنسی لذت کا طرہ امتیاز ہیں۔ (مشکل نمبر ۱۱)۔



گھنے موٹے ہاتھوں ہالی  
(۱۱)

اگر مرد ہاتھوں کی پشت پر گھنے موٹے اور فراوان ہالی پائے جائیں تو ان کا مالی گزار بیٹھ ہوتا ہے اور اس کے کمزور میں شائستگی کا عنصر مفقود ہوتا ہے۔ دتو اسے کہلنے پٹنے میں تہذیب و سلیقہ کا خیال ہوتا ہے۔ وہ بی ہنسٹی سلطنت میں۔ وہ باختم، آن چھو، ہست و حرم اور کینہ فخر ہوتا ہے۔ یہی محنت فوری دلا اور مجبور ذلیل ڈول کا بے شمار ذرہ شہوت پرست، عجلت پسند اور نہر مند ہوتا ہے۔

جو کو علم اور ادب سے غمی ہے بہرہ ہوتا ہے اور شائستگی دل چاہیوں سے اسے دودھ کا دھڑ بھی نہیں ہوتا اس لیے اس کی تمام تربیتی جسم و جان کی خواہشات کی تسکین کے لیے وقت ہوتی ہے۔ گھٹیا درجن کے کاموں میں دیکھا جائے ہر دوری، کاشت کاری اور صنعت و تجارت کے ایسے شعبوں میں کوشش معاش کرتا ہے جہاں اور کئی کچھ بوجھ اور ذرا تعلیم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ حقیقت جہاں محنت اور شقت کے بعد دے وہ اپنا پیٹ پالتا ہے اور بوقت ضرورت بڑی مہمان داری اور محنت کر سکتا ہے گھڑا فی ملائمتوں کی کمی کے باعث ذہنی دباؤ سے بہت گھبراتا ہے۔ اس کا طبی خوف ہے کہ وہ محنت زدہ مالوں کی طرح بنا دیتا ہے اور وہ بے سوچے کچھ حکر دیتا ہے۔ ماسٹرمز ہستی ہوتا ہے۔ مگر بے اختیار ہستی اٹھاتا ہے۔ جسمانی کی فراوانی کے باعث ایسی بیماری کا شکار

ہو جاتا ہے جس کا تعلق پیٹ ایسے اعضا سے ہوتا ہے۔

اگر ہاتھ کی پشت پر بال تو ہوں اور سانس دیر بھی ہوں مگر بلند نظر کرتی ہو تو یہ مردانہ خوں کے آئینہ دار ہیں۔ ان کا کمال ایسی ذہنی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں جو تذبذب و نا اطمینانی کی طرف مائل کرتی ہیں۔ وہ درحقیقت اپنی جسمانی خواہشات اور ذہنی اشتہا کو ایک مثال میں رکھتا ہے۔ اس کا مزاج قزاقان کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اخلاقی قدوں اور ذہنی دل چسپیوں سے اسے فطری وابستگی ہوتی ہے تعلیم و تربیت کا طبی شغف ہونے کے باعث وہ فائدہ منظمی ہی سے بے حد جذبہ شروع کر دیتا ہے اور باغ جو کرایسے کاموں اور پیشوں کی طرف بڑھتا ہے جو سائنس، صنعت، طب، تجارت، تحقیق کے علاوہ سول سروس، فوج، غرض کہ ہر مسئلہ میں شہرہ جات میں آؤ گئے تمام پرہیزگار ہوں۔ وہ اگرچہ فردوں تو ذہنی محنت کا شکر ہوتا ہے مگر اپنی جسمانی محنت اور تندرستی کا بھی کی حفاظت خیال رکھتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وقت بچنے پر جسمانی محنت و مشقت سے بھی نہیں گھبراتا۔

مردانہ خوں کی پشت پر اگر ایسے نرم پتلے اور بہت لافٹ ہال پائے جائیں جو بہت کم ہی ہوں یا از حد کم ہوں تو یہ اچھی علامت نہیں۔ ایسے شخص میں مردانہ قوت کی کمی ہوتی ہے اور وہ جسمانی توانائی سے بھی کافی محسوس دست بردار ہے۔ یوں کمزور مزاج ہوتا ہے اور دوسروں سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اس توڑی مزاجی کے باعث اس کے قول و فعل کا اعتبار کبھی کیا جاسکتا ہے۔

ذوق سے عزت نفس کا پاس ہوتا ہے اور نہ ہی وہ صاحب عزم و حوصلہ ہوتا ہے۔ بزدل اور غیر ذوق و لڑاؤ طبیعت کی وجہ سے احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ اس میں ذوق نہ ہو اور نہ ہی ذہنی و اخلاقی قوت ہوتی ہے۔ مگر چاہے اگر ذہنی کمزور ہو تاکہ اور موقع ملے دیکھ کر ذاتی مصنفت کے بغیر غصہ و نفرت ہونے لگے۔ جھانڈا دینے اور کھٹ مٹنے سے اپنا کام نہ لگانے سے تنگدست نہیں کرتا۔ خود غرض اور کمزور دیکھنے کے باعث ہم چشموں کی نگاہوں میں مشکوک سمجھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کی زندگی قابل رشک تصویر نہیں کی جاسکتی۔

مشرقی ممالک کے لوگوں کے بال عام طور پر کالے رنگ کے ہوتے ہیں۔ مغربی دنیا میں بال بھروسے یا سنہرے ہوتے ہیں۔ مگر نسبت کے پیش نظر یہ رنگت باہمی برتری ہے۔ جب بال مشرق کے دھنوں کے بال کالے اور چمک دار ہوں تو یہ عمدہ علامت ہے۔ یہ مزاج میں قوانین و مندرجہ

نفس اور عقل کی نشانی ہیں۔ جب بالوں کا رنگ بہت ہلکا ہو یا وہ بہت گہرے کالے ہوں تو طبیعت میں انفرادہ تفریق کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ درحقیقت ان کے حال کے مزاج میں قوانین کی کمی ہوتی ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ مشرقی ممالک میں سرد علاقوں کے رہنے والے بھروسے بال رکھتے ہیں اور گرم حصوں کے باشندے کالے۔ سمجھو یہ بال کالے رنگ کے بالوں کا استیلاؤ لگائی نظر نہ غرض منیدہ ہوتا ہے۔ مغرب میں کالے بال دراصل جذبات میں شدت اور شوائبیت کی فراوانی کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

جب بال سرخ یا بنفشی ہوں تو ایسا شخص خواہ وہ مغربی ہو یا مشرقی، مغلوبہ الغضب ہوتا ہے۔ اس کے مزاج میں گرمی اور تیزی اور جہم میں لومگی فراوانی ہوتی ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ جذباتی اور اشتعال انگیز طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔

جب بالوں کا خود سے شادہ کر لیا جائے تو ہاتھ کی پشت کی چمک کا باج پڑتا ہے ہی منور ہو جاتا ہے۔ اگر ہاتھ کی ایک چمک دوسرے ہاتھ کی پشت پر دوسرے دوسرے پھیری جائے تو چمک کی سختی اور لگی کا محسوس احساس ہو سکتا ہے۔ یہ نرمی اور نرمی طبیعت کے خاص عناصر کا پتا دیتی ہے۔

دھنوں کی پشت کی چمک دلچسپ و گلاب کی طرح نرم بھی ہو سکتی ہے۔ ایسی لافٹ بھی ہو سکتی ہے کہ کسی کی نرمی تو محسوس ہو مگر نہ ریشمی احساس ہو اور نہ ہی گھڑا ہوا۔ پھر بعض اوقات یہ چمک کی طرح گھڑی اور سخت بھی ہوتی ہے۔

جب یہ چمک مہذب و سافٹ ہونے کے باوجود نرم بھی ہو مگر نہ ریشمی طرح ہے حد ہوا اور انیس نہ ہو تو یہ مزاج میں ذہنی اور جسمانی قوتوں کے ایسے استراج کا پتا دیتی ہے جو عمل پسندی، کام کاج سے طبی نگاہ اور ذہنی صلاحیتوں سے مختلف امور کو بہت جلد و وقتی انجام دینے کے فطری رجحانات کا آئینہ دار ہے۔ اس کا کمال میل لاپ کے عمدہ گڑھا جاتا ہے اور انسانی جذبات و احساسات کا خیال رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسرے رنگ میں اس سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ وہ دماغی اور جسمانی دونوں لحاظ سے بہت ہوتا ہے۔ اس کے مزاج میں بھی ہوتی ہے کہ اس کا کاج میں حسی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن جب ہاتھ کی پشت کی چمک لافٹ ہو تو یہ ایسے ذوقی طبع کا پتا دیتی ہے جس کا تعلق غلبہ طبیعت سے ہوتا ہے۔ اس کا کمال بہت ہی سادہ اور شائستہ مزاج ہوتا ہے اور باہم پس کی



حبیب جلد پھر سے کی طرح سوئی اور گھڑی ہو تو یہ گنوار اور دیہاتی گوار کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حال ذیل ذیل کا مضبوط قوی الجھڑ اور دھڑی کا سنت ہوتا ہے۔ اسے کھلی ہوا میں رہنا اور کام کرنا پسند ہوتا ہے۔ وہ دیہاتی زندگی کا دلدادہ ہوتا ہے اور شہریت یا شہری طریق حیات سے گھبرا جاتا ہے اور اس سے سزاؤں دہی رہنے کی سہی کرتا ہے۔

اسے شکار کا شوق غرض کر کہیتی بالی سے متعلق تمام امور سے دلی لگاؤ ہوتا ہے۔ خدا نے اسے نہایت عمدہ اور محنت منہزم عطا کیا ہوتا ہے، اور وہ کام کاج میں بڑی ترقی دیتی اور محنت سے دلی چھپی دیتا ہے۔ کھانے پینے کے معاملے میں ذرا کم ہی متا ہوتا ہے۔ بسیار غوری اس کی دولت ہوتی ہے۔ ہونا جھڑا اگر خدا میں داخل ہو تو خوب پیٹ سہر کر کھاتا ہے۔ موٹی تبدیلیاں یا اسی تبدیلیاں جو تازہ کام ہوں کبھی نہیں چھوڑیں۔ اس کے پاس بھی نہیں پھٹکتیں۔ بچوں کو اکثر جسمانی دلیری سے کام لیتا ہے۔ اسے شکار و طرح کے بھٹے میں احتیاط کی ضرورت رہتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ باہم ایسے فطرت سے بلے نیاز زندگی گزارتا ہے اور اپنے احوال میں خوش رہتا ہے۔

حق طبعیت اس قدر بڑھی ہوئی ہوتی ہے کہ وہ سہلی، سستی اور بے عملی کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ کوئی طور پر محنت یا کام کرنے کی طرف کم ہی آمادہ ہو سکتا ہے۔ بلا شہریدار سفر ہوتا ہے، اس کی تہہ نہاٹہ غیر معمولی ہوتی ہے اور وہ ایسی دل چاہیوں میں اپنے میل و نہاد گرانے کی طرف نائل ہوتا ہے جن کا تعلق خونیں لطیفہ، کچھ اور تہذیب سے ہوتا ہے۔ بے حاکم آتش پسند ہونے کے باعث وہ اپنی ذہنی قوتوں کو ذاتی آرام اور عیش و عشرت کے اسباب بنانا کرنے لے لے جیے استعمال کرتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ اس میں ایسی طبی صلاحیتیں ہوتی ہیں کہ وہ نہ صرف دولت و امارت حاصل کر لیتا ہے بلکہ اپنی فطری خواہشات کے پورا کرنے کے لیے سستی اور کھلتی عملی کو کام میں لاتا ہے۔

ایسا شخص عام طور پر ہانتا پسندی کی طرف نائل ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی خواہشات کو معاملے میں نہ لکھ سکے تو وہ سرسراہٹ یا شہی کار سیا ہو جاتا ہے۔ عیش و نشاط، شراب و کباب، بوسلت فاخہ، ایسی دلی بھگتوں کی معمولی بھگتوں میں کھو جاتا ہے اور عمر بڑھتا ہوا کرتا ہے۔ لیکن وہ زندگی میں اگر کچھ نقصان ربط و نظم پیدا کر سکے تو کسی نہ کسی حق طبعیت میں بیرونے حاصل کر سکتا ہے۔ جلال عیش و نشاط کے نفع اندوز ہوتا ہے وہاں زندگی کو روز تہہ و دربار ہونے دیتا ہے اور نہ ہی کسی طبی آرزو کو کفر رہنے دیتا ہے۔

اگر ایسی جلد عورت کے لٹھ کی پشت پر ہر تو اس سے خدا ہی پہلے۔ وہ بڑی ہابکدست اور درکری لانی ہوتی ہے۔ وہ اپنی فطری سوانی ماہیت اور پلاک سے بے نیل غریب دے سکتی ہے کہ اگر سب کچھ کوٹ لے تو بھی احساس کم ہی ہوتے دیتی ہے۔ ایسی عورت نہت ترقی لیاں، زلیلات، میر سے خواہشات اور انتہائی آسائش کی خواہاں ہوتی ہے اور انھیں حاصل کیے بغیر مرنے نہیں لیتی۔ محنت کے معاملے میں ایسے لوگ کچھ زیادہ خونخوار نہیں ہوتے۔ وہ نہت جلد پر نہت کا احساس بھی کرتے گتے ہیں اور اس سے بچنے کے لیے شراب نوشی اور عصاب کو کھانے والی دوا لیاں کھانے کی عادت ڈال لیتے ہیں۔ مگر حقیقت ہے کہ وہ اعلیٰ پائے کے ہنر پار فنان کھانوں کے شوقین ہوتے ہیں۔ ان کی طبیعت بے حد وسواس ہوتی ہے اور فطرت نہت بلانے ہوتا ہے۔ وہ ایسے کاموں میں خوب بھکت ہر دن کا تعلق ادب، کچھ اور تہذیب ایسے امور سے ہوتا ہے۔ وہ احساس طبعیت کے لیے سے سامی اور شہرت حاصل کرنے کے حقدار ہوتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کمالی طور پر کم ہنر مند شخص

اس میں بڑھیں کہ اس کے اولین تاثرات کسی فطری صلاحیت کے باعث بیشتر درست ثابت ہوتے ہیں۔ جب وہ کسی شخص سے پہلی بار ملتا ہے یا کسی جگہ جاتا ہے تو آپ سے آپ اپنے یا نئے اسامیات اس کے ذہن پر قلم جو جاتے ہیں اور وہ لاشعری طور پر گروہ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ دفعہ ایک منبائی سی رائے قائم کر لیتا ہے۔ اس کا ایسا احساس اگر غیر متوقع اور یا تا تک ہو تو صبح ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ اس کا رد عمل بحیثیت ہوتے ہے گروہ غلط اقدام کا بہت ہی شاذ و نادر ہے۔ بلکہ یہ بلکہ ہوتا ہے، اور تجربہ و فطرت کا مدد سے نہیں ہوتا۔ لہذا اس کے مزاج میں غور و خوض اور سنجیدگی کی کمی کا احساس ہوتا ہے۔ یوں صاحب ذوق ہوتا ہے حسن و رعنائی کا دلدادہ، آرٹ اور فنون لطیفہ کی طرف رطب، نیز مشروبات سے بھی دلچسپی رکھتا ہے اور شعرو نظریں بے ساختہ لیں داد دیتا ہے کہ اس میں بنوٹ کا کہیں شائبہ ہی نہیں ہوتا۔

اس کے بھی میں ایک خاص فضا کا احساس و شعور ہوتا ہے جس کی وجہ سے آئے دوسرے حالت کے ہونے میں فطری وقوف پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ فکر و عمل سے گریز کرتا ہے اور اپنی کیفیت خاص کے باعث وہ بیان کو فلسفہ و حکمت پر ترجیح دیتا ہے۔ صاحب کتاب کے مطالعے میں کمزور ہوتا ہے اور باندھی وقت کا کمر ہی خیال رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک ایسی حسی لطیف سے بہرہ ور ہوتا ہے جو حسیاتی اور منبائی امور سے وابستہ ہوتی ہے۔

### گرہ دار انگلیاں

جب ہر انگلی جو جس کے مقام پر پڑے اچھری اور چلی ہوئی ہو کہ اس میں گروہ کا گمان ہوتا ہو اور اس کے اوپر باندھنے والی دونوں پیریں تیلی اور گرہ دار دو کھان کی تو ایسی انگلی گرہ دار کہلاتی ہے۔ ہاتھ کی ساری انگلیاں اگر ایسی ہی واقع ہوں تو گرہ دار انگلیوں کے نام سے یاد کی جاتی ہیں (شکل نمبر ۲)

بعض ہاتھوں کی انگلیاں بعض باہنی جوڑوں کے مقام پر گرہ دار ہوتی ہیں اور بعض کے تحتانی جوڑوں پر ایسی سورتوں دکھائی دیتی ہے۔ ایسے ہاتھوں کی انگلیاں گرہ دار سمورت کی جاتی ہیں۔ لیکن جب باہنی اور تحتانی دونوں مقامات پر انگلیوں میں کام نہیں نظر آتی تو ایسے ہاتھ مکمل طور پر

## آپ کی انگلیاں کیا بتاتی ہیں ؟

جب ہاتھ کی پشت کے جوں کا بچی طرح جائزہ لے لیا جائے تو اس کے چار انگلیوں کا حکم کن پایا ہے۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ انگلیاں ہموار ہیں یا گرہ دار۔

### ہموار انگلیاں

جب ہر انگلی جو سے نوک تک لیں ملی جائے کہ نہ تو کہیں سے بے جا طور پر پڑی یا پٹی ہو اور نہ ہی اس میں کہیں گرہ دار صورت نظر آئے بلکہ سوزن اور ہموار ساخت کی ہر نوعی شکل ہموار کہلاتی ہے۔ سبھی انگلیاں جب ایسی ہی بناوٹ کی ہوں تو ہموار انگلیاں کہلاتی ہیں (شکل نمبر ۱)۔



تمام تر ایسی انگلیاں منبائی بصیرت کا پتہ دیتی ہیں۔ ان کا حال ہر قسم کے تاثرات بحیثیت قبول کر لیتا ہے۔ اس کا رد عمل باعوم تعدد سے منبائی ہی ہوتا ہے اور حجت پسندی کے عناصر اس کی طبیعت میں نمایاں ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گروہ تدبیر کے بغیر ہی وہ ہر کام میں ہاتھ ڈال دینے کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

گرہ دار مانے جاتے ہیں۔

انگوٹھی میں گرہ کا وجود نہ صرف د  
خیات کی رودانی میں ایک نور کی بکھرت  
کے معنی ہے بلکہ گرہ دارانہ معیروں کا حامل  
محاسبہ نگار تجزیہ اور تعلق و استدلال کا  
دلداد ہوتا ہے اور ہر معاملے میں بڑی سوچ  
بہار کے بعد ہی ہاتھ ڈالتا ہے۔ مگر ہر مہم  
اس کی مسلسل کوشش ہی ہوتی ہے کہ وہ  
تمام امور متعلقہ کے ہر جزئی پہلو سے بخوبی  
واقف ہو۔ یہی وجہ ہے کہ وہ فیصلیات کو  
اجنبی حرج و مرج سے اور ذوق و اشتیاق کے  
قوت بہت کم مل پیرا ہوتا ہے۔ نہ ہی

دوسروں کے کہنے سننے پر۔ اگر کوئی بات اس کا منطقی دماغ سمجھ سکے تو اس کی جانب واقف ہو سکتا  
ہے۔ از حد محاذِ فطرت ہونے کے باعث تفہیل تفہیل کر ہی قدم رکھتا ہے۔ جلد بازی اس کا شیوہ  
نہیں۔ اگر عداوت کے دباؤ سے اسے کوئی کام جلد ہی سر انجام کرنے پر مجبور کی جائے تو بھی لنگھ لنگھ کر اور  
تشنہ و ترنقہ کے عالم میں مشکل تمام ایسا کر پاتا ہے۔ اکثر حکام کیلئے ہے کہ بالآخر وہ اپنی فطرتِ عدل کے  
مقابلہ امتحان کا وہیں دوسروں سے زیادہ ہی وقت صرف کرتا ہے۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ ہر مسئلے کی بیخ و بن آگاہی اور بال کی کمال آگاہی میں اسے  
طبی دل چسپی ہوتی ہے۔ اس کا تمام تر کردار مزاج کے فلسفیانہ اور منطقی انداز سے گہرے طور پر متاثر  
ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ گرہ دار انھیں اپنی وقت اور نظر و ضبط ایسے محسوس نہیں کرتی بلکہ  
آہستہ دلاویں۔ ان کا معاملہ اگرچہ ہر معاملے میں بہت سوچ بچار کا حامل ہوتا ہے مگر وہ ہر چیز کی تیز نگاہ  
بہننے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی طبیعت میں گہرائی ہوتی ہے اور وہ عملی امور سے گریز کرتا ہے۔ وہ



ریاضی اور حساب و دلیل میں بڑھنے حاصل کر سکتا ہے۔ ایسے کام جہاں تجزیہ، اعداد و شمار، فہرست سازی  
نکات، ہلکے جینی، تحقیق و احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے، وہ ان میں خوب چمک سکتا ہے۔

ہر انگوٹھی کی جین چوڑی ہیں، بالائی، دہلیان اور تنائی۔ یہ پہلی، دوسری اور تیسری پوڑی بھی کھلائی  
ہیں۔ پہلی پوڑی معانی اور دہلیان اور تیسری اور تیسری سلامات سے اور تیسری جہانی اور ادنی  
عناصر سے۔ جب بالائی اور دہلیان پورے متعلقہ جو گرہ داروں کو قریب ذہن کا پتا دیتے ہیں جو بے حد  
منطقی اور تجزیہ کار ہوتا ہے، اور کسی بھی معاملے میں مشکل ہی سے تسلی بخش تجزیہ پیش کر سکتا ہے۔ وہ ہر امر کی  
تمام تر تفصیلات اور جزوی عناصر کی بڑی باخوشی سے جانچ پڑتال کرتا ہے اور اس کے بعد ہی اس  
کی کم ہی تسلی ہو سکتی ہے۔ وہ حقیقت وہ معاملہ پر غور کرے ہر پہلو، ہر تفصیل، اس کے نتائج طرزِ عمل کو تمام  
معتقد خود پر پابدار کر رہا ہے اور نہایت مدلل طریقے سے اور داخلی طور پر اس کا یقین اور گہرا باور  
لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عاجز و پستی میں یوں اُلجھا جاتا ہے کہ معاملے کی اصل و غایت بھی سمجھ  
جاتا ہے۔ بخوبی شاعر ہے۔

خفنی کو بھٹ کے اندر خدا مٹا نہیں

خود کو شکار بنا ہے اور سراسر مٹا نہیں

اگرچہ وہ مدد سے زیادہ محتاط اور تجزیہ کار ہوتا ہے مگر اس حقیقت سے انکار محال ہے کہ اس  
کی تحقیق و تحقیق ہلاکی ہوتی ہے۔ ہمہ نظر کے کام میں وہ بے مثال نکات انجام دے سکتا ہے۔  
یہ رنگت سازی، اعداد و شمار، ریاضیات، ایسے امور میں غیر معمولی قابلیت حاصل کر سکتا ہے۔ اور حق تو یہ  
ہے کہ ایسے ہی تحقیقی کاموں میں اس کی کئی کمیت ہو سکتی ہے اور ایسے ہی مشاغل میں وہ کامیاب  
ہو سکتا ہے۔

لفظِ مزہ کی زندگی میں اس شخص بہت ہی مشکل پسند ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لواحقین اور ساتھ  
کام کرنے والے اس کی ذہنی روش سے تنگ آجاتے ہیں اور بدینیت محسوس کرتے گئے ہیں۔ اس کے  
اصحاب ذہنی اشتہار اور فکر و زندگی کی فراوانی کے باعث اس کے مدد کے خلاف بھی مائل ہیں۔  
وہ خود قدر بہت سے گرفت کی یہ ستر قبول اس کے قیام میں کہ کہ نہیں کر اس کے کھلنے میں بھی  
پانی میں تنگ مڑی کوئی کام اشتیاق اور مدد میں کہ کہ نہیں ہی آتا ہے۔ اور اگر بغاوت نظر نہ آئے تو وہ

جین کی صفائی، لباس کی پاکیزگی کا ایسا جنون ہوتا ہے کہ ہر دم ہاتھ منہ پر چھتا رہتا ہے اور صاف ہونے کا احساس دلاتا ہے۔  
وہ آنکھیں پینٹتے ہمارے پرندہ میں لگا رہتا ہے۔ لباس کی آواز سترکتا ہے، گھر و چوٹی کی چیزوں کی



(۵)

(۴)

صفائی کرتا ہے، اس طرح کو گویا ہی فریضہ حیات ہے یہی نہیں بلکہ وہ زندگی کو برمال رکھنے کے لیے فطرت کی حد تک جھجھکتا ہے، اور حق تو یہ ہے کہ وہ اپنے بل دھندلے حق پرستی میں گمراہ دیتا ہے۔ اس کی دنیا ہی امر پر مبنی ہوتی ہے۔

بعض اوقات میں جسے جو فریضہ متعین ہوا حق ہونے کی بجائے ایک دوسرے سے پیچھے اُپر دکھائی دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ برابر سطح پر نہیں رہتے، جب انگلیوں کی پشت کی طرف جڑوں کا ہاتھ ہوں تو قریب قائم نہیں رہتی، ان کا معاملہ نہ تو ریاضتی وقت کا احترام کرتا ہے اور نہ ہی اسے ذاتی صفائی، جسمانی حفاظت یا خدشہ کا اس قدر احساس ہوتا ہے۔ وہ بالعموم ایسی عاداتوں کا شکار ہو جاتا ہے کہ جن میں رابطہ وضع کا کہیں پتہ ہی نہیں ملتا، وہ لباس، کھانے، روزمرہ کے کاموں اور محنت کے بارے میں کوئی آباہی نہیں لکھتا ہے۔ نہ وقت پر کھانا کھانے اور نہ ہی وقت پر سوتلا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جو کچھ اسے اور جب ملے گا ایسا ہے۔ وہ لباس کے معاملے میں خاص اضاہات کر سکتا ہے کیلئے کہ وہ بچے کے لیے تو کم ہی پر دیا کرتا ہے۔ اگر گھر نہ رہتا ہے۔ وقت بے وقت کھانا پینا اس کی طبیعت پر عین بریں جاتا ہے۔ وہ سب سے رابطہ زندگی کا حامی ہوتا ہے، کھانے پینے کی اپنی عادت بدلنے کی

گویا دوسرے کو نکال دیتا ہے۔ اس میں شہ نہیں کر اس کی بدگمان طبیعت اور فطرتی مزاج کا بھی اس میں بہت کچھ دخل ہوتا ہے۔

جب انگلیوں مختلف جڑوں کے مقامات پر ہی گہواروں کو ان کا حامل اپنے گود پیش کی اشیاء میں ترتیب اور مضابطہ کا حامی ہوتا ہے۔ وہ باقاعدہ سلیقہ زندگی کا نظم طریقہ کار میں ایمان رکھتا ہے اسے

بدلتی سے نفرت ہوتی ہے۔ اس کی تمام قرابتیں مومن چیزوں اور مادی اشیاء کی قریب و خیم کے سلسلے میں صورت ہوتی ہیں۔ وہ ذہنی امور میں دل چاہی نہیں لیتا، مگر اس کے گھر و دفتر، لباس وغیرہ میں آرائش پسند ہے اور مضابطہ کا واضح پتہ چلتا ہے۔

وہ اپنی روزمرہ کی زندگی ایک تاحہ سے اور مضابطہ کے تحت گزارتا ہے۔ وقت کی پابندی اس کا شعور ہوتا ہے۔ وہ ایسے کاموں میں دلچسپی کا اظہار کرتا ہے جو مادی ضروریات ہی کو پورا کر سکتے ہیں۔ تعین ادب کا مایہ اور اعلیٰ ذاتی مشاغل اس کی زندگی کا حصہ نہیں ہوتے۔ وہ کارآمد زندگی، مفید مشاغل، پابندی وقت، ایسے امور کا نہایت سختی سے احترام کرتا ہے۔ بلاشبہ وہ مادی اور فطرتی طبیعت رکھتا ہے، مگر اس قدر حقیقت پرست ہوتا ہے کہ جس چیز کا اس کے حواس خمسہ اس کا ذکر کریں، اس کی ہولت بھول کر بھی نہیں جاتا۔ وہ دنیا سے محرومات ہی پر ایمان رکھتا ہے۔ نہ اسے نہ مادی فساد سے دل چاہی ہوتی ہے اور نہ ہی مادی مشاغل سے۔ وہ درحقیقت مادی پرست ہوتا ہے اور مادی زندگی ہی میں سلیقہ، مضابطہ اور باقاعدگی کا نشانہ ہوتا ہے۔ یوں اپنے فطرتیات کے تمام سسر اور مصلحتوں پر مایہ طو کے ساتھ عمل پیرا ہوتا ہے۔

انگلیوں کے تیسرے جوڑے میں گران کا مشاہدہ کی پشت دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔

جب سب ہی جوڑے دار ہوں تو ان کا حامل یہاں صفائی اور محنت کے معاملے میں برا عمل ہوتا ہے

اور اپنے امور کے سلسلے میں مضابطہ اور نہایت سستی سے کام لیتا ہے۔

جب تیسرے جوڑے کی گریں ایک سطح پر رسیدگی کی طرح واضح ہوں تو اس امر کی دلیل ہیں

کہ ان کا حامل ذاتی صفائی اور حفظان پر محنت کے معاملے میں مدد درج کا ملاحظہ ہوتا ہے۔ اسے فطرتی مادی



(۳)

طوت و صمان نہیں دیتا۔ کامل اور درست ہوتا ہے اور ہر ضابطہ حیات سے بے نیاز۔  
انگلیوں کے مٹانے کے سلسلے میں ان کے مختلف پونوں کا بازو لینا بھی مزوری ہے۔  
اس سلسلے میں ہر انگلی کی سیدھ، ٹیڑھ اور جھکاؤ ایسے امور سے بھی انسانی طبع پر روشنی پڑتی بلکہ حقیقت  
تو یہ کہ حقیقت کے بنیادی عناصر کے سمجھنے میں ان سے قابل اعتماد مدد مل سکتی ہے۔

## بے عیب انگلیاں

جب سب ہی انگلیاں بے عیب اور سیدھی ہوں یعنی نہ تودہ ایک دوسری کی حرکت نہیں  
ہوتی ہوں اور نہ ہی آگے پیچھے تو یہ کردار صاف کا بتا دیتی ہیں۔ یہ ایسی صلاحیت کا آئینہ ہیں جو طبیعت  
کی اچھائیوں کو بروئے کار لانے اور مقصد حیات میں انجماؤ کے بغیر آگے بڑھنے میں اعانت کرتی  
ہے۔ ان کا حامل در حقیقت سلیقہ مند، مستعد اور دیانت دار ہوتا ہے۔ ان کے کردار کی نمایاں  
خوبی توازن ہوتی ہے (شکل نمبر ۶)۔

## جھکی ہوئی انگلیاں

درمیانی انگلی سب سے بڑی ہوتی ہے یہی وجہ  
ہے کہ وہ سدا نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ جب دوسری تمام انگلیاں  
اس کی طرف جھکی ہوئی نظر آئیں تو یہ ایک دلچسپ ڈانٹ کا پودہ بن جاتی  
کرتی ہیں۔ ان کا حامل دل کی بات نہیں بتاتا۔ اسے انتخابے باز کا  
جنون ہوتا ہے۔ وہ اندر مٹا اور نہ سالی پسند ہوتا ہے اور اس کے  
قول و فعل سے یہی احساس ہوتا ہے کہ وہ کسی بات سے ڈرتا

رہتا ہے۔ وہ پست ہمت بھی ہوتا ہے اور کسی کا اعتبار بھی نہیں کرتا۔ وہ وہیں جھیل جھیل کر رہتا اور  
بات کرتا ہے جیسے ہر شخص اسے نقصان پہنچانے کے درپے ہو۔ خوشی کم ہی اس کے منہ سے نکلتی  
ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ اس کی طبیعت ہے کہ وہ ہم جنسوں سے بدظن رہتا ہے جس کے باعث



(۷)

وہ سدا فکین اور اکیلا رہتا ہے۔ وہ اس قدر اپنے  
انجماؤ جھکا رہتا ہے کہ اس کے خیالات میں دوست  
کہہ ہی پیدا ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۷)  
انگلی کے اجاب یا عزیزوں کی کوئی  
ایسی انگلیوں والا شخص ہو تو آپ نے بار بار دیکھا  
ہوگا کہ وہ اکثر کم ہمتا ہے۔ کسی بھی کام میں ڈھل کر  
بھاگ ڈالتا ہے۔ وہ کم اعتمادی کا مظاہرہ کرتا ہے۔  
نامتاز امتیاز اور برسرِ امن سے تاخیر اس کے کردار کے  
نمایاں نقائص ہیں۔ کسی اہم بات پر اس کی رائے لینا گویا  
ایسے ہی ہے جیسے اپنے آپ کا تہذیب

اور تنکو کی حرکت دینا۔ وہ بد نصیب، انہوں اور پرہیزوں سے کسی ٹھل کر نہیں مٹا۔ زندگی کی خوشی اور  
شادی میں کشادہ دل اور رغبت سے شریک ہوتا ہے۔ اور حق تو یہ کہ وہ طبیعتی بدگمان اور غم پسند  
ہوتا ہے۔

ایسا ہاتھ جب پسایا جائے تو انگلیوں کے سرے ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دکھائی  
ہیں۔ اس کے برعکس سیدھی انگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے پرے سے نظر آتے ہیں۔

## بڑی ہوئی انگلیاں

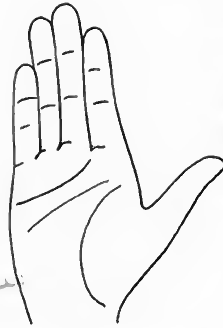
انگلیوں کا ایک دوسرے سے قریب اور دوری بھی اہمیت سے خالی نہیں جب ساری  
انگلیاں جڑوں کے قریب ہی سے جوں جوں آگے بڑھیں ملیندہ اور پے پے ہوتی چلی جائیں تو ہر دوس  
مک پہنچنے پورے وہ ایک دوسرے سے نمایاں فاصلے پر دکھائی دیتی ہیں۔ اس کے برعکس بعض انگلیاں  
اس قدر ساتھ ساتھ چلی ہوئی ہوتی ہیں کہ یہ انہیں گوندے جوڑ دیا گیا ہو۔

یہ بھی انگلیاں بڑی ہوئی ہوتی ہیں اور ان کی ساری لمبائی کے دوران کہیں فاصلہ نہ ہو تو

یہ اچھی نشانی نہیں۔ ان کا عمل آزمادی عمل کے جوہر سے تھی درست ہوتا ہے۔ وہ حالات اور اصول کا فہم ہرگز رہ جاتا ہے۔ وہ کوٹھو کے بیل کی طرح ہوتا ہے مذکورہ تنوع و تنازع کی کاٹلاشی ہوتا ہے اور وہ ہی فکر و عمل کی نئی راہیں ہوتا ہے۔ وہ گویا حالات کے بندھن میں میوہ جاتا ہے اور ایسے ہی اپنے لیل نما گرگزدیوتا ہے (مشکل نمبر ۸)۔

## انگلیوں کے درمیان فاصلہ انگلیاں جب بیکری کرشش

کے خود بخود طعنے ملنے والی اور سروں کے قریب ان کا فاصلہ کافی زیادہ دکھائی دے تو یہ طبیعت میں آزمادی کی خردواں آزمادہ پتا دیتی ہیں۔ ان کا حامل حریت فکر کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اسے رسوم و رواد سے نفرت ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کی آزمادہ منشی ماسٹر کے برعکس بنناوت کے مصداق ہوتی ہے۔ وہ فکر و عمل کی جدید راہیں تلاش کرتا ہے اور قدامت، معیذہ اقدار اور عینی سے آئینہ کی طوط نئے اسلوب سے بڑھنے کا آزمادہ مند ہوتا ہے۔ (مشکل نمبر ۹)۔



(۸)



(۹)

پہلی اور درمیانی انگلیوں کے درمیان اگر دوسری انگلیوں کے مقابلے میں زیادہ اور نمایاں فاصلہ ہو تو یہ آزمادی فکر و خیال کا ترجمان ہے۔ ایسے شخص میں مثبت فکر کی طبیعت مستعد ہوتی ہے فکر و فکر کی دنیا میں وہ قیادت و رہنمائی کی صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ جس قدر یہ فاصلہ زیادہ ہوگا اسی قدر جسامت فکر کا عنصر بڑھ جائے گا۔ اس کے برعکس جو جن میں یہ فاصلہ تنگ ہوتا چلا جائے گا، مثبت خیال میں کمی ہوتی چلی جائے گی۔ اور اگر یہ دونوں انگلیاں باہم دگر متصل ہوں تو جرأت فکر و مثبت خیال کا قطعی فقدان ہوگا۔

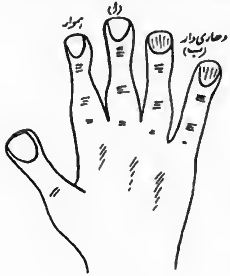
درمیانی اور تیسری انگلیاں عام طور پر کم ہی طعنے ملنے والی واقع ہوتی ہیں۔ مگر بعض احوال میں یہ بھی ایک دوسرے سے طعنے دکھائی دیتی ہیں۔ جب یہ فاصلہ نمایاں ہو تو ایسا فرد حالت و احوال سے بھی دیگر نہیں رہتا۔ اس کے مزاج میں اصولی کاموں سے عملی چل چسپی ہوتی ہے۔ اس کے کردار و عمل میں جسامت و دیریری پائی جاتی ہے۔ احوال میں قدر نما سازگار ہوا سی قدر وہ جرأت و جوش و خروش کا ثبوت دیتا ہے اور عمل و زندگی سے حالات پر قابو پانے کی صلاحیت کا واضح مظاہرہ کرتا ہے۔ یہ بھی فاصلہ تنگ ہوا درمیانی انگلیاں ایک دوسرے سے جڑی ہوتی ہوں تو ان کا عمل مشترک اور احوال کے سامنے جھک جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ضرورت اور وقت کے تقاضوں کے پیش نظر سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔ نہ اسے اصولی کاموں سے لگاؤ ہوتا ہے اور نہ ہی جرأت کردار اس کے مزاج کے عناصر ہوتے ہیں۔ وہ عام سطح سے کم ہی بلند ہو سکتا ہے۔

اگر تیسری اور چوتھی یعنی چوٹی انگلیاں تقاروت سے واقع ہوں تو مزاج میں عمل کی صلاحیت اٹھ کھاتی ہے۔ ایسے فرد میں حریت عمل کا نمایاں جوہر ہوتا ہے۔ وہ خارجی اثرات سے بے نیاز اپنے اعتقاد و خیالات کے مطابق عمل پیرا ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت میں مثبت پسندی، آزمادی اور غیر معمولی جرأت ہوتی ہے۔ مزاج میں بے مثال جرأت اور عملی جسامت و کردار کے باعث ایسا انسان مشکل مرحلوں سے کامیاب نکلتا ہے۔ وہ نئی نئی ترکیبیں اور منصوبے سوچتا ہے۔ اور انھیں بروئے کار کرنے کے سلسلے میں عرصہ اور مستقل کارکردگی سے کام لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ سرگرم کار بننے کی طوٹ مانگ رہا ہے۔ مابنائی اور اوجھری، عام ڈگر کے بجائے نئے امور سے دل چسپی اور زندگی سے مصروف عمل ہونے کی درہستہ صلاحیت اس کے باطن میں ہوتی ہے۔

یہی انگلیاں اگر باہم دگر مشعل ہوں تو جرأت کروار کا فقدان ہوتا ہے۔ ان کا حامل زکوٰۃ عمل حوصلہ رکھتا ہے اور نہ اپنے مستعدیات و خیالات کے مطابق جرأت کا کردار کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ درحقیقت عملی مسادرت کی کمی کے باعث بڑی معمولی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور اگر جرأت آزمائش شکلات درپیش ہوں تو ہتھیار ڈال دیتا ہے۔

## ناخنوں کو غور سے دیکھیے

انگلیوں کے مٹھائے کے سلسلے میں ناخنوں کی شکل و صورت، رنگت و غیرہ کی جانچ پڑتال خالی از منت نہیں۔ ناخنوں سے صحت، مزاج اور طبیعت کا حامل کافی صحت سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ہر بارہوں سالوں سے طبائے بعض امراض کی تشخیص کے معاملے میں ناخنوں کی رنگت، بناوٹ اور شکل سے استفادہ کرتے چلے آئے ہیں۔ جدید معاصرین ارباب سائنس اس سلسلے میں اس قدر ترقی کر چکے ہیں کہ ناخنوں سے طبیعت کی کیفیت صحت اور نفسی مرض کے بارے میں یہ سمجھنا اور پھر جمع ہو چکا ہے۔ ناخنوں کا مطالعہ کرتے وقت سب سے پہلے ان کی سطحی کیفیت کا دیکھنا ضروری ہے۔ یعنی



(۱)

روایتی حکم کے مطابق اگر ان کی سطح ہموار اور صاف ہے یا ان پر کبھی بڑی ستھری یا آبی دھاریاں دکھائی دیتی ہیں۔ جب ان کی سطح ہموار اور بے عیب ہو تو یہ خون کی مددانی میں صحت مند قرآن کا پتہ دیتی ہے۔ نیز اس امر کی دلیل ہے کہ طبیعت پر کسی قسم کا تقسیم و مصالحتی رابطہ نہیں ہے۔ ان کا حامل باہم صحت مند ہوتا ہے اور اس کے اعصاب میں ایک خاص نوع کی آسائش اور تسکین کا وہ صحت برقی ہے۔ وہ کم ہی اعصابی تناؤ کا شکار ہوتا ہے۔ (در شکل پڑھو صحت) ایسی حالت میں ناخنوں کی رنگت

خوشگوار نم گلابی ہوتی ہے اور ان کی جڑوں کے قریب سفید اور نمایاں بال بال نما ملتے ہوتے ہیں۔ ان کا مال خوشگوار مزاج، تندہرست اور خزان طبیعت کا حامل ہوتا ہے۔ اس کی نمایاں خوبی سلیم المٹی ہے۔

جوبنی ناخنوں کی سطح پر انہی پرانی دھاریاں نمودار ہوتی ہیں طبیعت پر اوصاف و باؤ کے بڑھ جانے سے بنائی کا مظہر پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کے مال کو خوں کے دباؤ کے بارے میں محسوس کی کہ ہر وقت ہے۔ اس کی قوت، دافعت میں نمایاں کی ہوتی ہے۔ اور اگر بروقت صحت کی خبر گیری کی جائے تو تندرستی کی تبدیلی فراموش نہیں میں اسناد کا سبب بھی ہے (فصل نمبر ۱۰)۔ ناخنوں پر جب دھاریاں آجھری جائیں اور صحت کا استیلا سے خیال و مبالغہ نہ کیا جائے تو ناخن ابرق کی طرح دانگ اور کمرورہ رہتے ہیں۔ جگے سے دباؤ کی کسی چیز کے ساتھ اٹکتے ہی ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہ خوشی شک مسورت مال کے آفاقی تین نشان ہیں۔ ایسی حالت باہموم میں اور دیریز اوصاف خرابی کا پتا دیتی ہے۔ اس وقت صالچے میں تاخیر صحت سے بے خبری خطرے سے خالی نہیں ہوتی۔ اس میں طبیعت کا توازن سترزل ہر مانتا ہے۔ وقت صحت دافعت یوں گھٹ جاتی ہے کہ ساس میں، چڑچڑاہان اور یاس کے عناصر آمیز کرتے ہیں۔ ایسی حالت میں کھردری دھاریاں انگڑوں کی ساری سطح پر چھا جاتی ہیں اور وہ عید بدیع و معن دکھائی دینے لگتے ہیں۔

بعض احوال میں ناخن زکب انگشت کے پاس توڑے جڑے ہوتے ہیں، مگر تبدیلی اس کے بعد گشت میں دھننے چلے جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اوصاف کی بد حالی اور صحت کی نمایاں خرابی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ ایسے شخص کی طبیعت میں اعتدال و توازن کی کمی معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ خوں کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ناخنوں کی سطح کے ساتھ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ آیا وہ نرم ہیں یا سخت۔ ناخنوں پر لڑتے پھرنے یا انگلی سے کسے سے اگر طاقت اور زنی کا احساس ہو اور وہ نہ کم نہ مضبوط محسوس ہوں اور نہ ہی محسوس اور توازن، تو ایسے ناخن طبیعت کی کمزوری کا پردہ افش کرتے ہیں۔ ایسا شخص کا بعد از حیات میں تندرستی یا عزم کے ساتھ کسی کش کی کمی محسوس نہ کرے۔ وہ خود مشغل مزاج ہوتا ہے اور زنی حوصلہ مند۔ وہ فطری طور پر جلد کا قائل نہیں ہوتا۔

درحقیقت وہ کمزور دل، کم کوش اور بے عمل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ زندگی میں کوئی نمایاں ترقی نہیں کر سکتا۔ ناخن اگر دباؤ کے کسی اہر بق کی طرح ٹوٹ جاتے تو یہ ایک ٹوٹ لہذا اور طعش کا پتا دیتے ہیں۔ ایسے ناخن نرم ہوں یا سخت، دونوں حالتوں میں جہاں کمزوری اور صحت کی نادرستی کا پتا دیتے ہیں۔

نرم ناخن مضبوط ہوں اور دباؤ کے سخت ٹپک اور ٹپک کا احساس دلائیں تو یہ خوشگوار اور عمدہ صحت کا مال بتاتے ہیں۔ ان کا مال توانا اور پائیدار تندرستی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اور اگر وہ جلد یا عزم و عزم بھی دکھائی دے تو یہی اس کی تندرستی میں پائیدار عناصر پائے جاتے ہیں۔ ناخن سخت ہوں اور دباؤ کے نیچے نہ تو پس کے رو جائیں بلکہ قوی دافعت کا احساس پیدا کریں تو یہ جہاں طاقت اور قوت، عمل کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ان کا مال حوصلہ مند اور صحت کش ہوتا ہے اور ذوقی کمی و صحت سے زندگی میں آگے بڑھ جاتا ہے۔

شکل دوسرے کے اعتبار سے ناخن چار تین اقسام میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں: بے ناخن، ہونٹے ناخن، چھوٹے ناخن اور تنگ ناخن۔ اپنی بناؤ کے اعتبار سے یہ مختلف النوع کردار کے آئینہ دار تصور کیے جاتے ہیں۔



(۲)

### لبے ناخن

ایسے ناخن جو واضح طور پر لبے ہوں۔ نہ تو تنگ ہوں اور نہ ہی پھیلے ہوئے بلکہ ان کی تمام تر صفت سے ان کے لبے جو سب کا احساس ہوتا ہو تو یہ جلدی تاخیر کرنے کی طبیعت کی



نشانی ہیں۔ ان کا حامل محدود، حساس اور ذوق سلیم کا حامل ہوتا ہے۔ اسے فوہل طبع سے بھی لگاؤ ہوتا ہے۔ وہ کسی حد تک نازک مزاج بھی ہوتا ہے (شکل نمبر ۲)۔

صحت کے اعتبار سے ایسے ناخن اچھی علامت نہیں۔ یہ نہ تو توانائی و قوت جسمانی کے آئینہ دار ہوتے ہیں اور نہ ہی ایسی تندہی کے کجوقابل امتداد خیال کی جاسکے۔ باہموم ان کا حامل سینا در گھلے کی بیماریوں کی طرف طبیعیان کے باعث کھنسی، بخار اور عمومی خرابی صحت کے اندیشے سے کم ہی بے فکر ہو سکتا ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کا مزاج خراب ہی رہتا ہے۔

### چھوٹے ناخن

چھوٹے ناخن باہموم گولی ہی ہوتے ہیں۔ نہ تو طویل اور نہ ہی تنگ۔ اور ان سے چوڑائی کا احساس قطعی نہیں ہوتا۔ ان کو دیکھتے ہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ انگلیوں میں جڑے ہوئے ہیں اور ان کے گرد اگر گوشت نمایاں طور پر احاطہ کیے ہوئے ہوتا ہے۔ چھوٹے ناخن عام طور پر موروثی ہوتے ہیں اور آباؤ اجداد سے ورثے میں ملتے ہیں (شکل نمبر ۳)۔

ایسے ناخن تجزیہ و تنقید کی فطری

صلاحیت کا پتا دیتے ہیں۔ ان کا حامل بہت

کی نہ کوٹھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور کسی

بھی مصلحت میں بلاوجہ جھگڑتا نہ کرکم ہی ہر

سکتا ہے۔ بحث و جرح سے اسے طبیعی لگاؤ

ہوتا ہے اور اس میں اچھا افتاد بننے کی فطری

اہلیت ہوتی ہے۔ تفصیلات سے دباہنگی۔

استدلال پسندی اور بہ بات کو فروغ دینے سے

دیکھنا اس کی طبیعت کے مناسبت ہیں۔ وہ محتاط

دوش ہوتا ہے اور کسی بھی کام میں ہلاکت کے

پتہ نہیں ڈالتا۔ اس کی سب سے بڑی خافی اس

کا غلبہ ہے۔ درحقیقت وہ بہت جلد برہم

ہوتا ہے۔ اور لڑنے مرنے پر توجہ آمادہ نہیں ہوتا تاہم سلاہمت و تکرار میں اُچھنے کی طرف بے حد مائل رہتا ہے۔

صحت کے مصلحت میں چھوٹے ناخن اچھی علامت نہیں ہیں۔ جب یہ گولی اور چھوٹے ہوں تو مزاج کے نازک تر رہنے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور خصوصاً ناک، گلے اور سانس سے متعلق تکلیف کی طرف رجحان طبع کا پتا دیتے ہیں۔ ایسے ناخن بعض افراد میں موروثی طور پر اخلاق و قلب کے میلان کی نشان دہی کرتے ہیں۔ ایسے شخص کے لیے مزوری ہے کہ وہ ان امور اور فوہل اور اعصابی دباؤ سے بچتا رہے جو دل کی دھڑکن کا سبب بن سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسا شخص اپنی نگرانی اور تنقیدی صلاحیت کے باعث اپنے اھلک پر داخلی طور پر کافی بوجھ ڈال لیتا ہے، اور ذہنی طور پر کم ہی کوسوگی اور ناسخ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب اسے افکار و ذاتی ایسے مصلحت بن کا تعلق بھی امور سے ہو گئے ہیں تو وہ اندہ ہی اندہ گھڑتا ہے، بھگتے، تنبیہ اور توازن سرچ بھار کے وہ ناشوئی اھلک پاپے باطن میں اُچھاتا ہے اور اس کے

اخلاق و قلب کی طرف مائل طبیعت میں ایک

ایسا داخلی بھلان پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنا کمال

کی دھڑکن کے مارنے میں بھگتا ہوتا ہے۔ گریہ

عصا اھلک عارضہ ہے اور اس کا صحیح معنوں میں

دل سے تعلق نہیں ہوتا۔ ایسے شخص باہموم بڑی غر

کو پہنچتے ہیں اور اخلاق و قلب سے ان کی موت

واقع نہیں ہوتی۔

### چوڑے ناخن

چوڑے ناخن کافی کشادہ ہوتے ہیں۔

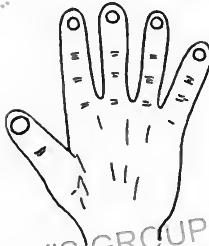
اگر ان کا ان کی لمبائی سے متوازن کیا جائے تو وہ

چوڑائی میں نسبتاً زیادہ طویل ہوتے ہیں۔ ایسے

ناخن کافی مضبوط اور نمایاں ہوتے ہیں۔ لوک



(۴)



(۳)

ہیں اور قدرے ڈر ڈر کر بیٹے ہیں۔

اگر ناخن بہت تنگ اور طویل ہوں تو ریلوہ کی ہڈی سے مستفوق کمزوریوں اور امراض کی طرف میلان ملے گا پتا دیتے ہیں۔ اگر ناخن لمبے ہی ہوں اور بہت تنگ نہ ہوں تو یہ میلان زیادہ اذیت دینا نہیں ہوتا۔ اگر وہ بہت تنگ بھی ہوں تو ریلوہ کی ہڈی میں کسی مستقل خرابی کا اندیشہ ہوتا ہے اور صحت کی بدعالی فعل و حرکت میں زحمت کا باعث بن جاتی ہے۔ بلکہ انتہائی صحت میں ہڈی میں ناقابل اصلاح ٹیڑھ پیدا ہو جاتی ہے جس سے عرصہ حیات تنگ ہو سکتا ہے۔ ایسی حالت میں لازم ہے کہ بوجھ زائل کیا جائے اور زہنی کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے ریلوہ کی ہڈی پرواڑا یا بڑا اثر پڑ سکے۔ نیز ایسے شغف میں اعلیٰ بیماری کے آثار بھی پائے جاتے ہیں جو بے توجہی کی صحت میں اعلیٰ قوت سے احساس کو مایوس بھی کر سکتے ہیں۔

انگشت کے دافر حصے پر عادی ہوتے ہیں اور اپنے بڑے ہونے کا فوری احساس دلاتے ہیں (شکل نمبر ۲)۔ ان کا عامل کافی دل چسپ کردار رکھتا ہے۔ وہ دوسروں پر حسد و کینہ جمانے کی کوشش کرتا ہے اور زیادہ تر اپنی جھگڑا و طبیعت کے سبب لوگوں میں جلدی مشہور ہو جاتا ہے۔ اس کے مزاج میں مبالغہ پسندی کا ایسا عنصر ہوتا ہے کہ لاشعوری طور پر وہ بات کا بہت بڑے پیمانے میں بیڑی نکالتے ہیں۔ اس کے لواحقین اور احباب اس کی اس طبی کمزوری پر اس کے بے پشت غیب ہوتے ہیں۔ اور اس کی باتوں کا کم ہی اعتبار کرتے ہیں۔ بولی و دل کا بڑا نہیں ہوتا۔ ضمن اپنی مبالغہ آمیز طبیعت سے مجبور ہوتا ہے۔ لوگ اسے اکثر جھوٹا سمجھتے ہیں۔ درحقیقت وہ کذب و افترا کا عادی ہوتا اور نہ ہی کسی کو حقدار ایذا رسانی کا مرتکب ہوتا ہے۔ بہر کیف اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ حقیقت پسند نہیں ہوتا۔ بلکہ حقائق سے گریز کرتا ہے۔ اس کی وجہ غالباً یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اسے اپنی ذات پر بھی احمقانہ ہوتا ہے۔

صحت کے بارے میں جھوٹے ناخن بڑی علامت نہیں ہیں۔ ان کا عامل دل پر کم ہی اثر دیتا ہے۔ بالعموم بالکل تندرست ہوتا ہے۔

### تنگ ناخن

تنگ ناخن دوسری قسم کے ناخنوں سے کافی مختلف ہوتے ہیں۔ یہ نہ تو گولی اور کشادہ اور نہ ہی چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض اوتھوں میں ایسے ناخن تنگ اور چوڑائی کے مقابلے میں طویل اور نمایاں طور پر ایلیائی کا احساس دلاتے ہیں۔ ایسے ناخن لوگ انگشت میں یوں جڑے ہوتے ہیں جیسے پھر گشت جیسے ہیں انہیں چپاں کر دیا گیا ہو۔ (شکل نمبر ۳)۔ ایسے افراد میں جوش و ولولہ مستفوق ہوتا ہے۔

وہ زندگی کے اس عنصر سے ہی صدمہ کھاتے ہیں جسے جان آرزو کو دکھا جائے۔ یہ کم ہمت اور کم کوشش ہوتے



(۵)

ہی ایک نفیس قوانن کا احساس ہوتا ہو تو یہ موزونیت منہب کردار کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ایسے شخص میں ایک فطری اعتدال ہوتا ہے۔ وہ افراط و تفریط سے میرا رہنے کی کوشش کرتا ہے

اور انتہا پسندی سے بچ کر معتدل، ممتدن اور باعز محدود

میں زندگی گزارنے کی یہیم سی کرتا ہے اور باہم کمالیہ اور خوش و خوش زندگی گزارتا ہے (شکل نمبر ۱۰) انگلیوں اور

ہتھیلی کے تناسب کے بقول ہتھیلی کا درجہ حرارت اہم امر ہے۔ اس کے ہلنے سے صحت کی کیفیت اور مزاج کا

حال معلوم ہو سکتا ہے چنانچہ جب ہتھیلی ٹس کرنے سے طبی حالت کا احساس دلائے یعنی نہ تو زیادہ گرم ہو اور نہ ہی

مازہ سرد بلکہ حرارت کی افراط و تفریط سے پاک ہو تو ایسی معتدل حرارت تندرستی اور مزاج کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کا حامل خوش طبع صحت مند

اور عملی زندگی گزارتا ہے۔ وہ جہاں اپنی جسمانی اچھائی کا خیال رکھتا ہے وہاں ذہنی صحت سے بھی غفلت نہیں کرتا اور نہ ہی تو یہ ہے کہ اس کے جسم و ذہن میں ایک خوشگوار اعتدال پایا جاتا ہے۔

ہتھیلی کا درجہ حرارت اعتدال سے بڑھا ہوا ہو یعنی وہ طبی حالت سے زیادہ گرم اور چھتی ہوئی محسوس ہو تو یہ بیماری کی نشانی ہے۔ یہ ایسے بیمار کی علامت ہے جس کے مقابلے میں طبی تائیر

نہیں کہہ سکتے ہیں۔ غفلت کا نتیجہ ایسی صورت میں خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا۔

چوتھی اور چھٹی ہتھیلی مربوط بھی ہو تو یہ بھی بیماری کی کیفیت کی علامت ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت کی خرابی، کمزوری اور نفاہت کا اثر بہت دریا ہوتا ہے۔ اس صورت میں مقابلے کی

فنی ضرورت ہوتی ہے اور صحت برقرار رکھنے اور بیمار کو تھک جانے کے باوجود دیکھ بھال کی دیرینک احتیاج ہوتی ہے۔ صحت مکمل طور پر بحال ہو جانے سے ہتھیلی کا درجہ حرارت اعتدال پر آجاتا ہے۔

چوتھی ہتھیلی اگر مستقل طور پر مربوط بھی رہے تو یہ خطرے کا نشان ہے۔ ایسی صورت میں

ہاتھ کے جھٹکے جھٹکے ہوئے پیرہوں کے عمل میں مداخلت کی ضرورت پیدا ہو سکتا ہے۔ چوتھی ہتھیلی بیماری کا علامت نہایت دیکھنا سارے کو مانتا خدشے سے خالی نہیں ہوتی۔

## انگلیوں کی پوریں اور ہتھیلی

ہتھیلی اور انگلیوں میں ایک خاص قسم کا تناسب ہوتا ہے۔ جب ان دونوں حصوں میں توازن مناسب نظر آئے تو رگھ کی مجموعی موزونیت شرب انسانی کی دلیل بنتی ہے۔ میرا ان کے انگوں میں یہ تناسب مفقود ہوتا ہے۔ یہ امر انسان و حیوان میں ان اعضا کے اعتبار سے امتیازی علامت ہے۔ اسی وجہ سے پٹیلے سے پٹیلے درجے کے انسان کے ہاتھ بھی اس فطری قوانن سے خالی نہیں ہوتے لیکن بھی افراد کے ہاتھ اس تناسب کے اعتبار سے ایک جیسے نہیں ہوتے۔

ان میں کی بیشی دکھائی دے جاتی ہے۔ تناسب کا یہ امتیاز بڑی اہم بات ہے۔ جب انگلیوں کے متعلقہ میں ہتھیلی نمایاں طور پر لمب و نیم اور چھاتی ہو کر ہوا دیکھیں

ہو کہ ہتھیلی سارے ہاتھ اور انگلیوں پر مادی ہے تو یہ بلی جڑی شرب انسانی کی علامت ہے۔ اسے از مدہم کہلاتی ہے اور اس کا حامل بیمار مریضات کا غلام ہوتا

ہے۔ حیوان عناصر اس کے کردار میں فخری اور غائب ہوتے ہیں۔ وہ تہذیب و تمدن سے تہی دان ہوتا

ہے۔ نفاہت سے اسے دور کا واسطہ نہیں ہوتا اور شے لطیف کے جوہر سے وہ غفلتا ہے بہرہ

ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

ہتھیلی جب انگلیوں کے ساتھ ایک موزون تناسب لیے ہو یعنی دو تو بے حد چھاتی ہو

اور نہ ہی بڑی، دبیر اور نیم ہاتھ پر نظر ڈالتے



گرم ہونے کی بجائے تسخیل نمایاں طور پر ٹھنڈی رہے تو طبیعت کی سرد مری کی دلیل ہے۔ اس کا حامل خشک مزاج ہوتا ہے اور اگرچہ بظاہر اس کی طبیعت ٹھنڈی ہوتی ہے، مگر اس کے باطن پر مکس اس کا باطن جراثیم مذہبات کا لادرا ہوتا ہے۔ جنسی شہوات کی شدت اس کی بوس کا ہی کا پردہ ناکل کر کے رہتی ہے۔ اس کی یہ خفا اس قدر قوی اور غالب ہوتی ہے کہ اسے اپنی طبیعت پر کم ہی قابو رہتا ہے اور اس کے اہل اسے گریا اخلاقی طور پر برتر کہتے ہیں۔

مستقل طور پر خشک رہنے والی، تسخیل فیاضی اوصالی کمزوری یا نقص کی غلاب کشائی کرتی ہے۔ اس کا حامل گرمی صلیت اور خوش جراتی سے خالی ہوتا ہے۔ اس کے اصلاط کند ہوتے ہیں اور اس کا دل محسوسات نفیر سے عاری ہوتا ہے۔

تسخیل اگر کبھی کبھی آپ سے آپ ملے گی جو جائے اور غرا وادی طور پر اس سے پسینہ لکھ کر گرہ مستقل طور پر مطلب درستی جو روبرو زود اثر طبیعت کی نشانی ہے اس کا حامل مذہبات کی دہیں ہر جاتا ہے، چھٹی چھٹی بات پر اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اس کے بشرے سے بے سبب جھک اور قلوب سے شریطے پن کا احساس ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ حد سے زیادہ حساس طبع واقع ہوتا ہے۔ اسے اپنے تاثرات اور دوا عمل پر حسرت کا قابو ہوتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ دل کا جز نہیں ہوتا اور ہمدی اور حوصلہ افزائی سے اس کی جھک خودا ہو سکتی ہے۔

بعض افراد کی تسخیل اس بشرط پسینے میں شہوات جاتی ہیں۔ اور اگرچہ وہ ہر دم تسخیلوں سے رہتا تھا پانی خشک کرتے نہتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی فنی برقرار رہتی ہے اور وہ کبھی نہیں کوئیں ان کا حامل باسوت مگر غرضی طور پر حسرت اور کمال ہوتا ہے۔ آدم طبعی اس کی طبیعت کا نمایاں عنصر ہے۔ علاوہ ازیں وہ کام چم خور و شیش پسند بھی ہوتا ہے۔

اس کا باطن بلا شہواتی مذہبات سے متور ہوتا ہے۔ اس کے جنسی میلانات محول سے کہیں زیادہ ہیجان آور ہوتے ہیں۔ تجرود نہائی کی زندگی اس کے پس کی بات نہیں۔ وہ اکثر مغفون شباب ہی میں شادی کر لیتا ہے اور اگر ازدواجی زندگی میسر نہ ہو سکے تو اس کی جنسی شدت احتیاج اسے بیکہ داری پر مجبور کر دیتی ہے جس کی وجہ سے اکثر وہ بیشتر مذہباتی انجیلوں اور مسی اراض میں غلام ہو جاتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ جنسی تسخیل کے بیز اس کا باطن سکار اور زندگی ناکام ثابت ہوتی ہے اس

خفا کی وجہ سے اس کی روحانی اور اخلاقی قدریں خاک میں مل جاتی ہیں اور وہ ہر قسم کے محبت فریب میں پھنس جاتا ہے اور کچھ شہوں کی نگاہوں سے گرجا جاتا ہے۔

انجیلوں کی پندوں کا مطالعہ بے عداہم ہے۔ انفرادی اعتبار سے بھی اور مجموعی لحاظ سے بھی۔ درحقیقت ان کی لبانی اور اسخت سے زہمت کرنا اور مزاج کا مایہ سلوم کیا جاسکتا ہے بلکہ بعض اسی صلاحتوں کا بھی پتا چل سکتا ہے جو اخلاقی پیشہ اور کارگری کے مسئلے میں صلاحت ثابت ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں انگوٹھے اور انجیلوں کا بخور طاعون خالی از منعمت نہیں۔ انگوٹھے کی حسن و بد پوریں ہیں بلکہ ہر انگوٹھی تین پوریں رکھتی ہے۔ انگوٹھے کا اپنا انگ مقام ہے اور خاص قرعہ کا سزا دار ہے اور یہی مناسب بھی ہے۔

جہاں تک انجیلوں کا تعلق ہے، ان کے بارے میں ایک صلیت بیان یعنی پایہ انجیلوں کی پوریں تاغز و دالی پوروں سے شے کی جانب شمار کی جاتی ہیں۔ سب سے جلائی پور پہلی، بیچ والی درمیان اور جڑ والی تیسری پور کہلاتی ہے۔



(۳)

جسب یہ پوریں طویل ترین ہوں اور درمیان پر مادی دکھائی دے تو ان کا حامل اپنی نفسانی خواہشات کا غلام ہوتا ہے۔ درقولہ روحانی اقل کا واقف ہوتا ہے اور یہ وہی اہل فانی صلاحتوں سے ہر دربرو سکتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اخلاقی اور ذہنی اعتبار سے وہ بہت ہی صلیت ہوتا ہے۔ ہر انگوٹھے اور دلی شے طبیعت سے واقف۔

FREE ONLINE BOOK  
https://www.facebook.com/group

اس میں شک نہیں کہ وہ باہم مقررہ حشر تو مندرجہ ذیل معمولی جسمانی قوت کا حامل ہوتا ہے۔ عزت اور شہرت کا مادی ہوتا ہے۔ بہرہ روزی کرتا ہے اور مذہب بانوسے روزی کا ہے۔ چونکہ نہ تو زمین ہوتا ہے اور نہ ہی ایسے داروغہ کا مالک کہ تعلیم و تربیت بہرہ روزی کے اس لیے دینے والی کی صلاحیت سے غالی ہوتا ہے۔ وہ کئی نفسانیں کھیتی باڑی، باربرداری ایسے کاموں میں خوش بہشت صفت، تجارت، غرض کہ کسی بھی شہزادہ میں وہ پچھلے درجے کے کاموں میں ہی پایا جاتا ہے۔ اگرچہ عمدہ اور قابل اعتماد رہنما ہیں مگر آج کے تو کامیاب ہو سکتا ہے اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں خوش اسطری سے عمدہ برآ ہو سکتا ہے۔ بہرہ روزی سے مل کر کام کرنے کی اس میں نمایاں صلاحیت ہوتی ہے اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ بے حد مفتی اور اچھا کارکن ثابت ہو سکتا ہے۔

ایسا شخص جسمانی خواہشات کا بندہ ہوتا ہے۔ خراب کھاتا ہے اور اس کا مزاج بھی بڑی ہوتا ہے۔ جتنی عزت اس کے غیر میں کافی نمایاں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی شباب ہی سے وہ شادی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور تنہا نہیں رہتا۔ کھیل کود، دوڑ و دوڑ اور ملٹی مشاغل سے دلچسپی لکھتا ہے مصروف زندگی بسر کرتا ہے۔ اسے گھر پر زندگی لینے سے بال بچوں، عزیز و اقارب اور بڑوں سے ملنے لانے میں خوش رہتا ہے۔ تنہائی سے سخت گھبراتا ہے۔ وقت گزارنے پر دوسروں کے کام آتا ہے۔ اچھا دوست ہوتا ہے۔ لیکن ہندی ہوتا ہے اور ملحد یا بھی زیادہ تر مذہبی ہوتا ہے اور بہشت ہی پر اعلیٰ ذہنیت یا اخلاقی اور صداقت کا مظاہرہ کرتا ہے۔



ساری انگلیوں کی درمیانی پوریں دوسری پوروں کے مقابلے میں طویل ترین ہوں ہیں۔ کھیل کے بل پر مبنی ہے تو یہ مختلف مزاج و کردار کی آئینہ دار ہوتی ہیں۔ ان کا حامل جسمانی راحت و آرام کا دلدادہ ہوتا ہے اور جتنی خواہشات کے خوشگوار اظہار کا طبی آئینہ دار ہے۔ مگر وہ اپنے ذہن اور توانائی طبع کے باعث نہ تو مغلوب ہوں ہوتا ہے اور نہ ہی خوش و وقت سے تہی دامن۔ وہ دوستی ان صلاحیتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے جو اعلیٰ تعلیم و تربیت

کے لیے نفعی مناسبت کا بتا دیتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے کاموں کے لیے تربیت و تعلیمات میں کثرت سے توجہ دیتے ہیں۔ کامیابی حاصل ہے۔

وہ خاص، غلب، صنعت، تجارت، ایسے شعبوں میں باہم مقررہ ہوتی ہے اور ہر ایسے کام، شہسے، پیشے میں اچھے مقام پر پہنچ سکتا ہے جس کے لیے ذہانت، نمایاں تعلیم اور عمدہ کارکردگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی اخلاقی تہذیب و تمدن ہوتی ہیں۔ وہ غیر شرعی، اچھا دوست اور قابل اعتماد و غافلان ثابت ہوتا ہے۔ پڑھ و لکھنے والوں سے خوشگوار سلوک رکھتا ہے۔ محنت پسند ہوتا ہے اور دل چاہی سے اپنے فرائض کی انجام دہی کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن عمل کام و دین ہی کا بندہ نہیں ہوتا۔ دراصل وہ شغل حیات میں مذمت، خلق، جذبے، عقلی، فنی و لسانی امور میں حرکت

کوبھی کمزور طریقے سے شامل کر لیتا ہے۔ وہ عجیبی حیثیت سے ایک ذہین کارکن، شفیق دوست اور عزیز کا کردار ادا کرتا ہے۔ اور اگرچہ حظ و لذت و تفریح جہان کے تمام اسباب متاثر کر لیتا ہے مگر نہ فخر و غرض ہوتا ہے اور نہ ہی فائدہ پر ہوا ہوتی، لہذا توازن، ذہانت اور اعتدال اس کے نمایاں خصائل ہوتے ہیں۔



جب بالائی پوریں دوسری تمام پوروں

کے مقابلے میں طویل ترین ہوں تو یہ بالکل مختلف

قسم کے مزاج و کردار کی طرف اشارہ کرتی ہیں (شکل نمبر ۱) ایسا فرضیاتی اور ادنیٰ خواہشات سے بہشت ہی پر مبنی ہوتا ہے۔ نہ اسے کام و دین سے رغبت ہوتی ہے اور نہ ہی نفسانی تمکبات کا اس پر غلبہ ہو سکتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ وہ نوعیاتی اور باطنی اقدار کا دلدادہ ہوتا ہے۔ وہ دنیوی معاملات سے دل چسپی لینے سے گریز کرتا ہے۔ اسے نفسانہ اور دنیوی امور سے دلہانہ لگاؤ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے ہی تعلقات و مقابلات عالی میں منہمک رہتا ہے اور دنیا و دنیا سے بے خبر رہتا ہے۔

وہ باہم سمجھتا ہوں اور عمل نشین ہوتا ہے اور عرفان و معرفت سے وابستہ اپنے عمل و شمار یا دماغی اور ذہنی باطن میں گناہ کرنے کی طرف مائل رہتا ہے۔ عاقل انسان کے لیے دعوائی اور اخلاقی رابطہ کے سلسلے میں مشرب کمال ثابت ہو سکتا ہے۔ بے لوث بے غرضی اور مہربانی زندگی اس کا مقصد حیات ہوتا ہے اور لوگوں میں اپنے اعلیٰ کردار اور بلند روحانی زندگی کی دولت بڑی تنظیم و تدبیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

جسمانی طور پر وہ کمزور و اکثر ضعیف الخیز ہوتا ہے۔ برہمت ہی کہ کھاتا پیتا ہے۔ اکثر لغزش سے لکھتا ہے اور وہ دو مخالفت میں مشغول رہتا ہے۔ اگرچہ فدائی اس کی طرف اپنی حاجت روائی کے لیے رجحان کرتی ہے مگر وہ غلبہ و برتری کے لیے کام کرتا ہے اور فطرت خدا کی خدمت و قربانی کو اپنا فرض و ذمہ سمجھتا ہے۔

انگلیوں کی جانچ پڑتال کے سلسلے میں ان کی پتیلیوں کے مقابلے میں لمبائی ایک ایسا پہلو ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سراج اور نسیات کے بعض ایسے اہم عنصر ہیں جن کا ماننا فائدہ سے خالی نہیں۔

انگلیوں کی پتیلی کے مقابلے میں طوالت کا صحیح تناسب یہ ہے کہ سب سے بڑی انگلی تین انچ لمبی ہو تو پتیلی ساڑھے چار انچ طویل ہو اس کی میٹھی اس بات کا تناسب کے خلاف کردارانی جاسکتی ہے۔



اس لمبائی کے ناپنے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ متاثرہاں سے پتیلی شروع ہوتی ہے، وہاں پر دو یا تین انچ کی پتیلی کے قریب پائی جاتی ہیں۔ سب سے اوپر والی کان کی پتیلی کی پتیلی باہم کلانی کے خاتمے اور پتیلی کے آغاز کا پتا دیتی ہے۔ اس مقام سے لے کر اس خط تک جہاں پر پتیلی درمیانی انگلی کی جڑ سے متصل ہوتی ہے، یہ پتیلی کی میس لمبائی کا پتا دیتی ہے۔ اس طوالت کو ناپ جاتے۔ پھر درمیانی انگلی کی جڑ سے متصل خط سے پتیلی کی میس تک تک ناپ لیا جاتا ہے۔ یہ انگلیوں کی لمبائی کی میس نشان دہی کرتی ہے (فصل نمبر ۶)۔

اگر یہ دونوں لمبائیاں ساڑھے چار انچ اور تین انچ کے تناسب سے ہوں تو یہ متوازن ہاتھ کا پتھر ہوتی ہیں۔ ان کا حامل مذہبی مسلم اور اعتدالی مزاج سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کا کردار اخلاقی و فطری طور پر متوازن ہوتا ہے۔ وہ ہر معاملے پر ہنگامی اور سلیقے سے فکر و عمل کا شوگر ہوتا ہے۔ وہ نہ تعلیم پسند ہوتا ہے اور نہ ہی بلا و مہمتا میں الجھنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ اس کے غیر میں توازن و اعتدال اور سلیقے کے عناصر متناسب اجزاء میں شامل ہوتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر انگلیاں موزوں تناسب سے زیادہ طویل ہوں اور پتیلی کم لمبی ہو تو ان کا حامل طبیعتاً تجزیہ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وہ کسی معاملے میں بھی معنی سرسری نگاہ ڈالنے ہی سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت وہ ہر چیز پر نظر امر کے ہر جزوی عنصر پر کڑی نگاہ ڈالتا ہے اور اندازہ ذہن نشین نگاہی سے ہر بات کی جانچ پڑتال کرتا ہے۔ اس کے باوجود اس کی تسکین کم ہی ہوتی ہے۔ اس کے مزاج میں شہدے و دل سے خود کو قرض کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ فطرتاً وہ تحقیق آمادہ ہوتا ہے

اس کا زبان بڑا نرم و لطیف ہوتا ہے اور وہ اعلیٰ ذہانت کا حامل ہوتا ہے (فصل نمبر ۶)۔ وہ کسی بھی معاملے میں جلد بازی سے کام نہیں لیتا۔ اعتدال و فکر اور مہر و حوصلے سے کام کرتا ہے۔ اور قریب قریب وہ فطرتاً ہی توجہ اور تفصیل تجزیہ کا حامی ہوتا ہے۔

اگر انگلیاں پتیلی کے مقابلے میں برہمت ہی زیادہ طویل ہوں تو ایسا شخص بال کی کمال آندتا ہے۔ اسے تفصیل میں جاننے کا جنون ہوتا ہے۔ طبیعت میں شک و ہنگامی کے عناصر کے باعث وہ نہایت مشکل میں پڑ جاتا ہے اور کسی بھی معاملے میں حتمی اقدام سے گریز کرتا ہے۔

جب انگلیاں پتیلی کی لمبائی کے مقابلے میں واضح طور پر پتیلیوں اور اعتدال و تناسب قائم نہ رہے تو ان کا حامل تعلیم پسند ہوتا ہے۔ وہ ہر معاملے پر ایک اوپری نگاہ ڈالتے ہی نتائج قائم کر لیتا ہے اور ان ہی کے زیر اثر اس کا رویہ عمل ہوتا ہے۔ اسے تفصیلی مطالعے کی عادت ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں احتیاج ہوتا ہے کہ معاملے کی تک مگر سے خود فکر سے بچنے کے لیے احتیاج ہے کہ اسے ہر چیز کے بارے میں باہم بھرپور وقت یا غور و فکر و تفصیل حاصل



ہو جاتا ہے۔ درحقیقت اس کے اولین تاثرات درست ہی ثابت ہوتے ہیں اور وہ ہر کام کو قدرے تیزی سے انجام دینے میں پاکب دوستی سے کام لیتا ہے (شکل نمبر ۸)۔



(۸)

اس کی بے صبری اور عملیات پسندی بعض اوقات اسے الجھنوں میں ڈال دیتی ہے۔ وہ اپنی اس کمزوری کے باعث تکلیف اٹھاتا ہے۔ مالاکراس میں شہنشاہ کی جہاں چڑتی اور تیزی سے کام کرنے کی مشروریت ہوتی ہے وہاں وہ خوب جگمگاتا ہے۔

اس میں مٹاؤ نفسی کی صلاحیت ہوتی ہے۔ مگر اس کی سب سے بڑی خرابی انجمنی قابلیت ہے۔ جوں ہی اسے اپنی منتظرانہ اہمیت کو برکھ کر لانے کے لیے میدانِ عمل مل جاتا ہے، وہ بڑی تندرستی سے کام لیتا ہے۔ وہ بہت کم وقت میں بہت سا کام کر لیتا ہے، اور دوسروں سے کام لینے میں بڑی قابلیت کا مظاہرہ کرتا ہے۔

جس طرح انگلیوں کی لمبائی مزاج کا حال بتاتی ہے، اسی طرح پتیلی کی چوڑائی بھی کردار کے کچھ پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ جب پتیلی ہاتھ کے عمومی سائز اور ساخت سے متناسب ہو یعنی زیادہ کشادہ ہو، تنگ تو یہ عمدہ توازن میں کچھ کپٹا دیتی ہے۔ اس کا حال ہر کام میں فہم و فکر اور محنت پتیلی سے ہاتھ ڈالنے اور نہایت ہوشمندی سے اسے انجام دینے کی ہوتی ہے۔

جب پتیلی تنگ اور لمبی ہو تو یہ خود غرض اور تنگ نظر شخص کی تعابیر کشائی کرتی ہے۔ اس کا حال کہ نہ فطرت، تنگ دست اور کوس ہوتا ہے۔ وہ اپنے فائدے کے پیشِ نظر دوسروں کو اپنا دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ زندگی کے بارے میں اس کے خیالات بھی تنگ ہی ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے معاشرے میں وہ باہم اچھا مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ لوگ اس کی کینہ فطرت سے بہت جلد آگاہ ہو جاتے ہیں اور اسے اگر یہ خود بھی اس کا احساس ہوتا ہے مگر جھلک طبیعت میں بوجہ دنیا وعدے زیادہ ہوتی ہے کہ وہ جالاکا اور بے دہی سے دوسروں کو فائدہ دینے سے پرہیز نہیں کرتا۔

اس کے برعکس پتیلی اگر گھٹیا یا غور پر کشادہ ہو تو یہ بہدردی اور انسان دوست کی علامت

ہے۔ اس کا حال اپنے پراپوں بھی سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے اور ہر معاملے میں ان کے احساسات کا احترام کرتا ہے۔ شمس اچھا ساتھی، قابلِ احترام دوست اور باری کامنڈ اور خوشگوار رنگن ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔

اس میں شہنشاہ کی بعض طلب پرست افروہاں کی لمبی ہمدردی سے فائدہ اٹھانے سے پرہیز نہیں کرتے اور کا دباؤ بریاحیات میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ کسی حد تک گھائے میں رہتا ہے۔ مگر لوگ اس سے محبت بھی کرتے ہیں اور اس سے باہم نامانوس استفادہ بھی نہیں کرتے، اخص اور احترام سے پیش آتے ہیں۔ اس کی سلامت رومی اور خدمت خلق کو سراہتے ہیں اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسا شخص اپنے معاشرے میں مقبول ہوتا ہے اور مزاج غلائی بھی۔

## انگوٹھا

انگوٹھا پانچوں انگلیوں میں شمار ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کی حیثیت نمایاں اور انفرادی ہے۔ جسمانی ساخت کے اعتبار سے تمام عالمِ عادات میں ایسا ناطق اور مغز و گونگا انسان ہی کا حصہ ہے۔ ایسا ہونا حضرت کے عین مطابق ہے کہ یہ شرف و فضیلت کے ساتھ انفرادیت کا بھی مظہر ہے۔

برائگی کی تین پوری ہیں۔ انگوٹھے کی عرض دو پوری ہیں۔ یہ جسمانی ساخت کا امتیاز ہے۔ انگوٹھا پتیلی کی افراطش کا مکمل نمونہ ہیں اور نیچے کی پٹریوں کے طبعی نظام کا خاتمہ ہیں۔ انگوٹھا اس کے برعکس ان سے پہلے واضح اور متاثر ہے۔ درحقیقت انگوٹھوں پر اس کا دباؤ اور حکومت ہے۔

یہاں خاندانی چوڑکاز کا بڑنگ ہے۔ اس میں شال بھی اور علمبرہ بھی پتیلی کے ساتھ جودہ زائید ہوتا ہے اس کا تھیل پتیلی کے علمبرہ ہے۔ اس کو ہنر دیکھنے سے طبیعت کے چند اہم پہلو کھینچ آ جاتے ہیں۔ جب یہ زائید تنگ ہو تو افراطیت اور دقت کی کوتاہی کا پتا دیتا ہے۔ اور جوں جوں یہ زائید تنگ تر ہو جاتا ہے، گھٹیا کی بوجہ مانی ہے اور انفرادی صلاحیتوں میں کمی ہوجاتی ہے (شکل نمبر ۹)۔

یہ زائید اگر کشادہ ہو اور گونگا پتیلی سے پہلے واضح ہو اور ایسا دکھائی

حالات کے مقابلے سے ہوتا ہے۔ نیچ کی انگلی ہر حال میں سب سے لمبی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میزری یا پہلی انگلی ہوتی ہے۔ پھر انگوٹھا اور سب سے کوتاہ چھوٹی انگلی ہوتی ہے۔



انگوٹھا جب نمیز حالات سے بڑا ہو تو بہت ہی عمدہ علامت ہے۔ یہ فہم اعلیٰ اور ارادے کی نمایاں قوت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا مال قابل اعتماد اور پختہ طبیعت کا ہوتا ہے۔ اس کے عزم و حوصلہ وہ طاقت ہوتی ہے کہ دوسرے اس سے شک کھاتے ہیں۔ اس کی شخصیت کجاذبیت اسے مرکز توجہ بنا دیتی ہے (شکل نمبر ۱۱۲)۔

جب انگوٹھا منٹول سے زیادہ چھوٹا ہو تو رہنمائی اور عزم کی کمی کا پتا دیتا ہے۔ اس کا مال ذوق سلیم سے تہی دست ہوتا ہے۔ با محرم و محرم اور ہندی ہونے کے علاوہ بے وقوف بھی ہوتا ہے۔ وہ مذہب کے زیر اثر قتل و فعل میں مہلت سے کام لیتا ہے۔ اس کے تاثرات غیر ارادی ہوتے ہیں اور اکثر غلطیاں کرتے گھمٹے۔ اور اگر ضد پر آجائے تو بے رحمی سے کچھ نا عاقبت ناشی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گھمٹے ہی میں رہتا ہے (شکل نمبر ۱۱۳)۔



جب انگوٹھا متناسب حالات کا مال ہو یعنی نہ بہت لمبا ہو اور نہ ہی حد سے زیادہ چھوٹا تو ایسے مزاج کا پتا دیتا ہے جس کا مال عمل پسند و کارآمد اور موقع عمل کے پہلے غفلت و حوصلہ مند اور سلاطین و کافخامہ کرتا ہے۔ ایسا شخص مسئلہ مزاج ہوتا ہے اور واقعی زندگی گزارنے کے لیے مہارت و ہوشی سے کام لیتا ہے۔

انگوٹھے کی پوریں  
ہاتھ کی دھڑکی انگلیوں کی تین تین لمبی ہوتی ہیں۔ انگوٹھا اس کے برعکس معن دور ہندوں پر عید ہوتا ہے۔ اس کی ناخن دانی پر بلانی یا پٹی پور کھاتی ہے، اور پہلی پور ہستانی یا

دسے گریا ایک علیحدہ عضو دست ہے تو یہ انفرادیت کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس کا مال عزم و وقوت سے نمایاں طور پر بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کی ذاتیت میں آزادی، حوصلہ اور استقلال کے عناصر پائے جاتے ہیں (شکل نمبر ۱۱۰)۔



جب یہ زیادتی تھیلی کے ساتھ گردن بنائے تو یہ دست بکار آزادی عمل اور قوت ارادی کی نمایاں خوبیوں کا مال بتاتا ہے۔ اس کا مال زندگی میں اپنی راہ خود ہی نکال لیتا ہے۔ وہ رسوم و عیو سے نہ صرف متنفر ہوتا ہے بلکہ تمام خراب معاشرتی بندشوں کا عملی مخالف ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ بوسیدہ رسوم اور قدیم رواجی رنجشوں سے طینا ملنڈہ دھبے کی کرکٹیں کرتا ہے اور درحقیقت عام و گور سے ہٹ کر چلتا ہے (شکل نمبر ۱۱۱)۔ اس کی عظمت حق پسند ہوتی ہے۔ اگر کوئی دم ایسی برچھوڑا نالی اور انسانی مصلحت پرستی برادر صاخرے کے لیے سفید ہو تو وہ اس کا احترام کرتا ہے اور نہ تو وہ لکیر کا فخر ہوتا ہے اور مذہبی جاذب مفید نام رسوم کا دشمن۔



اس میں شبہ نہیں کہ اس کے ضمیر میں بغاوت کا عنصر ہو تاکہ اور اگر کسی رسم و رواج کی خرابی یا انسان دشمنی کا قیغ ہو جائے تو وہ اس کے خلاف علم جہاد بلند کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ اس کی مسلمانانہ صلاحیتیں اسے ہند اور بے پاک متبع بنا دیتی ہیں۔

ایسا شخص قابل اعتماد اور دانا دوست ثابت ہوتا ہے۔ خاصیت بھی اس کی غیر متدلی نہیں ہوتی۔ وہ درحقیقت جفاقت پرست اور انصاف پسند ہوتا ہے۔ اس کی نمایاں خوبی کمزور کی حمایت ہے۔

جب یہ زیادتی بہت ہی تنگ ہو یعنی انگوٹھا کسی کی انگلی سے بڑا ہو تو یہ طبیعت نہیں شک و ہنگامی اور دم کا پتا دیتا ہے۔ اس کا مال جھگڑے پیروں اور توجہ گندھوں کے مرکز میں کھینچتا ہے۔  
لمبائی : انگوٹھے کی لمبائی بڑی مہی ضر ہے۔ اس کا میخ اندازہ دوسری انگلیوں کی



باعث وہ زیر عمل معاملے کے باوجود علیہ پر کم ہی سوچتا ہے۔ وہ محض سرسری جانچ کے بعد ہی عمل پیرا ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات اپنے رائے میں رکاوٹیں پیدا کرنے کا خود ہی ذمے دار گردانا جاسکتا ہے۔ ہاں ہر اپنی طبیعت سے مربوط اپنی حکم ریزی سے کم ہی گریز کر سکتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب معمولی آدمی کو راہ میں رکاوٹ کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو جیسے اس کے کونڈے سے دماغ اور ذہل و تجزیہ سے کام لے، وہ نہایت بے حدی اور عزم کی بے پناہ طاقت سے اسے ہٹانے یا کھینچنے میں تقاضا حرج محسوس نہیں کرتا اور باعوم اسے یہ احساس نہیں ہو پاتا کہ وہ قدروں کے بے دریغ اپنی راہ سے جائز و ناجائز وقت کے استعمال سے ہٹانا چاہا جا رہا ہے۔ حتیٰ قریبہ کس کے عزم میں جبر اور سختی کے عناصر نہیں ہوتے ہیں۔

جس قدر بالائی پورستائی پورے مقابلے میں زیادہ طویل ہوگی، اسی قدر اس کے خیر میں عزم و ارادہ کی فراوانی پیدا ہوگی۔ انسانی صورت میں دو بے رحم اور جارحانہ کام کا روپ دھار لیتا ہے۔ ایسا شخص بے پناہ قوت، ارادہ کا مالک ہوتا ہے اور اپنے مقاصد و مہیات کے حصول کی راہ میں سخت سے سخت اعمال سے پسپہ نہیں کرتا۔

اس کے برعکس اگر پہلی پورستائی پورے مقابلے میں غایب طور پر رہی ہو تو یہ قوت، ارادہ کی کمی کا پتہ دیتا ہے۔ ایسے شخص کا طبیعتانہ استدلال و دلیل و جہت کی طرف ہوتا ہے۔ اس میں ایسی صلاحیت عمل پیرا ہوتی ہے کہ وہ ہر بات کو ہر پہلو سے نہایت احتیاط اور سوچ سے جانچتا ہے، اس کے جلدی اور عزمی تاثرات اور نتائج کے بارے میں غور سے سوچتا ہے، اس سے متعلق مسملوں پر نظر ڈالتا ہے۔ جو لوگ ماضی پر غور سے وابستہ ہوتے ہیں

ان کے احساسات اور تدبیر عمل کا خیال کرتا ہے۔ فرض کر وہ ہر وقت سوچتا رہتا ہے اور باعوم ایک تہذیب اور ایمان کے عالم میں رہتا ہے۔ اور چونکہ وہ کسی بھی معاملے کے بارے میں عقلی فیصلہ کرنے سے گھبراتا ہے اس لیے کم کوئی کام بے عملی کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کے جتنے میں غر زائدہ اور کام کی ہوتا ہے (در شکل نمبر ۱۵)۔



(۱۵)

دوسری پورستے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ پہلی پورستے کا تعلق عزم و ارادہ سے ہے اور دوسری پورستے کا تعلق فہم سے وابستہ ہے۔

ان دونوں پورستوں کی ایک دوسرے کے مقابلے میں لمبائی مسمیٰ خیز ہے۔ جب یہ دونوں پورستیں یکساں لمبائی کی حامل ہوں تو یہ برکت ہی عقدہ طاقت ہے۔ ان کا مال دار شخصیت اور غیر معمولی اوصاف کا مالک ہوتا ہے۔ وہ ہر قدم سوچ بھر کر اٹھاتا ہے۔ زیر غور مطالعے کے ہر پہلو کا ثبوت نگاہی سے جائزہ لیتا ہے، اس کے نتائج پر غور سے نگاہ ڈالتا ہے اور جب کسی کام میں سوچ بچار کے بعد ہر قدم ڈالتا ہے تو اسے حوصلہ مندی اور عزم و راجح کے ساتھ ممکن و خوبی سر انجام دینے بغیر دم نہیں لیتا۔ وہ نہ تو باوجود کسی کام کا بیڑا اٹھاتا ہے اور نہ ہی کوئی کام اچھوڑتا ہے (در شکل نمبر ۱۶)۔

اس کی طبیعت میں وسعت، عظمت اور دور اندیشی کے عناصر کے ساتھ عزم کی پختگی اور اور عقل رسا کے جوہر بھی ہوتے ہیں۔ ایسا شخص زندگی میں ناکام نہیں دیکھا گیا۔ درحقیقت سرکاری اور عظمت گویا اس کے پیدا نشی حقوق ہیں، اور اپنی اعلیٰ ذہانت اور غیر معمولی حوصلہ مندی کے بل بوتے پر وہ انہیں حاصل کر لیتا ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ ایسا ستارن انگوٹھا انگوٹھا کے ستاروت ہے اور لاکھوں میں ایک آدمہ ایسا خوش بخت انسان شکل میں سے نکلتا ہے جس کا انگوٹھا ایسی دروں ملادی نہیں لکھتا ہو

آدھ دالی پورستہ پورے مقابلے میں طویل تر ہو عزم و ارادہ کے عناصر بڑھ جاتے ہیں۔ اگرچہ اس کا مابل عقل مند ہوتا ہے مگر استدلال کی صلاحیت سے کہیں زیادہ اس کی قوت ارادہ ہوتی ہے، اور کسی معاملے میں بھی وہ جس عمل کا غم نہیں ہوتا۔ درحقیقت وہ یوں حوصلہ مند و یوں کا پکا ہوتا ہے کہ اپنے عزم و ارادہ کے بل بوتے پر ہر کام کو انجام دیتا ہے اور ذاتی جانفشانی اور جدوجہد سے میدان مہیات میں ہمت آگے بڑھ جاتا ہے۔ اگرچہ وہ پختہ عزم کا ہوتا ہے مگر اس کے مزاج میں ایک ایسی کمروری ہوتی ہے جس کے



(۱۶)

چونکہ وقت عمل اور عمر اس کا ساتھ نہیں دیتے، وہ شیخ جلی جی کر دے جاتا ہے۔ اور اگر پرہیزگار اور افاضہ فرما سنبھلے ہوئے ہو جائے مگر یہ یقین کر لینا کہ وہ انہیں پرہیز بھی کرنا سکے گا محال ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس کا تحصیل اور وقت استدلال واجب ہوتے ہیں۔

اگر اس کی بہت تنہی اور بے عملی کی کسوٹیوں کا معیار اندازہ کر لیا جائے اور اس کی بے لگائی اور منطقی صلاحیتوں سے استفادہ کیا جائے تو اس میں کام نہیں کر دے ایک خط اور اندر مضمین شریعہ کا کام نہایت خوبی سے سر انجام دے سکتا ہے۔ اس میں خاص نوع کی تجربہ کار صلاحیت ہوتی ہے اور اس کی نگاہ سالانہ پیش کے مستعد اور مختلف پہلوؤں پر پڑتی ہے کہ وہ کافی وضاحت اور دلیل و حجت کے ساتھ جزی اور برگیرہ تبصرہ و تنقید کا کام کر سکتی ہے۔ یہی نہیں، اس کے بیان و کلام میں بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ اس کا سب سے بڑا انفس محل و وقت فیصلے سے بھی رہتی ہے۔

ایسا شخص کی مضمینی، تمہاری یا حکومت کے ایسے ادارے میں بڑا کارآمد ثابت ہو سکتا ہے جہاں اسے تشییر اور پرہیزگار کے کام پر متعین کیا جائے۔ مگر ضروری ہے کہ وہ ایک مستعد صاحب فہم اور صلاحیت فہم یا منتظم کے تحت ہو جس کی حسب زبانی اور تشییر صلاحیتوں کو عملی طور پر کام میں لاسکے۔ اس کو ایک معین طریق کار کے تحت فرضوں کی انجام دہی میں تسلی ملے گی کہ عادت ڈالنے کی احتیاج ضرورت ہے۔ مشاغل کے شعلہ بانیان پر عملی فیصلے کرنے کی ذمہ داری اس پر کسی حال میں بھی نہیں ڈالنی چاہیے روزانہ ذمہ کی بجائے وہ جزئیات اور تنہا میں یوں پڑ جائے گا کہ نقصان کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔

### انگوٹھے کی شکل

انگوٹھے کی ہلائی پور کی شکل وضاحت کا مائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ اس اعتبار سے یہ کہنا کہ ہم کو صبر کا پتا دیتی ہے۔ شکل کے لحاظ سے اس کی تین جہیں تسمیں ہیں، نوک، دھار، پچ اور پچی۔ پہلی پور کا معلق غرض، استدلال اور طبیعت کی شکل ہے۔ جب یہ پور قوی اور مضبوط ہوتی ہے تو طبیعت میں استحکام اور عزم کے پائیدار جوہر پائے جاتے ہیں۔ اگر یہ کردار واقع ہو تو ان میں ضعف اور

(۱۶)

نمایاں کی پیدا ہو جاتی ہے۔

نوک دھار پور کی بناوٹ پور کی شکل میں اس مقام سے کہ جہاں وہ پہلی پور سے آگے بڑھتی ہے بتدیکر غمزدگی اور پستی ہوتی جاتی ہے اور ناطے پر ٹکرلی صحت اختیار کر لیتی ہے۔ ایسی پور دیکھتے ہی کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ اس کی شکل کا جوگی طرح ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۵)۔

ایسی پور اگر بے کنڈلی کی نمایاں کی پتا دیتی ہے۔ ایسی شخص کی حیثیت نامحکم اور مزاج غیر مستقل ہوتا ہوتا ہے۔ وہ جہاں جلد باز اور زود اثر ہوتا ہے وہاں اندر کم حوصلہ بھی۔ اس سے اپنے جذبات پر قابو ہو سکتا ہے اور نہ ہی تاثرات و رد و عمل پر۔ باہموم وہ ستر خزل مزاج اور زور پوک ہوتا ہے۔ المیزان متعین یا لیت و دل اور متعین المزاجی اس کی نمایاں خامیاں ہیں۔ اُسے وقت میں اس کا سارا ڈھونڈنا محبت ہے۔ وہ حقیقت محسوس اور مشکلات کے دور میں نہ تو وہ معاونت کر سکتا ہے اور نہ ہی ساتھ دینے کے قابل ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کے چھلے ٹھوٹ جاتے ہیں۔ یا تو وہ سر پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جاتا ہے یا راہ فرار اختیار کر لیتا ہے۔

وہ نہ صرف تا دلی اعتماد ہوتا ہے بلکہ مسلسل کمزوری کے باعث اسے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی خوری کو حقیقت ایک قسم کا روگ لگ جاتا ہے۔ وہ قابل احترام زندگی بسر کرنے کی صلاحیت بتدیکر کمزور ہوتا ہے اور ذلت اور ذلالت میں گمراہ کر دیا جاتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اس کی زندگی کا کوئی ایسا پہلو کم ہی سامنے آتا ہے جسے قابل رشک گردانا جا سکے۔

انگوٹھے کی مرتبہ پور کی بناوٹ نوک دھار سے مختلف ہے۔ پہلی پور سے چول چلی پہلی پور آگے کی طرف بڑھتی ہے دھار ایک تسلی کی طرح یکساں ہوتی ہے۔ یہ کہیں زیادہ چوڑی اور دھار میں کہیں تنگ تر اسے خاص دالی یا تسلی کی سمت میں سے کسی جانب سے دیکھا جائے تو وہ ایک تسلی کی شکل کی ہوتی ہے۔ یعنی انگوٹھوں کی ہلائی پور پہلی پور سے نوک و انگشت تنگ یا نکل مرتبہ شکل کی ہوتی ہے۔ اس حالت میں ممکن ہے کہ جب اس کی ہلائی اور چوڑائی برابر ہو (شکل نمبر ۱۶)۔

(۱۶)



حصول ندادہ کسی کرتا ہے اور معمولی مراد کے بغیر دم ہی نہیں لیتا۔ دراصل وہ کامل منہک اور کھتی سے اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ مغرور و فخر کا ہو جاتا ہے اور ایسا اندر ثابت ہوتا ہے کہ شکست اس کے قریب نہیں آ سکتی۔

اس کی بنیادی غامی یہ ہے کہ وہ راستے کی مشکلات کا محکبہ عملی اور ہوش مندی سے ملو اور تلاش کرنے کی بجائے انہیں بے دردی سے پہنچا دیتا ہے جتنا کہ اس کی قوتِ عمل بے دریغ قویک کے ساتھ گرم کار ہو رہا ہے اور جو کچھ اس کے سامنے آجائے اسے روزی و ملی جاتی ہے۔ اس کے گرد اس دم و احساس کے عناصر پشت ہی کم ہوتے ہیں۔ فرد اور محکبہ عملی اس کے عزم کے شریک کا نہیں ہوتا۔ مجھے اور نازک وقت میں رعب و دبہ کے بل بوتے پر اگر وہ کامیاب ہو جائے تو فرما دے اس کی مدد اور ماحول دوش اسے بے شمار کمیتوں اور انجمنوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ وہ جھکا نہیں جاتا۔ وہ صحت میں تو کم ہی ہوتا ہے۔ لہذا اپنے قوی اولیٰ کے باعث اپنے حق میں خودی کاٹنے کو تیار ہوتا ہے۔ وہ جب کسی بات پر اڑ جاتا ہے تو ذوقِ مجھے نہیں ہٹتا۔ وہ غمت بچنے کا حامی ہوتا ہے۔ جیت جانے کو پسند ہوتا ہے اور اگر شکست کھائے تو قسمی طور پر فخر ہوجانے کے لیے تیار رہتا ہے۔

### جھکاؤ

انگوٹے کی سیعد اور جھکاؤ قابلِ غور امور ہیں۔ بعض انگوٹے بالکل سیدھے اور عمود کی طرح ہوتے ہیں، بعض کمان کی طرح جھکے ہوئے۔ یہ جھکاؤ ہاتھ کی بیرونی طرف بھی ہو سکتا ہے اور جسم کی جانب بھی۔

انگوٹا جب سیدھا واقع ہو یعنی اور دھڑلے کے قریب قند علامت ہے۔ ایسے انگوٹے میں ہلکے مغرور ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو اس کی سیدھی نفس پیدا نہیں کرتی۔ ایسا انگوٹا بہت اور اولاد و نوز کا پتا دیتا ہے۔ اس کا کامل حکم طبیعت اور منہک ادا دے کا مالک ہوتا ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو عقل اور قیصر کے ساتھ حوصلے سے بوندے کا رلاتا ہے۔ عمل پسند اور دم میں کا پکا ہوتا ہے۔ خود محوری اور غم جو شکستِ عقلی کے علاوہ اس کے غم میں ہوتی ہے۔

ایسا شخص درحقیقت سلامت روی کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اخلاط و غریب سے دامن بچا کر

ایسی مرتبہ پر قوت اور مضبوطی کا احساس دلاتی ہے۔ یہ عزم و استقلال کی بین نشانی ہے۔ طبیعت کی نمک، ادا دے کی پختگی اور ضمیر کی رسائی اس کی نمایاں خاصیتیں ہیں۔ اس کا معاملہ ہر شے میں سوچ سمجھ کر ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور جب کسی بات کا تہیہ کر لیتا ہے تو حوصلہ اور استقلال کے ساتھ اپنے منصوبے کی تکمیل میں منہک ہوجاتا ہے۔ اگر حوصلہ آڑو کی راہ میں مشکلات کا سامنا ہو جائے تو قوی بہت اور حوصلے کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے اور ہوش مندی سے اپنا کمال نکال دیتا ہے۔ ایسا شخص اپنی بات کا کوئی ہوتا ہے اور صلے کا پکا اور قابلِ اعتماد بھی۔ کاروبار کی زندگی، باہم و گریں لاپ غرض کہ ہر شے حیات میں اس پر چھروسا کیا جا سکتا ہے۔ ایسا انسان عزت و احترام سے زندگی بسر کرنے کی فطری صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ اچھا دوست اور قابلِ اعتماد و پروردی ثابت ہوتا ہے اور ذاتی دانش مندی، بہت اور علم کی برکات سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

انگوٹے کی بالائی پوزیشن والے حصے کے گرد پھل کر تہیہ کر لیا گیا ہے جہاں سے بالائی پوزیشن خاتمے پر پھل پڑی شکل اختیار کرے۔ جیسے چوڑا پوزیشن انگوٹا کھاتا ہے جہاں سے بالائی پوزیشن پھل پڑے آگے بڑھتی ہے وہ حصہ مقابلہ تنگ ہوتا ہے۔ اور جو جس پوزیشن کے ناخن کی طرف پہنچتی ہے، وہ آہستہ آہستہ موٹی ہوتی چلی جاتی ہے اور لوڑک انگشت پر مؤد اور نمایاں پہنچتی ہوتی ہے۔ ایسی ناخن والی پوزیشن ضرور زیریں میں چلی اور بالائی حصے میں کافی دیر اور چڑی ہوتی ہے شکل خبردار۔



اس پوز کا ایسا بالائی گھیر قوت، ارادی اور عقلی تحریک کی نمایاں صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔ جھکے ہوئے شکل کی موزوں صورت سے بڑھ کر دین گھائی اختیار کر لیتا ہے۔ اس سے مرتبہ ہلکی عقلی صلاحیت برقرار نہیں رہ سکتی۔ بلکہ عزم اور ارادہ کے جوہر ایسی متحرک قوت بن جاتے ہیں کہ جن کی فردائی اور شدت و تیزی فرد کی قوت و دائرہ سے کہیں آگے نکل جاتی ہے۔

ایسا شخص جس بات کا تہیہ کر لیتا ہے اسے ہر حال میں حاصل کرنے کی اہمک اور

اپنی راہ چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ غم و اندوہ سے اسے دلی نفرت ہوتی ہے اور اس کے ارادوں میں دائمی اور عمل میں صالح عناصر کا رفر باہر ہوتے ہیں۔ وہ اپنی زبان اور دماغ کا پاس کرتا ہے۔ شبنم سلوک، منہاٹ کی مصافی اور حق کی حمایت اس کا شیوہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بد عمل اور جاہل کا دشمن ہوتا ہے۔ کمزور کی سرپرستی اور حمایت اپنا فرض گردانتا ہے، اور حسب قرین مناسب داد و دین اور مہمان نوازی کا عملی طریقہ مانتا ہے۔ ایسا اگر گھڑا اگر چھٹا ہو تو ان خیریں میں مناسب کی دانت ہوتی ہے، اور اگر طریقوں ہو تو ان فضائل میں مستحق اور مکمل اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح گھر گھنے کی سیاح فضائل حس کی آئینہ دار ہے، اسی طرح اس کی نیڑوں یا بھکاؤ ان فضائل کے فقدان اور نقصان کے وجود کا پتا دیتی ہے۔

انگوٹھا حسب تہذیب کی جانب اپنی اندر کی طرف جھکا ہوا نظر آئے تو ایسے انگوٹھے میں ایک قسم کی خفی کا احساس ہوتا ہے، ایسا شخص خود گرد اور خود پرست ہوتا ہے۔ جائز و ناجائز وسائل سے حق ذاتی مفاد کا تسلی ہوتا ہے۔ اس کی خود مرضی میں غم اور بے رحمی کے دھڑکیں نہیں ہوتی۔ وہ اس قدر اندھا ہوتا ہے کہ اسے اپنے اعمال کا احساس تک نہیں ہوتا اور حق تو یہ ہے کہ وہ تنگ دلی، کجگوں، کمزور، غمناک اور مرضی کا بندہ ہوتا ہے۔ اس کی دنیا ذاتی اطمینان تک ہی محدود ہوتی ہے اور وہ اس حد پر خود گرد ذاتی ہوس کا غلام ہوتا ہے کہ اسے غم و غصہ کی تیزی نہیں ہوتی، بلکہ ایسا شخص کسی وجہ سے سرکاری عہدے پر پہنچ جائے تو وہ منت رازی، عقلمند و جاہل کا بہت ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۹)۔



(۱۹)

وہ اس قدر منت گیر ہوتا ہے کہ کوئی بھلا کے دلیوں پر اس کی بہت جھجھاتی ہے اور اگرچہ ملنے خدا اس کے قہر ظلم سے خدائی ہے کہ اس سے دلی نفرت بھی کھلتی ہے اور غالباً یہ قانون قدرت کا کرشمہ ہے کہ اپنی ہوس کی فراوانی کے پیکر میں وہ لوگ گھر جاتا ہے کہ اسے اپنے فعل و عمل پر غور سے دل سے خود کر کے کی قرین ہی نہیں ہوتی، اس کی بمانیٹی اسے ایسی خود کردہ مصیبت میں پھنسا دیتی ہے کہ عملی نتیجہ اپنے کچھ کر دینے پہنچتا ہے۔

انگوٹھے کے ایسے اندر دلی جھکاؤ کو دیکھتے ہوئے یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ کس قدر تہذیب کی سرست بھرا ہوا ہے۔ اگر کچھ بھرا ہو تو ان خیریں میں نمایاں کی دانت ہوگی، اگر وہ مہمانی جھکاؤ پر تو یہ کمزوری میں اعتدال سے زیادہ اضافہ ہوگا، اور اگر بہت زیادہ جھکا ہوا ہو تو انشا پند ہوگا اور اس کی ہوس پرستی و خود پرستی میں جاہلانہ قدرت ہوگی۔

اس کے برعکس، انگوٹھا اگر تہذیب سے پرے باہر کی جانب جھکے تو یہ دوسرے قسم کے مزاج و کردار کا حامل بتاتا ہے۔ ایسا بیرونی جھکاؤ ذاتی مفاد کے منافی ہے۔ ایسا شخص اپنی ذات اور غائے کو قربان کرنے کوئے دوسروں کے لیے کچھ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر اس کے مزاج میں جلد بازی اور نڈر داری کے پہلو ہوتے ہیں۔ اندر دلی جھکاؤ ہوس نڈر اور مال و دستار جمع کرنے کی نشانی ہے اور بیرونی جھکاؤ دنیاوی اور دوسروں پر خرچ کرنے کی علامت ہے۔ ایسا شخص اکثر دنیا و آجاب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کشادگی سے کام لیتا ہے اور بالعموم اس کے مزاج میں دکھاوے کی آرزو بھی ہوتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔



(۲۰)

جب یہ جھکاؤ دکھا کر نمایاں ہو تو یہ جائز فرائض اور تسنن مہمان نوازی کی علامت ہے۔ ایسا شخص لوگوں کی مہمت روائی میں وفائی اور حوصلے سے کام لیتا ہے اور حسب قرین ان کی خدمت کا بیڑا اٹھاتا ہے مگر وہ تنگ دلی اور کم ظرفی سے متحرک ہوتا ہے اور مناسب اور حسب حال ملتی مانت کا مانی۔

گھرا گھٹا باہر کی جانب واضح طور پر لوگوں جھکا ہوا ہو کر نیم قوس یا کمان کی صورت اختیار کر کے تو یہ اعتدال سے متوازن کی نشانی ہے۔ اس کا حامل فضول خرچ ہوتا ہے۔ اس کی داد و دین بے عمل اور بے سلیقہ ہوتی ہے، اور اس کے اپنے فعل کے مہم پر وہ خود وفا نش کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ بے سچے سچے اپنی اعتدال سے کہیں زیادہ خرچ کے باعث قرض ہو جاتا ہے اور مالی مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اس میں غریب نہیں کرد و فطر تائینا، نرم دل اور مہذب ہوتا ہے مگر اس کی جلد بازی اور عاقبت ناامیدی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ اس کے پاس اگر لالچ ہو تو یہ یقین کر لیا کہ وہ بے کم و کاست واپس کر دے گا، معاملات سے ہے۔ اگر مرد و عورت دونوں کا مشترک ہونا تو نہیں ہوتا مگر اگر اس کی نیت صاف اور نیک ہوتی ہے مگر اپنی افتاد و بیعت سے مجبور ہوتا ہے۔ اگر کوئی واقعہ یا سارا اس کی فرخ و دل کو لگا سکے تو وہی طور پر اس کی قربت اختیار و مروت ہوتی ہے اور اسے مذہبی رویہ عمل پر قائم نہیں رہتا۔ درحقیقت وہ مذہب کی رویہ پر جاتا ہے اور مذہبوں کا لالچ بھی اٹھا کر دے دینے سے گریز نہیں کرتا۔ یہی منالقات اسے اپنے عقیدت میں بھی کہے آتا ہے۔ بہر گزیت وہ ایسا عنصر قومی تاثر اور جلد بازی کے تحت کرتا ہے۔

اس کی انتہائی میں فیض رسانی، مہمان نوازی اور رحم دلی ایسے حسن فضاں شامل ہیں۔ مگر اسلام و مہود و ناسی کی غیر متسلل خواہش اور جلد بازی اس کی واضح نمایاں ہیں۔ یوں خوش کام اور خوش خلق ہوتا ہے۔ اس کا مصلحت و اجابہ پیشہ دین ہوتا ہے۔ باہم لوگ اس کو وقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان سے وقت میں غیر شعوری طور پر اس کی طرف رجحان کرتے ہیں۔ سماج میں وہ اپنی نیکی کے باعث مشہور ہوتا ہے اور اچھے کاموں اور نیک خدا کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔

## کلمے کی منگی

انگلیاں مجبوری طور پر جہاں کد پر روشنی ڈالتی ہیں وہاں ان کا انفرادی جائزہ بہت سے حد میں غنیمت کا پتا دیتا ہے جو از حد مضرب ہے۔ درحقیقت ہر انگلی کا تفصیلی معائنہ ان فضاں کا پتہ دیتا ہے۔ اگر آئینہ داسے جو کام اور پیشہ کے سلسلے میں مساوت کرتا ہے یہی نہیں بلکہ ان سے چند ایسے بنیادی عناصر حیات کا شعاعی رخ بتاتا ہے جن کی تفہیم کے بغیر غنیمت کے اہم پہلوؤں کا اندازہ محال ہے۔ اس سلسلے میں کلمے کی انگلی خاصی اہم ہے۔ اس کے مطالعے سے مذہبی رجحان، مروت، آرزو اور حکومت کی خواہش ایسے امور پر روشنی پڑتی ہے۔

پہلی پور

جب کلمے کی انگلی کی پہلی پور اس کی دوسری پوروں سے طویل تر ہو تو یہ گھبرے روحانی

شفقت کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس کا حامل جہاں عین مذہبی احساس سے بہرہ ورنہ ہوتا ہے، وہاں اس کے باطن میں ایک نوع کی کشف کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کے اولین تاثرات باہم درست ہوتے ہیں اور اس کا وہ عمل انہی غیر شعوری احساسات کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اس کی اخلاقی اقدار اعلیٰ اور روحانی زندگی مثالی ہو سکتی ہے (دیکھ نبرا ۲)۔

جب یہ پور دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت چھٹی ہو تو یہ مادہ یا مادی میلانات کے ٹیلے کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا حامل طبعا بدگلن اور شی مزاج ہوتا ہے۔ زکوٰۃ اس کے باطن میں دین و مذہب سے وابستگی ہوتی ہے اور یہی وہ اعلیٰ اقدار کا حامی ہوتا ہے۔ وہ محض فزونی اور مادہ چہروں کا سلاشی ہوتا ہے اور بہت قیمت پر دین کی فروہ میں نگاہ ہوتا ہے۔ اسے فطرت انسانی پر اعتماد نہیں ہوتا۔ وہ محض مادی پرست ہوتا ہے اور روحانی استعداد سے اس کا دل غافل ہوتا ہے (بیکل نبرا ۲)۔

اگر یہ پہلی پور پہلی اور چھٹی انگلی کے درمیان کمر مذہبی شخص کی طرف اشارہ ہے۔ اس کا حامل مذہب نا: دلیف و مجاہدہ میں اپنے نیک و سدا گزرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ بہت ہی کم فرد ہوتا ہے اور دین کے تمام گوشوں کی غمی سے پابندی کرتا ہے۔ درحقیقت وہ مذہبی اصول و قوانین کا نہایت جانفشانی سے پیروکار ہوتا ہے۔ اس میں غریب نہیں کہ اس کے انداز و کردار میں انتہا پندی کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ وہ بڑی مددگ تبعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے (دیکھ نبرا ۲)۔



جب یہ پور دوسری پوروں سے طویل تر ہو تو یہ گھبرے روحانی

اسے پیش و عشرت کے لیے حویں، نوکات اور کمان  
وہن کے لیے لذت و بے مثال حاصل ہو سکتی ہیں۔ وہ اپنی  
زندگی میں تمام ایسی عشرت فرائز چیر سکتا کہ وہ لادہ ہوتا  
ہے جو نہ ہب کی دوسے اس پر عمل نہیں۔ حقیقت  
قریب ہے کہ وہ پیش و عشرت اپنی جس کا جواز مل سکے۔  
وہ اس کا دل سے قربانی ہوتا ہے۔ اور اس کی ملاوتی  
کرتی اور ملال گردان کر نفع اندہ ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۲۲)

دوسری پور



(۲۲)

جب کھلے کی انگلی کی دوسری پور اس کی پسلی  
اور تیسری پور دل کے مقابلے میں طویل تر ہو تو یہ عالی حوصلگی، بلند نظری اور ایسی اولو اعززی کا پتہ دیتی  
ہے جو زندگی کی تنگ و دوید کسی بھی رکاوٹ یا چیلنج کو خاطر میں نہیں لاتی۔ اس کا اصل اپنی پسلی  
ملاوتیوں کو یوں ہوش مندا پر نوئے کا لانا ہے کہ  
اپنے متاسد کو حاصل کیے بغیر دم نہیں لیتا۔ اس میں  
بے حد دانش داری اور ذاتی اہلیت ہوتی ہے۔ اس کا  
تمام تر میلان مل کا کوئی، مثبت تفکر نگاہ اور اوچے  
مطلع نفی کی طرف ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں ایک ایسا  
عنف مضرب رہتا ہے جو اسے عزم و استقامت کے ساتھ  
میزبان مقصود کی طرف رواں دواں رکھتا ہے۔ اس کے  
غالب بالعموم شرفندہ تعبیر ہوتے ہیں (شکل نمبر ۲۳)۔



(۲۳)

جب یہ پور دوسری پور دل کے مقابلے میں  
چھوٹی ہو تو یہ اولو اعززی اور بلند حوصلگی سے سنی و رانی کا پردہ خاش کرتی ہے۔ اس کا اصل کم کوٹ  
اور کم حوصلہ ہوتا ہے۔ اس کے سینے میں آؤٹ کا چراغ جلتا ہے اور یہی اس کے عمل سے جوئی  
ولادت کسرانی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ وہ بہت بہت، کوتاہ نظر اور بے آؤٹ دماغی ہوتا ہے

اور کبھی ایسی مافشارتی یا کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کرتا جس  
سے اس کے باطن میں زندگی اور جولا کی کا احساس پیدا  
ہو سکے۔ وہ بالعموم ناکام اور کم نام زندگی گزارتا ہے۔  
(شکل نمبر ۲۴)



(۲۴)

جب یہ پور طویل ترین ہونے کے ساتھ پستی  
اور پستی بھی ہو تو یہ خاص طور کے لائق ہے۔ درحقیقت  
یہ لازوال غفلت و نامردی کی بیکراں باطنی خواہش کا پتا  
دیتی ہے۔ اس کا اصل صراحت کمال کا مختصر ہوتا ہے۔ وہ  
بلکی حوصلہ مندئی اور اولو اعززی اور اقبال مندی کے عناصر

ملا مل ہوتا ہے۔ وہ اپنے شرف ذاتی سے لوگوں کو مرعوب کر لیتا ہے اور دلوں پر حکومت  
کرتا ہے۔ مثلاً آفتاب دانش مندا ز مسامی میں منہم رہتا ہے اور پاک وستی سے و شرف، مال و  
دولت و مملکتی اور دنیوی فائدہ حاصل کر چکا ہوتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے لیے ایک  
مقام، ایک خاص غفلت و عشرت اور ایک نمایاں دنیوی حیثیت حاصل کیا ہے۔ زندگی کی دوز میں  
وہ کبھی پیچھے نہیں رہتا اور صراحت سے میں مذام قابل رشک مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ مگر یہ بھی کہ اس  
کی ذاتی صلاحیتوں اور اقبال منہمیت کا شرف ہوتا ہے۔



(۲۵)

جب یہ پور دیر اور پور اور گوشت والی ہو تو یہ  
بے حد آرام پسند طبیعت کا پتا دیتی ہے۔ اس کا اصل مثلاً  
ذاتی کا غلام ہوتا ہے، اگرچہ وہ غفلت و دولت اور دنیوی  
دعا کا لادہ ہوتا ہے۔ مگر وہ حوصلہ مندائی کا کندی سے کسی بڑے  
سالی ہوتا ہے اور یہی عزم و حوصلہ مندی سے کسی بڑے  
مطلع نفی کی طرف جاتا ہے۔ البتہ اس تمام چیزوں اور  
فائدہ حاصل کرنے کی غرض یہ کہتا ہے کہ کبھی کے ہوش

اسے ذاتی آرام، سہولتیں اور لذت کے حصول کے لیے کامل اعتماد حاصل ہوجاتا ہے (شکل نمبر ۱۶)

### تیسری پور

جب تیسری پور سب پوروں کے مقابلے میں طویل ترین ہو تو یہ عمرانی کرنے کی غیر عمدہ روک کی نشانی ہے۔ اس کا حامل بہت ہی مغرور فخرت ہوتا ہے۔ سدا نمایاں مقام کے حصول کا مستطی ہوتا ہے۔ اور فخریوں کو ذرا نہیں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ درحقیقت اسے ذاتی پیش و غرضت کا جونی ہوتا ہے اور عقل اور دولت مندی اس کے لیے سبیل پس مندی خیریت ہوتے ہیں (شکل نمبر ۱۷)

جب تیسری پور دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت چھوٹی ہو تو اس کا حامل اپنی حیثیت اور قسمت پر شاکر کھاتی دیتا ہے۔ وہ کہہ ہی اچھے درجے کی زندگی گزار سکتا ہے اور غریبوں کو مانگی بڑھتی رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ نہ تو اسے دنیا میں سہولت کی مدد چاہیے کہ اس میں ہوتا ہے اور نہ کسی ایسے مقام کا خواہش مند ہوتا ہے کہ جہاں سے وہ دوسروں پر حکومت کر سکے۔ درحقیقت وہ اپنی کم مانگی اور کم سہولتیں سادی زندگی میں مگن ہوتا ہے اور اس کی طبیعت آؤدی ہوتی ہے کہ اسے اپنے حال پر رہنے دیا جائے۔ وہ بڑے عداوت یا عظیم الشان خواہش سے قلعی ہے نیز ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۸)

جب طویل ترین تیسری پور مل چکی اور جتنی بھی ہو تو اس کا حامل دربیانیت کی طرف مائل ہوتا ہے اور غریب خواہشات اور پیش و غرضت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ دنیا داری اور علاقہ داری سے غریب کا عملی حامی ہوتا ہے اور باعوم فقر و فاقہ، روزہ، عبادہ کو کام دین کی لذتوں پر ترجیح دیتا ہے۔

جب تیسری پور طویل ترین ہونے کے ساتھ معجزہ دیر اور بڑھوت بھی ہو تو یہ خود مغری اور غریب کی علامت ہے۔ اس کا حامل بے حد پیش پرست ہوتا ہے اور اس کے باطن میں غیر عمدہ ہوس اور عجب کر ہوتی ہے۔ وہ بیجا عیش و جمالی ہوس ناک اور غیر معمولی لذت کا حامل ہوتا ہے اور اپنی خواہشات کی سیرابی کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

### نوٹ

جو طرح کے بھی اننگی کی تیسری پوریں مزاج کا حامل بناتی ہیں، اسی طرح اس کی نوٹ کی صورت بھی کلاس کے ہم پلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ چنانچہ جب یہ اننگی لوگ دار و صورت اختیار

کرنے میں جڑ کے قریب ہوئی ہو اور سردی کی پستی پہلی جائے اور اختتام پر جڑ کے مقابلے میں جنگ اور نوکیلی لڑائی کے تو یہ ایسے شخص کا پتا دیتی ہے جو کشف کی ملاجیت رکھتا ہے اور اس پر مدد ان اور مال کی کیفیت طاری ہو سکتی ہے۔ اس کے اولین تاثرات عام طور پر بہت درست ہوتے ہیں۔ وہ مددانی طور پر کسی معاملے یا انسان کے بارے میں مناسبات حق سے اس کے کردار و اعمال سے متعلق پتے احکام لگا سکتا ہے۔ مگر اس کی طبیعت میں در نوکیلی مضامین کی ملاجیت ہوتی ہے اور وہی وہ وقت کا صحیح خیال رکھ سکتا ہے (شکل نمبر ۱۹)

وہ درحقیقت دو عالمی امور کی طرف راغب ہوتا ہے گزشتہ کی پابندی سے گریز کرتا ہے۔ اگر اس اننگی کی نوٹ بہت ہی تنگ ہو تو ایسا شخص مذہبی یا دعوئی امور کی طرف نمایاں طور پر مائل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے مزاج میں اشتقاقی اور بے راہ دوی سی ہوتی ہے۔ وہ مراقبہ اور عبادہ کی طرف فطری میلان رکھتا ہے اور قلندرانہ روش سے دلی وابستگی کا اظہار کرتا ہے

### (شکل نمبر ۲۱)

اگر یہ نوٹ متعین یا مرتفع شکل اختیار کرے تو یہ خلعت مزاج کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل عمل پسند حقیقت شناس اور معاشرے کے منتقدانہ انداز کا بھی ہے۔ کسی حد تک علامت پسند ہوتا ہے۔ مزاج کا قانون اور شریعت کا حامی ہوتا ہے۔ ان سے انحراف کسی طرح بھی گوارہ نہیں کر سکتا۔ رزم و دوجا کا دلدادہ ہوتا ہے اور تمام ان امور کی حمایت کرتا ہے جو قبول عام تبدل سے وابستہ ہوں۔ وہ انصاف و انصافیت ہو سکتا ہے اور تعلیمی اور فنی اعداد میں بہت متفہم کام سر انجام دے سکتا ہے (شکل نمبر ۲۰)

جب پہلی اننگی کی نوٹ ایسی چھٹی صورت اختیار کرے کہ وہ چھٹی کی طرف دکھائی دے تو یہ بہت ہی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔ ایسی صورت بہت ہی نادر ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ طبیعت میں حکومت کرنی کی عملی خواہش ہے۔ اس کا حامل بڑی حد تک اعتقاد اور مذہب کے مسائل میں کٹر ہوتا ہے اور اس کی آستانہ داری سے متعصب یا متوہی ہے۔ یوں وہ مادہ نوعانی پر غور و نظر دہانی سے کام لے کر غریبوں کو گمراہیوں سے بچاتا ہے (شکل نمبر ۲۲)

کچھ کی اننگی کی نشانی

اننگی کی نشانی کی نشانی ہے

## درمیانی انگلی

درمیانی انگلی سدا تمام انگلیوں میں ممتاز ہوتی ہے اور نہ صرف طویل ترین ہوتی ہے بلکہ



(۲۴)

نہایت قوی اور سب پر مادی ہوتی ہے۔ جب یہ خاص لمبی اور واضح حسامت کے باعث استیلائی صورت اختیار کرتی ہے تو مرموز امور میں طبی دلچسپی کا پتہ لگتی ہے۔ اس کا حامل ہمارے حیات کا جوا ہوتا ہے اور حقیقت کے پوشیدہ رازوں کو جاننے کی سعی کرتا ہے (مشکل نمبر ۲۵)۔

ایسی انگلی گوشہ نشینی، تعویذ، بائیت، توجہ اور نظری سخن و احوال سے رنجت کا پتہ دیتی ہے۔ نیز اس کا حامل باقائے دیر کی طرف بھی طبی نگاہ کا مظاہرہ کرتا ہے۔

تہذیب انجمن اور فنون لطیفہ سے رغبت بھی اس کا فاضل ہے۔ بالخصوص تہذیب و تمدن کے ان پہلوؤں سے جس کا تعلق قدیم آثار، ماضی بعید اور پرانی میراث فنی سے ہو۔ وہ درحقیقت سخن و فن کے قدیم فنون، تاریخی یادگاروں اور آثار قدیمہ کا مطالعہ ہوتا ہے۔

### پہلی پور

اس کی پوروں کا طیفہ ملحدہ مطالعہ عالی از منفعت نہیں پہلی پور کی کو بیچے۔ جب یہ دوسری پوروں کے مقابلے میں طویل ترین ہو تو یہ خاص فنی ہوتی ہے۔ ایسی پور اس نوع کی دانشور اور عملی صلاحیت کا شریخ دیتی ہے جو ہر جانب تک ودوسرے استعمال اور صنعت کے ساتھ ٹولہ برٹنے کا لائق ہوتی ہے کہ قابل رشک کامیابی کے دروازے داہر ہوتے ہیں۔ یہ درحقیقت دانش و عمل کے ایسے امتزاج کا پتہ دیتی ہے کہ جو حسی کارکردگی کے ساتھ سمجھ و کامرانی سے ہمکنار کرنے میں معاون کرتا ہے (مشکل نمبر ۲۶)۔

جب درمیانی انگلی کی پہلی پور طویل ہو تو یہ دوسری پوروں کے مقابلے میں برکت کی زیادہ طویل اور ان پر بہت مادی و کھائی دے تو یہ اچھی علامت نہیں۔ یہ درحقیقت فم پندری

اور درمیانی انگلی سے چمٹی۔ اس کا تیسری انگلی سے تعاقب خاص مٹی دکتا ہے جب کھلے کی انگلی اور تیسری انگلی دونوں یکساں طوالت کی حامل ہوں تو یہ نہایت ہی اہم بات ہے۔ یہ شہرت کے لیے نہ اندوکی آئینہ دار ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اس کا حامل زندگی میں کامرانی کی ہلاک صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے باطن میں خلعت و نامدی کے لیے نہ صرف تقاضائے محدود ہوتا ہے بلکہ وہ جانفشانی اور جندوجہ سے راہنمائی کا رہنما ہے (مشکل نمبر ۲۷)۔

جب کھلے کی انگلی تیسری انگلی کے مقابلے میں چمٹی ہو اور یہ ایک ہی نظر میں واضح ہو تو یہ ایسی آرزو اور تقاضائے عروج کا پتہ دیتی ہے کہ اگر اس کے راستے میں کوئی رکاوٹ آجائے تو اس کا حامل تشدد سے کام لے کر گریز نہیں کرتا۔ وہ گرم مزاج ہوتا ہے اور ملحدانہ بھی۔ اس کی تمام تر ہمارے نوک پوری نہ ہو سکیں تو وہ ہر حکم کا ٹھکانہ ہے اور سادہ آواز ہوتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ احباب کسری کے نفسیاتی قسم سے وہ قدمے زیادہ طلب ہوتا ہے (مشکل نمبر ۲۸)۔

یہ بھی دیکھنے میں آجائے کہ پہلی انگلی درمیانی انگلی کے برابر لمبی ہو۔ یہ بعد شاذ ہے مگر زندگی میں ایسے اہل حق ہی پائے جاتے ہیں کہ جن میں یہ دونوں انگلیاں یکساں طوالت رکھتی ہیں۔ جب یہ صورت پائی جائے تو یہ طبیعت میں دوسروں پر دیکھ بھال کرنے اور دیگر نہیں رکھنے کی خواہش کا پتہ دہاں کرتی ہے۔ ان کا حامل ظالم ہے اور درحقیقت گیر ہوتا ہے۔ پیچیدگی سے اسے سرفراز بننے کے ڈھنگ غریب ہی علامت کرتی ہے اور اخلاقی اعتبار سے بے نیاز وہ دنیا پر حکومت یا کسری مدارت سنبھالنے کے لیے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ لوگ اس سے ڈستے اور غم کھاتے ہیں اور وہ انہیں دغمنہ بجا آگے بڑھ جاتا ہے اور ہر ایک کو ڈرا دھمکا کر اپنا اوسبھا کرنا چاہتا ہے۔ جو شخص اس کے راستے میں روکنے سے انکارتے اسے غم کرنے میں وہ مہلت اور بے ددی سے کام لیتا ہے۔ وہ جاہل و قانون نیتا ہے۔ نہ اس سے کوئی جنت کرتا ہے اور نہ ہی اس کا احترام مگر سب ہی اس کے ظلم اور تعدی سے گزرتے ہیں۔ بول و بد بلا پیش رکھتا ہے۔ اور اپنی ذاتی ہوس ناگیوں کا ٹھکر کھانا مظاہرہ کرتا ہے۔ شرم دیا اس کے قریب بھی پہنچنے نہیں پاتی۔ وہ زندگی میں کبھی مکر و دھوکہ غریب نہیں دہتا اور ہر فرد دولت، حکومت اور عیش و عشرت کا مہل کر کے رہتا ہے۔

(مشکل نمبر ۲۹)



ہیں اور اس کے چال چلن سے قابل اعتراض اور مجتہد سے اثرات کا تاثر پیدا ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۹)۔



(۲۹)

جب یہ سہلی پور سہلی اور سہلی چٹکی میں ہو اور سہلی دکھائی دے تو یہ ایسے کرواہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کا حامل شک و دگمان میں مبتلا رہتا ہے۔ اسے کسی بھی چیز پر اعتماد نہیں ہوتا۔ وہ باطنیت اور ایسے دُعا میں انحراف کی طرف مائل ہوتا ہے کہ غفلت اور داخلی میں اُلجھ جاتا ہے جہیت میں حقیقی گہرائی نہیں ہوتی اور یہی وجہ ہے کہ وہ شلوک اور مہموز امور سے وحشت اور خوف کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ اسراریات اور روحانی اعتبار کا خزانہ ہوتا ہے اور کسی مددک اس کی تعلیم و تماش کی راہ میں کوشاں بھی رہتا ہے اور گاہے گاہے اسے تصانیف و توحید کی جھلک کا احساس بھی ہو سکتا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ زیادہ تر مہموز و اسرار پر مائل، کثرت و کثافت، مستقبل بینی و فقر و محسوس زیادہ رجحان رکھتا ہے۔ اور چونکہ یہ اچانکے احوال قابلِ وقت امور اس کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں، وہ باطنی وحشت اور ہراسِ ذہنی میں نا اُلجھ کر رہ جاتا ہے (شکل نمبر ۳۰)۔



(۳۰)

### دوسری پور

جب درمیانی انگلی کی دوسری پورا دیگر دو نوں پوروں سے طویل تر ہو تو یہ دلچسپ عناصر کے مدار کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا حامل دنیا پر فراغت اور کاشت کا طبی ذوق رکھتا ہے۔ نیز وہ علمِ حساب و ہندسہ اور ایسے سائنسی امور سے دلچسپی رکھتا ہے جو حساب و اُلجھ اور غیر سے متعلق ہوتے ہیں۔ اور ایسے کاموں میں خوش اور کامیاب ہو سکتا ہے جن کا تعلق علمِ حساب، اعداد و شمار، اکاؤنٹ، بنکاری وغیرہ

اور تجربہ و عمل کی طرف داخلہ و تجربہ جہان کی آئینہ دار ہے۔ اس کا حامل ایسے خیالات و افکار میں مبتلا رہتا ہے جن میں ناقص اور غیر مستدل عناصر کا دفرا ہوتے ہیں۔ اس کی جہیت قریب پرست ہوتی ہے۔ وہ دو توفیقیت شناس ہو سکتا ہے اور نہ ہی کلمہ مزاج۔ تمیز کی دولت سے محروم رہتی ہے بلکہ وہ تذبذب، جذبول اور بے حس کا شکار ہو جاتا ہے۔ درحقیقت وہ ذوقِ حیات سے محروم رہتا ہے۔



(۳۱)

جب اس انگلی کی پہلی پور اس کی دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت کوتاه ہو تو یہ قناعت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کا حامل اپنی قسمت پر قانع ہوتا ہے نہ تو وہ دوسری فرس و ارتقا کے لیے جانفشانی سے محروم رہتا ہے اور نہ ہی اسے مال و اسباب سے زیادہ رغبت ہوتی ہے۔ جو کچھ مل جاتا ہے خوشی سے قبول کر لیتا ہے اس کے اندازِ حیات سے ایک خاص نوعیتِ حیاتیت کا احساس ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔

یہ کمند دست ہو گا کہ وہ اپنی سہلی کی دوسری پور میں

کاٹنی یا کوتاہی سے کام لے سکتا ہے۔ بلاشبہ وہ اپنی حالت سولہ اور اپنے مقسم میں اضافے کے لیے حتیٰ المقدور جنگ و جد کرتا رہتا ہے۔ باہر ہر وہ اپنی لذت کا پہل شکر و اطمینان کے ساتھ قبول کر لیتا ہے۔ اگر مسلسل کوشش کے باوجود اس کے منفق و دولت میں وصمت یا ترقی نہیں ہوتی، تو وہ بد دل نہیں ہوتا اور زندگی کی اونٹنی بچے سے نہ تو گھبراہٹ اور نہ ہی ہراس ہوتا ہے۔ وہ باطنی طور پر راضی برضا کے فلسفے پر کاربند رہتا ہے۔

جب یہ سہلی پور دیر، اور دیر گشت ہو اس سے قطع نظر کہ وہ بہت لمبی ہے یا بہت چھوٹی، تو یہ اچھی مصلحت نہیں۔ درحقیقت یہ جہیت میں تذبذب و کلمہ کی کار کردہ نافرمانی کرتی ہے۔ اس کا حامل مضطرب ہے کہ کمیشا ہوتا ہے۔ نہ اسے فزونی کلمہ کے شغف ہوتا ہے نہ ہی ان طبیعتی فضا سے جو تجھ سے انسانوں کا طرہ امتیاز ہوتی ہیں۔ اس میں غریب نہیں کہ وہ اکثر جہیت، غیر متذبذب اور اُمید سائنس جتنا ہے۔ اس کی قول و فعل میں شرب و آسانی کے عناصر مشغول رہتے ہیں۔



(۳۲)

جب یہ پوربھی تنگ اور سٹوئی ہوئی ہو تو یہ  
رانیسی دل چسپیوں سے طبعی وابستگی کا پتہ دیتی ہے اس  
کا مال علم الحساب، اعداد و شمار، الجبرا وغیرہ سے دل  
رغبت کے باعث ان میں سہولت سے مجوز حاصل  
کر سکتا ہے۔

تیسری پور

جب دوسری انگلی کی تیسری پور باقی پوروں

سے طویل ترین ہو تو یہ طبعی طبیعت کا پتہ دیتی ہے۔ اس  
کا مال لاطینی، ہندہ ہوس اور ایسا لوجی ہولہہ کا کھیلنا

کی راہ میں اخلاقی قدروں کی پرورش نہیں کرتا۔ اس کی حس دہما اسے بے حیا تنگ نظر اور سخت دل  
کا پتہ دیتی ہے۔ اس کے طرز و اقاظ اس کی فطرت سے دکھ اٹھتے ہیں اور طبعی نفس سے  
پرہیز نہیں کھتے۔ وہ باجمہ بہت جلد ہی بدنام اور بڑی مذہب دوسروں کی محبت سے حسد اس  
ہو جاتا ہے۔ باہر وہ اپنے شدید غصہ نہ لگے سے بچا نہیں چھوڑا سکتا اور تنہائی اور تنگدلی کے  
گھناؤنے بکڑ میں پھنس جاتا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔



(۳۳)

جب یہ پور دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت  
چھوٹی ہو کر کفایت شمار کی طرف قوی رجحان کا پتا  
دیتی ہے۔ اس کا مال نہ تو فضول خرچ ہوتا ہے اور نہ ہی  
کٹا ہ دست۔ وہ نہایت کج رو بہ سے اطعامات میں  
کفایت کو کام میں لاتا ہے۔ اسرار سے اُسے دلی رغبت  
ہوتی ہے۔ درحقیقت وہ نہ صرف چھری فائنٹ نہیں  
کرنا بلکہ ہوش مندی سے روزمرہ کے اطعامات کا حساب  
دکھتا ہے اور کویت کے طریقے کو اپناتا ہے۔ وہ کسی  
مذہب کو قبول ہی کرتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔

سے ہوتا ہے۔ بہر حال یہ تاثری حالت اس وقت کا رہنا ہوتی ہے جب انگلیاں گردہ داہجی ہوں۔  
جب یہ طویل ترین ہیں ہو تو فتنہ زراعت سے فطری لگاؤ کی آئینہ دار ہوتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔  
اس کے برعکس اگر دوسری انگلی ہمارا ہوا دس میں کہیں گردہ دار صورت نہ پائی جائے تو  
طویل ترین دوسری پور طبعی سے پائیدار اور گرسے رابطہ کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا مال ان تمام فنون  
علوم کی طرف واضح دلچسپی کا مظاہرہ کرتا ہے جو ابتدائی علوم سے ادا ہوتے ہیں۔ نجوم، ملاحہ، کیمیا  
ایسے امور اسے اپنی طرف راغب کر لیتے ہیں اور باجمہ وہ کسی دیکھی فتنہ میں دسترس حاصل کرنے  
کی کوشش کرتا ہے۔ اسے باہر الطبعیات سے بھی دل چسپی ہوتی ہے۔ گردہ پوشیدہ علوم اور مستقبل  
شناسی اور کھراؤنی ایسے علمیات کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۰)۔

جب اس انگلی کی دوسری پور اس کی دیگر پوروں کے مقابلے میں بہت چھوٹی اور کٹا ہوا دکھائی  
دے تو یہ فتنہ نشانی نہیں ہے۔ اس کا مال بے وقوف ہوتا ہے اور علوم و فنون سے طبعی رغبت  
نہیں رکھتا۔ وہ کوئی عملی اور مثبت کوشش نہیں کرتا۔ نہ تو علم و تجربہ کھینچے گا نہ ہی ہوتا ہے، اور نہ کوئی



(۳۱)

ایسا کام لگتا ہے جو زندگی کے میدان میں مفید اور کامیاب  
کے تھیں نہ صرف اسے اسے علم حاصل ہوتا ہے اور اپنی  
زندگی اپنے افسوسناکوں کا گروہ اور بے کار گزار دیتا ہے  
کو اسے صحت ایک بیکری جان سے زیادہ حیثیت نہیں دی  
جاسکتی۔ گندہ زمین کے لیے علم ادا نام کام ہوتا ہے۔ اور اسے  
اس کم مانگی اور بد حالی کا احساس تک نہیں ہوتا (شکل نمبر ۲۱)۔  
جب یہ پور چھری پر زکوشت اور دوسرے ہوتو یہ  
اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے مال کی طبیعت  
میں فتنہ زراعت اور کاشت کاری جیسے کاموں کے  
یہ فراوان صلاحیت ہے اور اس میدان میں وہ قابل رشک نہ رہتی کر سکتا ہے۔ یہی ممکن ہے کہ اسے  
ایسے علوم میں کائنات حساب دانی سے ہے۔ یہی رغبت جو گراس کا فطری میدان زندگی فتنہ و عملی  
کاشت کاری، باغبانی وغیرہ کی طرف ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔

جب یہ پورے پیر، پُرگشت اور موتی ہو تو اس کا حامل فطرتاً غبار اور دل بیکار زندگی گزارنے کا حامی ہوتا ہے۔ بہرکیت اس کی بزم آزمائی اور ہمدردی میں اعتقاد اور انتخاب کے پسو ہوتے ہیں۔ وہ ایسے اصحاب سے ملتا جلتا ہے جو بنیدگی سے مددتی اور فطرتی کا احساس رکھتے ہیں۔ وہ محض خوش گویا اور فیاض اوقات کے لیے لوگوں سے ملنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس کے ملحقہ اصحاب میں ایسے لوگ شامل ہو سکتے ہیں جو کچھ بوجھ رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بہرکیت وہ تمام سے بہت بھگتا ہے اور فطرتی زندگی گزارتا ہے۔ شکل نمبر ۱۱۔

جب یہ پیر سبکی، بھلی اور تنگ ہو تو اس کا حامل بہت کم ہی ہمدردی کا مظاہرہ کرتا ہے اور دوسروں سے قطعی گھل مل کر رہنے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ یہ وہ ہے کہ معاشرے سے علیحدہ سا اور غیر متعلق ہی رہتا ہے۔ اس میں جان طبیعت کی وہ سب سے زیادہ غلطیوں کے ساتھ قدم نہیں ہوتا اور زندگی کی دوڑ میں دیکھے رہ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مضموم اور بدل ہو جاتا ہے اور اپنی طبیعتی صلاحیتوں سے کما حقہ استغناء نہیں کر سکتا (شکل نمبر ۱۲)۔

### نوٹ

درمیان انگلی کی نوک کی صورت کو اعتیاد سے دیکھنا لازمی ہے۔ یہ کردار کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے۔ جب یہ نوک انشت غریبی، برہمنی، زور بہتت ہی تنگ اور دل بیکار زندگی گزارتی ہو تو پہلے بانیے نوک دار صورت اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ طبیعت کی دافری بنیدگی اور غم پندی میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور اس کا حامل بڑی حد تک خوشگوار مزاج ہو جاتا ہے۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے میں اعتیاد پیدا ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔

اگر یہ نوک اس قدر تنگ اور پٹی ہو جائے کہ انقباض پر پہنچ کر بہت زیادہ ٹوٹنے لگے دھکائی دے تو یہ غیر معمولی بات ہے۔ ایسی بے مدد نوک دار درمیان انگلی خاؤ نامور ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ جب ایسی فطرتی طبیعت کی بنیدگی کا ناظر ہو جاتا ہے۔ اس کا حامل خود دل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ کہانی بے خیالی اور غیر ذمہ داری کے عناصر اس کے عناصر میں ابھر گئے ہیں (شکل نمبر ۱۴)۔

لیکن اس کی طبیعت میں ایک نوع کا مدداتی شور پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بعض اوقات اچھے محسوس مسائل کی کسی باطنی صلاحیت سے مل کر کہنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسے اہل طبیعت

سے دلی رغبت ہوتی ہے۔

جب یہ انگلی مرتب یا مستطیل شکل پر ختم ہو (شکل نمبر ۱۵) تو یہ دانش اور مذہبی امور میں سختی سے پابندی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص حریت اور امتداد فکر کا محانت ہوتا ہے۔ اس کے معتدلات میں احکام اور عدالت کے اثرات ہوتے ہیں۔ وہ بلحاظ فکر، دانش مند اور ترقی کے خیال رکھنے والا ہوتا ہے۔ جب یہ انگلی چوٹی نوک والی ہو اور اختتام پہنچے کی صورت اختیار کرے تو اس کا حامل اپنے انکار و محال میں بہت ہی غم پسند ہوتا ہے۔ ایسا شخص مدد و مگر سوز و غمناکی، غنا، غم کے خدایں بھینسنے میں غم گزار دیتا ہے۔ بہرکیت وہ بے کار نہیں بن سکتا اور جو کام ہی کرتا ہے اس میں موت غم اور مرگ کے اثرات پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۶)۔

### تیسری انگلی

تیسری انگلی ہمیشہ درمیان انگلی سے چھوٹی اور چھوٹی انگلی سے طویل تر ہوتی ہے۔ پہلی انگلی کے مقابلے میں کم و بیش کساں لبائی کی ہوتی ہے۔ اس انگلی کا تعلق آرٹ، فنون، طیف، استعداد و داخلی اور غیر معمولی صلاحیت سے ہے۔ جب یہ خوشنما صورت کی ہو اور مناسب طوالت کی حامل ہو تو اس کا حامل جیسا ہماری اور عظمت کا آرزو مند ہوتا ہے۔ وہ مثالی اور اعلیٰ اقدار کا مستطی

ہوتا ہے اور جن اور اقبال مندی کے گہرے احساسات رکھتا ہے۔ اس میں شور و فخر کے لیے طبیعت مناسب ہوتی ہے اور وہ سدا شہرت اور قومیت کا خواہاں ہوتا ہے۔ اس انگلی کی پوروں کا غور سے دیکھنا سزاوری ہے۔ یہ طبیعت ربحان اور صلاحیت کا پتہ دیتی ہیں۔

### پہلی پور

جب اس کی پہلی پور دوسری پوروں کے مقابلے میں طویل تر ہو تو اس کا حامل بیکار اور غریبی کی تمام حالتوں میں ہمدردی کا دل سے متعلق ہوتا ہے۔ وہ بلند نظر فطرتی عروج و



اور جمالیات کا پرستار ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۴)۔

جب یہ پوربہشت ہی نہ ہو تو مزاج میں ٹیڑھ اور کج روی کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل درحقیقت ذہنی بے بائیت کی طرف مائل ہوتا ہے۔ نہ تو حقیقی جمالیاتی ذوق سے بہرہ ور ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے مزاج میں بلند خیالی یا آرٹ سے کچھ مناسبت ہوتی ہے۔ یوں وہ منگی سا شخص ہوتا ہے اور اپنی مختلف فنی اور ذوقی جمال کی بھرتی فائنش سے پرہیز نہیں کرتا۔ اباب ذوق اس کو کھینچنے سے بہشت جلد آگاہ ہو جاتا ہے اور وہ ایک قسم کا گڑا آرٹسٹ بن کر رہ جاتا ہے۔

اگر سچی پوربہشتی پسندوں کے مقابلے میں چھوٹی ہو تو ذوقی تسلیم کے فقدان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کا حامل نہ تو بلند تخلیقات کا حامل ہوتا ہے اور نہ ہی اعلیٰ قدروں کا متلاشی۔ اس کے کردار میں سادگی پائی جاتی ہے۔ وہ عام فہم زبان میں بات چیت کرتا ہے اور سادہ لباس پہنتا ہے۔ وہ نہ تو بلند ذہنیت کا قدری ہو سکتا ہے اور نہ ہی علم و دانش کا خواہ مخواہ شگرفروغ

جب یہ پوربہشتی گروہ و ہیز اور بڑے گوشت خور خواہی ہو یا چھوٹی تو یہ کسی کی علامت ہے۔ اس کا حامل جمالیاتی حسن اور رعنائی کا بے مدد دلدادہ اور پرمیلا ہوتا ہے۔ اس میں شہینہیں کو ایسا شغف فکر و تخیل ہی غریبوں کا شوق تو رکھتا ہے مگر وہ اس طرف تخیلی مائل نہیں ہوتا۔ وہ محض پکیرسانی کے شوق کی طرف دنگاؤں جمالیات کا حامل ہوتا ہے اور خوشی لذت کا دلدادہ۔ جمالیاتی تصورزات کو مگر وہ ہی رہتا ہے اور ذوقی طبع سے کمری ذوق رکھتا ہے (شکل نمبر ۳۵)۔



جب یہی پوربہشتی تپتی، تنگ اور بے گوشت دکھائی دے تو یہ ایسی تپتی لطیف کا پتا دیتی ہے جو تخلیقات میں حسن و جمال کی متلاشی ہے۔ ایسا شخص ایک ایسے بعدوان اور روحانیت کا حامل ہوتا ہے جو ذاتی تصورزات اور پیکر پرست نہیں ہوتا۔ وہ جمالیاتی مادی حسن کو بچنے جیسے کا بھتا ہے اسے ہر قسم کی داہرت سے گریز ہوتا ہے اور جمالیات کی طرف نظر ثنائی ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔

دوسری پور

جب تپتی رنگ کی دوسری پور طویل ترین ہو (شکل نمبر ۳۷) تو ایسا شخص آرٹ اور ذوقی لطیف میں اعلیٰ عالم کا متلاشی ہوتا ہے جو ہر مفید اور روزمرہ کی زندگی میں کام آئے ثابت ہو سکیں۔ وہ آرٹ میں حقیقت پسند ہوتا ہے اور ہر کام ناپاکی اور سوسے بے حد گریز میں رہتا ہے۔ ایسی پور فنی صلاحیت کی تین علامت ہے۔ اس کا حامل درحقیقت اپنے باطن میں تخلیقی استعداد لیے ہوتا ہے اور شہر و دیہات میں سبقت یا مسرت کی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن جب یہ پور غیر معروضی طوالت کی حامل ہو تو دوسری پوروں کے مقابلے میں بہت لمبی ہو اور ان پر



نمایاں خوب جمالیاتی دکھائی دے تو اس کا حامل غریب لطیف سے وابستہ تخلیقات میں اعلیٰ عناصر پر زور دیتا ہے جو ذاتی نظر و فکر سے مفید اور استلا کی میزان پر پورے اتر سکیں۔ وہ محض نفس اور جمالیاتی تخیل کا کم ہی حامل ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ ذوقی تسلیم کو فائدہ مند کی حقیقت تھائی اور استفادے کے پہلوؤں سے دیکھتا ہے اور آرٹ کا شوق اس کی زندگی کا شوق ہے یا پھر ہوتا ہے۔ حسن برائے حسن اس کے مسک سے بہشت ہی دھڑکنا مانتا ہے۔

جب دوسری پور و دیگر پوروں کے مقابلے میں جو تیز گویا ایک ایسے شخص کی خاص کٹائی کرتی ہے جو غلطی سے متزلزل سے مادی ہوتا ہے اور اس میدان میں قلبی کامیابی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اس کے مزاج میں وجدان کا فقدان ہوتا ہے اور اسے بلند پروازی اور جھینٹ ایسے عناصر کا سنا احساس بھی محلات سے ہے۔ اگر اس شخص میں کچھ استعداد ہو تو بھی کوتاہی احساس کے باعث وہ کچھ ترقی نہیں کر پاتا (شکل نمبر ۳۷)۔

جب یہ پور بیز، بگڑت اور کم و بیش جو تیز حقیقت پسندانہ فکر کی نشانی دہی کرتی ہے۔ یہ ایسی طبی صلاحت کی آئینہ دار ہے جس کا حامل اپنے نصیحتات اور تخلیقی تخلیقات کو ایسے خوش یا مشکل کے سانچے میں ڈھال سکتا ہے جو تیز فہم اور عملی ہوتے ہیں اور مذہبی بے مہنی۔ وہ ملی شکر کا ہوتا ہے اور اسی جوہر کے باعث وہ دنیا میں اپنی ترقی کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی ذاتی تعلیمات سے اپنے میدان میں ملتی رہش اٹھا کر رہتا ہے اور ناپاکیاں سے بھلا کر رہتا ہے۔ (شکل نمبر ۳۸)۔

اگر کسی پورنگ اور ڈی پٹی ہو تو اس کا حامل شخص نفس غرض کر مرنی اور صوری عنصر کا حامی نہیں ہوتا۔ ایسی پورنگی آٹھ کی پرتش کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص اظہار فی کے سلسلے میں زیادہ خورد و ناش کا حامی نہیں ہوتا بلکہ جس عنصر میں پورنگ پر توجہ دیتا ہے۔ وہ اختصاص کا دلدادہ ہوتا ہے اور رنگ اور انداز کی فراوانی سے گریز کرتا ہے۔ اس کا توجہ پائی اور نشانی اور انداز کا حامل ہوتا ہے اور محض اصولی سے متعلق۔

تیسری پور

جب اس انگلی کی تیسری پور اس کی دیگر پوروں سے طریقی توجہ پورادی آٹھ اور پورستی کی علامت ہے۔ ایسے شخص کے ہاتھ میں تیز رفتاری دھماکا محض ایسے امور کے لیے کوئی احساس نہیں ہوتا اس کے باعث وہ شہرت کا خواہاں ہوتا ہے اور دولت، اعزاز اور ترقیات کا شوق (شکل نمبر ۳۹)۔

جب یہ پور گھڑی ہو تو یہ فن کی دنیا میں پاک و صحت کی کوتاہی کا پتہ دیتی ہے نیز یہ ایسے جوہر سے جسی دلائل ہوتے ہیں کہ بھی نشانیاں ہیں جو کار ناریات میں کامیابی کی دلیل ہو سکتی ہے۔ ایسا

شخص اور آٹھ کی دنیا میں کسی قسم کی قابل اعتبار ترقی نہیں کر سکتا اور زندگی میں بانموں کا کام ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۰)۔

جب یہ پور نیم و نیم ویز اور پر گوشت دکھائی دے تو یہ جب آرام و آسائش پسندی کی علامت ہے۔ ایسا شخص اپنے اندر مگر نامور اور قیمتی آٹھ کے نوسے سما جاتا ہے۔ وہ گویا اس حامل کے تاثر سے اپنے آرائشی من و دھار کے احساس کا مظاہرہ کرتا

ہے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ جو ہر جس سے متاثر ہوتا ہے۔ زوہر میں آٹھ کا پتہ احساس ہوتا ہے اور مذہبی دو صورتیں جو حقیقی فکر کا حصہ ہے۔ اس کا سب سے بڑا نقص یہ ہوتا ہے کہ کسی نہ کسی حرکت دولت میں کریتا ہے اور جب آٹھ کا نشہ جھوٹا ہے تو وہ دوسروں پر پستی فن فانی اور آٹھ شہنشاہی کا غلبہ ڈالنے کے لیے نود و نیک کھتے



(۳۹)

جب یہ پور دبی اور بے گوشت ہو تو شخص آرام و آسائش کا دلدادہ ہوتا ہے اور ذہنی اسے دولت کا احاطہ ہوتا ہے اور حقیقت وہ اعزاز، دولت، رنگ و آجنگ ایسی باتوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ وہ اپنی ایک سیدہ ہی دنیا میں لیتا ہے۔ تنہا رنگ اور منافقت سے نفرت اور زندگی کی کم بیش تمام آسائشوں اور دشمنیوں سے بے غرض زندگی گزار دیتا ہے۔

نوٹ

۱۔ ہاتھ کی نوٹ کی شکل بھی قابل اعتبار ہے اور مختلف عناصر کو دار کا پتا دیتی ہے جب یہ تہہ برج پتل ہو تو چل جانے اور اس کی نوٹ زوہریت ہی تنگ ہو اور زوٹ وار تو اس کا حامی کاروباری اقتصاد نظر بھی رکھتا ہے جو تیزی سے گمراہ ہو جاتا ہے۔ وہ من بڑے شخص کا قابل نہیں ہوتا

۲۔ ہاتھ کی نوٹ کی شکل بہت خوب دار اور تنگ ہو تو یہ فن میں شہرت اور مالی اقدار

## چھوٹی انگلی

چھوٹی انگلی خاص تو بہ کی محتاج ہے۔ یہ قوت ہڈیوں سے وابستہ ہے اور ایسے عناصر شخصیت کا پتا دیتی ہے جن کا تعلق فصاحت و بلاغت، زبان دانی، ذوقِ تسلیم، دلچسپی، سائنس اور وجدان سے ہے۔ اس کی پوری ان عناصر کی پیشی، فراوانی یا کوتاہی کا پتا دیتی ہیں۔

پہلی پور



(۳۰)

جب چھوٹی انگلی کی پہلی ہڈی پوری ہوں گے متعلقہ میں طویل ترین ہوتی اس کا حامل علم برائے علم کے نظریہ کا مدعی ہوتا ہے۔ اسے دلچسپی، تحقیق اور مطالعہ کا طبی ذوق ہوتا ہے اور اپنے افکار و خیالات کا تحریراتی سے اظہار کر سکتا ہے۔ اسے اندازِ بیان اور الفاظ کے معانی سے بڑا اگلاؤ ہوتا ہے۔ وہ تمام ایسے مسادوں، روزمرہ اور انفلوئنس کا مستلاشی ہوتا ہے جن کو کام میں لانے سے اس کی قوتِ بیان میں فصاحت و بلاغت کے عناصر اُبھر آتے ہیں۔ وہ درحقیقت نئے نئے ذرائع اظہار تلاش کرتا رہتا ہے۔ وہ صاحبِ فکر و متحرک ثابت ہو سکتا ہے اور بے مثال اظہار پر داریں سکتا ہے (دیکھیں نمبر ۳۰)۔

جب یہ پور چھوٹی ہو تو یہ جو درست ہونے کے فقدان کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل طینا کاہل اور گنہگار ہونے سے اور کسی قسم کے معاملے کی طرف نااہل ہونا۔ ایسے مفکروں بیان سے قطعاً مناسبت نہیں ہوتی۔ وہ مددگار کو شبہِ علم اور حاکم کی برائیت سے (دیکھیں نمبر ۳۱)۔ اگر یہ پور دیر اور بڑی ہو تو خواہ میں ہو یا



(۳۱)

کا پتا دیتی ہے۔ اس کے حامل میں وہ ذوق اور احساس ہوتا ہے جو فکر، جملہ اور اعلیٰ تحلیلات کا پتا دیتا ہے۔ اس میں ایک نوع کی انسانی کیفیت ہوتی ہے۔ وہ سخن و جمل میں کرمینت کے علم و کیمتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ ایسے علم کا مستلاشی ہوتا ہے جو انسانی فکر و تحقیق کی دوسری سے بہت آگے ہوتا ہے۔ اس میں احساس اور ادراکِ منزل کا مستلاشی رہتا ہے اور زندگی میں کسی بھی اپنی منزل سے ہٹنا نہیں ہو سکتا (دیکھیں نمبر ۳۲)۔

جب یہ انگلی یوں خم ہو کر مستطیل یا مربع شکل اختیار کر لے (دیکھیں نمبر ۳۳) تو یہ پتا ہے کہ اس کا حامل دولت کا دلدادہ ہے اور آسٹ میں حقیقت اور سچائی کا مستحضر ہے۔ وہ اس قدر حقیقت پرست ہوتا ہے کہ آسٹ، شعراء و فنون میں وہ چیزیں تلاش کرتا ہے جو جو روزمرہ کی زندگی میں عملی طور پر دکھائی دیں۔ درحقیقت وہ وجدان، احساس اور عقل سے کم پیش جی دست ہوتا ہے۔ اور قی تو یہ ہے کہ وہ کسی بھی قابلِ رشک آسٹ نہیں بن سکتا۔ اس میں وہ جوہرِ حقیقی ہی کیاب ہوتا ہے جو عظمت، شہرت اور عقلی تخیل کا نہیں ہوتا ہے۔

جب یہ انگلی جانتے پر پہنچا کر گول اور پہلی ہڈی مڑ کر شکل اختیار کر لے (دیکھیں نمبر ۳۴) تو یہ غیر معمولی صلاحیت کا پتا دیتی ہے۔ یہ طبی اور کاری کے جوہر کی تین نشانی ہے۔ اس کا حامل اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی ہر حرکت میں لگتا ہے کہ اس کی گنگ رنگ سے تازہ نگیزی کا احساس ہوتا ہے۔

وہ طینا کو ہوتا ہے اور دینی ذرائع صلاحیت کے بل بوتے پر دولت، ناموری اور تشہیر حاصل کر لیتا ہے۔ ایسا شخص اگر ادب کی دنیا میں ہو تو قابلِ رشک تعلقات سے دلوں میں مٹن و احساس کے ایسے ایسے عناصر پیدا کر دیتا ہے کہ وہ دنیا کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اگر وہ نقاش یا مصور ہو تو اپنے قلم سے نقوش میں وہ رنگ بھر لے کر کہیں جاگتی تصویریں آنکھوں میں ایک حیرت، ایک لذت، بے قرار پیدا کر دیتی ہیں۔ اگر وہ نقاش ہو تو اس کے ہاؤں کی جگہ راسخوں چھوٹ کر دیتی ہے۔ درحقیقت ایسی انگلی اس استعداد و اعلیٰ کا پتا دیتی ہے جو زندگی، خوش تازگی، تفریح، وجدان ایسے عناصر سے ذریعہ اظہار میں بھر پور ہوتا ہے۔ وہ ایک فوقانی حکیم ثابت ہوتا ہے اور اسے دلی سکون کے لیے نئی راہیں کھول دیتا ہے (دیکھیں نمبر ۳۵)۔



ہے۔ وہ صبر منوں میں لکیر کو بغیر ہوتا ہے اور جو کام اور شغل اختیار کر لیتا ہے اس کی مدد میں مٹی سے کاربند رہتا ہے۔ اس میں احساس ناگہ اور اور الوغری کے عناصر منقوش ہی ہوتے ہیں۔ یوں منہ کا کارکن و ناچار کا بندہ اور پابند وقت کا لازم ثابت ہوتا ہے۔

پھر مٹی انگلی کے مقابلے کے سلسلے میں ایک غیر معمولی اور شاذ و صریح حال بھی دیکھنے میں آجاتی ہے۔ وہ یوں وقوع پذیر ہوتی ہے کہ باقی کسی انگلیوں کی تین تین پوری ہوتی ہیں اور مٹی انگلی محض دو پونوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جب یہ صمدت دکھائی دے تو یہ اگرچہ شاذ و نادر ہی ہے لیکن یہ کردار کے اہم عناصر کی طرف اشارہ کرتی ہے اس کے مقابلے کے سلسلے میں یہ دیکھ لیتا منور ہی ہے کہ آیا بالائی پور نمایاں طور پر طویل ہے۔ اگر بالائی پور نمایاں طور پر لمبی ہو اور تختائی پور پر برابری دکھائی دے تو یہ ایسے انفرادی جوہر کی نشان دہی کرتی ہے جس کا حامل اعلیٰ دانش وری اور ایسی بلندی کے کائن ہوتا ہے۔ ایسا شخص بہت مدد فیض سے غیر معمولی ذہانت اور تحقیقی قوتیں لے کر پیدا ہوتا ہے



(۳۶)

اور انش، علم یا صنعت کے میدان میں بے مثال مافذ کرتا ہے۔ فی الحقیقت عظمت و اعزاز کا حق وار ہوتا ہے اس کا باطن کا رعبہ ہی چاکلی یا فربہ کا ہی کے عناصر سے قطعی پاک ہوتا ہے۔ بلند کردار، خود مراد اور عوام قوم و ملت ہونے کے باعث وہ قربانی عام حاصل کر لیتا ہے اور اپنی طبیعت ذہانت اور مفید اہتمام منسوبوں سے دوسروں کے لیے جدید راہیں کھول دیتا ہے جس سے بے شمار لوگ استفادہ کر سکتے ہیں (رنگ نمبر ۳۶)۔

مگر جب تختائی پور اوپر والی پور کے مقابلے میں زیادہ طویل ہو تو یہ بالکل برعکس نتائج کا پتہ بتاتی ہے اس

قسم کی صمدت دکھتا ہے۔ ذہین ہر پہلے گرد و حوا بانہ اور پاکیزہ دست۔ بڑا انسان ہوتا ہے اور دماغ کے دوزخ میں بات چیت کرتا ہے کہ قیامی دلوں میں ہے۔ مگر درحقیقت وہ دوسروں کو کونٹے کے در پہ ہوتا ہے اور افتاد حاصل کر کے فریب دے جاتا ہے۔ ایسا شخص دغا باز و فریبی اور دھوکا دینے والا ہوتا ہے۔ جس میں اسے کوئی نفع و کمائی دیکھتا ہے۔ اپنی جیب میں کر دیتی ہے باز نہیں آتا۔ شروع شروع میں



(۳۵)

وہ خوب چلتا ہے مگر سرور دنیا کے ساتھ ساتھ کھو کر بیٹھتا ہے اور لوگ اس کی بے ایمانی اور فریب کاری سے اچھی طرح آگاہ ہو جاتے ہیں اور باک خود اپنے کیوں کردار کو چھپاتا ہے (رنگ نمبر ۳۵)۔

اس انگلی کی تیسری پور دوسری پوروں کے مقابلے میں چھوٹی ہو تو سادہ فونی کی علامت ہے۔ اس کا مال جو وقت کم متحمل اور بے صبر ہوتا ہے۔

بہر حال وہ نیک ہوتا ہے۔ نہ کسی دھوکا دیتا ہے اور نہ ہی اس کی تدبیر پاک کو دوسروں کو نشان چھسکا کر اپنا اقتدار سیدھا کرے۔ درحقیقت وہ خود ہی دھوکے سے دھوکا کھا جاتا ہے (رنگ نمبر ۳۵)۔

اگر تیسری پور مٹی پر گزرتی اور انجری انجری دکھائی دے تو بے ایمانی کی علامت ہے۔ اس کا مال بے مدد قادر بہرست اور پیش و عشرت کا دلدادہ ہوتا ہے۔ درتو وہ اخلاقی اعتبار کی پروا کرتا ہے اور دنیا سے دامن نہ کرے۔ نہایت دیدہ و دلیری سے دوسروں کے مال و متاع کو تہہ تیہ کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔ نہ ہی اسے دوسروں کی بے حیویتی کی عزت و آبرو کا احساس ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اعلیٰ بلکہ دماغ پر کھڑا کیا جائے، جس کا بہت امکان ہے۔ تو سخت دشمنی سے کام لیتا ہے۔ اسے اپنی ہلکا کاری پر تو خیرندگی کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی خدمت کا (رنگ نمبر ۳۵)۔

جب ہی پور تنگ ہو، اور بے گشت کی نظر آئے تو اس کا مال ایک اور ایک دوسرے متوالے کا قانی ہوتا ہے۔ وہ مالدار کا پابند اور ممل بہرست ہوتا ہے۔ وہ نہ تو کسی کام میں جدت، خوش یا حوصلہ مندی سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور نہ ہی معین و مددگار کے طریق کار سے گریز کرتا

کا مال کو مفیدی مادی مناد کا غلام ہوتا ہے۔ وہ اپنی طبیعت میں مٹیوں کو لیں بردے کا کر لانا ہے کہ مال و دولت کیلک لیتا ہے۔ اگرچہ ذہین اور دماغ ہوتا ہے مگر اس کی تمام تر ماسی جلدب منفعت ہی کے لیے کام آتی ہیں۔ نہ وہ خدمت و ملک و قوم کا حامی ہوگا نہ خود ہی دوسروں کی ضرورتوں کا احساس کرتا



ہے۔ براہِ پاکیزگی اور پاکیزگی ہوتا ہے مگر ہر کام فعل اپنی ذات ہی کے لیے کرتا ہے۔  
(شکل نمبر ۴۰)

نوٹ

اس انگلی کی نوک کا بھی غور سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ غنائے پر اس کی شکل گز گز ملاہوتوں اور قابضوں کا پتا دیتی ہے۔ جب اس کی پہلی پودہ بست تنگ ہوتی پہلی جملے اور غنائے پر



بہت ہی نوکلی صورت اختیار کرے تو یہ علوم بخیر اور ہر امور سے محبت و انس کا مال بناتی ہے۔ اس کا مال کسی نہ کسی ایسے علم یافتہ شخص میں دل چسپی رکھتا ہے جس کی وساطت سے وہ مستقبل اور غایت انسانی کے رموز سے آگاہ ہو سکے۔ اس میں ایک طبی میدان کا غامض ہوتا ہے اور وہ گفت کی کیفیت سے دلوں کے راز معلوم کر سکتا ہے (شکل نمبر ۴۱)۔

اس میں قوت بیان کا جوہر بھی ہوتا ہے۔ وہ خوش غذاؤں سے دوسروں کو متاثر کر سکتا ہے اور نفوذ و بیان کی جاہلکرتی سے اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس کے انداز بیان میں ایک خاص نوع کی جاہلیت ہوتی ہے اور اگرچہ وہ دلوں کو سحر کر سکتا ہے لیکن قیادت زیادہ عمل پسند اور خود غرض نہیں ہوتا۔ وہ بڑے بڑے خواب دیکھتا ہے جو اس کی کوتاہیوں کے باعث شرمندہ تعمیر نہیں ہو پاتے۔ جو خوب بزم آباد ہوتا ہے۔ اس کے فنی سے لوگ استفادہ بھی کر سکتے ہیں۔

جب ہی پورے غرضی ہوئے بتدریج بقی ہوتی جلتے مگر غنائے پر پہنچ کر کانٹے کی طرح نوک دار دکھائی دے لیں لیکن ضرور ہو تو ایسی صورت میں آرت کا خوف اور ممانعت طبیعت کا پتا تو دیتی ہے مگر اس کا مال بڑی طاقت حقیقت سے گریز نہیں کرتا۔ اس میں بھی تمدنی صلاحیتیں ہوتی ہیں اور وہ خود امور سے دل چسپی بھی۔ اگر وہ اپنی خواہش پر عمل پیر ہو سکے تو انھیں عملی طور پر ہونے کا کام آسکتا ہے اور تعمیری اقدام کی جدت کا سامانی کی منزل کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ اس میں نوکلی خاندانی کیفیت

خواب منفرد ہوتی ہے۔ وہ اپنے غرضوں کی تعمیر عملی سامی اور کارگر کرکشی کے نتائج کی صورت میں تلاش کرتا ہے (شکل نمبر ۴۲)۔

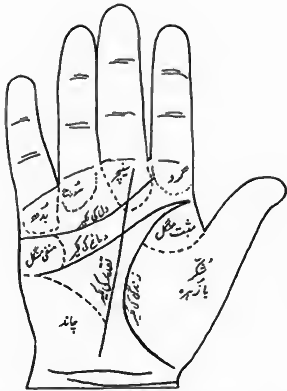
جب یہ انگلی غنائے پر رتج یا متخیل صورت اختیار کرے تو یہ ایسے مزاج کا پتا دیتی ہے جو فرد مندی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کا مال بدلتی بات چیت کرتا ہے اور عمل پسند روش کا حامی ہوتا ہے۔ وہ کردار و عمل، مصلحتی، استدلال، ایسے امور کی کوکابی حق دیکھتا ہے اور ہر مسئلے کو استفادہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اس کے والد و امیر کا جائزہ دیتا ہے اور ویدان وغیرہ پر کم بھروسہ کرتا ہے۔ وہ ہر ایسے کام، تجارت یا کاروبار میں پڑا جاتا ہے جہاں عقل و عمل دونوں کی ضرورت ہو۔ وہ علم پسند، بہتر انداز و وسیع کار ہوتا ہے۔ وہ تاجر، ڈاکٹر، استاد و غرض کہ ہر اس کام سے منسلک ہو سکتا ہے جو منہ اور زندگی کے لیے ضروری ہو۔ نیز اس کا رجحان طبیعت تحقیق، تجزیہ اور ایجاد کی طرف ہوتا ہے۔ وہ کاروبار، صنعت اور سائنس ایسے امور سے محبت و وابستگی رکھتا ہے (شکل نمبر ۴۳)۔

جب یہ انگلی غنائے پر شیخ کرگھیر اور پھٹی اور مدھوشک، انتشار کرے تو یہ اس کی کردار کا پتا دیتی ہے۔ اس کا مال تحریک و عمل کا قائل ہوتا ہے۔ اس کے ب و جہ اور قوت بیان وغیرہ سے محسوس ہوتا ہے کہ وہ گرمی کا کار۔ زندگی اور حرکت میں برکت کا خزانہ ہے۔ اسے وہاں کسی کا بھی فوق ہوتا ہے۔ اسے شہسبزی، میکانیکی کل پرندوں سے بھی دل چسپ ہوتی ہے۔ اس میں پھیلاؤ، ارتقا اور وسعت کی خواہش ہوتی ہے۔ وہ جاہد و ساکت نہیں رہ سکتا اور باہم قزاقی جوہر سے حیات میں رنگ بھرنے اور تیز اندام کی طرف دلوں دوس رستا ہے (شکل نمبر ۴۴)۔

## ہتھیلی کے ابھار

انگلیوں کے مختلف پہلوؤں کے مطالعے کے بعد ہتھیلی میں واقع ابھاروں کی جانچ پڑتال ضروری ہے۔ یہ ابھار سات ہیں: پانچ انگلیوں کے تحت ہیں اور دو ہتھیلی کے باہر کی طرف۔ سب سے پہلے کھنکھناتی انگلی کے نیچے کے ابھار کا جائزہ لینا چاہیے۔

ابھار دو بڑے گوشہ صفت جو ہتھیلی کی سطح سے نیچے کی طرح اٹھ اٹھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ ابھار



جو انگلی کے نیچے پھیل میں لول واقع ہو کہ اپنے مبعیہ مقام پر واضح اُچھا ہوا اور بزرگشت دکھائی دے۔ دوسری انگلی کی جو کی طرف جھکا ہوا ہو اور زہنی انگلی کے کی جانب بلکہ اپنے مرکز پر قائم ہو تو یہ اچھی صلاحیتوں کا پتا دیتا ہے۔

کلیے کی انگلی کے نیچے کا اُچھا گرد کا اُچھا کھلا تا ہے۔ یہ آرزو عزم و محنت، ذہنی طور اور ادب طبیسی ایسے عناصر سے متعلق ہے۔ جب یہ مرکزی مقام پر اُٹھا ہو اور اچھی طرح نمایاں ہو تو یہ بتا ہے کہ اس کا مال عزت نفس کا اچھا احساس رکھتا ہے اور دوسروں کے جذبات کی بھی اعزاز کرنا جانتا ہے۔ اس کا باطن بلند آرزوؤں کا گمراہ ہوتا ہے۔ وہ ادب طبیسی سے آگاہ ہوتا ہے۔ اس کا دینی شعور اس کے کاروبار حیات میں خاصا اثر انداز ہوتا ہے۔

ایسا شخص اعزاز و نمود کا قناتی ہوتا ہے اور عزت مند محنت عملی سے شغف مصل بننے سے گریز نہیں کرتا۔ اسے بیک میں تقریر کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور وہ مدبّر و دبیج سے سامین پر اپنا باور و تجربہ نکالتا ہے۔ وہ لقا و عاتق کے کاموں میں طبیسی شغف رکھتا ہے۔ اسے اس شخص آہام و اچھا کھانا پسندنا اور دھنگ سے زندگی گزارنے کا شوق ہوتا ہے۔ وہ زندگی میں باہوم کامیاب رہتا ہے۔ قدرے خوشامد پسند ہوتا ہے اور اپنی اس کردار کے باعث لیمن اوقات گھٹا میں رہتا ہے۔ برکیت اس کا ظرف بڑا ہوتا ہے اور دراصل بلند نظری اور جو صلاحیتوں سے جیتا ہے۔

لیمن ہاتھوں میں یہ اُچھا کافی تعلیم ہوتا ہے اور اس کے پھیلاؤ پر غیر متدل اور بہت نمایاں گشت و انداز کا احساس ہوتا ہے۔ ایسا اُچھا دوسری انگلی یا انگلی کے کی جانب یا پستی کی بیرونی سمت میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ جب یہ مشورت ہو تو ایسا گرد کا اُچھا بیک مدبّر و شخص کا پتا دیتا ہے۔ اس کے لولوں میں ذاتی محنت کا دھول پٹا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص اس کی خواہشات کی تکمیل کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرے تو وہ بے حد ہی سے اپنے پیادے سے دیرین نہیں کرتا۔ وہ اپنی خوشیوں کی تلاش میں اس قدر خود گردا و رنگ نظر ہوتا ہے کہ اسے محول ہو کر کے علاوہ کسی دوسری چیز کا احساس تک نہیں ہوتا۔

جب یہ اُچھا غالب ہو یعنی پستی کی عام سطح سے خفیت مائل ہے اس کے درد کا کوئی

نمایاں احساس ہی نہ ہو سکے تو اس کا مال شست مزاج ہوتا ہے۔ وہ اگرچہ خود گرد ہو تب بھی اگر اس میں عزت نفس کا شائبہ ہی نہیں ہوتا اور باہوم بدلیج، بد کردار اور اخلاقی اقدار سے تباہی کا ہوتا ہے۔

وہ بزرگشت اُچھا جو درمیانی انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے، سنجیدہ اُچھا کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق دانش و حکمت، قوانین ذہنی اور فکر سے ہوتا ہے۔ جب یہ اُچھا مرکزی مقام پر واقع ہو یعنی درمیانی انگلی کے مین نیچے اور اس کا بزرگشت و انداز نمایاں اور دوسروں کو جیسے کہ ایک ایک دار و گھر کو شوق و علاوہ بہرہ بہت نیچے کی طرف جھکا ہوا ہو اور زہنی اس کی بزرگرمادی، تو یہ طبیعت میں محنت مند و متدل، احتیاط اور دانش کا پتا دیتا ہے۔ بایں ہر اس کا مال اس صورت کے قائل ہوتا ہے:

جو متعدد ہیں ہے وہ ہر کے لیے گاہے جوئی

آپ کیوں دل کو پریشان کیے بیٹھے ہیں

ایسا شخص مردِ مظلوم کا بھی دلاوہ ہوتا ہے اور اونی سے اونی بات کا اس کی طبیعت پر برہت اثر ہوتا ہے۔ اسے گورنیشن پسند نظر ہوتی ہے اور وہ خاموش زندگی کا مانی ہوتا ہے۔ خودِ شنب، جنگ و فساد سے جٹا گریز کرتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ کچھ بہت بہت اور بڑوں سا انسان ہوتا ہے۔

یہ اُجھار بہت ہی شاذ اور غیر معمولی طور پر بڑا اور گہم ہوتا ہے۔ مگر جب وہ بہت ہی بڑا ہو اور اس پاس کے حصارِ کعبہ دست پر لیں چھا جائے گی بالکل مادی نظر آئے تو یہ نہایت ہی خراب علامت ہے۔ یہ لگیں طبیعت کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حال اندر ہی اندر اُجھار جاتا ہے۔ اس کے اندر نگر و نگر ہیں غم و اندھ کا فانیانِ غم ہوتا ہے۔ اس کی غم پندی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ بعض اوقات وہ ہر چیز سے نا اُمید ہو جاتا ہے اور خود کشی کی طرٹ مائل ہو جاتا ہے۔ بے حد تشنگی پسند ہوتا ہے، اور بے حد کم خود اور لذت کا کام دہن سے گریزاں۔

اگر یہ اُجھار غائب ہو جیسی جس جگر پر پر گوشت فراز ہوتا ہے وہاں پر بکسا سا گھوٹا یا یہ جگر بہت ہو تو یہ دالی دالی ہو کر گوارہ کرنے والے شخص کا پتا دیتا ہے۔ ایسا شخص از مددِ پرک اور بے حس ہوتا ہے۔ نہ اس میں ہونے کی شے کا محضر ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کبھی زندگی میں جھک سکتا ہے وہ اُجھار و اعتراف کے دائرے میں بھی پیچھے ہی رہتا ہے اور کبھی کہی جھکتا ہے۔ اس کی مصداقیت سے اس میں دایں کا احساس ہوتا ہے۔ وہ خوشی سے کبھی بہرہ ور ہو سکتا ہے اور اس کے باطن میں زندگی کی کرن کی پہچتی ہے۔

وہ پر گوشت فراز جو تیسری انگلی کے نیچے پایا جاتا ہے سورج کا اُجھار کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق شہرت، تخلیقِ آٹھ اور غیر معمولی ذہانت و فطرت سے ہے۔ جب یہ اُجھار مرکزی حیثیت میں واقع ہو اور فطرت کو اور طرہ پر نمایاں دکھائی دے، نیز پر گوشت فراز ہو تو یہ ایسے فرد کا آئینہ دار ہے جس کو شعور اور آٹھ ایسے فطری لطیفے سے شغف ہوتا ہے۔ جمالیاتی مسامحتیں اور احساسات اس کی زندگی پر محیط ہوتے ہیں۔ اس کا حال ناموری اور عظمت کے حصول کے لیے طبی مسامحت لکنا

ہے۔ کاسیالی اس کے قدم چومتی ہے اور وہ صاحبِ بہت اور بے مددِ جن ہوتا ہے۔ وہ ایک عظیم فکھار اور مانیٹس ہوتا ہے۔ وہ اپنے میل و مدارِ عزت، دولت اور آسائش کے ساتھ بہر کرتا ہے۔ اس کے مزاج میں شائستگی، تہذیب اور خود اعتمادی کے جوہر نمایاں ہوتے ہیں اور حسن و جمال کا پرستار بھی ہوتا ہے۔

جب یہ اُجھار نہایت نمایاں اور اس قدر گہم اور بڑا ہو کہ اس پاس کے علاقے پر مادی اور محیط ہو تو ایسا غیر مستدل فرازِ دولت کی بے مددیت کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حال مادی فتنوں کی فراوانی کا مستحق ہوتا ہے اور اس کی طبیعت کا برہمن فتنوں فری اور خودِ فتنش کی طرف توجہ ہے وہ از مدیش و مشرت کا بیماری اور حسن و جمال کا گروہ ہوتا ہے۔ یہی نہیں وہ وہ دوسروں سے جٹا ہے اور ان کی کامرانی کو کم ہی دیکھ سکتا ہے۔ نقدِ رنج اور مسائل میں ہوتا ہے اور خود ستانی مبالغہ ایسے عناصر اس کے مزاج کے بنیادی اجزا ہوتے ہیں۔

بزمِ فریض وہ اپنی عظمت و کینائی کا وعظ و پستیا ہے اور تادمِ آفراسے نامقدنی عالم کی شکایت کرتی ہے۔ یہ بات اس کے باطن میں جتنی قہر پر مبنی ہوتی ہے کہ وہ ایک فرد یکتا ہے اور دُنیائے اس کی تعدد و منزلت کو کھینچنا بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود غمری اور تنگ نگاہی کا شکار ہوتا ہے اور اس جوہرِ غلیظ کے خالی آتھ جو حقیقی عظمت دے مثال ناموری کا سنگ بنیاد ہے۔

جب یہ اُجھار بہت ہو اور مرکزی مقام پر اس کا شائبہ بھی نظر نہ آئے تو اس کا فقدان کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔ درحقیقت ایسا شخص جب حال سے گڑھا ہوتا ہے۔ اسے محسوسیت کی کمی ہوتی ہے یا ایمانی نزاکتوں کا شعور نہیں ہوتا وہ ناقہ پرست ہوتا ہے۔ نہ اس میں ذہانت کا آئینہ دار جوہر ہوتا ہے اور نہ ہی وہ جس ذہوت جو متنب اور شافقت انسان کا خزانہ استیلا ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کا ذہن محدود ہوتا ہے اور اس کے مسائل نزاکت سے بیزار۔

وہ پر گوشت فراز جو چھری کی انگلی کے ستانی جھکتا ہے دست میں پایا جاتا ہے۔ جگہ کا اُجھار کہلاتا ہے۔ یہ اُجھار اس کی فطرت، فتنہ بیان اور فتنے سے متعلق ہے۔

جب یہ اُجھار مرکزی جگہ پر مردن فراز کی جگہ پر ہوتے ہیں، نمایاں اور پر گوشت ہو تو یہ ذہنی تیزی

اور سائنس سے ملنے لگاؤ کا پتہ دیتے۔ نیز اس کا حال بھی بیان اور فصاحت و بلاغت کے گڑبانتا ہے اور بڑا قلیان اور ذہین ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسے نوک و ادغ تہمت اور صنعت ایسے مشاغل میں بہت کرنے کی صلاحیت کا بھی مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ علوم غریب سے بھی دلچسپی کا اظہار کرتا ہے۔ اسے سرفروسیات کا بھی شوق ہوتا ہے، اور سرفروسیات کا علم، مائل ہوتا ہے۔

جب یہ اُبھار معمول سے بہت زیادہ بڑا ہوا اور اس قدر گوشت و مار ہو کر اس پاس کے تھے پھر پھیل چکا ہو اور جسے زیادہ علم اور ادب تھا جو ہر گوشگاہ پہنچے۔ یہ کارہی کا آئینہ ہے۔ اس کا حال چندی، دھچکنا بازی اور مذہب و دہی کا عالمی ہوتا ہے۔ وہ نہ صحت کو فریب کا ذکر کرتا ہے بلکہ مکر و فریب اور مکر و فریب ہی ہوتا ہے۔ بڑھ چڑھ کر بات کرتا ہے۔ مکر و علوم میں اسے عطائی و دل تو ہر سکتا ہے مگر وہ اپنی صلاحت کا ذمہ لے لیا ہے اور چاہا کہ دوسرے سے دوسرے پر اپنی پوشیدہ قوتوں کا ٹھہر جائے۔ وہ غفلت و آرام پرست ہوتا ہے اور درحقیقت انسانی کرداروں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اپنی بہت داخل اور مرموزاتی قوتوں کا دعوہ کر دیا کہ اس کو دل یا مصیبت زدوں کو پکھا دے کہ چاہتا ہے اور اپنا اُتو بھرا کر دے۔ اس کے جھٹکنے میں چال بازی، فریب کاری اور جھوٹی مصلحت کے عناصر نمایاں ہوتے ہیں۔ اور قوی ہے کہ وہ ہر چاہا اور کدے ہو کر دے۔ ایسے شخص سے چن چن چاہیے کیونکہ وہ اپنی بوس کی بھینٹ پر مستمزم اپنا دل کو چھانے سے قنہ دین نہیں سکتا۔ جب اُبھا، کیونکہ گوشت و مار اور کس فراز کا شائبہ بھی نہ ہو تو یہ فقدان بتاتا ہے کہ ایسا شخص نہ تو بہت دیکھا و دیکھا کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور نہ ہی اسے سامانی امور سے کوئی خاص دلچسپی ہوتی ہے۔ وہ کہنے کے ساتھ ساتھ کہتا ہے جس میں نہ بڑے کا ناموں کی ٹونگ ہوتی ہے۔ نہ ہی وہ بد نظری کی زندگی میں کھارنی اور علوم و سائنس کے میدان میں پہننے کا سبب بہت ہوتا ہے۔ وہ بہت بہت اور کدے دین ہوتا ہے۔

بُعد کے اُبھار کے معنی نیچے بتیل کی بیرونی طرف ایک اور اُبھار پایا جاتا ہے۔ بتیل میں دوست و ذاتی غیر میں پہل انکلی اور اٹھنے کے درمیان سے شرور ہو کر جھنجھکی نکلی کے نیچے بیرونی سمت تک جاتی ہے۔ اور پروانہ دل کی تعمیر اور نیچے و دل کی تعمیر کھاتی ہے۔ یہ اُبھار ان کے بین بتیل کے کن سے پورے ہے اور مٹی منگل کا اُبھار مٹواتا ہے۔

کمن دست کے معنی وسط میں کھائی سے نکل ایک واضح لکیر بتیل کی سطح کو عبور کرتی ہوئی دریا کی انکلی کے نیچے ختم ہوتی ہے۔ یہ تقدیر کی لکیر ہے اور بتیل کو درمیان میں تقسیم کرتی ہے۔ انکلی کی سمت کا جھترہ مثبت اور بیرونی طرف کا جھترہ منفی نکلتا ہے۔ جو کہ یہ اُبھار منفی جھترہ دست میں واقع ہے اس لیے منفی منگل کے اُبھار کے نام سے پکایا جاتا ہے۔

یہ اُبھار قوت، مصلحت، اور مصلحتی اور مکر و فریب کا پورے کی صلاحیت، مہر اور مصلحت ایسی خاصیتوں سے وابستہ ہے۔ یہ طاقت سے نہیں رہتا، ذہنی مصلحت کے سلسلے میں مکر کا دستا ہے۔ درحقیقت ضبط و حوصلہ کے ساتھ ہرگز مائل کا مکر ہرگز ہوتا ہے۔ یوں ماضی برضا، کشادہ دل اور عالی ظرف ہوتا ہے۔ جب یہ اُبھار دوسرے زیادہ بڑھا ہوا اور دل پر گوشت پایا جائے کہ اور گروہ کے حصے پر ماضی، اٹھا ہوا اور کم اور اُدنی ہو تو یہ طبیعت میں تشدد و غضب اور بے رحمی کا پتہ دیتا ہے۔ ایسے شخص کے مزاج میں سرکشی، گستاخی اور مافوقی کے عناصر بہت حد تک نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ مکر و مکر و مکر ہے وہ دھوکا دہی میں سرکشی، گستاخی اور مافوقی کے عناصر بہت حد تک نمایاں ہوتے ہیں۔ یہ وہ مکر ہے کہ اس میں کھیاہی اور مافی طور پر پڑھنے سے انکار کرتا ہے۔ وہ جلد باز ہوتا ہے اور بڑے مصلحت مصلحت کے سامنے جھک جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ مافوقیت سے بھی دست ہوتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اس میں کھیاہی کی مصیبتیں مفرور ہوتی ہیں۔

منفی منگل کے اُبھار سے نیچے بتیل کی بیرونی سمت ایک بڑا اُبھار پایا جاتا ہے یہ چاند کا اُبھار ہے۔ اس کی حدود بتیل کے باہر واپس گوشت تحت اور کھائی کی پہلی واضح لکیر ہوتی ہے۔ یہ قسمت کی لکیر کے سمتی جیسے میں پایا جاتا ہے۔ یہ بتیل کے خاص حصے پر ماضی ہوتا ہے۔ وصال کی لکیر کے انوکھے کی لکیر کی مدد ہوتی ہے۔ اس اُبھار کا قلعہ بتیل، مصلحتی اور مصلحتی و غیرہ سے جھکے جب مذہب و حق سے بڑھ کر گوشت اور ماضی مصلحت کا ہو تو بتیل میں یہ پکڑتی ہے مصلحت کے علاوہ مدد غریب کا پتا دیتے۔ اس کا حال ماضی امور کی طرف جھکا ہوا ہوتا ہے۔ مکر و مصلحتی کا ماضی مصلحتی میں پکڑتا ہے۔ اسے بہت کامیابی شوق ہوتا ہے اور مکر و ذکر کا ذوق بھی زیادہ ماضی مصلحتی پکڑتا ہے۔ مکر و ماضی مصلحتی ہوتا ہے۔ اس کا جلیو رحمان داخلی تصورات، تفرق

لیج اور پڑا اُٹھا پڑا جاتا ہے۔ یہ بالعموم نرگوشت اور غاصا اُٹھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ شکر یا زہر کا اُٹھا کھاتا ہے۔ یہ جذبہ جنت، ہمدی، موسیق ایسے امور سے مشتعل ہے۔ چاند کا اُٹھا اور شکر کا اُٹھا اور حقیقت دو ایسے اُٹھا ہیں جو انیس کے زیرِ نگرین حقیقت پر مادی ہیں اور مادی کی لیکر کے نیچے واقع ہیں۔

جب شکر کا اُٹھا بھر پور اور اُٹھا ہوا ہو تو یہ فطری جذبہ جنت و شفقت، نفوسانہ دل، جنگ اور ان تمام کو کما کر جذباتی کا آئینہ دار ہوتا ہے جو زندگی کو دلوں دلوں دکھتے ہیں، اس کا بالعموم جو تلبہ اور نئے صفت و کرم کی عادت ہوتی ہے، دوسروں سے نرم ہوتا ہے، ان کے کام آ کر یا اس کی خدمت کے اجراء یا شکر ہیں۔ بزرگوں کا احترام اور چھوٹوں پر لطف و عافیت اس کے کردار کے من سر ہے، وہ فیض رساں، مومن، عزیز و صادق کا چاہنے والا، گھر اور ارباب خاندان کا مرنی ہوتا ہے، بڑا محبت و مہی ہوتا ہے، ایسے اُٹھا اور الائنٹی ساز و آہنگ کے فوجی ہے آتشا ہو سکتے۔۔۔ شے دوسرے بھی لگاؤ ہو تلبہ اور وزن، شکرانہ ایسے امور کو ہوتا ہے۔

جب شکر کا عار بہت ہی بڑا اور محم و دافر گوشت دار ہو اور ایسا دکھائی دے لگایا وہ حقیقت کے اس جھٹھے پر جہاں واقعہ قطعی طور پر مادی ہے تو یہ بیکز، نخوت اور عیاشی کی نشانی ہے۔ وہ شراب و شہا کا رسب اور پیش پرست ہوتا ہے، پہلے درجے کا بے حیاب بھی ہو سکتا ہے اس کی اخلاقی قدریں بہت ہی رست ہوتی ہیں۔ اس کے قول و فعل میں اعتدال کا شاہی بھی نہیں ہوتا۔ اپنے کلام پر بہت دے دوسروں کے دل دکھاتا ہے، اگر کسی کو اس سے جنت یا اخلاص کا رابطہ ہو جائے تو وہ ہمیں دھوکا دیتا ہے اور ان کا دل توڑ دیتا ہے۔ وہ بے حد بے رحم، بے رحم اور خود پرست ہوتا ہے۔۔۔ اور حق تو یہ ہے کہ اسے اپنی بد اخلاقی اور تجرناہ قنات پر فخر ہوتا ہے۔

جب شکر کا اُٹھا بہت اور غائب ہو تو بے مہمی، زندگی کے احساس کی کمی اور صلاحیت حقیقت میں بیکز اور کم وصلگی کی نشانی ہے، ایسا شخص بہت ہی فخر و غرور اور مطلب پرست اور بھال و فکس کے احساس سے محروم ہے جس میں زندگی بیکز کے دلوں میں نہیں ہوتا۔ وہ

انہی اور تسلیم ہنسی کی طرف ہوتا ہے۔

روحانیت اور کشف و انعام ایسے امور سے اپنی محنت کیچتے ہیں اور اس میں بیکز نہیں کر اس کے باطن میں غیب والی کی صلاحیت نہیں ہوتی ہے۔ وہ بے حد محاسن ہوتا ہے اور اسے ایسے خوب آتے ہیں جو سچے ہوتے ہیں، نیز اسے تعمیرِ خواب کے سلسلے میں کافی دست گاہ ہوتی ہے۔

جب چاند کا اُٹھا دوسرے زیادہ بڑا ہو اور ٹوں اُٹھا ہو، جو ہر پیر ہو کہ بھیک کے درجانی جتنے پر مادی نظر آئے تو یہ بدمزاج انسان کا پتا دیتا ہے، غم پسندی، بے اہمیت، بدلی اور خیالات میں وحشت اس کے کردار کے نمایاں عناصر ہیں، اولام پرستی بھی اس کی نصرت میں ہے وہ سدا بداندیش ہوتا ہے اور آئندہ کے ہاسے میں وہ ہراس زدہ رہتا ہے، اس میں جب قسم کا احساس ہوتا ہے، آنے والے واقعات کے ہاسے میں وہ دنیا محسوس کر لیتا ہے کہ یہ ہوسے والا ہے، مگر وہ محسوس موت، حادثہ اور المیہ واقعات ہی کے مشتعل ہو جاتا ہے اور ایسے ہی حوادث کا علم اسے اپنی باطنی کیفیت سے ہو سکتا ہے۔

بعض حالتوں میں یہ اُٹھا دُکھا ہوا تو نہیں ہوتا مگر بیکز کی شکل میں حسیں کے دافر جھٹھے پر پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا چاند کا اُٹھا رہتا ہے کہ اس کا حامل دگر و نگر کا شوگر ہوتا ہے اور اسے تسلیم و شکا دل سے قبول ہوتا ہے۔ محبت و واقعات کی افکار پر نہ نگرہ پڑتی کرتا ہے اور زندگی اس کی مداخلت کی کوشش کرتا ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس میں قوتِ ارادی کا فقدان ہے، وہ حامل اور زندگی کے سامنے سرنگون کر دیتا ہے۔

جب چاند کا اُٹھا نفور ہو اور جیسا کہ بالعموم دیکھا جائے کہ اُٹھا رہی بجائے نشیب کا احساس ہو تو دوسرا بیکز، جنسی کی کمی اور زندگی کے احساس کے فقدان کا پتا دیتا ہے، ایسا شخص روحانی اور باطنی اخلاص کے مرنے میں مبتلا اور کونڈ فکس ہوتا ہے اس میں محبت و جمال کا ادراک ہوتا ہے اور نہ ہی وہ طبیعت احساس سے بہرہ ور ہوتا ہے، اس کی حیات کے نشے میں کہیں رنگ و لہو کو پکڑ نہیں چلتا۔ وہ جسے اور بے لذت زندگی گزارتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ وہ دگر و جیروانی سے کم ہی بلند ہو پاتا ہے۔

چاند کے اُٹھا کے متبادل انگوٹھی کی جڑ پر پھیلی کے نشیب جھٹھے میں ایک اور قدر ہے

## زندگی کی لکیر

دست شناسی کا بھی سراپا یہ دھتور پشگل ہے۔ ایک حصہ لہو کی بناوٹ، انگلیوں کی شکل و صورت، ناخنوں کی حالت اور پتیلی پر واقع پُر گوشت اُجھادوں وغیرہ کی جانچ پڑاؤ سے متعلق ہے۔ فطری میلانات و عناصر طبیعت کے علاوہ اس پتھر سے صحت کا حال اور امراض کے باسے میں بھی معلومات بہم پہنچائی جا سکتی ہیں۔

دوسرا حصہ دھتور کی لکیروں سے وابستہ ہے۔ اس سلسلے میں بھی چھوٹے بڑے نشانات اور نقوش کا تجزیہ طالع کیا جاتا ہے اور ان کی ہیئت، تشکیل، گہرائی، رنگت، محل، وقوع وغیرہ کے پیش نظر کچھ امور و واقعات کے باسے میں احکام لگانے جا سکتے ہیں۔

تیسری دھتور کی ہیں۔ اہمیت کے اعتبار سے، یعنی بڑی اور چھوٹی لکیروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان کے علاوہ گونا گون نشانیاں بھی ہیں جن سے ہر ایک مشکل ہے اور اپنے طیور ذہنی دھتور ہے۔

زندگی کی تیسری تمام نشانیوں میں اہم ترین حیثیت کی حامل ہے۔ یہ عمر و صحت کے علاوہ زندگی کے تمام امور و واقعات سے وابستہ ہے۔ درحقیقت اس سے ضرورت جہانی تندرستی کی اونگھ نیچ کا پتا چلتا ہے بلکہ مہینے اور اندازہ مالی معاملات کا۔ باری اور دنیوی عروج و زوال مفرد حضرت خضرؑ کا بھی ایسے امور سے متعلقہ معاملات کے باسے میں معلومات بہم پہنچان جا سکتی ہیں۔

زندگی کی تیسری پہلی اونگھ اور لکھوٹے کے بائیں شروٹ ہوتی ہے اور لکھوٹے کے تہائی گوشہ کے اُجھادے کے گرد قوس بنائی ہوئی لکائی کے پاس بچھ کر غم و سوچائی ہے۔

چوتھا حصہ پتیلی کے اچھے ناصت حصے پر واقع ہے اور اس لکیر قوس کی حالت نقش ہو کر چوتھے حصے میں ملتا ہے۔ اس لکیر کی پتیلی کا پتا چلتا ہے۔

اپنی خوشیوں میں کسی کو شریک کر ہی نہیں سکتا۔ فطک طبع ہوتا ہے اور اس کے باطن میں انسانی مملکت اور احساسی عالم کا شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ اس کا جسدِ خاکی بے نوح ہوتا ہے اور وہ لطیف اور ایوانی تاثرات سے سحر آہوتا ہے۔

شکر کے اُجھادے میں ان پر اور زندگی کی لکیر کی قوس کے اندر گرد کے اُجھادے کے باقی ایک اُجھادے پایا جاتا ہے۔ یہ چھوٹا ہوتا ہے گہرائی اور گردش دار۔ یہ بھی منگل کا اُجھادے کی طرح ہے۔ گرامے شبست منگل کے اُجھادے کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ منگل کا دوسرا اُجھادے ہے۔ یہ حوصلہ دہی اور ہارماز ملا میٹروں سے متعلق ہے۔

جب یہ اُجھادے اچھی طرح اُجھادے اور پُر گوشت ہوتے تو بہت عمل اور ہارماز اندام کا حال ہوتا ہے۔ کاروبار و حیات میں ہار کے دولے کا مظاہرہ کرتا ہے۔ آگے بڑھنے کے لیے مستعد اور موقع شناسی سے کام لیتا ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کی راہ میں بے دھوک تدریج ہوتا ہے اور مشکلات کو غلط طریقے میں نہیں لانا۔ اور تدریج قویہ ہے کہ اپنی ہر توانا طبیعت کے باعث دوسروں میں مخالفت کو اُجھاتا ہے اور کش کش اور عقوبت دین اپنی کھلائی کے جہر دیکھتا ہے۔

جب یہ اُجھادے اعتدال سے کمین زیادہ ہلا اور بہت اُجھادے کھائی دے تو اس کا مالی گستاخ طبع ہوتا ہے۔ وہ بہت جلد بھوک اُٹھتا ہے اور تشنگی آ کر آتا ہے۔ وہ وحشیہ ہے دم، دماغ، عقلم اور دوسروں سے بدسلوکی کا شکار ہوتا ہے۔ نیز بی بی خواہشات سے مغلوب بھی ہو سکتا ہے۔

جب یہ اُجھادے مفرد ہو اور بائیں ہار کے اس مقام پر ہلکا سا نشیب نظر آئے تو ایسے شخص کے باطن میں زندگی کا اثر محسوس نہیں ہو سکتا۔ اس کے دگ دولے میں خون کی لکری اور دولوں کی آگ ہوتی نہیں ہوتی۔ وہ جراثیم مل سے تپتی ہوتی ہے۔ ہر دول اور بے حوصلہ ہونے کے باعث اس کی طبیعت کا میلان غلامانہ ہوتا ہے۔ ایسا فخر و زندگی میں کم ہی کامیاب ہو سکتا ہے اور باہم و گھٹیا دوسرے کی زندگی گزارتا ہے۔

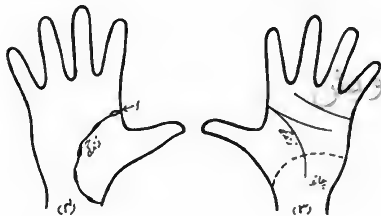
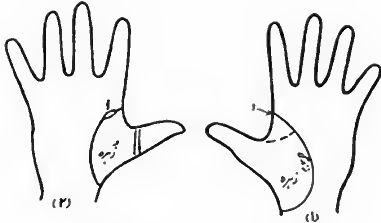
ایسی گیر دلائل شخص اپنے گرد ہونے سے فطری دل چاہی رکھتا ہے۔ عزیزوں اور دوستوں سے زندگی کے ساتھ رابطہ رکھ کر اور کتب استوار کا حامی ہوتا ہے۔ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ گرد و سرور کی حق تلفی نہیں کرتا۔

وہ ذاتی مفادات کے واسطے میں دانا کی اور ملکیت عمل سے کام لیتا ہے۔ دل میں کدہ بند نہ کرتا ہے اور خوش اسلوبی سے اپنا ایک مخصوص مقام، حجاب و آداب مرتب کر لیتا ہے کہ اس کی تمام بنیادی ضروریات سمیت پوری ہوئی چلی جاتی ہیں۔ اہل غارت سے دلی موافقت پر و سرور سے اچھا سلوک اور ملک و وطن سے محبت اس کی سرشت میں شامل ہیں۔ وہ جوڑو سے ستبر اور دستانہ بنی زندگی کا دلدادہ ہوتا ہے۔ عام طور پر کشیدار اور ہوتا ہے۔

عدالت کے دھڑ میں ایسی گیر رکھ کر عیسیٰ اور اچھی ماں کی فطری صلاحیت کی آمیزہ و بر بوتی ہے۔ اسے معاشرتی اور اصلاحی امور سے بھی دل چسپی ہوتی ہے۔ وہ رفاہ عام کے کاموں میں مصروف اور مضیعت رہتی ہے۔

جب یہ گیر قوس کی صورت کی ہوتی ہے تو کوئی کھٹے کا سختی پر گشت ضرور شک کا ابعاد کھتا ہے، اکتادہ، گم اور بظاہر آتا ہے۔ مگر بعض اوقات میں یہ گیر فطرتی طور پر غیر فتنہ ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں شک کا ابعاد ننگ اور کھلا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایسی گیر فطرتی لبانی کو کچھ ملتی ہے اور نہ ہی قوی اور بے عیب ہو سکتی ہے (نفس زہری)۔

زندگی کی ایسی مستقیم گیر خود غرض اور تنگ نظر انسان کی نشان دہی کرتی ہے۔ یہ شخص محبت کے سچے دوسرے اور محبت کی کشادگی سے محروم ہوتا ہے۔ نہ اچھا دوست ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی اچھا ارشد دار۔ نہ اس کے دل میں وطن کا دامن بیدار ہوتا ہے اور نہ ہی فتنہ و شری بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ درحقیقت اس کی ساری کائنات اس کی اپنی ہی ذات ہوتی ہے۔ وہ گھوس، بداندیش اور لاپی ہوئے کے ساتھ بہت محبت اور کرم حاصل ہوتا ہے۔ انسانی زندگی میں ایسے شریک حیات سے کئی شادمانی یا تیر تیر زندگی کی امید ہوتی ہے۔ ایسا وہ کم ہوا اور بکڑیے والا ہوتا ہے۔ ایسی غارت باسوسم بالچلی ہوتی ہے۔ اور بالکل سے دل چسپی کو محروم بھی اس کے غیر میں کم ہوتی ہے۔



خوش مزاج اور خوش نعت ہوتا ہے۔ اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے (نقشہ نمبر ۱)۔  
جب یہ لکیر کہیں سے گزری اور کہیں سے پٹی ہو تو ایسا شخص گھروڑی میں تولد اور گھڑی میں  
ہٹ کے مصداق ہوتا ہے (دشکل نمبر ۳)۔  
حد لالچ۔ بد اندیشی اس کی نمایاں نمایاں ہیں۔ اس کے قول و فعل پر اعتماد کو کم ہی کیا جا سکتا  
ہے۔ بدگمانی گویا اس کے خیر میں ہوتی ہے جس کے باعث وہ اپنے عقائد و احباب میں اپنی نظر سے  
نہیں دیکھا جاتا۔

اس کی تندہی سدا ایک مہمی نہیں رہتی بلکہ اس کے اعصاب کمزور اور مزاج چڑچڑا ہوتا  
ہے۔ وہ دل محبی اور تن دہی سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتا جس کے باعث دنیا میں کوئی خاص ترقی  
نہیں کر پاتا۔ ارادے کی کمی اور استقلال کا فقدان اس کے نمایاں عناصر کردار ہیں۔ ایسا شخص زندگی  
کے تمام میں کمزور ہوتا ہے۔

یہ لکیر اگر تمام تر زنجیر دار کٹی، جمادی یا بال کی طرح باریک ہو تو صحت کی خرابی مستقل صورت  
افتتاح کر لیتی ہے۔ دغوی شکلات، مزاج کا تذبذب اور آزار دہانی کا تسلسل طویل کر اس کے  
یہ عذاب جان بن جاتے ہیں۔ ایسے شخص کی بہت ہی آخر حجاب ہے جاتی ہے (نقشہ نمبر ۵)۔

ایسی لکیر کے ہوتے ہوئے اگر گھر کو علاج کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ خوراک اور آرام کا  
بآئندہ اور کمال معقول خیال رکھا جائے تو صحت کی بحالی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں اور وہ تندرست  
زندگی گزارنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ بد نصیبی سے ایسا شخص مصرت پد پریز ہوتا ہے بلکہ از حد  
بدگمانی۔ دوقرہ جو عیبت خاطر سے علاج کرتا ہے اور دہری اسے کسی معالج پر کمال بھی دوسا ہو سکتا ہے۔  
اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی ذات کے علاوہ ماسے خاندان کے لیے ایک مستقل مصیبت بن جاتا ہے۔

لہجہ اور انداز میں ایسے عتیق ارادے و اشفاقانے اور ریٹ ہم موجود ہیں جہاں اس  
قسم کے غیر ذہنی دار مصیبتوں کا سبب آرام، مناسب غذا اور گڑی لگانی سے کیا جاتا ہے جس کا  
نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ صحت یاب ہو کر جب گھر لوٹے ہیں تو گویا ایک نئی زندگی کے کراور معطر  
پڑھیا اور خوش گوار طریقے سے رہنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

زندگی کی ایسی قسم اور پیراؤں کو لکیر و اسل فیاضی کی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ یہ اس امر

جب یہ لکیر اچھٹے کے اچھٹے کے گڑ گڑ کو کھانی کے قریب اچھٹے کے چوڑی جانب  
ختم ہو جائے جیسے نقشہ نمبر ۱ سے ظاہر ہوتا ہے تو یہ اس امر پر دلالت ہے کہ اس کا حال اپنی فکر کا بیشتر  
حصہ وطن ہی میں بسر کرے گا۔ بعد بانی یا دیگر ضروریات اگر اسے پردیس میں رہنے پر مجبور کر بھی دیں  
تو کام ختم ہوتے ہی اپنے گھر لوٹ آئے گا۔ ایسے انسان کو وطن کی تفتی سے بڑا پیار ہوتا ہے۔ اور وہ  
عزیز و اقارب سے دور رہ کر زندگی گزارنے کے لیے آمادہ نہیں ہو سکتا۔

اگر یہ لکیر اچھٹے کی جانب ختم ہونے کی بجائے اچھٹے کی مخالف سمت تھیل کے اس حصے  
میں جا کر ختم ہو کر پیر ہو جائے گا تو اس کا حال اپنے خاندان اور وطن سے بہت  
دُور چلا جانا پاتا ہے۔ ہر قسم کا پیش و آرام ہوتے ہوئے بھی اسے آبائی گھر اور وطن سے وابستگی  
نہیں ہو پاتی۔ اس کی طبیعت میں سیر و سیاحت کی بے تاب آرزو ہوتی ہے اور عام طور پر مسند پیار  
کسی اجنبی دیار میں جا کر اپنا گھر بنالیتا ہے اور وہاں کا ہو کہ وہ جاتا ہے (نقشہ نمبر ۶)۔ مگر جیل اس  
کے کردہ کسی خاص مقام کا ہو کہ وہ جائے و گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتا ہے۔ مختلف شہروں اور  
ملکوں کی ہوا کا ہے۔ اس کی طبیعت میں اپنی حالات و مقامات میں سو جانے کی فطری صلاحیت  
ہوتی ہے۔ اور سفر میں وہ یوں خوش رہتا ہے گویا یہی اس کی زندگی کا سنا پنا محل ہے۔

وہ ایسا پیشہ یا کام اختیار کر لیتا ہے جس کا تعلق سفر و سیاحت یا بیرونی ملک یا دور دراز  
مقامات سے ہوتا ہے۔ ایسا شخص یا ہم پر دیں میں ہی شادی کر لیتا ہے۔ اور اگر اس کی بیوی  
اپنے وطن میں ہو تو بالی بھتی بہت کسی قدر مقام پر جا کر گھر بنا لیتا ہے۔

ایسی لکیر اگر وطن کے اندر میں پانی مانے تو اس کی شادی ایسے شخص سے طے ہوتی ہے  
جس کی زندگی کسی نہ کسی وجہ سے پردیس میں ہی گزرتی ہے اور اس کے باعث اسے وطن سے  
باہر ہی رہنا پڑتا ہے۔

زندگی کی لکیر کی گہرائی بڑی ہوتی ہے۔ جب یہ یکساں دھنات اور گہرائی کے ساتھ پٹی  
گہنی ہو تو مزاج میں استحکام، استقلال اور یکسانیت کا پنا ہوتا ہے۔ اس کا حال محل پسند،



کی حرکت اشارہ کرتی ہے کہ وہ جب خدا اپنے دشواری میں محسوس کرتا ہے کہ اسے کئی محنت درمیان سب توجہ نہیں دی جاتی، اس محسوس غصے کے ساتھ اس کے باطن میں متوجہ پوشیدہ رہ کر اسے کوکھ کر دیتا ہے اور وہ رفتہ رفتہ اس کے مزاج میں ایک قسم کا ناخوشیادان استوار ہو جاتا ہے کہ جو اسے چہ پرہیزگری یا ایسی حرکات کے ارتکاب کی طرف آپ سے آپ مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ بیمار ہو جائے تاکہ اس کے طریز و احوال سب سے قابل توجہ بنیں، اس کی دیکھ بھال کریں اور اس سے محبت اور نرمی کا سوکھ کریں۔ ایسا شخص واقف مزاج منسا ہو گا ہے۔ اس لئے، اعصاب اور معدے کی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ اس کی مستقل عداوت کی سب سے بڑی وجہ اس کی جبر پریزی ہوتی ہے۔ نفسیاتی نقطہ نظر سے اس کی بیماری گویا ایک ایسا حربہ ہے کہ جس کے استعمال سے سے ایک قسم کی باطنی سکین محبت ہے۔ وہ بیماری کی حالت میں اپنے دل کا غبار نکالتا ہے۔ دل دکھانے والی باتیں کرتا ہے اور دوسروں کی خوشی یا کامیابی پر کینہ پینی کرتا ہے۔ غرض کہ کوئی بد کوئی بہا۔ تو اس کے دل آزادی کرتا ہے۔ اور چون اسے تندرستی کا خیال رکھنے کو کہا جاتا ہے وہ محسوس کرتا ہے کہ گویا اسے کچھ محنت اور توجہ نہ دی ہے، اور وہ اپنا حق ملکیت محسوس سے حاصل کر رہا ہے۔ مگر وہ قطعی طور پر تندرست ہو نہیں سکتا۔ اس فوج سے کہیں وہ مرکز توجہ نہ رہے۔

ایسی گیر و درحقیقت خود کو رد و علاج نیست کے مصداق ہے اور مزاج کے سقیم اصابت سے قطع نظر اس کے معالجہ کی محنت مزدورت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اور حق قویہ ہے کہ سب سب و مداوے سے تندرستی بحال ہو سکتی ہے۔ ایسی ذخیرہ اور گیر و بندیں ضروری طور پر اچھی نامی واضح اور سالم ہوتی ہے اور چون اس کی طبیعت بحال ہو جاتی ہے تو سواست اور گری دکھائی دینے لگتی ہے۔ زندگی کی گیر و بندیں کے بیرونی ڈھلان پر شروع ہوتی ہے اور اوڑھنے کے اچھارے گرد و قوس بناتی ہوئی پہلی جاتی ہے (نقشہ نمبر ۱)۔ اگر یہ سالم انداز سے کب شروع ہو جاتی ہے تو اس پر کوئی نقصان نشان ہو نہ جاتی چھدی ہو تو یہ بتاتی ہے کہ پیدائش بغیر وقت ہوئی اور وہ ولادت محنت عمدہ تھی۔ نیز نہ وہ بچہ مزاج پیدائش سے بغیر و غری گور ہے ہیں (نقشہ نمبر ۲)۔ زندگی کی گیر و بندیں عین آغاز پر آئے جس سے کہ نشان نظر سے جیسے نقشہ نمبر ۱ میں ہے تو

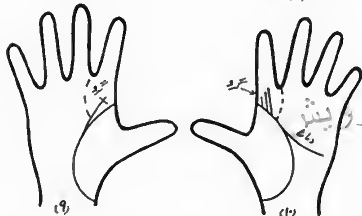
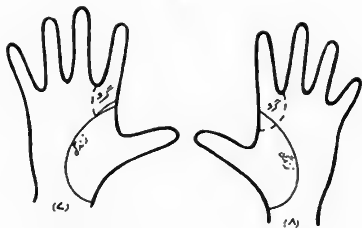
پیدائش آپرین اور قبل جنائی کے نہیں رہتی۔ علامات کا مرکز منڈے کے ساتھ ملے جوتا ہے اور اگر اس کے بعد یہ گیر و باند اور سالم دکھائی دے تو تندرستی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ماں کی محنت مدد میں ہو، پر ڈالوں ڈول رہتی ہے۔ لیکن چون ہی رقم مندر مل جوتا ہے تو محنت بھی بحال ہو جاتی ہے۔

زندگی کی گیر و بندیں اگر جبر سے کی شکل سے نمودار ہو جیسے کہ نقشہ نمبر ۱ (۱) سے دکھائی دیتا ہے تو یہ نفس امر ہے۔ ایسی پیدائش مشکوک حالات میں ہوتی ہے۔ دونوں اطعوں میں زندگی کی گیر و بندیں ایسے آغاز کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ مورو تا جائز تعلق کا نتیجہ ہے۔ اور اگر شادی شدہ محنت کے ہاں ایسے نشان دلا دیکھ تو قدر ہو تو وہ اپنے معروف باپ کی پشت سے نہیں ہوتا۔ عام طور پر یہ نشان ہی بیباہی فاضل کے شکم سے پیدا ہونے والے بچوں کے ہاتھوں میں پایا جاتا ہے۔

جبر سے کہ نشان زندگی کی گیر و بندیں کے آغاز کے بعد نمودار ہو تو یہ بالکل مختلف معنی رکھتا ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ اگرچہ پیدائش بغیر و غری پہلی گھوٹیا میں قدم رکھتے ہی محنت خضرے میں پڑ گئی۔ اور شادی شدہ محنت تک ایسے جبر سے کہ اثر ہے کا حامل نشان کی محنت متزلزل رہنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ایسی حالت میں کہ بڑی گرانی اور بد وقت علاج چاہیے کے بغیر موت کی بحالی کا امکان کم ہی ہوتا ہے (نقشہ نمبر ۲)۔

بعض اطعوں میں زندگی کی گیر و بندیں متعین مقام سے بلند ہو کر پہلی انگلی کے متعانی پر گزشت حصے سے شروع ہوتی ہے۔ یہ غیر معمولی خود ہے اور ایسے کار کا پتہ ہوتا ہے جو دگر سے ہٹ کر زندگی کرنے کی غرض آؤں گے کرتا ہے۔ اس کا حامل خود بلند و استامید زندہ لے کر رہا ہوتا ہے۔ وہ سر بند، دیوئی رفتار اور مادی ارتقا کی خاطر ان خشک جندو جہاد اور کسی گرم کامی ہوتا ہے (نقشہ نمبر ۳)۔

پہلی انگلی کا متعانی پر گزشت حصہ کار کا اچھا رکھتا ہے۔ اس کا تعلق وقار و عظمت اور اقبال مندی اپنے اس سے ہے۔ انشلاق اور مذہبی اعتدال کا اگر اس میں اس کا خاستہ ہے۔ زندگی کی گیر و بندیں متعین مقام سے آؤ کر جب گردے کے اچھا سے شروع ہو تو عظمت و



کارنامی کا تقاضا کو بغیر میں شامل ہوتا ہے۔ ایسے شخص کی زندگی حوصلہ اقبال زندگی کی راہ میں ایک نئی منزل کا حکم کرتی ہے۔ درحقیقت کمزور دوست سے ہی اس کے قریب سے پہنچتا ہے کہ وہ کسی بڑے کام یا اہم مقام کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ ہر نصابی بچہ کے پچھلے پتہ کی طرف اشارہ ہے۔ ایسے ہی افراد برصاوت آتے ہیں۔

ایسا شخص بیدار مغز ہوتا ہے اور غفلت انسانی کے روزے آج کی کابجہ مدد دلدادہ مگر اس کی سب سے بڑی آرزو خود کا بھی سے متعلق ہوتی ہے۔ بہت چھٹی سے مناسب برتاؤ اور نیکو متوں کی حمایت اس کی طبیعت کے گناہیں فضاں ہیں۔ اس عزت نفس کا پڑا ہوا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ ایسے اعمال سے پرہیز کرتا ہے جن کے باعث اس کے وقار پر آج آج سختی ہے۔ اس کی نمایاں کمزوری خود غرض اور فضا کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ وہ بیشہ توہین کا متقاضی ہوتا ہے اور اس کے لیے بڑے بڑے مین کرتا ہے۔

بعض اہل حق میں زندگی کی کیریئر ایسے دانشخے سے شروع ہوتی ہے جس کی ایک مضمین بتھیل کے باہر کی جانب سے نکھتی ہے اور وہ سری گردے اُچھاسے (نقشہ نمبر ۶)۔

ایسا شخص اگرچہ مبدع نہیں ہے سرخندی کی آئندہ کہ پریدا ہوگا ہے مگر یہ ہیں کے ابتدائی نقطے میں اس کی آنے والی محنت کے بارے میں جامع اندازہ نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ اس کے مزاج میں ہے باقی اور نمود و نمائش کی شدید خواہش قوتوں سے گرمیہ مکہ دو لوہوں کی منزل میں داخل نہیں ہو پاتا اس کا عمل مضبوط کم ہی ہو سکتا ہے۔ جی وہ ہوش سنبھالے گھٹا ہے تو اس کی فطری صلاحیتیں اور پیدائشی تجربہ ہر نمونے نکتے ہیں اور وہ اپنی ہوش مند آرزوؤں کی بے گنجائی اور کردار کی گرمی سے اپنے گرد و پیش پر ایک نیاں تاثیر پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔

بعض اعتراض ہیں زندگی کی کیرور میں شاہد اور چہرہ شاعر شروع ہوتی ہے کہ اس کی اصل نہیں اس ضمن میں پیش کی بزدلی مست سے نکلے۔ مگر وہ آج کل نہیں مگر کے ایک بار سے نمودار ہوتی ہیں۔ مگر وہ اسے اپنے والی شاعری میں اسلم گری اور دوستانہ ہوتی ہیں (دوست خیر)۔ اس کے لئے کہ اس طرح کا آغاز اقبال شاعر گرائے ہیں بدافش کی دلیل سے ایک شخص

اس صبر کے باوجود کہ راست اس کے گھر کی لٹری ہوئی ہے، پھر بھی وہ اپنے اعتدال اور ملامت کے  
 جس جسے بیانے پاشانے کے لیے بڑی بڑی مہمت سوچتا ہے اور عین عملی جامہ پہنانے کی سرگرم  
 کوشش میں مصروف رہتا ہے۔ گرد کے بھار سے شروع ہونے والی زندگی کی تکیہ یا اس کی  
 یک نایاں شاخ پر ایک قانع خط و کمان سے تو نوی آرزوئیں پائے تھیں تو نہیں بچتی تھیں۔  
 مذہم پر مد کاؤں، جس کے نافذاتی یا بے وفائی، ذاتی غلطیاں، انتظامی خامیاں، غرض کہ طرح  
 طرح کی مشکوکات سے صبر بھر پیش آتی رہتی ہیں۔ جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی زندگی ایک نہراو  
 جھپٹے سسل بن جاتی ہے (نقشہ نمبر ۹)۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسے شخص کے کردار میں، عزت، بے بساقتار، خود بینی اور غیر مستند  
 غور کے منہرہ سے ابھرے ہوتے ہیں اور غیر شعوری طور پر اس کے قول و فعل سے  
 بول کاہر ہوتے ہیں کہ اس کے حمل کا موسم نافذ گوارا سہا ہے۔ اس کی مانت نامندیش کا یہ  
 عالم ہوتا ہے کہ اس کے عقو متعین کے افراد اس کی سربام خدمت اور نکتہ چینی کے شکار ہوتے  
 جاتے ہیں۔ ایسے تو ہیں آئینہ سلوک کا فطری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوست دشمن بن جاتے ہیں عزیز  
 اور دشمنے وادوں پر ہی موقوف نہیں بلکہ اس کے منے لانے والے اور ملازم ہیں اس سے  
 سلوٹی کرنے لگتے ہیں۔ اگر نفسی سے سامنا ہو جائے تو ہر عیبی بدلنے سے آگے پیچھے ہوجاتے  
 ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ کسی کے لیے یہ مکر خیر اس کے منہ سے نہیں نکلتا اور دوسرے لوگ  
 بھی اس کا ذکر کرتے ہوئے اسے اپنے مفاد سے کم ہی یاد کرتے ہیں۔

ایسا شخص اپنی غلاب ماحولوں کے باعث تنہائی کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے  
 اور اگر اس کے دل میں دل بول کر زندگی گزارنے کی خواہش ہے تب بھی ہے گرد و گداس سے  
 کنارہ کشی کر رہتے ہیں۔ اس وجہ سے دل ہی دل میں ہشت اور صدمہ رہتا ہے اور حیرت تو یہ ہے  
 کہ خود بینی کے باعث اسے اپنی ذات میں کوئی خامی نظر نہیں آتی۔ وہ دوسروں سے بے وفائی  
 اور دھڑلے کی ناساز گھڑی کا سدھار کر رہتا ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ کرب باطنی اور غلبت  
 اپنے کا سبب ہیں کی اپنی ہی ذات ہوتی ہے۔

جہاں سے زندگی کی گھیر شروع ہوتی ہے وہیں سے وفاق کی کیر بھی نکلتی ہے۔ ان

دولت و خدمت کے حامل ہیں انھیں کھوتا ہے اور عیش و نعمت کے گمراہے ہیں لیکن کربوں ہوتا  
 ہے۔ اس کی ہر فراہش ہمیں ہی سے پسلی کی جاتی ہے۔ محنت و دولت اسے دے دے ہی میں  
 ملتی ہے۔

اس کے سر پر جہاں کی پیدائشی خواہش ہوتی ہے۔ وہ فخر تا اپنی بات اور اپنا کرد  
 سزا نے کی طوطا بنی ہوئی ہے۔ حسب و نسب پر فخر، عورتی توجہ کا احساس اور ذاتی نعمت کا  
 گھمنڈ اس کے فیر کے میں مناسر ہیں۔

بہم و فضل سے شغف، شاملا و اسرار سے دل و رغبت، بڑے مہمانے پر نور و نفاش  
 و درود و نفاش، اصحاب سے محبت اور دشمنوں سے برا مہمانت اس کی طبیعت کے نمایاں  
 عناصر ہیں۔ وہ مذہبی ہوتا ہے اور رحم دل بھی، جس پر مہراں ہوجانے سے اہل مال کو تباہ  
 اور میں پر عتاب آجائے اسے بنا دین سے آگاہ کرنے میں سخت سنگدلی سے سرگرم کار ہوجاتا ہے۔  
 یوں ہوش مند، دانا، مردم شناس ہوتا ہے۔ اس کے باوجود غرور و نفیس، خواہش ستا  
 دنیوی، اہلک اور عالی نشی کا گھمنڈ، ایسے عناصر اس کی طبیعت میں اعتدال سے قدرے وافر  
 ہی ہوتے ہیں۔ وہ اپنے گد مہما بین اور شفا خواں اور باب غرض کا ایک عقو مرتب کر رہا ہے  
 جس کی دنیوی ضرورتوں کی کفالت وہ جیتر اپنے ہی ذمے سے لیتا ہے۔ وہ چاہک دینی سے  
 ان کی خدمت اور صلاح مشورے سے کام تو لیتا ہے مگر یوں کہ ان میں اپنی حقیقی تقدیریت کا علم بھر  
 احساس نہیں ہونے دیتا۔ اس کی سیاست و دانا کا یہ عالم ہوتا ہے کہ نہ صرف ان لوگوں کو  
 اپنا لیتا ہے بلکہ ہمیشہ اپنی کرم فراہمیں کا منہ بن احسان رکھتا ہے۔

نظم و نسق کے کاموں سے اسے گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ دست و پور اور کشادہ دلی سے  
 اپنے ملے اور کامندوں سے پیش آتا ہے۔ ان کی غمخیزیوں کو سہارا دیتا ہے اور کمر و دوڑوں سے دوڑ کر کرتا  
 ہے جس کے باعث اس کے ارکان عمل بڑی جانفشانی اور وفا داری سے اس کی خدمت  
 کرتے ہیں اور دلی سے اس کے مفاد کا خیال رکھتے ہیں۔

ایسا شخص فی الجملہ مالی حوصلہ، قیام بنظم، دیار و سفر، مزدور چاہکدست و نیاس اس اور  
 مردم شناس ہوتا ہے۔ دنیوی جاہ و جلال کا تقاضا اسے نفاعت کے جوہر سے ماری ہی لگاتا ہے





اگر یہ ناسل بہت ہی زیادہ ہو تو ایسے شخص کا خدایا ہی محافظ ہے۔ اس کی طبیعت کی بانی اور کردار کی نااستحسانی کے ایسے ایسے کرشمے دیکھیں جن سے جی جن کی توقع ان ہی افراد سے کی جاتی ہے ان کا داغ کاؤٹ ہو چکا ہو۔

جب زندگی کی لکیر داغ کی لکیر سے غیر متصل ہو اور وہ اپنی خاصیت سے شوش و سیکس زندگی یا داغ کی لکیر سے ایک یا ایک سے زائد شاخیں نکل کر دوسری لکیر سے مل جائیں تو یہ قندہ لاپ ہے (نقشہ نمبر ۱۱)۔

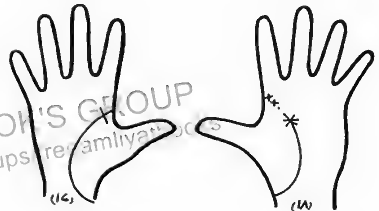
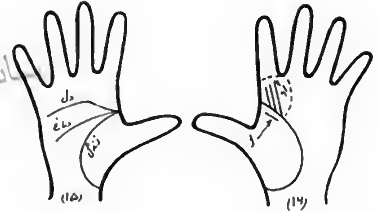
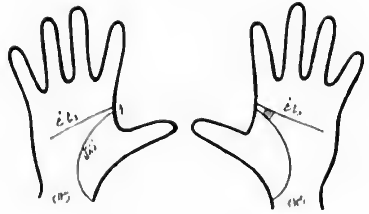
ایسی شخصیں بے مہی، انتشار، نامعنی طبیعت کے حق میں کسی کام کو نہیں دیتی ہیں۔ اگرچہ طبیعت میں بے مہی کا عنصر تو رہتا ہے مگر اس کی شدت میں نمایاں کی واقع ہو جاتی ہے۔ دنیاوی فکرو امتیاد کے امانت کے باعث مزاج استوار ہو جاتا ہے۔ اور بعض حالات میں اگر ایسا شخص غیر ارادی طور پر غیر متدل قول و فعل کی طرف مائل بھی ہو جائے تو آپ سے آپ کوئی داخلی صلاحیت اس میں ایک نوع کا عموماً عنصر پیدا کر دیتی ہے جس کے باعث وہ انسانی فطرت نامہ اندر کبھی متاثر نہیں ہوتا ہے۔

زندگی اور داغ کی لکیریں اگر متصل آفاذ کریں اور دل کی لکیر نیچے کی جانب اس قدر جھکے کہ وہ بھی ان سے مل جائے تو یہ نہایت مخوس لاپ ہے (نقشہ نمبر ۱۲)۔

ان تینوں لکیروں کا آغاز میں ایسا اتصال اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس شخص کے ہاتھ میں ایسا لاپ ہے اسے مرگ ناگماں کا شکار ہونے کا خطرہ ہوگا، اور یہ کسی شدید صدمہ یا ناگوار حادثے کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہ بتاتا کہ کس عمر میں ایسا ہوگا آسان نہیں ہے۔ ایسا شخص جو اس مرگ بھی ہو سکتا ہے اور ہزار سال بھی۔ یہ نشانی ممکن ہی بتاتی ہے کہ موت کیسے واقع ہوگی، بھٹکی کے فوسرے نشانات سے وقت اور زمانہ حادث کا پتا لگ سکتا ہے اور یہ مارت و شوق کے بغیر حالات سے ہے۔

**زندگی کی لکیر کو قطع کرنے والا خاص نشان**

زندگی کی لکیر سے پہلی انگلی کے نیچے ایک واضح شاخ نمودار ہو اور گرد کے بعد اس کی



ظرف بڑھ کر ختم ہوتی ہوئی نظر آئے تو یہ بتایا ہے کہ زندگی کے ابتدائی زمانے میں والدین باخاندان کو دیوئی ووشن حاصل ہوتا ہے۔ اس کا خوش گوار اثر خاندانی حیثیت پر بہت سی حوصلہ افزا ہوتا ہے۔ نیز اسی عمر میں صاحب سلامت کی اپنی تعلیم و تربیت کا باقاعدہ اور مزید انتظام میں ہوجاتا ہے۔ جس سے اس کی آئندہ زندگی کے سونے کے امکانات بہت بڑھاتے ہیں (نقشہ نمبر ۱۰)۔

تساثر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ گھر کے محدود ماحول سے باہر کی دنیا میں نکلنے کا موقع مناسب ہو گیا ہے، اور ایسا شخص اپنے گھدہ پیش سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ اس کی فہم و فراست میں نئے تجربات کا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ الغرض اس کی ذہنی نشوونما میں یہ پیشہ شگ بین کا علم رکھتا ہے۔ نیز شعوری طور پر ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس کی ایک نگرانی حیثیت بھی ہے اور اس دریافت کا اس کے کردار و نفسیات پر زبردہ اثر ہوتا ہے۔

اس شان کے بعد اگر مزید شاخیں زندگی کی کلیہ سے خود بر کر اور پوری طرف بڑھتی ہوئی دکھائی دیں تو یہ بتاتی ہیں کہ درجہ بدرجہ اہم تعلیمی مراحل سے ناپاں کامیابی کے ساتھ بڑھتا چلا جائے۔ نیز یہ بھی بتاتی ہیں کہ اس کے اہل خاندان بتدریج فلاح و سربسوسے بہرہ ور ہوتے جاتے ہیں۔ اس فزونی خاندانی سے اس کی خود اعتمادی، انفرادیت پر مزید خوشگوار اثرات مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں (نقشہ نمبر ۱۱)۔ بعض مضمون میں زندگی کی کلیہ کے متوازی کچھ عقائد سے آلودہ رہی جانب، ایک واضح فکر آواز کے بعد سے کچھ فاصلے تک اس کا ساتھ دیتی ہے۔ ایسی کلیہ بہت ہی اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ آواز کے اس نازک اور فرہنگ پرورد میں یہ کسی قوی عزیمت کی گمراہی کی علامت ہے۔ مزید یہی بہت اور خوش گوار اثر کی آئینہ دار ہے جس کا نفسیاتی استفادہ طبیعت میں ایک خاص قسم کی حکمی اور احساس کا کام دیتا ہے۔ اب شخص گھر پر ایک عجیب و غریب یاد کی طرح دل میں جاگزیں رہتا ہے (نقشہ نمبر ۱۲)۔ اگر یہ متوازی فضا زندگی کی کلیہ سے بہت ہی قریب ہو تو قریبی رشتے دار کی رحمت و شفقت کو پتا دیتا ہے اور اگر کہہ سکتے ہیں تو یہ ایسے فرد کی طرف اشارہ ہے جو اگرچہ قریبی قریبی ہوتا مگر اہل خاندان سے اس کا رابطہ موقوف خاصا قریبی ہوتا ہے (نقشہ نمبر ۱۳)۔

زندگی کی کلیہ کو آواز کے قریب آنے لگنے کی بڑی طرف اگر ایک کلیہ قطع کرے تو یہ بھی کہ اتیام میں کسی ایسے واقعے کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کے باعث بہت ہی دلی کوفت ہوتی ہے۔

ایسا واقعہ کسی ایسے شخص سے متعلق ہوتا ہے جس کا تعلق خاندان سے بہت قوی ہوتا ہے۔ بیشتر یہ کسی فرد خاندان سے بدسلوکی کی نشانی سمجھی جاتی ہے۔

ایسی علامت کا نفسیاتی اثر بہت خواب اور درد یا ہولکے اور حقیقت قریب ہے کہ ایسے شخص کی ہوشگوار یاد بہت دلی تک دل میں رہتی ہے اور ایسا تاثر چھوڑ جاتی ہے کہ زندگی کی گزر گاہ میں جب بھی کسی ایسے شخص سے واسطہ پڑتا ہے جو شکل و صورت یا عادات و فضائل میں اس سے مشابہت رکھتا ہو تو حامل نشان کو غیر ضروری طور پر آپ سے آپ خصوصے کے شرب کا احساس ہونے لگتا ہے اور وہ داخلی طور پر بلاغت کے لیے مستعد ہوجاتا ہے (نقشہ نمبر ۱۴)۔

ایسا نشان جب بھی بچے کے قریب دیکھا جائے تو کسی حضور کو پہنچنے سے پہلے والدین یا خاندان کے بزرگوں کا فرض ہے کہ متعلقہ فوج کو دل میں گھر گھر کا ہونکال دینے کی کارگر کو کش کریں۔ ان کی بروقت توجہ اور صلاحی سے متعلقہ فرد واقعی نیاں کاری ناکامی کی باسکتی ہے اور بے عمل کر حامل نشان غمت و دشت سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اگر اصلاح مال نہ کی جائے تو اس کا اثر غیر شعوری طور پر صاحب اور غنات پر کچھ اچھا اثرات نہیں ہوتا۔

زندگی کی کلیہ شروع میں اگر کئی چھٹی ہو تو تعلیمی ایام میں بایں کا تسلسل بن جاتے ہیں اور اس پر وہیں تارے کا یا خط کا نشان بھی نظر آئے تو سخت بریاری یا مادے کا خطرہ لاحق ہوجاتا ہے (نقشہ نمبر ۱۵)۔

سب سے زیادہ خواب نشان زندگی کی کلیہ کا ابتداء میں زنجیر وار ہونکے۔ ایسی صورت میں بھی ایسا رنگ کا نشان بن جاتا ہے کہ نشوونما میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور جسم میں توانائی آنے کی نہیں پاتی۔ ایسا بچہ بڈیوں کا بچہ رکھائی دیتا ہے (نقشہ نمبر ۱۶)۔

زندگی کی کلیہ کے آغاز سے متعلق باہر کی طرف چرخی کا سالم چھوٹا نشان دکھائی دے تو یہ بچہ فوج کے بعد ریش کا مقام بدل جانے کی علامت ہے جس قدر ایسی چرخیاں ہوں گی اتنی ہی تبدیلیاں ہوتی رہیں گی۔ ایسی نشانیاں اگر بڑے بچوں کے ہاتھ میں نظر آتی ہیں جس کے باپ کے کاہل یا دلالت یا ایسے ہی امور کے باعث تباہی دہتے ہیں (نقشہ نمبر ۱۷)۔

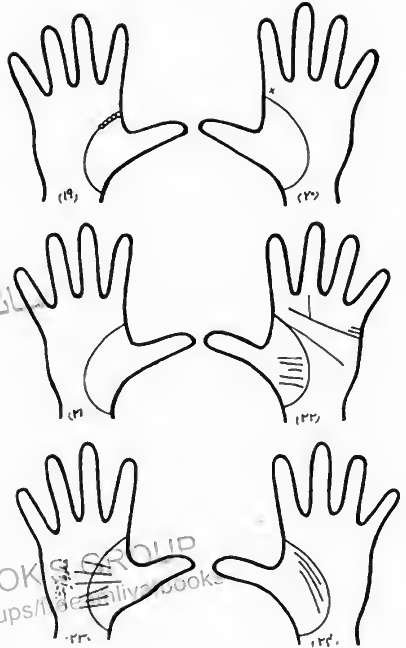
ایسے متوازی کس اکثر بچے کی زندگی میں ایک قسم کی اضطراب کی کیفیت پیدا کر دیتے ہیں

اور پے درپے ماحول کی تبدیلیاں اس کی نشوونما کی راہ میں کسی حد تک غیر مفید ہی ثابت ہوتی ہیں۔  
ذہنی مزاج کے اس دھنسلے دور میں مسمانی وقت بدل کا ایسا مسلسل بحیثیت خاطر اور طبیعت کے عمل کو  
کے لیے کوئی خاص طور پر نامزد بخش نہیں ہوتا۔

ایسے تبدیلیوں کا ایک خوشگوار پہلو یہی ہے اور وہ یہ کہ طبیعت میں شروع ہی سے گونا گوں  
حالات سے ہم آہنگ ہونے کی صلاحیت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور آگے چل کر نشیب و فراز زندگی  
سے اچھی طرح مدد برآ ہونے کی استعداد ابھرتی ہے۔

غیر متین قیام کے باعث بچپن میں بہت کم ہی محکمہ دست بنائے جاسکتے ہیں جس کی وجہ  
سے بولہاں اور جرائی میں "مقیم زندگی" کی خواہش بڑھ جاتی ہے اور عام طور پر ایسے کام یا طرز حیات  
کی طرف طبیعت خود سے مائل ہوجاتی ہے کہ جس کا تعلق ایک متین قیام گاہ اور مستقل رہائش سے ہوتا ہے  
یہ یکسر جب سال اور بے عیب یا دوسرے نشانات سے متحرک نازک سے اور شروع ضعف  
انچھوڑ دینے اور گہرا ہوتو ایسا شخص مقام پیدا نہیں ہی میں نشوونما پاتا ہے۔ اس کی طبیعت میں ایک  
قسم کا استحکام پیدا ہوتا پہلا جانتے اور گھر اور گھر والوں سے سوانست میں گہرائی اور اعتماد کے پہلو  
ابھرتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا دل گرد و پیش اور اتار ب کی جیت کے فطری جذبے سے معمور رہتا  
ہے (دانش نمبر ۲)۔

درحقیقت وہ اپنی ایک چھٹی سی دنیا بنالیتا ہے۔ کھیل کود کے ساتھیوں سے ربط اور  
تعلق استوار کرتا ہے اور بچپن کے بے موسم کا اثر اس کی تمام زندگی پر ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت  
ماحول میں کسی قسم کی اہم تبدیلی سے منتشر ہوجاتی ہے اور جب تک اچھی طرح بالغ نہیں ہو پاتا ہے  
باہر کی دنیا سے کتنا سابقہ نہیں پڑتا یہی وجہ ہے کہ زندگی کے کٹ پھیل اور گونا گوں حالات  
سے مطابقت اور ہم آہنگی کی صلاحیت کم ہی ابھرنے پاتی ہے۔ یہ مختلف افراد اور ماہری جگہوں سے  
اُسے اجنبیت کا احساس ہوتا ہے اور یہی حالت یا تبدیلی سے وہ ہٹا گریز کرتا ہے کہ جس میں اس  
کے ماحول کا فوس اثر نہ ہو۔ وہ درحقیقت ایک متین ماحول کا وہی ہوتا ہے اور غیر محسوس طور پر  
اپنی عادتیں اختیار کرتا جاتا ہے جو آگے چل کر اس کے طرز حیات کا محور بن جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں  
کامیاب نامہ ضرور ہوتا ہے اور وہ یہ کردہ ہے کہ وہ خود اور مفید قسم کے فضا کی گواہی دینے کی کوشش





کہتا ہے جن میں انہوں سے قُرب، احباب سے محکم رابطہ اور گود پیشی سے گہرے لگاؤ کے فائدہ حاصل ہوتے ہیں۔

زندگی کی گھیر کے بیان میں اس سے قبل ولادت اور پہلی سے متعلقہ جیدہ حالات کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ اب آئے دماغی برسوں سے متعلق احکام کے لیے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عمر کے تینوں کے طرین کا رد یا ماننا جانتے ہوئے کسی معلوم کام کے کسی علامت کا اثر کسی دماغ میں رونما ہوگا۔ عمر کے تینوں کے زیرِ مشققت اس فن کی عملی اہمیت بہت کم رہ جاتی ہے بلکہ فاضل اور ذہنی کسب کا باعث بن سکتی ہے۔

وقت کی نسبت غیر متعلق ہے۔ انسانی احساسات و عزم کا اس پر قطعاً کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ دن اور رات ماہ اور سال ایک تینوں کے ساتھ باہم دوامت گہرے چلے جاتے ہیں۔

عمر کے اوقات ہمارے احساسی مسرت کے باعث ہمارے زعم کے مطابق بلند گر جاتے ہیں اور مشکل کے لیے طویل تر ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر یہ عمل ہمارے ذاتی احساسات کا تابع ہے تو وقت حقیقت اپنے بے بدل تینوں کے ساتھ دماغ ہے اور کوئی خاص وقت و فضاء اداں سے زیادہ اور ذہنی کم وقت میں ضرور مزید طے کرتا ہے۔

دستِ شناسی کے بعض متعینوں کا خیال ہے کہ پہلی، جوانی اور بڑھاپے کے سالوں کے لیے زندگی کی گھیر کے یوں محسوس نشان لگے جاتے ہیں کہ ابتدا کے دس سال کے لیے جس قدر گھیر کا محسوس وقت کیا جائے وہ جوانی کے دس سال سے بہت زیادہ ہوا اور بڑھاپے کے مقابلے میں بہت ہی فاضل ہو۔

اس طریق کار کا سب سے نمایاں نقص یہ ہے کہ وقت کو احساسات انسانی کا تابع قرار دیا گیا ہے بلکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ وقت آزاد ہے، بے متعلق ہے اور اس کی گزراہ اہل اور ناقابلِ ترمیم و تبدیلی ہے۔ وقت کی حقیقت متعین ہے اور ہر جہ سے بے نیاز ہے۔ ہمارے انسان داس پر فاضل ہیں کہ اس کی روش متعین کسی قسم کی تبدیلی پیدا کر سکتے ہیں۔ اپنی ضرورتوں اور کاموں کے سلسلے میں اس سے ایک پائے کے طور پر استفادہ کر سکتے ہیں۔ جو کہ وقت غیر متعلق ہے اس لیے اس کی نمایاں تعداد یا پیمانہ نہیں جناب انسانی سے غیر متعلق

ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے تذکرہ بالا نظر بد تینوں وقتی کی کبھی حمایت نہیں کی۔ میری رائے یہ ہے کہ زندگی کی گھیروں پر وقت کے تینوں کے بارے میں افواہات کی نشان دہی مساوی تفاوت، ہی کی صورت میں درست ہو سکتی ہے۔

اہل ہندو کے اہل تینوں عمر کے چند ایسے طریقے رائج ہیں جو اس اصول کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور تجربی اسی بات کا ثبوت ہے کہ بچپن کے دس سال بڑھاپے کے دس سالوں سے ذیلے ہوتے ہیں نہ ہی جوتے۔ یہیں دونوں زمانوں کے لیے زندگی کی گھیر کی مساوی حصوں میں تقسیم ہی درست ثابت ہو سکتی ہے۔

## عمر کے تینوں کا طریقہ کار

عمر کے تینوں کا جو طریقہ کار میں اپنی زندگی میں استعمال کرتا ہوں اسے سمجھانے کے لیے ایک طویل بحث اور تفصیلی بیان کی ضرورت ہے۔ اور یہ مطالعہ عمومی دستِ شناسی کے لیے شاید زیادہ مفید ثابت نہ ہو سکے۔ بہر کیف محنت کے ساتھ اوقات کا تینوں مشق اور تجربے کے بغیر معاملات سے ہے اور کم و بیش یہی اس سالہ عملی دستِ شناسی کے بعد بھی ہی ماننا پڑتا ہے کہ بے محسوس صورتِ نسبتِ اہل ہی ہے، اور ہر قسم کی تربیت اور تجربے کے باوجود بھی ذہن انسانی فطری سے مترا نہیں ہے۔

مقام استعمال کے لیے میں نے اپنی انگریزی کتاب *HOW TO READ HANDS* میں طریقہ مفروضہ کا یہی طریقہ کار کام کی نودے گھیروں پر دس سالہ زمانے کے مطابق نشان دہی کی جا سکتی ہے، اہلانی ذکر کیا ہے۔ یہ تاہم قابلِ طریقہ کار ہے۔ نام فہم اور مفید ہونے کے باعث اس کا اب قدرے تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔

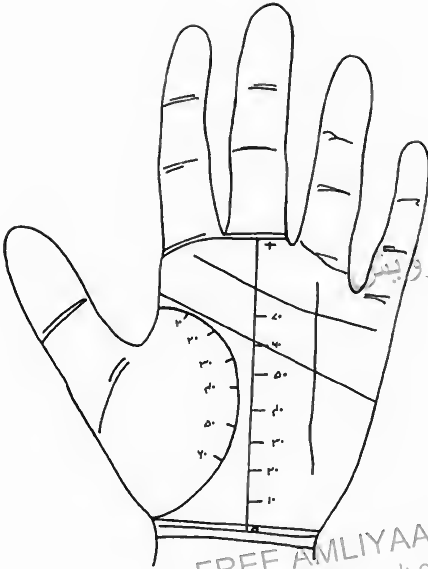
دماغی زندگی میں جہاں تفصیل سے مشق ہے وہاں سے ایک گھیر بنتی ہے۔ یہ تفصیل کی انسانی طوالت کی اہلانی مدد ہے اور تینوں زمانہ کے غلط انداز سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ تفصیل میں کوئی سے تحقیق ہوتی ہے، وہاں پر کوئی میں دو مبینہ مانع اور گہری نگہیں نقش ہوتی ہیں۔ یہ کوئی کی گھیر کوئی ہیں۔ سب سے اوپر کوئی گھیریں تمام پودا ہوتی ہے ہر کوئی اور تفصیل کے درمیان تبدیلیاں

کا حکم رکھتا ہے۔ کھائی کی یہ بالائی کیر قسبیت زمانہ کے معاملے میں بڑی اہم تصور کی جاتی ہے۔

جب درمیانی انگلی کی ترسانی گہری کیر متعین کر لی جائے اور کھائی کی بالائی کیر کی بھی سمیت کے ساتھ نشان دہی ہو جائے تو ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لیتا جائیے۔ فرض کیجیے کہ یہ فاصلہ ساڑھے چار انچ لیا ہے۔ تو جب یہ لمبائی درست طور پر معلوم ہو جائے تو اس کے بعد ان دونوں خطوط کے درمیانی فاصلے کا نصف لے لیا جائے۔ اگر کھٹے کے نیچے زہرہ کا پُر کوشت اُچھا واقع ہے۔ اس کی کیر کے گرد زندگی کی کیر ایک واضح قوس کی صورت میں نقش ہوتی ہے۔ پتیلی کی نصف لمبائی کی جہاں پر نشان دی ہوتی ہے، وہیں پر زندگی کی کیر پر ایک نشان لگایا جائے۔ طریقہ عشرہ کے مطابق یہ نشان زندگی کی کیر پر چالیسویں سال کا پتا دیتا ہے۔ جب چالیسواں سال متعین ہو جائے تو وہاں سے زندگی کی کیر کے ابتدائی مقام کی طرف چار سواری حصوں کی نشان دہی کر لی جائے۔ اس کے تین حصے نہیں، بیسویں اور دسویں سالوں کے مساوی حصے نشان زد کر دیے جائیں۔ اسی پر مبنی سے چالیسویں سال سے آگے دس دس سالوں کے مساوی حصوں پر نشان زد کئے جائیں۔ یہ چالیسویں سال کی اصل کی نشان دہی ہوگی جب پتیلی کی لمبائی ساڑھے چار انچ ہو تو کھری کیر پر دس دس سالہ تفاوت نصف انچ کی طوافت کے برابر ہوتا ہے۔ عام قانون میں یہ میزان درست ہی ثابت ہوتی ہے۔ تجربہ اور مشق و صدمت سے اس پر مبنی میں ضروری ترمیم و تیسرے کا طریقہ رفتہ رفتہ آجاتا ہے اور واردات و توقعات کا سال و زمانہ سمیت کے ساتھ بتایا جاسکتا ہے۔

یہ درست ہے کہ جو طریقہ کار میں اپنی عملی درست شناسی میں استعمال کرتا ہوں اس کے ذریعے سے مہینوں اور ہفتوں کا اندازہ بھی بیس رعایت میں ممکن سمیت کے ساتھ لگایا جاسکتا ہے۔ مگر جب کہ اگر پُر کوشت ہوں اس کی تفصیل کا یہ عمل نہیں اور چونکہ اس کی تفسیم کے لیے بڑی محنت اور عمل راہنمائی اور مشق و کاوش کی ضرورت ہے اس لیے یہاں ہی مناسب ہے کہ کمال و دفعہ کا تعین کرنے کا طریقہ اپنی طرح سمجھ دیا جائے اور اگر اسے محنت اور مشق دینی ہے عملی طور پر استعمال کرنے میں کامیابی حاصل ہو سکے تو یہی بہت قابل تشہن امر ہے۔

طریقہ عشرہ سے جب دس سالہ وقفہ کی نشان دہی ہو جائے تو ہر دفعہ کو دس مساوی حصوں میں تقسیم کرنے سے ایک ایک سال کا اندازہ معلوم ہو سکتا ہے۔ جب زندگی کی کیر پر سالوں کے نشان ثابت



کی نشان دہی مکمل کر لی جائے تو دوسری اہم نگہ جو نادر حالات و واقعات کے سلسلے میں بڑی اہمیت رکھتی ہے، پر مبنی عمل درآمد کیا جائے۔ یہ گہرے قسمت کی نگہ ہے۔

قسمت کی نگہ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اس کا فطری مقام آغاز وہ حقیقت ہے جو کائنات اور مومن کی سطح کی کائناتی یا بالائی نگہ سے نشان دہی کرتی ہے۔ عام طور پر قسمت کی نگہ اس مقام سے کچھ اوپر بٹ کر ہی شروع ہوتی ہے اور یہ بھی مابان لینا چاہیے کہ اس کا فطری مقام اختتام وہ قدرِ فاضل ہے جو درمیانی انگلی اور انصاف کے باہن ایک گہرے خط کی طرح نقش ہوتا ہے لہذا کائناتی نگہ کیسے سے اس گہرے خط تک جو درمیانی انگلی کے تحت واقع ہے اس سارے حصے پر طریقہ مشورہ کے مطابق نشانات لگائیے جائیں۔ اس امر کا خیال نہ کیا جائے کہ قسمت کی نگہ موجود ہے کہ نہیں۔ جب دس سالہ وقتوں کے نشانات لگائیے جائیں تو پھر ایک ایک سال کے برابر کے وقتوں کے نشانات لگائیے۔ اب سال بہ سال کے نشانے کے معائنہ نشانات کے تفتیش سے کسی خاص سال کے بارے میں سہولت سے پتا لگایا جاسکتا ہے کہ اس سال میں کس قسم کا واقعہ یا حادثہ ہونے والا ہے۔

واقعات کا نادر معلوم کرنے میں اب آسانی ہو جائے گی۔ مثال کے طور پر زندگی کی نگہ سے ایک شاخ نکل کر اگر کسی انگلی کی جانب جاتی ہوئی دکھائی دے تو اس کی علامت زندگی میں ترقی اور دنیاوی فروع کا پتہ دیتی ہے۔ اگر یہ بالائی شاخ عمر کے بیس سال سے خود ہوئی ہوئی نظر آئے تو حکم لگایا جاسکتا ہے کہ مابان نشان کی بیسویں سال میں ترقی ہوگی۔

اسی طرح اگر زندگی کی نگہ سے باہر کی طرف متشکل ایک چرخی کا نشان دکھائی دے تو صاحب کی عدت اگر وہ بیسویں سال کے وقفے میں نقش ہو کر تو یہ کیا جاسکتا ہے کہ مابان نشان اپنی عمر کے بیسویں سال میں ایک مقام سے دوسرے مقام پر چلا جائے گا اور یہی نگہ کی گہرے خط کے لیے ممکن و فیہر حاصل کرے گا۔

حرف کے بارے میں تین کا طریقہ اس طرح ذہن نشین ہو جائے تو اس کی عملی مشق کے لیے احباب و اقربا کے اہل وقت کے نقشہ ہمت کی مہینہ ثابت ہوتے ہیں۔ جب یہ صلاحیت بروستے لگے تو پھر دوسروں کے اہل وقت کو دیکھیں، یہ بھی مہینہ ثابت نہیں، مگر شروع شروع میں اپنی زندگی کے ہفتہ

دیکھنے مناسب ہیں۔

یہ بات بہت اہم اور غرض طلب ہے کہ دست شناسی نظری شے نہیں ہے۔ یہ ایک عملی فن ہے اور محنت، شاد، وسیع تجربہ اور مشق و تربیت کے بغیر اس میں دسترس حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ اس میں کثرت و کثافت کا کوئی دخل نہیں۔ اس لیے بڑی احتیاط اور ذہنی داری سے ابتدائی نشانات مشق میں قدم لگانا چاہیے۔ درجہ کچھ بعد میں یہی کرنا چاہیے اور نا تجربہ کاری کی وجہ سے گمراہ کن و دکھنا ساز قسم کے احکام و نتائج کے باعث ندامت و اٹھانی پیڑے اور دوسروں کو اذیت پہنچے۔

حاجت انسانی کے بارے میں پیش گوئی یا احکام لگانا بہت ہی نازک امر ہے۔ اس کا احساس عام لوگوں کو بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ عارفی قسم کے کم اندیش شوقیہ یا خود دیکھنے والے بعض اوقات اپنے احباب کے دلوں میں ایسے دیر پا مضمر اثرات ڈال دیتے ہیں جن کے باعث ان افراد میں ایک مستقل غم و غمناک ہوتا ہے اور وہ اندر ہی اندر اس فکر میں گھٹنے پٹے ہیں۔

گوشہ پچاس سالہ عملی دست شناسی کے دوران میں سینکڑوں ہزاروں افراد کے غلبہ سے مجھے اس نوع کے غمناک نکالنے کے سلسلے میں بڑی بڑی دقتیں اٹھانی پڑی ہیں۔ اس قسم کا ایک واقعہ مجھے بہت ہی بھی درپیش ہوا۔ ایک کامیاب تاجر کسی معاملے سے متعلق حباب مشورہ ہوتے۔ حسب و خود میں نے ان کے دونوں ہاتھوں کے نقشہ اُتارے، تاہم یہ دولت پوچھی اور نقشوں پر عمر کے نشانات لگانے کے بعد ان کے سابقہ حالات، بیان کیے۔ اس کے بعد ان کی مالیت عمر کی نشان دہی پر پہنچ کر معاملہ زیر بحث کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے انھیں مشورے اور احکام پیش کیے۔

حساب اور نشانات کی رو سے ان کے جاریہ و درجہ حیات کے تین سال کے قریب کا زمانہ مشکلات کا اور باقی تھا۔ اس کے بعد ان کی زندگی کا کامیاب ترین دور شروع ہونے والا تھا۔ جس میں عزت، دولت، اعلیٰ درجہ کا معاش و دنیاوی خوشیوں سے انھیں بہرہ وافر میسر ہونے کے بعد ان کی حالت تھی۔ یہ خوش حالی کا دور کم و بیش دس سال کے عرصے پر محیط تھا۔ میرا تجویزہ عالی اور احکام سن کر وہ بے حد حیرت زدہ ہوئے۔ جہاں تک زیر غر میں

کا تعلق تھا وہ اس کے باسے میں کافی مطمئن ہوئے۔ جس کی قابلِ دہی بھی کر میں اپنے مخرج سے کبھی نہیں پرچتا کردہ کیا ماننا چاہتے ہیں۔ بطریقِ کار یہ ہے کہ آغازِ حیات سے مالِ نکس کے حالات بیان کر دیتا ہوں اور مالِ پہنچ کر اہم عزائمات پر تفصیل سے بحث کرتا ہوں۔ اور چونکہ رُجرع کرنے والا شخص کسی اہم ضرورت کے تحت ہی آتا ہے، لہذا اس کے معاملہ حاضر پر آپ سے آپ روشنی پڑتی باقی ہے۔ جو عزیزان کے کہنے کہنے میں نے ان کے علاوہ پیش پران تاجر حضرت سے تفصیلی بات کی تھی اس لیے وہ بہت زیادہ متاثر بھی ہوئے اور خوش بھی۔

مگر جہاں تک ان کے آئندہ دس سالہ دورِ کار کی کامیابی کا معاملہ تھا، وہ اس سلسلے میں بہت ہی مشکوک تھے۔ مجھے دیکھ رہے تھے۔ کہ دورِ سکوت و فکر کے بعد انھوں نے نہایت اعزاز کے لیے مجھے دوبارہ اس آئندہ دس سالہ آجے دور کے باسے میں بندہ حاضر کرنے کی درخواست کی۔ میں نے مکرر دہی احکام سنائے۔ ان کے مشکوک ہونے سے صافِ خاطر ہوا کہ وہ اچھے سے گئے ہیں۔ پھر فرما کر مزید وقت کے بعد واپس آئے۔ آپ نے میرے حالات کے باسے میں اور گزشتہ حالات کے سلسلے میں مجھے مدح و تحسین سے ہر واقعہ بیان کیا ہے مگر آئندہ کے باسے میں مجھے کسی چیز ہے کہ آپ کو حجاب ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ میری بیوی اس دور کے خاتمے تک ہی جینے کی امداد شایہ گھر کی خوشی اور امداد و دھرم دوسری شادی سے ہی حاصل ہو سکے گی،

اس کے بعد ایک منتقلی بحث ہو چکی جس کے دوران انھوں نے بتایا کہ ان کے ایک بہت ہی عزیز دوست نے جو دستِ شامی میں کافی فکر رکھتے ہیں، بتایا ہے کہ مگر کے پانی میں اس کے بعد ان کی دوسری شادی ہوگی، بہت اصرار کے بعد ہی انھوں نے اس بات کی وضاحت نہ کی اور انھیں ہی باوجود نا پرکار ان کی بیوی کا اشتہال ہو جانے کا۔

مصلحت کے پیش نظر میں نے ان سے زیادہ بہت مذکی۔ جرات ان کے دل میں بیڑی تھی اس کا ناک آئین کام نہ تھا، اور وہ کم میں کھٹے چلے جاتے تھے۔ بہرِ کرم میں نے ان کے دستِ شامی دوست سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ وہ بہت متاثر ہوئے اور جانے سے پہلے آئندہ احوال کو اپنے دل میں لکھ کر بددعوت دے گئے۔ وہ شام بڑی یادگار اور دل چسپ تھی۔ ان کے وسیع اور شاندار موقوفہ پر بھی گئی

سرور آئندہ تاجروں سے ملاقات ہوئی اور اس کا اثر میری پرکٹس پر بہت ہی خوشگوار اور مفید پڑا۔ جب کہانے سے فراغت کے بعد ان سگریٹ کا دور شروع ہوا تو ان کے دستِ شامی دوست میرے قریب آ بیٹھے۔ فن پر تبادلہٴ خیالات شروع ہو گیا۔ یہ سلسلہ ماہِ دو تین مہینوں تک جاری رہا۔ بعد اس میں تمام مہانوں نے بڑی دل چسپی سے جعہ لیا۔ میزبان کے ہاتھوں کے نقشے میں مسلمان ساقی لے آیا تھا۔ موقعِ عمل دیکھ کر گفتگو کا رخ عملِ دستِ شامی کی طرف موڑتے ہوئے میں نے وہ نقشے میرے پیش کیا کرتے ہوئے انھیں ترفیہ دلائی کہ مجھے مختلف علامتوں اور نشانوں سے متعلق اپنے طریقِ کار کی تعلیم دیں۔ میرا انداز گویا باہم و گنہگار ملی کا پہلو ہے جوئے تھا اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ اس پر نابل ہو گئے۔

اس وقت بھی مہمان اور اہلِ خانہ ہمارے گرد جمع ہو گئے اور عیبِ ذوق و ذوق سے اس تجربے کا مشاہدہ کرنے لگے۔ پہلے پہل انھوں نے ذرا احتیاط اور کمرنگی سے کام لیتے ہوئے چند کام دکھائے جو عمومی حیثیت رکھتے تھے، اور دستِ شامی سے ہیں نے بہت بزمائی تو کچھ کچھ افسانہٴ اجرات کے ساتھ گریں پڑھنے لگے۔ ان کا ہم محدود و دشمن محدود تھی۔ پورے ٹکے اور کباب تاجر تھے۔ نفسیات میں دلِ خدا اور دمِ شامی ہی تھے۔ اس لیے بہت سی باتیں تازہ اور نئی باتیں چاکری سے درست کر لیتے تھے۔ عمومی امور سے گزر کر جو ہی انھوں نے واقعات پر تبصرہ شروع کیا میں نے پہلے ہی فقرے پر روک دیا۔

”بھیک میں ایک بیلوی آئی تھی۔ غور کیا تھی۔ مگر بیان گئی۔ ذرا علامت کی نشاندہی کیجیے۔ میں نے عرض کیا۔ انھوں نے زندگی کی کئی کچھ سولہ سو سال کی عمر کے انداز سے پر نشان دی کی۔ اس پر میں نے انھیں مگر کے تین کے لیے نشانات دکھانے کی ترغیب دی تو انھوں نے مذکورہ علامت کے قریب سات برس کا بس نشان کیا۔

اس طرح انھوں نے اپنے زلم کے مطابق گزشتہ چھ سات واقعات بیان کیے اور میری درخواست پر بہرہ ور قے کا سال بھی نشان زد کر گئے۔ بالآخر اس نشان پر پہنچے جسے وہ شادی کا سال بتاتے تھے۔ پھر اس علامت کی طرف اشارہ کیا جسے وہ شریکِ حیات کے گورہانے کی نشان دہی کرتے تھے اور اس عمر کا اندازہ چاہیں سے کچھ قریب بتایا۔ اس کے بعد میں نے نشان پر

نشان اور سال بہ سال ان تمام واقعات کی تفصیل اور تشبیہ کی کہ جو ان ہاتھوں کی گریوں میں نقش تھے۔ کم و بیش بھی ممکن اپنے میزبان کی زندگی کے تمام اہم واقعات سے آگاہ تھے۔ عطا کی دست شناس جس طرح ان کی بوری کے اختلال سے متعلق ملامت کی نشان دہی کر رہے تھے وہ کم و بیش ریت کا ستروں سال بننا تھا اور چونکہ میں نشان بہ نشان بیان کے ساتھ ساتھ سال دو قومی حتمی کے ساتھ بتا گیا وہ میری استعداد پر فخری سے بے حد متاثر ہوئے۔ مگر تھے بڑے ہی شریف انسان اور محدود حق شناس۔ اصلاح احکام کا راز پاتے ہی میزبان سے اپنی غلط پیش گوئی کے لیے نہایت انکسار کے ساتھ اظہارِ ملامت کیا اور صاحبِ مغر ہوئے میزبان بڑے اداس تھے۔ اٹھ کر میری طرف پچھلے اور مجھ سے پچھتے ہوئے بے حد متاثر ہوئے۔ اس کے بعد ہمارے مراسم میں ایک خاص غصہ اور گہرائی پیدا ہو گئی دلی کا کٹنا نکال دیا ہے۔ اس کے بعد ہمارے مراسم میں ایک خاص غصہ اور گہرائی پیدا ہو گئی اور ان کے گمانان اور صلاحات احباب میں بھی بہت احتیاط اور جت کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ اس قسم کے بے شمار واقعات روزمرہ کی عملی زندگی میں میرے سامنے آتے رہتے ہیں اور عطا کی دست شناسوں کی کم اندیشی اور غرور سے ملازمہ احکام بیانی سے ہاتھ دکھانے والے تشفی جیج کی بجائے زحمت فکر کے شکار ہوجاتے ہیں۔

اس قسم کی دلی آزار اور نقصان سالانہ دست شناسی سے سکوت ہزاروں بار بڑھتا ہے آپ کے دل میں اگر ہاتھ دیکھنے کا سچا شوق ہے تو سب سے پہلے اس فن کے مبادیات سے آگاہی حاصل کیجیے۔ جب کچھ کہہ سکیں گے تو ہاتھوں کے نقش جیج کے ان کا شغف نکلیں گے۔ جو ان جوں شوق بڑے گی، احکام نگہنے کی صلاحیت اجاگر ہوتی جائے گی۔

## ہاتھوں کے نقش اُتارنے کا طریقہ

ہاتھوں کے نقش اُتارنے کے کئی طریقے ہیں۔ آسان اور عملی طور پر قابلِ اعتماد طریقہ وہی ہے جو محکمہ پولیس کے شوقہ جرائم میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے لیے چند اشیا کی ضرورت ہے جو اینٹری کی ہر اچھی دکان سے مل سکتی ہیں:

ایک خوب چھاپہ خاندانی سیاہی۔

ایک دودھ پانچ پانچ لٹرا۔

چمک داسط دالے گئے کا ایک ٹکڑا، نواریچ لبا اور چھانچ بھٹا۔

ہاتھ کے نقش اُتارنے کا طریقہ یہ ہے کہ سیاہی کی خوب سے صاف مزور تھوڑی سی سیاہی

گتے کی سطح پر ڈال دی جائے۔ پھر دودھ کے آگے پیچھے کی حرکت سے اسے ہموار کیا جائے۔ جب

سیاہی کی سطح یکساں دکھائی دینے لگے دودھ کی گڑب گڑ سیاہی چپاں ہوجائے گی۔ جب دودھ کی سطح

اور انگلیوں پر گھما یا جائے گا تو ہاتھ کے مختلف حصوں پر یہ سیاہی یکساں طور پر چڑھ جائے گی۔

اب ہاتھ کے مناسب نقش اُتارنے جا سکتے ہیں۔

نقشوں کی صفائی اور صحت کے پیش نظر مناسب یہ ہوگا کہ سب سے پہلے انگلیوں پر

اوپر سے نیچے کی جانب دودھ لگایا جائے۔ جب بڑا انگلی پر نمایاں سیاہی چپاں ہوجائے تو انگوٹھے

پر سیاہی لگائی جائے۔ پھر پتیلی پر دودھ اور نیچے کر کے اس کی تمام تر سطح پر سیاہی ہموار کر لی جائے۔

اس عمل کے دوران میں دودھ کی سیاہی ہلکی یا پھینکی ہوجائے تو اسے گتے پر ہموار شدہ سیاہی پر

پہنچا پھر دودھ لگایا جائے۔ یہ خیال رہے کہ گتے کی سطح پر کافی سیاہی موجود رہے۔ اگر یہ کم ہوگئی

تو قریب سے مزید سیاہی کا اضافہ کر دیا جائے اور اسے دودھ سے یکساں کر دیا جائے۔

سیاہی پتیلی انگلیوں اور انگوٹھے پر دستی بخش طور پر چڑھ جائے تو اس داغ اور نواریچ چورا

یا اس کے نگ بجنگ سائز کا سفید کاغذ کا ایک ورق لیا جائے۔ ایک دبیر رسالے یا اخباری

کاغذوں کی نصف داغ موٹی تہ جمانی جائے اور اس پر سادہ سفید کاغذ کا ورق رکھ لیا جائے پھر

سیاہی سے کاغذ کیے ہوئے ہاتھ کا ورق کاغذ کے ساتھ اس کاغذ پر پھیلا دیا جائے۔ یہ خیال رہے

کہ ہاتھ سورت سے اوپر بغیر تناؤ کے رکھا جائے۔ پھر پانچ ہاتھ سے کلائی کے قریب سیاہ ہاتھ

پر موزن دباؤ ڈالا جائے۔ اس کے بعد دوا میں ہاتھ سے دوا فرمایا ایک انگلی اور انگوٹھے پر

دباؤ ڈالا جائے۔ اس کے بعد دوا میں ہاتھ کو سیاہی کی ہونی پتیلی کی پشت پر رکھ کر مناسب دباؤ

ڈالا جائے۔ اب کاغذ سے ہاتھ نکال دیا جائے۔

مگر دیکھنا اور دیکھنا سے نقش اُتارے جائیں تو ہاتھوں کے پرنٹ صاف اور واضح کاغذ

کی سطح پر تراشیں گے۔ ممکن ہے کہ کبلی مار کو سیاہی نہ ہو۔ دوبارہ سادہ کاغذ سے اچھے نقش

اُترتے ہیں۔ یہ ضمنی مشن کا سطر ہے۔ اس مشن میں کسی ترکیب یا مہارت کی ضرورت نہیں جب ایک لاکھ کا نقش نقلی نقش دکھائی دے تو پھر اسی عمل سے دوسرے لاکھ کا چہرہ آتار لیا جائے۔ شناخت کے لیے نقش کے ایک کے ایک کرنے میں صاحب نقش کا نام اور پتا لکھ لیا جائے۔ اس کے بچے تاہر کچھ دولت بھی لکھیں گے۔ دوسرے کے لیے پرنٹ تیار کرنے کی تاہر کچھ بھی لکھ لیں چاہیے۔

اب طریقہ مشورہ سے زندگی اور قسمت کی کھیروں پر سال بے سال نشان دہی کر لینی چاہیے۔ مہیا کار اوپر ذکر کیا ہے فکر کے نشانات لگانے کے لیے پتیلی کی باٹنی اور زبرین معدن کو حقیقت کرنے والی کھیریں نقش میں صحت اور وضع ہونی چاہئیں۔ پتیلی اور درمیانی انگلی کے مقام اتصال پر ایک واضح کھیر کرنی ہے۔ یہ کھیر نقش میں صحت اور پوری آٹاری مائے کھائی کے قریب دہا جن واضح اور صحت کھیریں پانی مانی ہیں۔ ان میں سے باٹنی کھیر قسمت اہم ہے۔ یہ بھی نقش میں مکمل اور صحت دکھائی دینی چاہیے۔ یہ دونوں کھیریں پتیلی کی فطری حرارت بتاتی ہیں اور مہیا کار کے سالوں کی نشان دہی کے لیے ان کی قسمت اُردہ مقرر ہے۔

جب تفریق پر سالوں کی نشان دہی کی جائے تو امیں ایک خان میں صحت لکھ لیا جائے۔ یہ آئندہ معاملہ اور پرنٹوں کے ساتھ مقابلے اور حوالے کے کام میں کافی فیہ مشابہت ہو سکتے ہیں۔ جس قدر اچھوں کے نقشے جتنے پورے ہو سکیں۔ اسی قدر اچھا ہے۔ دست شامی کی مٹی مشق کے لیے ان سے بہتر نشانہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

اگر مٹی کی جڑ پر ایک گہری اور موٹی کھیر پانی داتی ہے۔ زندگی کی کھیر اور اچھے کی میں نعمانی کھیر کے درمیانی گروشت کا ایک ویزا اُچھا ہے۔ یہ شکر کا اُچھا لکھتا ہے۔

زندگی کی کھیر شکر کی زہرہ کے اُچھا لکھتا کرتی ہے۔ اس کھیر اور اُچھا سے مزیدانی، منی، خاندانی اور دیگر حالات پر اہم اور واضح دعویٰ دینی ڈالی جا سکتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ زندگی کے تمام اہم واقعات و حالات کا اسی مٹی سے کافی حد تک قابل اُچھا و علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

زہرہ کا اُچھا بہت کے مسالحت اور منی رجحانات و واقعات سے وابستہ ہے۔ نیز یہ مریقی اور رنگ و آب رنگ سے بھی متعلق ہے۔

جب زندگی کی کھیر گہرے اور ہوگی تو یہ اُچھا بڑا ہوگا۔ جس قدر یہ کھیر پتیلی کی سطح پر بڑی قوس بتاتی ہوگی گزرتے گی۔ اسی قدر اُچھا بڑا رقبہ بڑھ جائے گا۔ جس قدر یہ کھیر نکلتی جائے گی اسی قدر شکر کی زہرہ کا اُچھا بھی تنگ اور چھٹا ہوتا جائے گا۔

اگر یہ اُچھا بڑا ہوگا اور مٹی جو بوقریعت میں گرم ہوگی۔ تپاک، محبت، میل ملاپ کی آواز دے گا پتا دیتا ہے۔ منی قوت اور آواز دہانی زندگی کے لیے نمونہ اہمیت کے باعث ایسا شخص یا مہیا کار کے قازمی میں شادی کا خزانہ ہوتا ہے اور بہت دنوں تک چڑو کی زندگی نہیں گزرتا۔ شادی زندگی کا دلدادہ اور دیاں چرخ کا پائے دان ہو سکتا ہے۔ ایسا فو اچھا باپ بن سکتا ہے۔ یہی علامت اگر قسمت کے ہاتھ میں ہو تو وہ اچھی ماں بننے کی فطری صلاحیت سے بہرہ ور ہوتی ہے۔

جب زندگی کی کھیر وسیع قوس بنتی ہوگی اسے شے اُچھا کار کا نقشہ و نمونہ دکھائی دے گا۔ یہ شخص یا مہیا کار کی زندگی میں موت، پیار، تپاک کا حالی اور طمانہ ہوتا ہے۔ تو پھر دوسری اس کی فطرت یا نیر ہوتی ہے۔ اور شکر زہرہ۔ وہ اس فطرت اور مہیا کار کا رنگ ہے۔ جو نشان زندگی کو بہرہ رسانی میں سالوں کا ثابت ہو سکے۔ پال کون کے لیے اچھا گھراؤ فوری ضرورت کی کمالات کے لیے من سب آسانی۔ اور بچہ کھیر کے بھی کام لگنے کی ضرورت سے کو شش کرتا ہے اور عام صحت پر اُچھوت اور صحت زندگی پر کرکت ہے۔

اس اُچھا پرنٹہ کی گہرے کھیر کے تیز چند واضح کھیریں بھی نقش ہوں تو اس کے ساتھ اُچھا میں پندرہ لاکھ کی افراد ہوتے ہیں جن سے اس کے مہیا کار اور مستقل صحت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی پر ایک کھیر غیبت و سناہن کا پتا دیتی ہے۔ نقش ۱۰۰۔

اگر اس اُچھا پر آؤ کی قریب واضح کھیریں پانی مانیں جو زندگی کی کھیرت مامی ہوں اسے کافی مہیا کار فو نہ دانی منیت، مٹی چڑوگی، بے پیرانی، آوارگی، مزیدانی، انتشار لگے گا مہیا کار کے لیے اس میں پندرہ لاکھ کی افراد ہوتے ہیں جن سے اس کے مہیا کار اور مستقل صحت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی پر ایک کھیر غیبت و سناہن کا پتا دیتی ہے۔ نقش ۱۰۰۔

جب ایسی ترقی آڑی گیرس، انفرادی سے شکر کے اہمار پر نقش ہوں تو ایسے شخص کو اپنے جذبات اور فطری حیثیات پر قابو نہیں رہتا۔ اس کی طبیعت، اگرچہ ہمدرد ہوتی ہے مگر اس کے کردار میں ایسے عناصر ہیں جو اس کی دیر سے وہ گھبرو مصلحت میں دانی سے کام لینے کی بجائے ایسے اثرات اور پسوئوں کو برداشت کرتا ہے جو فساد کی جڑ ہوتے ہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ اپنی نئی زندگی کو اندھنا بنا کر اور تکیں بنانے کا عقوبی ذستہ وار رہتا ہے (نقش ۲۳)۔

ایسے شخص کو کھنڈے دلی سے اپنی فطرت اور جذبات کا پانڈہ دینا چاہیے۔ اگر وہ غریزہ کا تو اس نتیجے پر پہنچے گا کہ وہ جذبات کی دلیں بہانے کا غور ہے اور غیر مرے جیسے ایسی باتیں کو گزرتا ہے جو دوسروں کا دل دکھانے والی ہوتی ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ باہم دگر چٹھن، بد مزگی اور فحش و عورت کی محبت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسا شخص اپنی ہی سے بدگمان ہوتا ہے اور بجائے اس کے کہ ان پر اعتماد کرے اور غلوں کو دالے، اس سے شکی رہتا ہے۔ غرض کہ وہ اپنی سے انہیں کا ساتھ دیتا رہتا ہے اور دیر کی بدترین خرابی اور فحش ہوتی ہے۔ اگر وہ اس کو دلی کی تسخیر کی کی طرف توجہ کر کے تو اسے قلب میں تسکین اور ماحول میں ایک نئی نوعیت پیدا کر سکتا ہے اور اس کے باعث اپنی شادمانیوں میں مست رہا انداز بھی کر سکتا ہے۔

ایسی گیر کی مضبوطی اختیار کر سکتی ہیں۔ اعلیٰ تازہ طبیعت کی بے چینی اور قلبی پیدائشی کا پتہ دیتی ہیں۔ نیز یہ بے آرام زندگی اور مضطرب، حول کی طرف بھی اشارہ کرتی ہیں۔

ان گیروں کا قسمت پر بھی بہت ہی بُرا اثر ہوتا ہے۔ یہ اعصاب دمسے کی بیماریوں کے پے دپے فٹنے کا بھی پتہ دیتی ہیں۔ ایسا شخص دلی دل میں کوڑا رہتا ہے۔ اس کا کام میں بھی لگتا ہے اور درجہ وہ دشواری اور دلیں کوئی نمایاں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اس کے گھر کے لوگ بھی اس کی کوئی خاص دیکھ بھال اور دلیں ہی کا سامان نہیں کرتے۔ وہ گیا گھر میں نکو، بدنام اور قابلِ سزا کھنڈہ لگایا جاتا ہے۔ اگر اس کی طبیعت بدولگ خاندان یا کمانے والے کی برقراری میں اس کا احترام نہیں کیا جاتا۔ اس کی فحش کی گمانی اور دلیں دولت سے فائدہ تو اٹھایا جاتا ہے مگر اس کا پتے دل سے اس کو تازہ کیا جاتا ہے۔ شکر و شکر دولت نے اپنی اور کتنے پھنی سے گریز نہیں کیا جاتا۔ برابر دلیں سامان کرتے ہیں اور چھوٹے اور کمزور

اس کی پشت پیچھے اسے بُرا بھلا کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ ماحول میں ایسے اثرات کا ہوا اسے غم سے بہرہ پہنے لیے پیش و آسائش کے اسباب کو شش کرنے کی طرف مائل کر دیتا ہے۔

ہر اقدار میں زندگی کی گیر کے ماحول میں شکر کے اہمار پر چند ایسی صفات لکیریں باہم لگائی دے جاتی ہیں، اگرچہ اچھے خاصے تفاوت سے نقش ہوں تو یہ جانا چاہیے کہ زندگی کے مختلف دلیوں میں جن کا وسیع اندازہ طریقہ مشورے لگا یا جاسکتا ہے، نامہ اور ماحول یا نئی اونچے نیچے کے واقعات کے امکانات، حیات انسانی کے گویا مشکل ترین سالوں کا بتا دیتے ہیں۔ دنیا بھر میں شاید ہی کوئی ایسا فرد ہوگا جسے کسی نہ کسی دھک دیا خاندانی تکلیفوں کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ ان لکیروں کا ہجوم یا تسلسل و توازن بدیشہ ہمایاں ہے، اور یہی وہ لکیریں ہیں جو نئی منشور حول کے ہشت ماحول نشانات کو قطع مقامات میں آرام دہ چھپی کی تلاش کی طرف راہنما کرتی ہیں۔

زندگی کی لکیر پر اندرونی سمت اگر ایک واضح جرقہ کا نشان دکھائی دے تو اس غریب گھر کے لوگوں یا قریبی رشتے داروں سے فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور دلیں کو سخت قسم کا رنج و ملل پہنچتا ہے۔ ایسے واقعے کے اثرات بہت دیر پا ہوتے ہیں۔ اگرچہ جھگڑا بالآخر ختم ہو جاتا ہے مگر اس کی یاد بہت دلیں تک دلیں رہ جاتی ہے (نقش ۲۵)۔

زندگی کی گیر وسیع قوس بنائے، عمدہ اور سالم ہوا دے شکر کے اہمار پر صاف لکیریں دہلیں تو یہ شخص غرض گوار زندگی گزارتا ہے اور غرض پوش، خوش خوراک اور غرض کر دار رہتا ہے، اس کی طبیعت میں خیر اندیشی اور ہمدردی کے عناصر کافی نمایاں ہوتے ہیں۔ شہر و مریض سے دلچسپی، دھڑکن لاشی، مجلس، آرائی اور دوست پروردی کے عناصر اس کی شخصیت میں باہر نیت پیدا کر کے اس کے گھر کو رنج و ملال بنادیتے ہیں۔ وہ اکثر متعزلاً مام رہتا ہے۔ اس کا دستر خوان کھلا اور ملحقہ اصحاب وسیع ہوتا ہے۔

پھولے نشانات اہم واقعات کی نشان دہی کرتے ہیں اور گزر گاہ حیات کے اونچے نیچے کا پتہ دیتے ہیں۔ اگر زندگی کی گیر سالم اور واضح اور بے عیب دلیں ہو تو صحت کی زندگی اور طبیعت کی یکسانیت کا پتہ دیتی ہے۔ اگر اس کی راہ میں کہیں جویرے کا نشان واقع ہو کر یہ ماحول آزاد و صیادی کا پتہ دیتا ہے (نقش ۲۶)۔

جزیرہ کا نشان غرت کے دائرہ میں کسی حد تک نمودانی قسمت اور رود بدل کی طوٹ نشانہ کر سکتا ہے۔ مگر جب ایسا واضح نشان پیش نہیں آتا تو درجہ میں اچھا بھلا دکھائی دے تو یہ اس حقیقت پر مبنی ہے کہ یہ خط ہو سکتے ہیں اور درجہ قرار نہ ملتا ہو۔ مگر یہی بات پیش آتی ہے۔

ایسا جزیرہ بڑی بے چینی، انتشار، اطمینان ناکہ اثرات کا پتہ دیتا ہے۔ مزاج میں اچھے تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور طبیعت مسلسل آساؤ ڈھکی ہے مگر جب جزیرہ کا نشان نہ ملتا ہے تو تمام پریشانی اور بے چینی ختم ہو جاتی ہے، اور اس کی جگہ سکین باطن اور پیداوار قسم کی آسائش پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر بڑی مشکل اور ابتلا کے بعد ہی ایسی تبدیلی کا امکان ہے۔

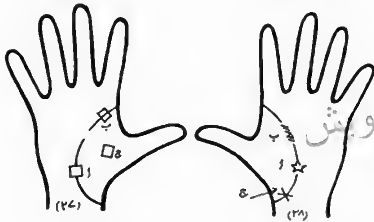
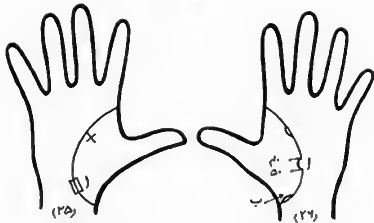
جزیرہ سے کا نشان زندگی کی کیر کے خاتمے پر واقع ہو تو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ آخری ایام تک وہ اپنا تمام جہدیں گے۔ قسمت کی خرابی مان کر یا ثابت ہوگی۔ بیشانی در حقیقت مرنی موت کا حکم دیتی ہے (نقش ۲۶-ب)۔

زندگی کی کیر اگر کسی مقام پر ٹوٹ جائے تو قسمت بیداری یا مادیات کی نشان دہی کرتی ہے۔ اگر زندگی کی کیر زمین ایک ہی وقت میں ٹوٹے ہوئے اثرات مل سکتے ہیں تو گریہ کر مرن ایک ہی مقام پر دونوں اثرات میں ٹوٹ جائے تو یہ خطہ بالک آؤں ثابت ہو سکتا ہے (نقش ۲۷-ا)۔

شکستہ مقام پر ایک چوکھ کا نشان عید ہو تو خطہ آئے گا کہ باقی خیر گزرے گی لیکن بے شاید یہ مادیات میں مرسوس رہو۔ مگر ایک حد تک دینی حدود و حدود رکھیں۔ مگر یہ مرن نشانہ ہوا قسمت کے بیزین ہو کر جانے کا (نقش ۲۷-ب)۔

ہذا در نشان زندگی کی کیر کے کسی بھی حصے پر واقع ہو تو خواہ کیر شکستہ ہو یا سالم اس میں کسی ٹھہرے یا مادہ سے سے حفاظت کے سامان آپ سے آپ قریب سے پیدا ہو جاتے ہیں (نقش ۲۷-ب)۔ چوکھ کا بڑا واضح نشان اگر زندگی کی کیر کے اندر کی جانب منتقل ہو تو یہ غیر معمولی امر ہے۔ یہ چوکھ کا نشان زندگی کی کیر سے لاپرواہی ہو سکتا ہے اور علیحدہ شکل کے اچھا پر ہے۔ ایسے نشان کے حامل شخص کو اس ذرا کے حالات سے سنبھالنا پڑے گا۔ کیر کا نشان زندگی کا وہ نشانہ ہے جسے قید نہانے یا میری کی حالت میں گزارنا پڑے گا (نقش ۲۷-ج)۔

ایسا چوکھ ممکن زندان خانے کی علامت ہے۔ اس کا حلقہ تو قسمت پریم یا اطلاق ہوئے





نہیں ہوتا۔ ایسے متعدد چکر اگر بتعادلت زندگی کی کیر کی اندرونی جانب پائے جائیں تو مختلف دوروں میں قید خانوں کی ہوا کھانا پڑتی ہے۔ یہ علاقے ان علاقوں میں ہیں، سیاسی کارکنوں اور اصلاحی قریبیوں سے متعلق کارکنوں کے ہاتھوں میں دیکھنے میں آتی ہیں جنہیں قید و بند کی سبقتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اسی بڑی داغ چکر زندگی کی کیر سے بٹ کر شکر کے اُمیدار بنی ہوئی نظر آتے تو یہ بھی جی بتاتی ہے۔ البتہ یہ نشانی ایسے افراد کے ہاتھوں میں بھی مشاہدے میں آتی ہے جنہوں نے رہبانیت یا آخری زندگی اختیار کر لی ہے۔

درحقیقت، اسی نشانی دنیا اور اس کی بردہ باش سے انقطاع اور بے تعلق طرز حیات کی آئینہ دار ہے۔ ارتکاب جرم یا دنیا سے مذہبی یا انسانی وجہ کے باعث گریز یا انقطاع وغیرہ سے اس کا کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔

تو اسے کا نشان زندگی کی کیر پر کہیں بھی پایا جائے تو یہ اپنا مکمل فطرے یا غیر متوجہ صدقے کا پتا دیتا ہے۔ اور یہی اثر ہی مانتا جاتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۱)۔

زندگی کی کیر کسی مقام پر پہنچی جہاں پہنچی ہی ہو مگر وہ کسے نہ ہو جائے تو یہ بتاتی ہے کہ موت کی قربانی ہوئی ہوگی اور اگر وہ کچھ اور متوجہ نہ ہوگا مگر وہ نہ ہوگا۔ زندگی بھر کی زندگی کی نشانی، اسی صورت میں علاج معالجہ اور باقاعدہ زندگی کا خیال ضروری ہے۔ اگر تو بے موت کی کوئی قسم کے بے مژدہ ادا کیا جائے تو اس کا کارگزار ثابت ہوتا ہے۔ جب حیثیت منجمل جاتی ہے تو مرض کا اثر نقصان دہ جاتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۲)۔

یہ کیر اگر کہ، مقام پر تہم اور یہی جاتی پہلی جائے تو بلا تاخیر موت کی خبر گیری لازم ہے۔ اسی حالت میں غفلت کا نتیجہ بہت خطرناک ہوتا ہے کیونکہ جو بھی یہ کیر کو روک دے تو بے حواسی حالت بڑی سُرشت کے ساتھ گھٹنا شروع ہو جاتی ہے، تو کائناتی مگر تقاضات کے نتیجے میں ہے۔ قوتِ ہضم جواب دینے لگتی ہے، اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ذہن و جسم میں سکت نہیں رہتی، جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت بدلی، ایسی اندیشہ ہے کہ یہ بیماری کا احساس ہونے لگتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۳)۔

کیر کی ایسی تبدیلی کہ ہر روز مسلسل ممکن، متواتر روحانی اور دلی مسدات یا ذہنی خرابیوں

کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے اس کا انسانی اثر یا اس آگے ہوتا ہے اور جیسے کی خرابی کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔

اگر اس منہی کیر کے دوران میں اسے یا چرخی کا نشان بھی دکھائی دے تو حالت مدح و ثناء کی اُمید جاتی رہتی ہے بلکہ تقاضات کے عالم میں یہ ایک کسی ممکن مدد سے یا خطرناک مرض سے زندگی کا چراغ بجھ کر جاتا ہے۔ انجام حیات اپنا مکمل اور اندر تک ہوتا ہے (نقش ۲۰-۱۴، ج)۔ اگر ایسی ہی اور کمزور زندگی کی کیر کا امادہ ایک اور داغ اور طویل چکر میں مل کر کرے تو جان کر کہنے ہی آزار و اضرار تک جاتے ہیں لیکن بلا فرحت و عذرا جاتی ہے اور مصائب کا دور ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے کی آئندہ پھر سے زندہ ہو جاتی ہے اور نشانیں اُبھرنے لگتی ہیں جو بیماری کے ساتھ گویا آپ سے آپ زندگی کے کدبار سے حسب سابق دلی منگی پیدا ہو جاتی ہے۔ کچھ پینے، کام کاج، میل ملاپ غرض سب باتوں سے شوق اور تعلق حاصل ہونے لگتا ہے۔ دلی خورہ میں پھر سے جان پڑ جاتی ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۵)۔

زندگی کی کیر پر بسن وقت، ایک دانے کا نشان بھی نظر آتا ہے۔ اگر یہ ایک ہاتھ میں ہر قسم حشر کے متعلق ہو، اس میں بیانی کا خیال از مد ضروری ہے۔ یہ نظری کمزوری یا آنکھ کی بیماری کا پتا دیتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۶)۔

اُجب دانے کا نشان دونوں ہاتھوں میں زندگی کی کیر پر ایک ہی مقام پر پایا جاتا ہے اور داغ اور مکمل دکھائی دے تو ایک آنکھ کی بیانی نشان ہو جائے گا خطر لاحق ہو جاتا ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۷)۔

ایسے دو دانے ایک دوسرے سے متصل ہوں، دونوں ہاتھوں میں زندگی کی کیر پر ایک ہی مقام پر واقع ہوں اور مکمل اور داغ ہوں تو بیانی کے نقصان کا خطرہ ہے۔ مگر بدقت تو بڑے سے اگر کچھ نشان بھی ہو سکے تو کیر کے کچھ کچھ قوت برقرار رکھتی ہے (نقش نمبر ۲۰-۱۸)۔ زندگی کی کیر کو اگر گھومنے اور قوی تبدیلی بعد مگر گھومنے کے ہونے دکھائی دیں تو یہ نفس اثرات کے آئینہ دار ہیں۔ ایسا ایک تو کچھ دہشتناکی کا پتا دیتا ہے، اور ان کا تسلسل بار بار صحت کی خرابی، ایک بعد دیگرے پریشان کن حالات و واقعات کا قیام و طبیعت پر سخت



(۲۲)

نیچے جو کی توت محل، خیالات کی بلندی، طبیعت کی سست اور اڑاسے کی ٹھنکی گویا اس کے فروغ حیات و افزائش وقار کے حقیقی منابع ہوتے ہیں۔ وہ ذاتی بہت مورثیت سے بڑھتا ہے اور اپنے لیے ایک نمایاں حیثیت اور خاص مقام حاصل کر لیتا ہے۔

اس کے برعکس زندگی کی ٹھیکر کے دونوں جانب متوازن شاخیں نیچے کا رخ کرتی ہوتی دکھائی دیتی ہیں تو قدم قدم پر شکست خوردہ، نقصان آؤ، زحمت، یاس و محنت، حسرت میں مسلسل اندازہ انفرادی پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسا شخص بہت ہی ناکام اور مصائب سے بھرپور زندگی گزارتا ہے اور اذیاد و بدحکمت سلاسل کا دھیمپا لگے رہتے ہیں (نقشہ نمبر ۲۲)۔

جب ایک واضح شاخ زندگی کی ٹھیکر سے نکل کر ریلخ اور دلی کی ٹھیکروں کو عبور کرتی ہوئی پسلی انگلی کے تحتانی اُچار کے علاقے میں پہنچ جائے تو یہ زندگی میں ایک سنگ میل کا حکم رکھتی ہے۔



(۲۳)

پسلی انگلی کا تحتانی پُر گوشت حصہ گروہ کا اُچار دکھاتا ہے۔ اس کا حقیقی سر بلندی، وقار، عظمت اور بڑی فروغ و فخر اور سب سے ہے۔ جب زندگی ٹھیکر کی ایک واضح شاخ سلامتی کے ساتھ گروہ کے اُچار تک جا پہنچے تو اس امر کی دلیل ہے کہ استعداد ذاتی اور مرکز فخری کے بل بوتے پر اس کا حاصل اپنے لیے دنیا میں بلند تر مقام اور فزوں تر فروغ و بڑی حاصل کر کے ہے گا (نقشہ نمبر ۲۳)۔ حقیقت اس سے پہلے کی دنیوی حیثیت سے وہ آگے بڑھ جاتا ہے۔

آہنی سادہ سہول سے کہیں زیادہ بڑھنے لگتی ہے۔ نئے طائفے والوں میں رسوم اور احترام

اور عزت رساں اثرات کے باعث گروہ میں اُلجھاؤ، مزاج میں انتشار اور بدلی کے عناصر پیدا کر دیتا ہے۔ ایسا شخص خوش زندگی گزارتا ہے اور مستقبل کے بارے میں بہت ہی طویل عرصے تک متذبذب رہتا ہے (نقشہ نمبر ۲۴)۔

## شخصیت کی عکاس شاخیں

زندگی کی ٹھیکر سے اوپر نیچے باہر بھی طرف شاخیں بھونکتی ہیں۔ ان میں سے کچھ تو چھٹی ہوتی ہیں، اور کچھ بڑی، لیکن سالم اور واضح اور معنی شکستہ اور عجب وار۔ یہ شاخیں، ان کا رخ، بناوٹ، روش، آغاز و اختتام سب اور کائنات کے خد سے مطالعہ ضروری ہے۔ ہر ایسی شاخ حقیقت کسی اہم واقعہ یا تسلسل و قدمات کا پتہ دیتی ہے۔ بیشتر حالات میں اس کا اثر دیر پا ہوتا ہے۔ ان میں سے ہر شاخ کی نوعیت کے اعتبار سے سس و سمد دونوں قسم کے احکام لگائے جاسکتے ہیں۔ اگر زندگی کی ٹھیکر سے اس کے اندر اور باہر دونوں جانب اوپر جانے والی متوازن شاخیں بھونکتی ہوئی نظر آئیں تو یہ نمایاں فروغ و ارتقا کی آئینہ دار ہیں۔ ہر ایک نمایاں شاخ ذاتی مقبوجہ سے دنیوی ترقی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص حقیقت میں بے دریغ و بے شکستوں سے یکے بعد دیگرے ترقی کے ذبے طے کرتا چلا جاتا ہے اور ہر وہ بدتر حالت، فردی تردیدی اعزاز اور علم تر



(۲۴)

ذاتی فروغ حاصل کرتا ہے جو فی الواقع تمام تاریک ثابت ہوتا ہے۔ اوپر جانے والی ہر شاخ فی حقیقت سب کا گام کی نایابہ ہوتی ہے۔

ایسی شاخیں مزاج و دنیوی میں اضافہ اور مزاج میں نمایاں حیثیت کے ساتھ ساتھ نئے نئے منصوبوں اور سامی کے لیے خوش گزار تازا بنانے کا کام دیتی ہیں اور ان کا تسلسل یکے بعد دیگرے آگے بڑھتا رہتا ہے اور ان کو دینے کے مترادف ہے (نقشہ نمبر ۲۴)۔ ایسے شخص کے گروہ میں اُچھڑنا اور آگے بڑھنا بیکار ہوتی ہے۔

بڑھ جاتا ہے اور وقت تو یہ ہے کہ دکھ دکھاؤ، طرز بود باش، خودک، رملش اسباب آسائش اور فراغت میں یوں اہتمام اور برتری کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں کہ دیکھنے والے رشک کرنے لگتے ہیں۔

ایسا شخص اگر خلافت پیش ہو تو مرتبہ اور گریڈ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اس کا تعلق تجارت و صنعت سے ہو تو ذاتی و مالی اور محنت سے کسی برسے کا دہائی منصبی کے کامیابی کے باعث دین دولت میں فاضل اضافہ ہوتا ہے۔ ایسی بالائی شاخ کی ایک خاص تاثیر یہ ہے کہ اس سے سماج میں نمایاں مقام حاصل ہو جاتا ہے، زندگی میں پیچھا دو اور دست پیدا ہو جاتی ہے اور ملتہ احباب میں مفید اور عمدہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ نیز سماج کے کاموں میں بھی حصہ لینے کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایسی شاخ گمردہ کے اٹھارہ گمردہ کرتی ہوئی پہلی انگلی کی تھانی بڑی کیلئے کو کاٹ کر انگلی کی پوریں داخل ہو جاتے تو یہ سعادت نہیں۔

ایسا شخص معمولی آرنڈو کی ماہ میں مدے بڑھ جاتا ہے اور سلامتی ٹکے کے بجائے غیر مستدل دوش اختیار کر لیتا ہے۔ زکوٰۃ و زانی اور مکتبہ ملی سے کام لیتا ہے نہ مصمم بندی کے سلسلے میں اپنی صلاحیتوں اور محنت کا سچا پامانہ دیکھے۔ بلکہ اندھا دھن اپنی ادنیٰ سے بڑھ کر، کھانے کی کوشش کرتا ہے جس کا نتیجہ صحت کا کمی اور ناقابل برداشت دوسری اور مالی نقصان کے سوا کچھ بھی نہیں ملتا۔ اس شکست خاں کا اثر اس

اس کے دماغ و کردار پر بہت ہی صیب اور ذلت آسکتا ہے (نقش نمبر ۴)۔

زندگی کی لکیر کی بالائی شاخ اگر دیرپائی انگلی کے تحتانی پر گزرتی ہے تو چار گزمت ہوتی ہوئی نذر کرتے تو یہ بھی عمدہ علامت ہے۔ یہ چار گزمت حصہ سبچہ کا اٹھارہ گمردہ ہے اور خودک زندہ، زمین، دوسری احکام و دین امور سے وابستہ ہے (نقش نمبر ۵)۔ دوسری بالائی شاخ مخصوص

کے ساتھ مکان بنانے یا زمین خریدنے ایسے امور کا پتہ دیتی ہے کہ یہ مستقل املاک کے حصول کی نشانی ہے۔ نیز آمدنی میں اضافہ اور ان اسباب و اشیا کے فوجی کرنے کی طرف اشارہ کرتی ہے جو پائیدار و دینی اور قیمتی ہوتی ہیں اور دوسری زندگی میں اچھے اٹھنے اور مادی خورد و نفاذ کی نمائندہ (نقش نمبر ۶)۔

اگر ایسی بالائی شاخ واضح ترین ہو تو ایسے افراد کے اہتوں میں دکھائی دے گی جو زندگی میں پہلی بار اپنا مکان بناتے یا خریدتے ہیں، اسے موزی ساز و سامان سے آراستہ کرتے ہیں اور اس میں مستقل رملش کے پیش نظر حسب ضرورت آسائش فراہم کر لیتے ہیں۔ ایسی شاخ کی خصوصیت یہ ہے کہ حامل نشان مغل پٹے ایسی پائیدار بنانے کے بارے میں سوچتا ہے اور نہ تندر پوچھی جگہ کرتا جاتا ہے۔ درحقیقت تعمیل آرنڈو کے لیے محنت دکھا رہی ہے جو ایک لیے عرصے تک ایک منصوبے کے تحت جاری رہتی ہے۔ مگر جب کام ختم پاتا ہے تو اس کی بنیاد حکم اور استوار ہوتی ہے۔ ایسی حالت یہی بتاتی ہے کہ بعد میں پیر کاٹے پسینہ اور ذاتی گمردہ دو کا نتیجہ ہے اور بلا شرکت غیر حاصل کیا گیا ہے۔



(۳۵)



(۳۶)

جب ایسی بالائی شاخ تیسری انگلی کے تحتانی پر گزرتی ہے جسے میں بیچ کر ختم ہو تو یہ بھی بہت ہی مستحسن علامت ہے۔ تیسری انگلی کا تحتانی پر گزرت حصہ سورج کا اٹھارہ گمردہ ہے اور شریعت، انجیل، عام و خاص، حکم، دولت، عزت و دین امور سے وابستہ ہے (نقش نمبر ۷)۔

ایسی لکیر ایسی دوسری کامرانی کا پتہ دیتی ہے جس کے نمایاں پہلو ناموری اور دولت

ہوتے ہیں۔ اس کا حامل غیر معمولی ذہنیت اور عقل و فہم سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ نیز اس کے تخلیق کا تحقیق جہر قبولی عام کا بدلہ حاصل کیے بغیر نہیں رہتا۔ ایسا شخص تہذیب آشنا، علم دوست اور صاحب وقار ہوتا ہے۔ ایسی زندگی کی بالائی شاخ بالعموم مشرق وسطیٰ اور اسیان معتمدوں، اداکاروں کے علاوہ تھیلین اور تہذیب کے ہاتھوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ بے مثال دلچ، تخلیقی جہر، انھار و بیان کے انوکھے اور اچھوتے انداز اس کی شخصیت کے نمایاں عناصر ہوتے ہیں۔ ایسا شخص



(۳۶)

سماج اور قوم کے لیے قابل فخر ہوتا ہے اور اپنی فطری صلاحیتوں سے ایسے کام سر انجام دیتا ہے جن میں پائیداری، امن یا خدمت خلق کے پھول ہوتے ہیں۔

زندگی کی گھیر کی ایسی بالائی شاخ اگر پھولی انگلی کے تھلی پر زگوشت فرازا، جسے بڑھ کا اُچار کہتے ہیں، کے علاوہ میں پہنچ کر ختم ہوتی رہی نمایاں کھراڑ کی تاثیر رکھتی ہے۔ (شکل نمبر ۳۷ - الف)۔

نہجہ کا اُچار سانس اور صفت و تجارت سے وابستہ ہے۔ جب ایسی شاخ اس کے علاوہ میں پہنچ جائے تو یہ سانس کے میدان یا صنعت کی دُنیا میں غیر معمولی کامیابی کی دلیل ہے اور صاحبِ علامت اپنے مخصوص میدانِ کار میں نمایاں شخصیت، ناموری اور دولتِ حاصل کر لیتا ہے۔

ایسی شاخ کی خصوصیت ہے کہ ابلو یا ابلو شدہ اشیا کی ساخت اور تہذیب عام کے باعث خلق خدا کو تمام وسوسہ ہم پہنچتی ہے اور اسی چیز پر ابلو کی جاتی یا بنائی جاتی ہے جو مادہ انسانی کے کام آ سکتی ہے۔ یہ بات قاعدہ کلیہ ہے کہ زندگی کی گھیر کا اُچار جانے والی کوئی بھی شاخ براہِ نگاہ کی ہر کو کاٹ کر چھوڑیں واصل ہو جائے تو کامیابی کی بجائے سخت نامرادی، ذلت اور نقصانِ مصلحت

کر پڑتا ہے۔ اداس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حامل نشان کی طبیعت کی فیر تبدیل آئندہ اور فلاح اقدام گویا اس کی شکست کا باعث ہوتے ہیں۔ اس ناگاہی کا اثر بہت دیر پا اور معین اوقات حیات گیر ہوتا ہے۔

جب ایسی اُچار جانے والی زندگی کی گھیر کی شاخ گھرا موٹے کھنکے کے بعد آپ سے آپ داغ کی گھیر تک پہنچنے سے قبل ہی ختم ہو جائے تو یہ بتاتی ہے کہ خواہ کاشی سی و کر شش سے محض اور ذوقِ راہ میں منت کی جانے پر غصیل کار کی اُتید بٹ ہے (شکل نمبر ۳۷ - ب)۔ البتہ کچھ فائدہ منور ہو سکتا ہے مگر نہ تو پائیدار قسم کا اور نہ ہی ایسا جوشلی بخش ہو۔ یہ سرسری اور عارضی نفع یا بہت ہی معمولی قسم کے معمولی ترقی کی نشانی ہے۔ ایسی زندگی کی گھیر کی بالائی شاخ اگر داغ کی گھیر سے ٹکرا کر رک جائے تو بہت ہی مٹھی

امر ہے (شکل نمبر ۳۷ - الف)۔



۳۸

داغ کی گھیر ذہنی صلاحیتوں کا ان کے تھلی اور ان کے عروضا انھار کا پتا دیتی ہے۔ جب ایسی شاخ داغ کی گھیر سے ٹکرا کر رک جائے تو بتاتی ہے کہ کابر متعلقہ کے جھلے میں خط ذہنی اقدام یا غلطی کے سبب سخت نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس کو تھامی کا اثر بہت ہی خراب ہوتا ہے۔ ایسا شخص نہ تو ملکیت ملی سے کام لیتا ہے اور نہ ہی اپنے مجرہ اندام میں مصلحت حال کر سمجھ و فہم کے لیے مائل ہو سکتا ہے۔ اس کی بٹ و صری اور کمر اندیشی اس کی تباہی کا باعث بن جاتے ہیں (شکل نمبر ۳۸)۔

جب ایسی بالائی شاخ دل کی گھیر پہنچ کر یکایک رک جائے تو یہ بھی نفسِ علامت ہے۔ دل کی گھیر مذہب و معاملاتِ محبت سے متعلق ہے۔ جب یہ شاخ دل کی گھیر پر رک جائے تو گویا مذہبی و معاملاتِ محبت کے باعث متعلق کام پر جان نہیں چڑھ سکے گا (شکل نمبر ۳۹ - الف)۔ ایسی زندگی کی گھیر کی بالائی شاخ کسی اُچار پر جا کر ختم ہوتی ہوئی نظر آئے غما سے



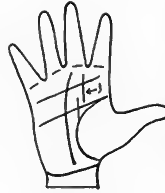
(۳۲۰)



(۳۲۱)

کے باوجود بلاخر اپنے دہن ہی میں لوٹ آتا ہے اور وہیں پر سپرد خاک ہوتا ہے۔

بائیں کی طرف ہانسنے والی شاخ اگر دوسری شاخ کے مقابلے میں زیادہ واضح ہو تو یہ ہوتا یا شخص گھٹا گھٹا کا پانی پیتا ہے اور اگر کبھی دہن ابھی ہانسنے تو پھر سے بڑی چلا جاتا ہے۔ اپنے آخری ایام کسی دود و داز مقام پر ہی بسر کرتا ہے اور وہیں دہن کو بکے شکل پڑا۔ ایسے دوشائے کا خاص اثر یہ ہے کہ اس کا مائل ایک جگہ کر بیٹھ ہی نہیں سکتا۔ جہاں مقیم ہوتا ہے، اہل نسبت دوسری جگہ اسے زیادہ مایذب و دل کش محسوس ہوتی ہے۔ گرجب وہاں پہنچتا ہے تو کسی اور جگہ کی دہن اس کے سر پہ سوار ہو جاتی ہے۔ دہنیت اس کی فطرت خاد بدوشا ہوتی ہے۔ ذہنی اور عقلی قسم کی بود و باش سے وہ میں معنوں میں کوسوں دود جاتا ہے۔ ذرا ناخوش کرتا ہے اور ذہنی پائیدار تعلقات قائم کرتا ہے۔ اس میں شہ نہیں کہ مگر بگ کا پانی کی خوب چست اور جلاک ہو جاتا اور کسب زندگی کی کسی طریقے کیلئے تیار ہے۔ اس کا دوش ہم کا پتھر سی ہوتا ہے کہ وہ ہر قسم کے لوگوں اور مقامات سے جلد ہی معاشرت پیدا کر لیتا ہے اور ہر قسم کے موقع عمل سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت کے انھیں اسے کی دہر سے ایک قسم کی مکمل ملکی اور موقع شناسی اس کے کردار میں پیدا ہو جاتی ہے۔



(۳۲۲)



(۳۲۳)

مخافت خود قمع کرے یا ڈٹ کر بڑھانے کو نہ کہ کوئی خاص نشان ایسی سے متعلق ہوتا ہے کہ بتاتی ہے کہ اگر کسی شخص کو مل سزاویں کا کیا ہی ہو کہ وہ ہے اسی گروہی کو شش اور منہ پر بڑی دشاویں سے ملے پاسکے گا۔ دہنیت ایسی علامت بڑا طلبیہ سار کا لڑائی کی دلیل ہے۔ یہ اور بات ہے کہ صحت قصد سے پہلے بڑی تعلیمیں اور مایوسیاں اٹھانی پڑتی ہیں۔ (شکل نمبر ۳۲۰)۔

زندگی کی یکسر فخری طور پر نہرو کے بھار کے گروہ کو کرنا گھٹنے کی جانب بھر کر فخر ہوتی ہے جب یہ کیر اس طرح انہم پر ہو تو بتاتی ہے کہ ایسا شخص اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ اپنے دہن اور مقام پر پیش ہی میں بسر کرے گا (شکل نمبر ۳۲۱)۔

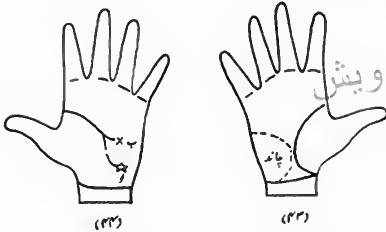
لیکن اگر یہ گھٹنے پر لیں دوشا ہو جائے کہ ایک واضح نشانی گھٹنے کی جانب بڑھے اور دوسری مخالفت مست بڑھ کر اس حصے میں ختم ہو جائے چاند کا گھا کہتے ہیں تو یہ ایسی طبیعت کا پتہ دیتی ہے کہ جیسے کہیں قیام نہیں ہوتا۔ دوسری طور پر جیسے کہیں اور سیر و سیاحت کا دلدلہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۲۲)۔

بعض افسروں میں ایسے دوشائے کی ایک نشانی قرار گھٹنے کی جانب بڑھتی ہے کہ دوسری کلائی کی گھٹنے کے قریب بڑھ کر ختم ہو جاتی ہے۔ یہ بھی فطرت کی لیے کافی اور سیر و سفر کے لیے پناہ میلان کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۳۲۳)۔

ایسے ہر دوشا کے دوشائے سر کی بے تاب آزد کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ اور اگر انھیں کسی کی سمت جانے والی شاخ، بر روی طرف ہانسنے والی نشانی سے قوی تر اور واضح تر ہو تو ایسا شخص دنیا کے کونے کونے کی سیاحت کرنے اور اچھے سے اچھے مقامات میں بود و باش

کبھی کبھی سفر کی کگیر داغ اور سالم مشروٹ ہوتی ہے اور کچھ دور تک ایسی ہی چلی جاتی ہے مگر بعد میں شاخ وار ہو جاتی اور نئی شاخ آگے بڑھ جاتی ہے۔ یہ خاص قسم کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۴۱-۴۲)۔ درحقیقت جس مقام کی طرف سفر اختیار کیا جاتا ہے، ایسا شخص وہاں نہیں پہنچ پاتا بلکہ دوران سفر کسی وجہ سے منزل مقصود کی طرف متغیر ہو کر نیا راستہ اختیار کر لیتا ہے اور کسی دوسرے مقام کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔

سفر کی کگیر اگر چہ رے کے نشان میں انجام پذیر ہوتی ہوئی نظر آئے تو ایسا سفر، کسی حالت میں بھی اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ اس میں بیماری کے علاوہ سمیت ناکامی کا بھی اندیشہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۳-۴۴)۔



سفر کی کگیر اگر چہ رے کے نشان پر ختم ہو جائے تو یہ ازمدد غمخسرت کی نشانی ہوتی ہے اور سفر کے دوران پانی میں ڈوب جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص گریبا سفر آخرت پر روانہ ہوتا ہے اور وہ یا اس دنیا کی آفتاب میں ابدی نیند سو جاتا ہے (شکل نمبر ۴۴-۴۵)۔ اس نشان سے متعلق ایک واقعہ بھی سنا دے گا۔ ۱۹۳۵ء کے ایام میں میر تقی میر، مکتبہ میں تھا جہاں نیاں و تراگیز اور دیگر کتب خانہ قائم تھے۔ لوگ آ بار تھے۔ چونکہ اس زمانے میں

نیز اسے طرح طرح کے کافوں، عیوضات، رسوم و روایات اور زبانوں سے کچھ نہ کچھ آگاہی ہو جاتی ہے۔

## سفر کی کگیر میں

زندگی کی کگیر سے بہت دور چھوٹی چھوٹی شاخیں نکل کر متصل ہیں داخل ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ یہ سفر کی کگیر کی کمالات ہیں (شکل نمبر ۴۵)۔ ایسی ایک سالہ کگیر اور یہ کگیر ایسے طویل اور کامیاب سفر کا پتہ دیتی ہے جو سہولت سے طے ہوتا ہے اور جس کام کے لیے کیا جاتا ہے، اس میں کامیابی نصیب ہوتی ہے (شکل نمبر ۴۶-۴۷)۔

زہرہ کے اُجھار کے مقابل، آئینگی کی بیرونی جانب، ایک بڑا گڑبڑا گڑبڑا ہے۔ یہ چاند کا اُجھار دکھاتا ہے۔ کلائی کے اوپر والی موٹی کگیر اور آئینگی کی بیرونی حد کے بائیں اس کا ملحقہ ہے (شکل نمبر ۴۸)۔ چاند کا اُجھار سفر، جھٹل، رومان اور رومانیت ہے، محبت و وابستہ ہے۔

زندگی کی کگیر سے فوارہ ہو کر سفر کی نمایندہ شاخ اگر چاند کے علاقے میں داخل ہو جائے تو بہت ہی طویل سمندر پار سفر کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا سفر دھرت ساف کے اعتبار سے اہم ہوتا ہے بلکہ مدتِ قیام کی طوالت کا بھی پتہ دیتا ہے۔ درحقیقت ایسا شخص کسی دور دراز ملک کا شوق کرتا ہے اور وہی ساف طے کرنے کے بعد کافی عرصے تک وہاں قیام کرتا ہے (شکل نمبر ۴۹)۔

اگر یہ کگیر سالم اور بے عیب ہو تو مقصد سفر میں جتنی کامیابی نصیب ہوتی ہے، لیکن اگر یہ کگیر ٹوٹی ہوئی یا عیب دار ہو تو دورانِ سیاحت و خوار لوگوں کا سامنا ہوتا ہے اور مقصد سفر میں بہت ہی پریشانیوں کے بعد حاصل ہو پاتا ہے۔

سفر کی چھوٹی پائنتی کگیر معمولی سیاحت یا ایسے سفر کا پتہ دیتی ہے جس سے کوئی زیادہ اہم سفر یا مقصد متعلق نہیں ہوتا۔ ایسے سفر کی مدتِ قیام بھی سب سے ہی ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۰)۔ سفر کی کگیر اگر ٹوٹ جائے تو یہ دورانِ سیاحت کسی مادہ یا ایذا کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسا سفر بے نیلو مرام ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۱-۵۲)۔

اسی قسم کے لوگ دُوبڑی ترقی اور فروغ کار کے لیے مفید ثابت ہو سکتے تھے، میں نے بھی اپنا دفتر اسی طبقے میں لے رکھا تھا اور اس حامل میں قیام کا مجھے اتنا خاصا فائدہ ہوا۔ وہاں کے چند سربراہان اور باپ اقتدار سے صاحب سلامت کے باعث میری رسانی بڑے بڑے خاندانوں اور باپ مل و عقد کے اہل ہو گئی تھی۔

کیچن گرین سے سری عاقبات اسی سلسلے میں ہوئی۔ ان کی بڑی باری بارش و عورت تھی اور ہزار کیسٹنی لیدی بیگ سے ان کی اپنی خاصی ملاقات تھی۔ ان کی دو صاحبزادیاں تھیں۔ ایک کا نام آؤری تھا۔ وہ قبل صورت ہونے کے ساتھ ہی بڑی خوش سیرت تھی مجی۔ سری دوج تھی کہ اس کے بہت سے شائق اور چاہنے والے تھے۔ مگر ہم نامی فوجیان اس کا دل سے زیادہ ہی منظور نظر تھا۔ اور اگرچہ وہ عرصی اس سے بہت چھڑا تھا، مگر اس کے دامان انا اور جڑت بے باک کا یہ عالم تھا کہ وہ ہر مگر سائے کے حرج اس کا بچھا کر رکھتا تھا۔ محلے اور خاندان کے لوگوں نے اس کا نام لوندیم رکھ دیا تھا۔

مسز لوندیم اپنے لڑکے کے بارے میں متشدد تھی تھیں۔ چنانچہ سرسری گین کے توسط سے انھوں نے مجھے لوندیم کا ہاتھ دکھایا۔ اس کا ہاتھ دیکھتے ہی مجھے بہت متشوش محسوس ہونے لگی۔ لوندیم کے ہاتھ میں سفر کی چوٹی پر گرواؤں لکیر پر پرتی کا نشان تھا۔ کچھ وقت کے بعد میں نے مسز لوندیم کو متنبہ کیا اور مشورہ دیا کہ لوندیم کو دو سال تک پانی کے قریب جانے سے منع کر دیں۔ کیوں کہ یہ علامت سفر کی حالت میں قلوب جانے کا خضرہ بتاتی ہے۔ اس بات کمال بھیجی رہ سکتی تھی۔ مسز گرین نے سنی اور انھوں نے احباب اور محلے والوں کو سنائی۔ شدہ شدہ بات پھیل گئی۔ اس وقت لوندیم کا بیسواں سال تھا۔ اس نے تمام سالے کا مسٹر کرنا یا اور اپنی ماں کو یہ کہہ کر مصلحتی کر دیا کہ وہ ایسا کام کیوں کرنے لگا جس سے اس کی اپنی جان خطرہ میں پڑ جائے۔ اس کے کچھ مہینوں بعد لوندیم کا ہنود چلا گیا اور میری بھیا ایک پیش گوئی بھی لوگ بول رہے تھے۔

اسے گلے بڑے چندی دن ہوئے جس کے گرواؤں میں ایک لوندیم نامی بیوی بایں دُوبڑ کر کے کی پڑھیں۔ محلے میں سنسنی پھیل گئی۔ کیچن اور سرسری گین کے پاس پہنچے تو لوگ دریافت مال کے لیے پہنچے تو انھوں نے میری پیش گوئی کا تذکرہ کیا۔ پھر کیا

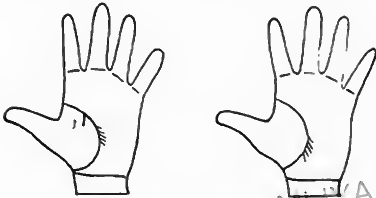
تھا۔ سائے کو خوب ہوا دی گئی اور لوگوں کے دلوں میں ایک خاص نوع کی ہیبت چھائی۔ جہاں پہلے مجھے سرکھانے کی مُلت دیتی تھی، اب مجھے ہر مکان سے خدمت تھی۔ میری فنی۔ کچھ جیت گئی۔ میری ناکامی اور بے روزگاری کا باعث بن گئی۔ جب مزید کام کی کھنویں آئینہ نہ بنی تو آخر اہل خواستہ میں سے رخصت سفر پا نہھا اور مصروفی رواں ہو گئی۔

ایسی سفر کی نگاہ کے ساتھ اسے کا نشان پایا جاتا ہے تو دورانِ مسافرت مادے سے ایک بوت کا اندیشہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۴)۔

مذکورہ کی نگاہ تہی اور وضع ہو اور اس میں سے کئی ایک جنسوں کا نشان پڑھ سکتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ کچھ مختلف درجائی کی صورت اختیار کرے تو اس دورِ حیات میں پے درپے اہم ہو۔ بے غرض پیش ہوں نے۔ اور گری بھی شائیں بے عیب ہوں تو زمانہ مسافرت سودمند اور ہنود ثابت ہو گا۔ (شکل نمبر ۴۵)۔

## در ویش وراثت کی لکیریں

یہاں اگر انہیں شائیں اتنی پتلی ہوں کہ ان کے مانند ایک دکھائی دین تو ایسی صورت



۴۴

۴۵

سارے خاندان کے لیے سولہاں روپے ان کے رہ جاتا ہے۔  
اسی قسم کی بال نما بارک شاخیں زندگی کی کیر کے ناکے پر واقع ہوں تو وہ دم و دم  
صورت اختیار کرتی ہیں۔ یہ نہایت ہی مونس



(۴۸)

اور بیماریاں علامت ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ زندگی  
کے آخری ایام میں تیزی کے ساتھ صحت خراب  
ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر یہ صورت چھوٹی زندگی  
کی کیر کے ناکے پر دکھائی دے تو مرض الموت  
بڑھاپے سے بہت پہلے درجے لے گا۔ اگر لمبی  
کیر کے آخر میں ایسی علامت پائی  
جائے تو شفیع کے زمانے میں ملک بیماری  
بڑی تیزی کے ساتھ موت سے ہم کد کر دے  
گی (شکل نمبر ۴۸)۔

زندگی کی کیر کی اندرونی جانب ذہن کے انبار پر اگر ایک چھوٹا سا مودی خط  
نیچے کی جانب جاتا ہو تو نظر آئے تو یہ کسی اونچے مقام سے گزر کر زم کھانے کی نشانی ہے۔ ایسا  
ملاؤ ہم پر زخم کا مستقل نشان چھوڑ جاتا ہے۔ اگر یہ خط موٹا اور قری نظر آئے تو چوٹ بڑی  
ہوتی ہے، اور اگر خفیف سا ہو تو ہلکا زخم پاتا ہے (شکل نمبر ۴۹)۔

ایسی متعدد نیچے جانے والی چھوٹی چھوٹی داغیں کیر کی بار بار زخمی ہونے، بلند بلنگے  
گرنے اور علالت ایسے واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ایسی متعدد کیر پر یکے بعد دیگرے  
زندگی کی کیر سے پہلے کی عمر سے داغ نظر آئیں تو ایسا بچہ بار بار ہاتھ پر سر غرض کہ جسم کے  
جسم کے مختلف حصوں پر مسلسل زخم کھاتا رہتا ہے اور باد صحت کو تکلیف اٹھاتا ہے اپنی صحت  
کا کھانا خیال نہیں کرتا۔

ان شاخوں میں ایک نفاقی اشارہ مقرر ہے۔ ان کا تسلسل بتاتا ہے کہ مابقی نشانات  
غیر ضروری اور پر مکرر تو قریب بنا جاتا ہے۔ مگر اس کی یہ آگندہ قوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ وہ

میں زندگی کی کیر کو درد اور محم کی بڑی چلی جاتی ہے۔ ایسی شاخیں ہم سفریت کی علامت  
نہیں ہوتیں بلکہ صحت کی بھلہ شاخ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ تو ان کی سرمت سے گھٹنے  
گھٹنے سے اور اس کا مائل اس دور پر درد اور نفعال ہو جاتا ہے کہ بچوں کا ڈھانچا نہ جاتا ہے  
(شکل نمبر ۴۹)۔

جہاں سے ان شاخوں کا تسلسل شروع ہوتا ہے، اس سے قبل صحت کتنی ہی قوی اور نرمند  
رہی ہو چھوٹی نہایت تیزی کے ساتھ بدن گھٹنے لگتا ہے، و بھرے پر آدمی اور پہلا پن آ جاتا  
ہے۔ جسم میں صحت نہیں رہتی اور اعصاب و اعضا جواب دینے لگتے ہیں۔ ایسی شاندار زندگی  
کی کیر اس امر کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے کہ بہت اور غرت سے کہیں زیادہ صحت شفقت  
کی جادو جی ہے۔ ہوس دنیا یا صفت یا ذلت ماری کے پیش نظر صبح و شام، ہر رت گرو دزد  
کے ساتھ ساتھ جاکہ صحت کا تسلسل بدی رہتا ہے۔ آخر کار اعضا و اعصاب پر اس قدر دباؤ  
پڑتا ہے کہ وہ ماؤت سے ہو جاتے ہیں۔

ایسی شاخیں خرابی صحت اور بیماری کے تسلسل کا پتا دیتی ہیں اور مرد و زنا سک  
بیمیا نہیں چھوڑتیں۔ یہ عاقبت نا اندیشہ طریق کار اور صحت سے برا غفلت کا نتیجہ ہوتی  
ہیں۔ ایسا شخص یوں کہتا ہے کہ کسی کی نہیں مٹا۔ اور اگر اس کے  
گود و پیش کے لوگ یا مرد و زنا سک اس کی گرتی ہوئی صحت کی طرف توجہ دلائے کی  
کوشش کریں اور اس پر امر اور بھی کریں تو بھی ان کی صلاح و تہیہ کر لائی اعتبار نہیں  
کرتا۔ اس کی بیماری کی حقیقت اپنے کیے کا پل ہوتی ہے۔

ان نشانات کے حال کو ہم دفرست سے کام لینا چاہیے۔ ہوش دہری اور عاقبت  
نا اندیشی کا نتیجہ بہت بُرا ہوتا ہے۔ شروع شروع میں علاج و توجہ سے اصلاح حال کے  
امکانات امید افزا ہوتے ہیں۔ مگر اندلوں زما کے ساتھ حالت بہت گرو مانی صحت  
کی بحالی اس قدر دشوار ہوتی ہے کہ بہتوں دیکھ بھال اور صاف دیکھو ہی سے ناکام ہو کر ہٹتا  
ہے۔ ایسا شخص بے مدد و رویت ہو جاتا ہے۔ اس کی طبیعت بہت ہی صفا ہو جاتی ہے۔  
ہر بات پر مکرر لگتا ہے۔ بلا توجہ منزل آ جاتی ہے کہ جینے سے بے دار ہو جاتا ہے اور



ہے، امتحان کے عناصر کا احساس کرنا ہے اور اباب باہول کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کے لیے ایسی حرکتوں پر مجبور ہو جائے کہ جو اگرچہ ذاتی دکھ کا سبب بنتی ہیں لیکن اسے سرگزشتِ دنیا دہی میں خواہ یہ دیکھ بھال عارضی ہی کیوں نہ ہو، بڑی عمر میں ایسی کبھی نہیں بتاتی ہیں کہ وہاں وہاں حیات میں ایسے امور سے سابقہ پرداز ہے کہ داغ و مہذبیت میں تنگی کی کی ہے۔ ایسا انتشار عام ہو کر کسی داخلی الجھن یا فکر زندگی سے متعلق ہوتا ہے۔ محض ایک ایسی گیر گیریت کسی ملاوٹ یا اگر زندگی برونے کا ہی پتہ دیتی ہے۔ یہ مزدوری نہیں کہ اس وقت حاملِ علامت کسی خاص باطنی کرب و پریشانی میں مبتلو ہو۔ البتہ جھٹ گئے سے باغیہ رنگیت برداشت کی پڑتی ہے۔

### ازدواجی زندگی کی گیر

زندگی کی گیر کی اندرونی جانب ایک واضح گیر اتصال کے بعد زہرہ کے گھما پر پل جاتے ہیں قریب خاص میں کوئی ہے۔ ایسی گیر باہم زندگی کی گیر کے متضاد ہی جاتی ہے۔ ایسی ہی اور واضح گیر بتائی کہ مہتمم اتصال کے نانے میں ہنسی محاف کا ایک خوشگوار زندگی سے متصل ہوا اور شکیب زندگی بننے کی داغ بیل ڈالی گئی۔ یہ شادی سیاہ کی مستند اور تاملی احماد نشانی مانی جاتی ہے

(شکل ۱۶۸) اگر گیر اتصال کے بعد یہ سبب سالم اور واضح زندگی کی گیر سے یکساں غصے پر متضاد ہی دواں ہے تو زندگی میں باہم و گرفتت خوش اور قریب ہوتا ہے اور وہ پوری زندگی بسر کرتے ہیں۔ یہ کشیاب ازدواجی زندگی کی محکم نشانی ہے۔



(۱۶۸)

اس نوع کی ہنسی قریب و ملاحت کی نماندہ گیر کردار و صفاتی کے علاوہ فرشتہ کے ہائے جم سہولت ہم پہنچی ہے۔ حقیقت یہ ایسے حیات گیرانات پر روشنی ڈالتے ہیں کہ

ہریت متقاضی ہے کہ ایسی گیر کی بناوٹ، حواٹ اور گزہ گاہ و انتقام کا گہری نگر سے مشاہدہ کیا جائے۔ زندگی کی گیر سے اتصال کے بعد جب یہ گیر حیات و سالم خائے تک واضح و بے سبب پل جاتے تو اس نانے تک باہم و قریب اور ہنسی لگاؤ سے تکلیف و دسترس کے اسباب قائم رہتے ہیں۔ دونوں فریق ایک دوسرے کے احساسات اور ضروریات کا احترام کرتے ہیں اور زندگی خوش گوار اسلوب سے بسر ہوتی ہے۔



(۱۶۹)

یہ قریب اور ملاحت کب تک برقرار رہتی ہے اس کا زندگی کی گیر پر عمر کی نشاندہی سے پتہ چل سکتا ہے۔ اس گیر پر عیندہ سالوں کا اور وقت کا تہین کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بعض وقت زندگی کی گیر سے تہم اتصال پر اس گیر کے آغاز میں جویر سے باہر کے نانے

کی طرف کا نشان پایا جاتا ہے (شکل ۱۶۹)۔ یہ سبب علامت ہے۔ اس عمر میں ہنسی محاف کے ایک فرض سے ہنسی قریب اور گزہ کا آغاز ہوتا ہے۔ مگر یہ شادی کی وجہ سے نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ناچار تعلق کا پتہ دیتی ہے۔ اس علامت خاندانی حواٹ پر بد اثرات کا بھی پتہ دیتی ہے۔ جویر سے کے نشان کے حامل کی یہ بات دیکھی گئی نہیں رہتی اور اگرچہ اس کا علم اباب خاندان اور قریب تک ہی محدود ہونے کا امکان ہوتا ہے مگر یہ عمر میں ختم و فنا و بد زکی اور ضمن من کے آغاز کا بھی پتہ دیتا ہے۔

ایسا تعلق تو ضمن اتفاقِ محلات کا نتیجہ ہوتا ہے اور نہ اس کا ملکہ مہتمم ہونے۔ حامل نشان کی طبیعت و انداز اور بے اختیار طور پر گیر پر باہم جاتی ہے اور چونکہ انہوں نے کسی گیر میں حریفیت سے محبت کو برادری مانی ہے اس لیے ایک طرف، قربانی محاف اور دوسری طرف محب و محبوب کی جہان شمار فرمائی گئی ہے۔ بات بات پہ لگتی ہے اور جرات پہنے دی دن اور چھپتی کوئی ہے

وہ مکمل کھڑے ہوتے ہوئے ہے۔ ایسے لوگ نتائج سے بے پروا ہو کر موت کی چنگیں بڑھاتے ہیں۔ اور جس قدر واسطے کی دشواریاں برپا ہوتی ہیں اسی قدر ان کا عویش و محبت اُبھرتا ہے۔ اگر لکیر اس کے بعد سالم اور قوی ہو جاتی ہے تو وہ ہر مشکل پر توجہ پڑھتے ہیں اور اپنے خواہنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہتے ہیں۔ اگر ان میں سب کچھ بھی کھرا نہ پڑے تو کھودیتے ہیں لیکن ایک دوسرے کو باغ و بستان لیتے ہیں۔ اگرچہ ایسی ازدواجی زندگی کا آغاز تا باثر ماسخت سے ہو سکتا ہے لیکن نکاح کے بعد میں بڑی بڑی محبت بھری اور سیراب زندگی گزارتے ہیں۔ یہ نشانی مغرب میں عام ہے اور مشرقی ملک میں شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔

ایسی جتنی لکیر تمام افعال پر صاف ہو اور کچھ خاصے یک سالم اور بے عیب ہو جائے مگر میں دھما میں اس میں جویرے کا نشان یا اُجامانے تو یہ بتاتی ہے کہ اگرچہ ابتدائی زمانہ محبت اور باہم دگر خوش سے گزرتا ہے لیکن یہ حالت مدد قائم نہیں رہتی بلکہ مدت دو زمانہ کے ساتھ صاحب سلامت سے بے وفائی کی جاتی ہے (شکل نمبر ۴۰-ب)۔

یہ کیرمیل کے ہاتھ میں ہو تو عزت و حرکات میں ہے (اگر حرکت کے ہاتھ میں ہو تو سب سے وفائیت ہوتا ہے۔ ایسی نشانی درحقیقت اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ شریک زندگی کسی دوسرے شخص کے ساتھ کامیاب و محققیت پذیر کر لیتا ہے اور دیدہ و دانستہ نکاح ہے۔ ایسے جویرے کے حامل کو بڑی افزیت، بدائی اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عزت و خاک میں مل جاتی ہے و فیصلاتی نظر پاک و بھان پر یا ہو جاتا ہے اور میں اوقات طبیعت اس قدر مشتعل ہو جاتی ہے کہ احوال پر قابو نہیں رہتا۔ نزاکت اور بے وفائی کے گہرے دھکے کا باعث ایسا فرد ہمیشہ صحت میں مرنے پر آمنا ہوتا ہے۔

اگر یہ کیرمیل تمام افعال پر توجہ عیب ہو مگر جویرے کی صورت میں اتمام پذیر ہو تو بڑے گہرے دھکے اور بدنامی کا پتہ دیتی ہے۔ غم و فتنے کا عالم ہو سکتا ہے کہ حامل نشان سب کچھ گزندے پر آئی ہو جاتا ہے۔ بچہ خرابے تو وہ زندگی کی پہلے ہی زندگی اسیا کر لیتا ہے اور اگر وہ لوگ اسے قابل محبت تو نہیں سمجھتے مگر اس کے ہمراہی کا یہی زخمی زخم کا (شکل نمبر ۴۰-ج)۔

اگر میں موافقت کی لکیر سے بہت سی بلیک اور بال نا نشانیں پھوٹ کر زندگی کی لکیر سے ملیں یا اسے کاسی ہوئی دھماں دینا تو یہی طبیعت نہیں ہیں (شکل نمبر ۵۰)۔ ایسی نشانیں بے کون ازدواجی زندگی کا پتہ دیتی ہیں۔ ایسے شخص کو شریک محبت سے رنج و کج محبت ملتی ہے اور نہ ہی اس کی جنسی ضروریات کا متعلق ہو سکتی ہیں۔ اس کے اثرات بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں باہم ممانعت اور مسلسل دھما فساد کو یا اصولیات میں کدہ جاتے ہیں۔



(۵۰)

ان بال نا نشانوں کے مچانے کے بعد میں اس امر کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ آیا یہ زندگی کی لکیر سے جاتی ہیں یا اس سے پہلے ہی ختم ہو چکی ہو جاتی ہیں۔ اگر یہ نشانیں زندگی کی لکیر سے ملنے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں تو یہی زندگی ناشار و پریشان کن تو رہتی ہے کچھ کوئی کسی مدت تک قابل برداشت رہتی ہے۔ دل دگستا رہتا ہے اور فطری ضروریات بہت سی کم پڑتی



(۵۱)

ہو جاتی ہیں۔ پچھلی ایک مدت تک زندگی آسانی رہتی ہے۔ دھکے کے ہوتے ہوئے بھی دن گزر تے جاتے ہیں۔ زمین میں رنج و کج ہو سکتا ہے اور نہ ہی باہم گراہم و محبت۔ لیکن بیکار پہلے کما جاتا چکا ہے۔ یہ زندگی کی لکیر سے جاتی تو فائیت یعنی اوقات قابل برداشت ہو جاتی ہے اور طرقات کا میں تو مسلسل اندر سے گزر جاتا ہے۔ یہی وہ شام فتنہ و فساد کی آگ مجرمانہ نرنق ہے اور زندگی ایک مسلسل عذاب بن کر رہ جاتی ہے (شکل نمبر ۵۰-د)۔

نشان پایا جائے تو یہ اندھنوس علامت ہے۔ اچھی اور خوش گوار ازدواجی زندگی کے دوران میں ایک دن ایسا آتا ہے کہ کسی چانچ یا اچانک بیماری سے شریک حیات آنا ناخاموش کے محنت اتر جاتا ہے۔ اس کا صدر بہت ہی جاگسل ہوتا ہے، اور اس کی یاو باوصت سی بیارول سے مومنین ہوتی۔ ایسی مرگ ناگہان بڑی ہی مکرگاہ ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۳-۵۴)۔

تندرے کی بجائے اگر ایسی سالم گیر کسی کا نشان پایا جائے تو یہ بھی جان میوا علامت یا مرنے کا پتا دیتا ہے۔ یہ بھی اچانک ہی واقعہ ہوتا ہے۔

عمر اس کی شدت سے مدد دہی گراں نہیں ہوتی — (شکل نمبر ۵۳-۵۴)۔



(۵۳)



(۵۴)

ایسی سالم اور واضح گیر زندگی کی گیر کا آخر تک یکساں تفاوت کے ساتھ ساتھ اور متوازی نقش بہر تو یہ آقا آخر قرب دغوس کے (نیز یاد رہتی ہے۔ ایسا رشتہ بہت استوار اور قابل رشک ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۵)۔ مگر انگوٹھے کی چوڑے اگر کوئی گیر کی اسے کاٹ دے یا مائے تو یہ اچھی نشانی نہیں ہے۔ انگوٹھے کی چوڑا حصہ خاندان سے متعلق ہے ایسی اگلی گیر مگر بتاتی ہے کہ ایک فرد خاندان شریک حیات کا خاتم ہے اور اسے دکھ بھانے اور رنج و غم سے اٹھانے کے واسطے ہے۔ یہ حسد و عداوت کی علامت ہے اور چونکہ ایسا فرد خاندان میں بڑی اہمیت رکھتا ہے لہذا انجی جنگ و جدال کی آگ بھڑک اٹھتی ہے (شکل نمبر ۵۶)۔ حال نشان بڑی شکل میں پڑ جاتا ہے۔ شریک حیات کا



(۵۲)

خفاوت نیاہہ ہوتا جاتا ہے۔ قرب گھٹاتا ہے اور دوسری بڑھتی جاتی ہے اور بالآخر مہلانی ہو جاتی ہے۔ ساتھی باہم کسی دوسرے کو دھڑلا جاتا ہے اور ان تمام حیات تک واپس نہیں آتا انگوٹھے پر وہ ایسی علامت ان افراد کے انگوٹوں میں پائی جاتی ہے جن کی شادی کے دہانہ ایک غریبے تک بڑے خوش گوار زندگی میں نہیں مگر شریک حیات کسی دور مقام پر چلا جاتا ہے یا کسی دوسرے شخص سے میل ملاپ کے باعث گھر چھوڑ کر نہیں اور ٹھکانا کر لیتا ہے۔



(۵۳)

اگر ایسی سالم اور واضح گیر نہلتے پر دو شاخ ہو جائے تو ایک مدت کی کجا ادا ہر در خوش گوار زندگی کے بعد دھن میں ملیدگی ہو جاتی ہے۔ یہ شرمی یا قانونی ملاقات کی قطع نشانی نہیں ہے۔ اس کے باوجود ملیدگی کے بعد دھن میں کسی ملاپ کی صورت پیدا نہیں ہو سکتی اور ان میں ایک دوسرے کے بغیر ہی زندگی گزارنی پڑتی ہے (شکل نمبر ۵۴-۵۵)۔

ایسی سالم اور واضح گیر کو اگر تار سے کا



(۵۷)

کو قطع کرے تو زندگی کی عیندگی میں کسی خاص فرد  
فائدہ کی کوششیں کارفرما ہوتی ہیں۔ اسی صورت  
میں شریک حیات سے قطع تعلق بجااست۔ مجبور ہوتا  
ہے اور باہر گرفت و قرب کے باوجود ایسی  
شہری پروں پر چلتے نہیں پاتی (رہنما ۵۷)۔

یہ عیندگی بڑی دردناک ہوتی ہے۔ اس  
کے اثرات بہت ہی دیرپا ہوتے ہیں اور امتداد  
فائدہ کے باوجود شریک حیات کی یاد دل سے محو  
نہیں ہوتی۔ اس کا ایک مزید بڑا اثر یہ ہوتا ہے

کہانی نشان اس فرد فائدہ سے جس کی حلقہ کا سبب ہوتا ہے ہمیشہ کے لیے دل میں کیز رکھنے  
لگتا ہے۔ یہ سب اس کے باطن سے کہیں نہیں ماتا۔ گویا وہ شریک حیات ہی کھو رہا ہے اور  
اپنی فائدہ سے بھی برگشتہ نظر رہتا ہے۔ اور اس کا علم اگر دگر کے بھی لوگوں کو ہوتا ہے۔ اور  
جب کہیں بھی اس کے نکاح ثانی کا تذکرہ ہوتا ہے، وہ بھوک اُٹتا ہے۔ ایک قسم کی ہلن گریا  
اس کے سینے میں سدا ہی رہتی ہے۔



(۵۸)

زہرہ کا اُبھار مسالطت و محبت و فیور پر  
نہایت فائدہ ہے۔ اس پر پیشہ نشانات، یعنی،  
ازدواجی یا جنسی زندگی سے وابستہ حالات کا  
پتہ دیتے ہیں۔ دیگر نشانات سے قطع نظر اگر اس  
مقام سے ایک واضح فکر خوددار ہو اور مرد زندگی  
کی گریہ کرے جائے تو یہ بتاتی ہے کہ اس زمانے  
میں ہمیشہ محبت کے ایک ذوقی طوط اس کی  
ہیئت متبذات ہے۔ باقی ہوتا ہے اور رابطہ

تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے باطن میں متغیر کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی ماہریت

احزوم اور محبت اور فرد فائدہ سے رشتہ تعلق ایک ایسے مذاہب کی صورت اختیار کر لیتا ہے  
کردل کا چین جاتا رہتا ہے۔ گھر میں ایک بنگہ رہا رہتا ہے۔ قرب و جوار کے لوگ سنتے ہیں  
جہاں ہی ہوتی ہے، دکھ ہوتا ہے کہ اس شخص کے منہ سے کوئی کلمہ نہ نکلتا ہے۔ آخر  
ہار کر ایسا شخص شریک حیات سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ وہ ایک نئے پر فائدہ نہیں ہوتا مگر اس  
کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں رہ جاتا۔ یہ یقین کی اس کے بعد جس شخص میں ہوتی اور اس عداوت کا  
اثر صاحب نشان کی زندگی پر بہت ہی گہرا ہوتا ہے۔



(۵۹)

اس قسم کی بہت سی محبت لکیریں، اباب  
فائدہ کی شریک حیات سے عمومی عداوت کا  
پتہ دیتی ہیں۔ باوجود ایسا شخص کسی اور مگر گھر بنا لیتا  
ہے اور شریک حیات کو لے کر چلا جاتا ہے۔  
(رہنما ۵۹)۔

مگر ازدواجی زندگی کی خاندانہ سالم لکیر  
زندگی کی گریہ کے ستارے نقش ہو اور طویل باقی ہو

اور یہ سب بھی، مگر زندگی کی گریہ سے ایک چوٹی کی شاخ چھوٹے اور اس کو زہرہ کے اُبھار سے  
اُٹھ کر ایک قوی محبت لکیر کاٹ دے تو یہ بے مدد محبت عداوت ہے (رہنما ۵۹)۔

ابھی اور سب ان اذیت کی زندگی کے باوجود میں بڑی ہی کسی اہم سائنس کے بارے میں  
تاہی شروع ہو جاتی ہے جو رشتہ عداوت کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور باوجود کہ وہ ایک  
دوسرے کے خواہاں ہوتے ہیں اور قرب چاہتے ہیں، ان کی غلط فہمیاں بڑھتی جاتی ہیں اور باوجود  
وہ مقام آجاتے کہ شری اور تاقی طلاق کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ اگر یہ فوجیں قطعی علیحدہ  
ہو جاتے ہیں مگر دونوں کا تصور بہت دور تک پہنچتا ہے۔ اسی طلاق درحقیقت اسی  
خود پر کسی بھائی کا بدلہ ہو جاتی ہے۔ دوسرے افراد فائدہ میں ہوا دینے سے گریز  
نہیں کرتے۔

اگر یہ طلاق دے دے والی لکیر اُٹھنے کی بڑے سے نودار ہو کر زندگی کی لکیر کی اُٹھتی ہوئی طلاق

باہر گرہ ہوتی ہے (شکل نمبر ۵-۱۰)۔

ایسی گیر کا یہ ماحول اہم شباب ہی سے متعلق ہوتی ہے۔ مگر یہ اسی زمانے تک محدود نہیں ہے۔ اگرچہ اوہ شاذ و نادر بڑی عمر کے لوگوں کے ہاتھوں میں بھی ایسی نشانی دیکھنے میں آتی ہے۔ ایسا رابطہ کم و بیش ایک ہی پیدا ہو جاتا ہے اور اگر یہ کشش ولذت کا نمایندہ ہے مگر بہت ذلکہ کا باعث بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ بعض حالات میں یہ ازدواجی زندگی کی اساس کا کام بھی دیتا ہے۔ اس صورت میں ہم کی جگہ دل کی تسکین لے لیتی ہے۔

اگر اسی زہرہ کے اچھا سے فعل کر زندگی کی گہر سے ملنے والی گیر کے لہجے میں جزیہ سے کا نشان نظر آنے تو یہ بہت ہی نادر ہے۔ ایسی حالت میں باہر گر کشش کا جو ماحول نامائز تعلق ہوتا ہے جو بدنامی اور ذلت کا باعث بن جاتا ہے۔ متعلقہ افراد کبھی شادی نہیں کرتے اور نہ حالات اس کے لیے اعانت کر سکتے ہیں۔ کچھ تو یہ ہے کہ ان کی نیت ہی مصلحت میں دھڑکتی رہتی ہے (شکل نمبر ۵-۱۱)۔

ایسی جزیہ وار گیر حالی نشان کو نگاہ خاندان بنا دیتی ہے۔ تمام احباب و اقارب پر اس کے ایسے افسانہ کا بڑا اثر پڑتا ہے اور سماج اور برادری میں اس کے چہرے ہوتے ہیں۔ درحقیقت نہ صرف وہی بدنام ہو سکتا ہے بلکہ اس کے خاندان بھر کے ماتھے پر کلک کا نیکا لگ جاتا ہے۔ نیز سارے عزیزوں سے مخالفت اور جھگڑوں اور بد مزاجی کے باعث اس کی زندگی کافی پریشان اور ناقابلِ رحم ہو جاتی ہے۔ اس کا دماغ اس کے دامن سے عمر بھر صاف نہیں ہوتا۔ لوگ اسے سداشک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اسے اپنے عزیزوں میں آنے جلنے کی اجازت دینے کے لیے آمادہ نہیں ہوتے۔

مگر ایسی ایک گیر کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بازار اس قسم کے نامائز تعلقات کا شریک ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس گیر کے زمانے میں اس کی ہنسی بھوک درد متعلقہ کی کسی ادا یا غیر ضروری اگینت سے یوں مشتعل ہو جاتی ہے کہ وہ بے قابو ہو جاتا ہے اور اسے یہ بھی ہوش نہیں رہتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ مہج و دھام تصور جو جان کا عالم ہو سکتا ہے اور یہ بھوت یوں اس پر مسلط ہو جاتا ہے کہ وہ دلیلاز ہو جاتا ہے۔

اگر ایسی جزیہ وار گیر زندگی کی گیر کو کاٹ کر ہتھیلی میں داخل ہو جائے تو اس کے بد اثرات بہت ہی خراب ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے شخص کے دماغ، اعصاب اور صحت سب ہی متاثر ہو جاتے ہیں۔ اسے ذہنی سہلے بوجھ ہوتی ہے اور ذہنی گروہ پیش کی غیر ایک مشتعل یہاں ہنسی اس کے دل و دماغ میں اضطراب بے پناہ کا طوفان اٹھاتا ہے (شکل نمبر ۵-۱۲)۔ معمولی صحت کی خرابی، شدید باطنی اشتعال، اعصاب کا کھینچاؤ اور یہاں اس کے اثرات ہیں اور اگر یہ منہ تعلق دربط قائم ہو جائے مگر شروع سے نفاق اور بدگمانی کے منہ اُجڑ آتے ہیں۔ مذہب جو حلی کی بوجہ دوسرے کا قسط ہوتا ہے اور قریب منہ کے باؤست باہر گر خلوص و اعتماد سمجھو جوتے ہیں۔ ایسا ناجائز تعلق دیر پا نہیں ہوتا اور تمام خرابیوں کے ساتھ ایک نغمہ ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص بہت کے اس مسئلے میں سخت ناکامی اٹھاتا ہے اور اندر مذہب کے نافر ہو جاتا ہے۔

ایسی گیر اگر زندگی کی گیر کو قطع کرتی ہوئی دماغ کی گیر کو کاٹ کر ختم ہو جائے تو ایسے شخص کے ذہن پر اس قدر دباؤ پڑتا ہے کہ اس کا توازن مشکل ہی سے قائم رہ سکتا ہے (شکل نمبر ۵-۱۳)۔

زندگی، دماغ اور دل کی گیر کو کاٹ کر اگر لہجے کی طرح منہ کی صورت میں سداشک رہے۔ غم و افسوس گیر جزیہ وار خواہ وہ جزیہ وار کے باہر سے آئے، ہرگز ملائیں لے ہو جاتا ہے کہ تمام



اثرات ہیں اور اگر یہ منہ تعلق دربط قائم ہو جائے مگر شروع سے نفاق اور بدگمانی کے منہ اُجڑ آتے ہیں۔ مذہب جو حلی کی بوجہ دوسرے کا قسط ہوتا ہے اور قریب منہ کے باؤست باہر گر خلوص و اعتماد سمجھو جوتے ہیں۔ ایسا ناجائز تعلق دیر پا نہیں ہوتا اور تمام خرابیوں کے ساتھ ایک نغمہ ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص بہت کے اس مسئلے میں سخت ناکامی اٹھاتا ہے اور اندر مذہب کے نافر ہو جاتا ہے۔



زندگی، دماغ اور دل کی گیر کو کاٹ کر اگر لہجے کی طرح منہ کی صورت میں سداشک رہے۔ غم و افسوس گیر جزیہ وار خواہ وہ جزیہ وار کے باہر سے آئے، ہرگز ملائیں لے ہو جاتا ہے کہ تمام



(۶۲)

زندگی کی کیر اور شادی کیر دونوں باہم  
یوں براہِ یکتی ہیں کہ ان پر زندگی کی دو طیفہ طیفہ  
کیروں کا لگان ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی کی  
دُہری یا شادی کیر کے نام سے پکارا  
جاتی ہے۔ شادی زندگی کی کیر اصل زندگی کی  
کیر کی اہمیت اور معانی میں بہت تعزیت کا اضافہ  
کرتی ہے۔ اس سے طبیعت میں فردِ تر قوامی،  
مردانہ میں مدبر و جوش اور مست میں خوشگوار اضافہ  
ہوتا ہے۔ ایسا شخص حوصلہ مند اور بے باک فطرت

ہوتا ہے۔ طبیعت سپاسیاد اور مردانہ فضا سے مرتبی ہوتی ہے۔ لوگ اس کی دلیر روش سے ہم  
کھاتے ہیں اور احترام کرتے ہیں۔ نیز یہ کامیابی اور دولت کا پیشِ غیر خیال کی جاتی ہے۔ ایسا شخص  
باہم اپنے کامداری راہ میں جسارت سے بڑھتا ہے اور کثیر کامیاب ثابت ہوتا ہے۔



(۶۳)

زندگی کی کیر اگر کسی مقام پر قوت مانتے  
یا اس پر کوئی شخص نشان چاہا جائے تو وہ زندگی کی  
کیر کے لیے قطعہ کاٹا دیتی ہے۔ شادی زندگی کی کیر  
جو اصل میں شانت کے مقامات کے متوازن ہوتی  
جاری ہوتی ہے اور یہ حال کا حکم کرتی ہے۔ درحقیقت  
عجب دار زندگی کی کیر کے نقصان رساں اثرات  
شادی سلم زندگی کی کیر سے زائل ہو جاتے ہیں۔  
یہی وجہ کہ اگر زندگی کی اصل کیر دونوں نقصان  
ہوئی طرح ایک ہی مقام پر قوتی ہوتی ہو تو یہ جان کر  
خوش ہو جاتے ہیں کہ اصل میں رہتا۔ بیماری یا دکھ تو ہوتا ہے مگر عام طور پر فیریت ہی ہوتی ہے  
(شکل نمبر ۶۴)



(۶۱)

منشکات کے باوجود مائل نشان موجب کو پالیتا  
ہے اور بڑی ہی مسرور زندگی کو دیتا ہے۔  
(شکل نمبر ۶۱ - ۵)

اگر ایسی کیر چرے کے لیے پیر جو لوہا دم بڑی  
کیریں کو مہر کرتی ہوتی چھوٹی انگلی کے نیچے جا کر  
ختم ہو جائے تو یہ از حد بخار و علامت ہے۔ یہ ایسی  
شادی کا پتہ دیتی ہے جو مائل نشان کے لیے ذمہ  
دلی مستحق کا باعث ہوتی ہے بلکہ شریک حیات  
کے ساتھ ہی بل دولت سے بھی سرشار کرتی ہے۔

میں پرمیات بہت اُونچا ہو جاتا ہے اور مستقبل کے آرام و آسائش کے اسباب و خدائے گرا شادی  
کا دلالتی تجربہ ہوتے ہیں (شکل نمبر ۶۱)۔

ایسی کیر چرے گھرانے میں شادی کی علامت ہے جس کے باعث بہتر روزِ زندگی، خود سے  
اُونچے لوگوں سے ہم چھٹی اور مدتی کے ساتھ مالی منفعت کے امکانات خود پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی  
ضمین، زمین میں قرب و جنت و باہمی احترام کے ساتھ کامیاب زندگی گزارنے کے اسباب فراہم  
ہو جاتے ہیں۔ نیز ایسا شخص نیا سلیقہ، آداب معاشرت اور دکھ دھماکے کے عہد اٹھانے کی صلاحیت ہے۔  
اس کی شخصیت، علم اور مراسم میں حوصلہ اور اضافہ اور ترقی کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔

## زندگی کی شادی کیر

زندگی کی کیر کے متوازی یکساں گمراہی کے ساتھ بعض اوقات میں ایک واضح اور بڑی کیر  
پائی جاتی ہے۔ یہ زندگی کی کیر کے شروع ہی سے آغاز کرتی ہے اور آخر تک پہنچتی ہوئی دکھائی دیتی  
ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ یہ بہت ہی ضعیف ہوئی اور زندگی کی کیر کا مقام رستہ سے نہیں ملے سکتی۔  
ایسی متوازی کیر نہرو کے انچاد پر نقش ہوتی ہے۔ یہ زندگی کی شادی کیر کے نام سے موسوم ہے۔  
(شکل نمبر ۶۲)۔

جب یہ ٹائوی لکیر نکرتے پر دوشاخہ ہوجائے تو اگر بے پندہ گیارہ اور گیارہ بہت عرصے تک قائم رہتا ہے لیکن پندرہ دن تک دوسرے سے علیحدہ ہوتے چلے جاتے ہیں اور انجام کار بیکل جُدا ہوجاتے ہیں (شکل نمبر ۶۰)۔



(۶۰)

اگر ایسی ٹائوی لکیر نکلتی ہے جو دوشاخہ ہوجائے کہ اس کی داغ بیل ٹائوی لکیر کو چھوڑتی ہو جائے اور پھر پھیلنے پر پھیلنے تو یہ نہایت ہی عجیب علامت ہے۔ ایسے شخص کی طبیعت میں اعتدال قطعی مفقود ہوتا ہے۔ اس کا تمام تر خیال صرف خوشی کی طرف ہوتا ہے۔ شراب و شباب سے وابستہ لذت کی تلاش میں وہ یوں دیوانہ بوجہ ہے کہ اس پر ایک دیوانگی کا گمان ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا انجام حیرت ناک ہوتا ہے (شکل نمبر ۶۱)۔



(۶۱)

اگر ایسی چاند پر ختم ہونے والی شاخ نکلتی ہے کہ نشان پر انجام پذیر ہو کر یا اشعار اس قدر شراب کا رسیا ہوتا ہے کہ کوئی نہ کہ بڑا اس کا جینا حرام ہی نہیں عمل ہوتا ہے۔ اس کی شراب نوشی دیکھنے والوں کے لیے بڑی حیرت ناک ہوتی ہے۔ درحقیقت اسے شراب کھا جاتی ہے (شکل نمبر ۶۲)۔

اس نامہ والی شاخ سے متعلق ایک واقعہ بھی مذکور ہے۔ گویا میر جید بہادر دکن میں تھا اور وہاں کے مہمان ہوئے اور ان کا تھا۔ اس ہوئے کا باریں شراب نماز بہت ہی مقبول تھا۔ شہر کے ایسے امرا و اشراف کا ہجوم تھا جو شہر میں سے چھپ کر کوئی نہ کہ ہمسار ہونے کے لیے وہاں چلے جاتے تھے۔ شہر کے ایک نامور فاضل کے ایک بیٹے کا چہرہ بھی یہاں

ٹائوی لکیر زندگی کی لکیر کے علاوہ تھوڑے تفاوت تک جمل کر ختم ہوجائے تو اس کے اچھے اثرات مگر کے اسی زمانے تک قائم رہتے ہیں جہاں تک وہ پہنچتی ہے۔ بعد میں اس کی حفاظت ناخیر برقرار نہیں رہ سکتی۔

زندگی کی ٹائوی لکیر کہیں سے بھی خود راہ پر گراصل زندگی کی لکیر کے امتداد تک متوازی نقش ہو تو یہ غیر معمولی اثرات کی آئینہ دہ ہے۔ ایسا شخص اعتدال سے زیادہ گرم مزاج ہوتا ہے۔ اس کی دیباکی اور حوصلہ دہی پایا نہ ہوتی ہے۔

نیز ایسی ٹائوی لکیر پاتی ہے کہ مزاج میں بے تابی کا عنصر کافی زیادہ ہے۔ ایسا شخص بہت عرصے تک کسی مقام پر جم کر بیٹھنے کے لیے آمادہ نہیں ہو پاتا۔ اس کے باطن میں بیرونی سیاست کی قوی آئندہ ہوتی ہے اور مختلف مصلحت کے دیکھنے کا بہت ہی دلداد ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت خواہش پریشہ رنگ ہوتی ہے۔ وہ دُور دھلاز گلوں



(۶۲)

کی سیاست کے لیے لکھ جاتا ہے اور بالآخر کسی اجنبی دلدہی میں اپنے انجام حیات ختم کر دیتا ہے۔ ہر ٹائوی زندگی کی لکیر کے آواز کے ساتھ شروع نہیں ہوجاتی بلکہ بعض احوال میں اس زمانے سے خود راہ ہوتی ہے جو جوانی یا اس کے بعد کا وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ کافی ناخصلے تک زندگی کی لکیر کا ساتھ دیتی ہے (شکل نمبر ۶۳)۔

ایسی زندگی کی ٹائوی لکیر زندگی کی حامل ہوتی ہے۔ ایک طرف تو وہ زندگی کی لکیر کو تقویت پہنچاتی ہے اور مزاج میں حوصلہ دہے ہاکی پیدا کرتی ہے اور دوسری طرف جذبات بہت کم ہوا ہوتی ہے۔ درحقیقت مہمان سے یہ ٹائوی لکیر خود راہ ہوتی ہے، اسی علامتے ایک گھر سے شائے کا آواز ہوتا ہے۔ یہ بہت کم اشتہار اور دیباہ ہوتا ہے اور پھر ہمدردی کا ہونے اور غم کی باتیں اور غم کی باتیں دیتا ہے۔ ہاں یہ شادی کا پیش خیر تصور کیا جاتا ہے

## دماغ کی لکیر

دماغ کی لکیر پہلی، انگلی اور انگوٹھے کے درمیانی حصے سے تھیلی کی دھلان کی پڑتی ہے جو نمودار ہوتی ہے اور مستقیم یا خمیدہ صورت میں تھیلی کی سطح کو جوڑ کر تھنی ہوتی مائے کارٹھ کرتی ہے۔ یہ اس مقام سے نکلتی ہے جہاں سے زندگی کی لکیر شروع ہوتی ہے۔ درحقیقت ان دونوں اہم لکروں کا مین مشترک ہوتا ہے (شکل نمبر ۱)۔

دماغ کی لکیر ذہنی استعداد اور خود، نگرہ تخیل، یادداشت غرض ان بھی امور سے مستغرق ہے جو انسانی ذہن سے وابستہ ہیں۔ اعصابی اور دماغی امراض و امراض کے بانسے میں بھی یہ بہت کچھ مملو ہے۔ سر، گردن اور جسم کے باقی حصوں سے متعلق معلومات و واقعات کے سلسلے میں بھی دماغ کی لکیر سے احکام نکالنے میں کامیاب ہوتی ہے۔

غرض کہ تمام اہم دماغی، اعصابی اور جسم کے باقی حصوں اور اعضا شفا سرکاران، لکھ کے



آئے دھلوں کے گردہ بادہ کشائی میں شامل تھے۔ ان کی شراب خوری میں ایک پہنچ بھی تھی کہ اہل خانہ ان جلدی اور خستہ اعضاء اپنانے سے بڑا ہنگامہ کر چکے تھے۔ بیا شراب خوری اور فائدہ لانی اعانت کے نقدان سے ان کی مالی حالت بہت ہی بچی بچکی تھی۔ شروع شروع میں خرید کر بیٹے تھے، پھر لکے لکے پھر ادا نکات کر بیٹے اور پھر بیلا صاحب کے غلیوں کی طرح با دیں آجاتے تھے۔

پھر وہ ناز بھی لکھا کہ ز قریں قریں ہی ذی غیرات کے طعم پر دوست احباب، عزیز و اقارب سب ہی نے منہ موڑ دیا۔ باوجود انھوں نے ویسی سے نسبت ملے کر لی اور وہ بھی کچھ دنوں کے بعد مسترد ہو گئی۔ ان کے خاندان سے میرے بہت ہی گہرے اور خوش گوار مراسم تھے اور انھیں بھی اس کا علم تھا مگر چونکہ انھیں مہنت کے ساتھ تنہا بیٹا لکھا تھا کہ سب ادا وہ میرے پاس پہنچ جائیں وہ دوسرے سے گہرا تھے۔ مگر جب وہ بہر غرض سے قلمی دایوں پر جاتے اور طب کی بے تالی انھیں مہر کر دیتی تو وہ میرے ہونڈ کارٹھ کرتے۔ اگر میں وہاں موجود ہوتا تو وہ میرے سوٹ کے سامنے فرش پر ایک کانسے نیم فرود مات میں پڑے رہتے۔ بلکہ انھیں دیکھ کر نہ صرف محبت کا بہن فلکا میرا دل ان کی حالت پر بے چوچ بانا اور مجھے افسوس آتا۔

ایک مرتبہ دھینے دھینے تک میرے ہونڈ کی طرف نہ آئے۔ مجھے تو پیش ہوئی تو میں ان کے کمر بزنس کے اہل نظر پر یہ بات پکائی۔ اور دوسرے باتوں کے بعد معلوم ہوا کہ مدہوشی کی حالت میں ان کا یکایک انتقال ہو گیا۔ وہ غائب کسی بدزد کے کا دوسے دھبی شراب کی بوتل تھا جسے انڈر کو پیام سے ہو گئے تھے اور ان کے اہل خانہ ان کی موت کا تذکرہ دہلی زبان میں کرتے بھٹے بھی اس قدر شرم منس کہتے تھے کہ آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکتے تھے۔ انڈر کبر! ذنات! امانت اور تعیم کے باوجود بھی میں ناہم شراب میں ان کو کھا گئی اور وہ نہایت ہی کسی پرسی کے عالم میں جرت خیز صورت کا شکار ہو گئے۔





(۵)



(۴)

یہ کثیر بعض اہتوں میں خط مستقیم کی صورت میں نقش ہوتی ہے۔ اس کی طوالت اور گہرائی سے قطع نظر کثیر کی سیبی روش خاص نمونہ کی حامل ہوتی ہے۔ ایسا میل پسند ہوتا ہے۔ وہ ضمن خیال کے گھوڑے نہیں دھڑاتا۔ اس کے قدم زمین پر رہتے ہیں اور وہ حتیٰ طور پر حقیقت پرست ہوتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

وہ ہر معاملے اور ہر چیز کو عقل اور کچھ کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر کوئی امر یا شے مفید اور گوارہ دکھائی دے تو سب سے فضیلت اور بے سنی کچھ کو نظر میں لیتا ہے۔ درحقیقت اس کی کسوٹی ہر کام کے بارے میں اس کے نائدہ مند ہونے کی صلاحیت ہے۔ اس کا مزاج ایک معمولی کاودیات کو بلند کرتا ہے اور اصولی طور پر وہ عام لوگوں سے بہتر ہوتی باتوں کی طرف متوجہ ہونے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ مفید قسم کی جدید دانش اور خیالات سے استفادہ کا قائل ہے اور جب ان کی عملی صلاحیتوں کے بارے میں اسے یقین ہو جاتا ہے تو وہ ان کے اپنے اندر استعمال سے گریز نہیں کرتا، لیکن فطری طور پر وہ طاقت پرست اور پسند اور رسم و رواج کا پابند ہوتا ہے۔ اچھا دنیا دار، معاملہ فہم اور کمنایت شعار ہوتا ہے۔ اس کی سب سے نمایاں خوبی دین و دنیا داری ہوتی ہے۔ وہ اپنے ماحول اور خیالات میں کسی غیر متعلق تبدیلی کے لیے آمادہ نہیں ہو سکتا۔

گروہ دماغ کی کثیر فریاد ہر اور چاند کے اُمبار کی طرف بڑے قویہ اہل مختلف اُفتادہ ذہن

بارے میں سموات بہ پہنچانے کے سلسلے میں دماغ کی کثیر کام دیتی ہے۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ دھنی دماغ کی کثیر کے بغیر زندگی میں پیش رفت ناممکن ہے اور نہ ہی خود اُمبار ہو سکتی ہے۔ میں وہ ہے کہ اس کے بغیر کامیاب زندگی کا حصول اور کامیابی ناممکن ہے۔ درحقیقت غراب، چھوٹی اور کمزور دماغ کی کثیر احساس کی اعلیٰ صلاحیتوں اور فہم و وقت کو بچنے نہیں دیتی جس کی وجہ سے یہ بڑا کام پڑھان اور غریب زندگی سے نجات نہیں دیتی ہے (شکل نمبر ۶)۔

جب یہ کثیر آفاذ کی سے واضح خود ہر اور

آفرنگ سالم اور کثیر ملی جانے اور اس میں ایک خاص قسم کی چمک دے۔ دکھائی دے تو یہ ایسے ذہن کا پتہ دیتی ہے جو تیز اور سراسر کچھ دکھائی دلاتی ہیں ایک نوع کی تامل ہے ہوتی ہیں (شکل نمبر ۷)۔

ایسے شخص کی دماغی قوتیں غیر معمولی ہوتی ہیں۔ وہ ذاتی استعداد اور ذاتی ملک دود سے دنیا میں بہت نمایاں ترقی کر سکتا ہے۔ اس کی حیثیت میں انقلاب، انقلابی، اصلاحی کے واضح چہرے ہیں۔ جن کی دماغی اور دود اندیشی کے باعث وہ اپنے لیے دنیا میں بلند مقام یا خاص عزت و نامداری حاصل کرنے کی فطری صلاحیت رکھتا ہے۔

جب یہ کثیر گہرائی پھرتی ہو یا تسمیہ ہی ہال نکلیوں سے اچھی بھرتی دکھائی دے تو یہ اچھی طاقت نہیں۔ حیثیت نامہ کا فقدان اس کا خاص تجربہ ہے۔ اس کا ماحول آفتاب دہنی اور پیشانی خیالی کا شکار ہوتا ہے۔ نہ تو وہ کسی کام میں انصاف کی قابلیت رکھتا ہے اور نہ معافی سے کسی مسئلے پر سوچ سکتا ہے۔

اس کی سب سے بڑی کمزوری خود اہماری کی کمی ہوتی ہے۔ درحقیقت وہ منہ پر راج اور اور اُلجے ہوئے انکار میں پسند ہوتا ہے۔ جب نہیں کردہ تسمیہ یا ہل اور دنیوی کامیابی سے کم ہی ہر ویلک ہو (شکل نمبر ۸)۔



(۳)

سانیں

FREE EASY WAY TO BOOK'S GROUP  
www.facebook.com/groups/1500000000000000

اور انصاف پسند ہوتا ہے۔

اگر دماغ اور زندگی کی گھیریں دھرتی مثل  
شرود ہوں بلکہ دستانی اچھے کے گاہ بگ بگ پستی کا  
کا فاصلہ دیکھ کر ہی طے کر لی تو یہ اچھی علامت نہیں  
ہے (شکل نمبر ۷)۔



(۷)

یہ صدمہ پر حس طبیعت کی نشانی ہے۔ ایسا  
شخص بے صفائی، لہجہ برتا ہے۔ اس کی نازک مزاجی  
کار عالم ہوتا ہے کہ بات بات پر چمک اٹھتا ہے۔  
یہ نہیں، وہ نہ صحت بہت بدمقام طبع ہوتا ہے بلکہ

صدمہ پر کم اندیش بھی۔ حساسی کے باعث حد سدا آواز پر کار دیتا ہے اور ہر وقت ہوش و نگار میں  
اچھے کی طرف مائل ہے۔ اس کے پھلے کی بھی کوئی صلاح دی جائے تو وہ اس کا آڑی مطلب لیتا ہے۔  
خود احمق کا اس میں نام تک نہیں ہوتا جس کا خواب اثر اس کی تمام زندگی پر محیط ہوتا ہے۔ نہ اسے  
اپنے فخر پر دوسرا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے شخص پر اعتماد کرنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ  
ہے کہ وہ اکثر غفلت میں گزار دیتا ہے۔

متعجب، بدگمانی، بے اعتمادی، دوا دوا سی بات پر کچھ خاطر خاطر مغلوبہ ہو جانا، گویا اس  
کا اصل زندگی بن جانا ہے۔ ان خواب عناصر کے باعث وہ اپنے طبع میں بدنام اور ناقابلِ احترام تصور  
کیا جاتا ہے۔ لوگ تو اس کا بھونکا کتے ہیں اور نہ ہی اس سے تعلقات استوار کرنے پر راضی ہوتے  
ہیں۔ بڑی دل کا بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اس کی طبیعت کی بدگمانی اور بے اعتمادی کو اچھی طرح سے سمجھ کر ہمدردی  
کا سلوک کیا جائے تو بے دردا فرماتا ہے اور احسان و مروت نہیں بھرتا۔ ویسے وہ قہریت کہشت لکھا ہی  
ہوتا ہے۔ اگر اس کے کردار یا دماغ قطع پر کشتہ پڑے گی جاسے تو اس قدر بدم ہو جاتا ہے کہ اسے اپنے  
خود بھاری نہیں ہوتا۔ جس طرح وہ احسان نہیں بھرتا، اسی طرح وہ کسی کی سخت بات یا کشتہ پڑنے بھی  
کھانا کھاتا ہے۔

یہ صدمہ پر کچھ ہر حال میں تاخیر کی طرف مائل ہوتا ہے اور دنیا آج کا کام کھانہ میں بے رغبتی سے

کی غایندہ ہے (شکل نمبر ۸)۔

یہیں لکیر کا نمایاں خاستہ حق اور سبب تعلق  
ہے۔ ایسے شخص کے احساسات تنگ اور تنگ ہوتے  
ہیں۔ آرت اور شر و ادب کی طرف اس کی طبیعت  
کا میلان زیادہ واضح ہوتا ہے۔ یہیں دماغ کی لکیر  
در حقیقت مصور، شاعر، ناول نویس اور موسیقار بن پیدا  
کرتی ہے۔ ان کی دنیا احساسات و تخلیقیت سے  
والتہ ہوتی ہے۔



(۸)

ایک قسم کی روحانی زندگی، جرحاتی سے  
کہیں طاق دیکھتی ہے، ایسے اشخاص کا مقصد حیات  
ہوتا ہے۔

یہ لکیر بسن و حق میں زندگی کی گھیرے مثل  
شرود ہوتی ہے اور کچھ ناسطو لکیر کے کٹتی ہے  
یہیں اس کے بعد پیدا ہو کر اپنی راہ لیتی ہے۔ جب  
یہ آواز کے بعد ہی ظہور ہو جائے تو یہ خاص اثرات  
کی حامل ہوتی ہے (شکل نمبر ۹)۔



(۹)

یہ اس امر کی شاہد ہے کہ طبیعت حساس ہے  
مگر حساسی میں اعتدال کا عنصر شامل ہے۔ وہی شخص

دوسروں کے جذبات و خیالات کا احترام کرتا ہے اور مادہ نفسی کی دل آزاری کا سرکب نہیں ہوتا۔  
در حقیقت وہ دنیا متلا، اعتدال پسند اور نازک احساسات کا حامل ہوتا ہے۔ دوسری قسم کو  
جادو تاخیر میں ڈال دیتا ہے اور دماغی بے سرچہ جیسے اس کا پیدا اٹھاتا ہے۔ وہ ہر شے کے  
بارے میں غم و غصہ سے کام لیتا ہے اور ہوش مند سے سر بھجھ دینے کی کوشش کر سکتا ہے۔ اسے  
عزت نفس کا بڑا پاس ہوتا ہے جس کی وجہ سے گھٹیا قسم کے افعال و کردار سے ہمیشہ گریز کرتا ہے۔ غنا

کروہ قسم کے چلنے کرنے سے دیرینہ نہیں کرتا۔  
دماغ کی ککیر ہر دھڑکی زندگی کی ککیر  
سے متعلق ہی شروع نہیں ہوتی بلکہ ناکے ہاتھوں  
میں اس سے بے تسکین اور طغیانیہ آغاز کرتی ہے  
اور طغیانیہ ہی اپنی راہ لیتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۰)

جب دماغ کی ککیر جدا گانہ شروع ہو  
اور ہڈوں ہی ملی جائے تو یہ بتاتی ہے کہ ایسا شخص  
جس خدا حمدی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ نہ اسے  
ذیہ متعلق حساس نہیں مانتی ہے اور نہ ہی وہ ہیکٹائی  
کا لوگ ہے کہ آتا ہے۔ درحقیقت حریت پسندی، حوصلہ مندی اور اعتماد ذاتی اس کے طبی  
خصائل ہوتے ہیں۔

دماغ اور زندگی کی ککیروں کے مابین ابتدائی خصلے کی کمی بیشی بڑی معنی خیر ہے اور  
اس کا نہایت غور سے جائزہ لینا چاہیے۔ اگر ماضی مناسب ہو یعنی ایک جگہ کے برابر تو یہ خوشگوار  
اور صدائیات کا پیش خیر ہے۔ یہ طبیعت میں جراثیم کردار، حریت نگر، خود اعتمادی اور خواہش ارتقا  
کی پختہ نشانی ہے۔ ایسا شخص اپنے ذاتی تجربوں کے باعث بہت آگے بڑھ جاتا ہے۔ درحقیقت  
وہ کبھی نہیں دھتا اور اپنی مسال اور فہم و فرد کے بل بوتے پر کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ کر ہی دم  
لیتا ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

جس کا دماغ شروع ہونے والی دماغ کی ککیر طبیعت کی بے چینی اور بے سکونی کا پیکر بھی  
ہے ہوتا ہے۔ اس کا ماضی آزمودگی راہ پر ہے تا بازنہ بڑھنے کی گھن میں یہیم سی اور گردش میں  
سنگ رہتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ کامیابی اور ترقی کے باوصف سچا چین کم ہی پاسکتا ہے۔  
اور ہی دوسرے کردہ بھی مطمئن نہیں ہو سکتا۔ دراصل بے صبری اس کی سب سے بڑی  
فتانہ ہے۔ اس کی فطرت کی بے تاملی اسے تعلقات دلی چہیوں کی طرف راغب کرتی رہتی ہے  
اور دھنٹے نئے لوگوں سے ملتا رہتا ہے، نئی فنی چیزیں دیکھتا ہے اور نئے نئے خیالات

حوصلہ افزائی اور کچھ جلدی کے حامل ہیں اس کی اچھی صلاحیتیں جلد ہی بروئے کار آئے گی ہیں اور  
وہ اپنے فرائض کو محنت سے بروقت سر انجام کرنے کے لیے آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس کی بدترین کمزوری  
حصے زیادہ حساس ہیں اور اعتماد ذاتی کا فقدان ہے۔ نیز وہ جلد ہی بھول جاتا ہے۔



(۱۱)

دماغ کی ککیروں کا طبع اس کے طبع سے خوار ہوتی ہے۔ جب دماغ کی ککیر  
اس مقام سے نکلے تو ایسا شخص بار بار ذہنیت لے کر پیدا ہوتا ہے اور بیش بہت دنگار اور جگڑے کی  
طرت ڈال رہتا ہے۔ اگر نڈا تقسیم ہی سے کسی ایسے کام کی طرف راغب ہو جائے جس میں جتن بکریں  
تعمد و غور و فکر کی ضرورت ہو تو آگے چلا کر وہ اپنا اعتماد و جوشلا جرح کرنے والا کھیل بن سکتا ہے۔  
یہاں یہ بات یاد رکھنے کا قابل ہے کہ دماغ اور زندگی کی ککیر میں ایک دوسرے کو کا فنی  
ہیں۔ جہاں بھی وہ کام کریں، ایک دوسرے کو قطع کریں تو خط و طوطی متعلق کے فحاش اثرات ابھرتے  
ہیں اور کردار میں ایک تضاد پیدا ہو جاتا ہے۔

دماغ اور زندگی کی ککیروں کے ایک دوسرے کو قطع کرنے سے طبیعت میں فساد پڑتی  
مضررت ہی ابھرتا ہے۔ ایسا شخص سخت جھگڑاؤ ہوتا ہے اور معمولی سی معمولی بات پر لڑاؤ فساد  
اس کے چہرے سخت کھلی اور ہیکٹائی کے لیے غم نے ہوتے ہیں کہ سننے اور دیکھنے والے تو یہ تو  
کڑھتے ہیں۔ نیز ہر ایسے معاملے میں وہ بوس ذہنیت پر آمادہ ہے کہ غلط بھرت اور نہایت



ایسی چرخی کے سبب گھر بیرون اوقات کے باعث بچپن کے لیل رہنما رہت ہی طول اور پشیمان گھٹتے ہیں اور ان کا اثر نازک احساسات پر اس طرح وباؤ ڈالتا ہے کہ طبیعت میں ایک مستقل قسم کا شدید جھجھکاؤ آتا ہے اور طبیعت نامکھی کا شکار ہو جاتی ہے۔ یعنی ہاتھوں میں یہ علامت خاندانی مقدر بازی کا پتا دیتی ہے جس کی وجہ سے تباہی اور مالی دشواریاں بچپن کے ایام پر بہت ہی مذہم اثرات ڈالتی ہیں اور مستقبل تاریک دکھائی دینے لگتا ہے۔

دماغ کی کیر بھنی ہاتھوں میں فوری مقام آواز سے ہٹ کر اس جیسے سے شروع ہوتی ہے جو پہلی انگلی کے پینچے پر گوشت فراز کی طرح ہے۔ یہ صرگڑ کا اُجھار کہلاتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔ گردہ کا اُجھار آرزو کی بلندی، غفلت، وقار، تفاخر وغیرہ کو روکتا ہے۔ جب دماغ کی کیر اس مقام سے نمودار ہوتی ہے تو بڑے ذہن اور فاضل سے بہرہ ور ہوتی ہے ایسا شخص درحقیقت کامرانی حیات کے لیے نمایاں صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اس کی نمایاں خوبی جو طبع کی غفلت، نگاہ کی بلندی، طبیعت کی وسعت کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کی بیدار آرزو ہوتی ہے اور وہ غیر معمولی ترقی اور اعزاز کے لیے گیا محض صلاحیتیں لے کر آتا ہے۔ بچپن ہی سے غفلت و شہوات کے انداز اس کے مزاج و طہار سے جو بلا بچنے لگتے ہیں، علم لا مشرق

سے بہرہ مند ہونے کا مستحاشی رہتا ہے۔ کام کاج کے علاوہ اسے فنون، کھیلوں، موسیقی کاموں، سخن کو مصحف شہر ہائے زندگی سے دل چسپی دیتی ہے۔ وہ ہر معاملے میں آگے بڑھنے کا خواہاں ہوتا ہے اور ہر ضرورت ترقی کرتا ہے۔ باہر بر سر کین باطن سے وہ کسی حد تک تہی و ست ہی رہتا ہے جب دماغ کی کیر زندگی کی نئی سے مناسب فاصلے سے زیادہ ہٹ کر شروع ہو تو جہتہ

تفاوت پھیلنا چاہئے کسی قدر غراب خاصہ گردوار میں انداز ہوتا ہے گا (شکل نمبر ۱۱)۔

جب یہ فاصلہ زیادہ ہو تو باعوم طبیعت کی بے چینی میں فاضل انداز ہوتا ہے، ایسا شخص بے حد صبر، جلد باز اور عاقبت نامنہیں ہو سکتا جس کے باعث وہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی زندگی کو نکال کر مار دیتا ہے۔

اس کے خیالات و احساسات میں کثرت سے بدلتے رہتے ہیں کثرت ہوتی ہے اور یہ

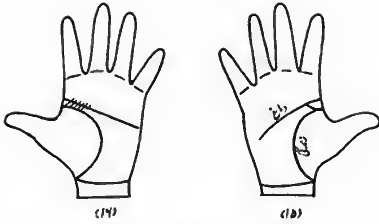
اعزازہ کرتا یا قیادہ کرنا کہ وہ کس وقت یا کس حالات میں اپنی بے چین جملت پسندی سے کیا عمل کھلانے کا محال ہوتا ہے اور اسے جس کی کوئی مکمل نمایاں نہیں ہوتا۔ وہ عیب و غریب جو کہیں کرتا ہے۔ فنون کوئی یا نمایاں آئینہ سے گریز نہیں کرتا اور میں وقت کو اندیشی کے عالم میں وہاں تھم کے کھڑا ہے جہاں فخریوں کے بھی پر جلتے ہیں۔ بے حوصلہ حرکت اور نادار و ذراوشی کا ارتکاب کرتا ہے اور اپنے افعال کے باعث اپنے لیے ایسے مصائب پیدا کر لیتا ہے کہ جن کا تیر بہت ہی فحاش ہوتا ہے۔

### چرخ کی کا نشان

اگر دماغ کی کیر زندگی کی کیر سے ملحدہ اور کچھ برس سے شروع ہو اور ان دونوں شرط کے مابین ایک واضح کراس یعنی چرخ کا نشان دکھائی دے تو یہ بہت ہی غراب علامت ہے (شکل نمبر ۱۲)۔



سانیں



(۱۹۲)

(۱۹۳)

ایک دوسرے کے ساتھ ملی ملی دکھائی دیں، شکل نمبر ۱۹۲ ہی غراب نشانی ہے۔ ایسی صورت درحقیقت نہایت ہی بدسرخ شخص کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص ابھی بچہ سا ہوتا ہے اور کسی سے بھی مل نہیں کر سکتا۔ سخت حساس اور ہر سامنے میں اُلینے کا ڈر کرتا ہے۔

دماغ کی نگہیر غراب نشانی خود یا اس کی ایک نمایاں شاخ اگر گردہ کے اُچھارے سے نمودار ہو تو ایسا شخص اعزاز، احترام، نام و خود دولت اور کامیابی کی ایسی بھی اُمید سے سرفراز ہوتا ہے۔ اس کے ملامت پر کردہ لوگوں، حکومت کے بڑے عہدے داروں اور اربابِ خدمت سے کافی استوار ہوتے ہیں۔ غریب نفس، غریب پودوں اور کٹان، دلی اس کے قندہ خانی میں شامل ہیں، شکل نمبر ۱۹۳۔ بے جا غرض و فتنے کے بغیر وہ سرگرم کارِ عمل ہے اور ضرورت کے وقت فروتنی اور انکسار سے گریز نہیں کرتا۔ اچھی گفتگو اور دُشمنوں سے عہدہ سلوک کی اس میں غریبی ملائیت ہوتی ہے۔ اہل علم اور باکمال لوگوں کا دل سے احترام کرتا ہے، ان کی خدمت اور قاضی سے درپیش نہیں کرتا اور اگر حالات متقاضی ہیں تو اربابِ کمال کی مالی اعانت بھی کشادہ دلی سے کہتے ہیں تاہی نہیں کہتے اس کی سب سے بڑی کمزوری تمسکین کی خواہش ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ممکن طریقے سے وہ دیکھ اُمور میں اہلِ غریب سے معاملہ کرنے کے لیے متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایسے کاموں سے اسے دلِ شغف بھی ہوتا ہے اور وہ متیار اور بہت ہی کامیاب کامیابی ثابت ہوتا ہے۔

اہلِ شدت سے رعبیت اور مہی امانت گماں اس کے فطری تجربہ ہوتے ہیں۔ جہانی کے انیم میں اس کی طبیعت کا اندازہ نہیں ہوتا ہے اور وہ اپنے گرد و پیش ایسے اسبابِ خطر کر لیتا ہے جو اس کے فطری تعاقب کے شایانِ شان ہوتے ہیں۔ وہ اپنے غلبہ، احباب میں باوقار افراد کو شامل کرتا ہوتا ہے اور اپنے سرور و اُحل سے بہت بلند ہو جاتا اور جدید اور داخلی طریقے کی زندگی اختیار کر لیتا ہے۔

دماغ کی نگہیر تمسکین کی باہر کی جانب اپنے فطری مقام آغاز سے نکلے اور اس میں سے ایک واضح اور سالم شاخ گردہ کے اُچھارے تک پہنچ جائے تو یہ بھی قندہ علامت ہے اور بھی تجربہ

ایسا شخص اپنے سرور و اُحل سے داخل سے دھرتی رہنے کی فطری آرزو رکھتا ہے اور بالعموم اسی میں اپنا باطنی اور جدید طرزِ حیات اختیار کر لیتا ہے۔

ایسی گرد و شاخ دماغ کی نگہیر بندہ و عزمِ غلبت کی بہت بڑی کامیاب دلیل ہے۔ ایسا شخص غلبہ و عزمِ غلبت میں بڑی عزم اور دستِ بستی کے لیے ہمہ سوں میں نمایاں ہوتا ہے۔ بڑے بڑے منصوبے سوچتا ہے اور ان میں پردہ چڑھا جاتا ہے۔ دراصل ایسا شخص زندگی کا ملکی زائر اور تقاضا و فزع کی علامت نہایت

انہماک سے گھومتا ہے اور میں میدانِ عمل میں قدم رکھتا ہے، اس میں ذاتی استعداد اور عزمِ مگر کم کے فیض سے آہود کے ساتھ کامیاب ہوتا ہے۔

دماغ کی نگہیر اگر زندگی کی نگہیر سے جدا ہو کر شروع ہو سکتا ہے ایک سالم اور واضح شاخ دونوں نگہیروں کو باہر مگر متضاد کر دے تو یہ عہدہ نشانی ہے (شکل نمبر ۱۹۴)۔ ایسا شخص اگرچہ طبیعت بے چین اور بے سہرا ہوتا ہے لیکن اس کے باطن میں ایک خاص نوع کا متوازن عنصر ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ عطا، معتدل اور کھلے وادعوش اختیار کر لیتا ہے۔

اگر دماغ اور زندگی کی نگہیریں تعداد سے شروع ہوں گرد و شاخ کی نگہیریں بھی شایانِ شان



(۱۹۴)

شاخ گردے اُچار کے علاقے میں بائیں ہاتھ کے گردوں ختم ہونے کی بجائے دوسری انگلی کے اُس  
تحتانی پر گوشت جھٹے ہیں باکر ختم ہو رہے سنچو کا اُچار کہتے ہیں تو یہ ایک غیر معمولی امر کی طرف  
اشعار کی طرف ہے۔ درحقیقت ایسی علامت ایسے شخص کا ہوتا ہے جس کے سر پر مذہب کا جھنڈ  
سوار ہوا ہوتا ہے۔ وہ عقائد کے معاملے میں متعصب  
اور سخت گیر ہوتا ہے اور اگر تو قسم کا مذہبی انکی ثابت  
ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۹)۔



(۱۹)

اس کا عقب ہندو عقیدت سے سمور تو  
ہوتا ہے گرد تو اس کی نظر روح عقیدہ پر پڑتی ہے  
اور وہی سنی احکام پر۔ وہ دراصل عقائد کی رسی اور  
ظاہری صورت کی علامت پر پڑی توفیق سے  
کار بند ہونے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ رحمت  
مرد اور ذاتی پاکیزگی و حارث پر تنافس اس کے

غیر معمولی خاصہ کر دہا ہوتے ہیں۔ اس کی نگاہ میں کوئی مُرتد اور کوئی ذلیل نہیں ہوتا ہے۔ درحقیقت  
اسے اپنے گرد و پیش میں سچے عقیدت مند دکھائی نہیں دیتے۔ اور سچے تو یہ ہے کہ نسب و مذہب و  
نوعیت کی حقیقی وراثت کا متدار بعض اپنی ہی ذات کو سمجھتا ہے۔

ایسے لوگ جیسے نکتہ ہیں اور دوسروں کے کردار اور عقائد کی رسی کے نکلنے والے ہوتے ہیں۔  
اور اگرچہ بڑی سختی سے رسوم و طلاق کے پابند ہوتے ہیں مگر ان کا دل پتھر کا ہوتا ہے۔ ان کے مہاراج  
میں دو مذہبی دعا طاری ہوتی ہے اور مذہبی افسانے احساسات کا احترام۔ ان کی طرف درحقیقت  
ان کی تنگ نگاہی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔



دماغ کی گیر کے ایک دماغ اور سالم شاخ بن کر تیسری انگلی کے تحتانی پر گوشت  
جھٹے ہیں ایسے مودی کا اُچار کہتے ہیں۔ باکر ختم ہو جھٹے تو نہایت ہی شاندار اور غیر معمولی ذہنی

دماغ کی گیر کے شروع سے اگر تین یا چار واضح اور سالم شاخیں نمودار ہو کر گردے کے اُچار  
کے علاقے میں بائیں ہاتھ کی قریب بہت ہی سید علامت ہیں۔ ایسا شخص غیر معمولی طور پر دولت مند ہو جاتا  
ہے، مگر کسی دین دولت وہ اپنی ذاتی قابلیت اور پیداوار مخری ہی سے پیدا کرتا ہے۔ ۷۱ اسے  
کسی کی طرف سے دوسرے میں دولت ملتی ہے اور وہی کسی کی حمایت کا مہر ہونے وقت ہوتا ہے  
اسے فطرت نے ذہنی بلندی اور طبی صلاحیت سے بہرہ یاب کیا ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)



(۱۴)

دماغ کی گیر کے شروع سے جھٹے سے اگر چند ایک شاخیں اُپر جانے کی بجائے نیچے  
کی طرف پل جائیں اور زندگی گیر کو مجبور کرتی ہوئی ذہر کے اُچار کے جھٹے میں داخل ہوں  
قریب بہت ہی خوب علامت ہے (شکل نمبر ۱۸)۔

ایسا شخص مہربانیت کے اس قدر ذریعہ ہوتا ہے کہ اس کی عقل کم ہی ٹھکانے وہ  
سکتی ہے۔ درحقیقت اس کے دماغ پر مہربانی اس میں درجہ کا برپاستی ہے کہ وہ معطر ہر بر سوچ  
بھی نہیں سکتا۔ اسے بیخ و شام اسی قسم کے خیالات و جذبات سے رہتے ہیں۔ ایسا رسوم ہوتا  
ہے کہ اس پر کسی نے باند کر دیا ہے اور وہ سوائے اس شخص کی جہانی باذیت و متعلق ہوا  
جنس کے کسی دوسرے معاملے کے ہمارے میں سوچنے سے عاجز ہے۔

دماغ کی گیر کے شروع سے جھٹے سے ایک واضح اور سالم





(۲۵)



(۲۴)

علامت نہیں ہے۔ دماغ کی کلیئر کا یہ حصہ سینچر کے اُتھار کے تحت ہوتا ہے جس کا تعلق اعصاب اور پوشیدہ تکیوں سے ہوتا ہے۔ ایسا جزیرہ درحقیقت کان اور ان اعصاب سے مستغرق خرابی کی طرف نشانہ کرتا ہے جن کا تعلق قوتِ سامعہ سے ہوتا ہے۔ اس صحت میں احتیاط اور علاج کی ضرورت ہوتی ہے جو کان میں عرصے تک جاری رہنا چاہیے (شکل نمبر ۲۵)۔

ایسے نشان کے حامل کو فوری ہی میں علاج معالجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ اقل اول کے بعض قوتِ سامعہ کی خرابی کی صحت میں تاہر ہوتا ہے مگر رفتہ رفتہ تکلیف کا احساس بڑھتا جاتا ہے۔ اور اگر بدوقت علاج نہ کیا جائے تو ذہن کا مستقل صحتِ اعتبار کھینچتا ہے۔ مہم طور پر یہ صحت برسرے پن کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ بڑی عمر میں یہ جزیرہ پایا جاتے تو ایک کھن سے نشتے میں بڑی زحمت ہوتی ہے۔

دماغ کی کلیئر پر ایسا جزیرہ اگر تیزی سے نکلنے کے متناهی ضرور کے اُتھار کے نیچے پایا جائے تو یہ اسکو کی تعلیم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ضرور کا اُتھار اور دوشی سے متعلق ہے جب دماغ کی کلیئر پر اس کے نیچے جو برسرے کا نشان پایا جائے تو دنیا کی کمزوری کی طرف میلان کا پتہ دیتا ہے۔ بعض اوقات ہی جزیرہ نکلنے کے ناکہ ہو جانے کے خدشے کا احساس ہی ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۶)۔

دماغ کی کلیئر پر اگر ایک کراس کی چوٹی کا نشان نظر آئے تو یہ اثر مند ہے۔ یہ درحقیقت دماغ یا سر پر کسی ایسے حادثے کا اندیشہ آتا ہے جو کان میں ثابت ہو سکتا ہے۔ اس علامت کے

ہے کہ دماغ کی خرابی کا تعلق دماغ سے ہے۔ ایسے شخص کا نظامِ اعصابی کسی بھی نوعیت پر مقرر ہو سکتا ہے۔ بڑی بھینسی کی علامت ہے۔ کیونکہ ایسا شخص غمگین اس کے اثر کے تحت ہی رہتا ہے اور ایسے حالات میں جب اعصاب یا دماغ پر دماغ زیادہ دباؤ پڑے تو اس کی ذہنی قوتیں ممانعت کی تاب نہ لے سکتی ہیں (شکل نمبر ۲۷)۔



(۲۲)



(۲۳)

پہلے دوشے نظر آتے تو یہ بتاتے ہیں کہ گھٹنے کی بیماری پڑا ہے اور روزی صحتِ اعتبار کرسکتی ہے۔ یہ صحتِ اعتبار ہی تشویش کا ہوسکتا ہے، اور اگرچہ جان کو کوئی خطرہ نہیں ہو تا مگر یہ صحتِ اعتبار ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۸)۔

جو برسرے کا نشان دماغ کی کلیئر پر درمیان نکلنے کے میں نیچے دکھائی دے تو یہ ہی اچھی



دماغ کی گھیر پر ٹنگوں کی علامت بڑی سیدھی ہے۔ یہ حقیقت ذہنی صلاحیتوں کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ ایسے شخص کی طبیعت ذہن تفتیش وسیلہ کی طرف مائل ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۲)۔ جب ایسی سالم اور واضح ٹکون دماغ کی گھیر پر چھوٹی انگلی کے مین چیمے واقع ہو تو سائنس کے میدان میں اس کے حامل کی ریسرچ اور تحقیقات بہت ہی بااثر ثابت ہوتی ہیں اور اس کے نتائج اس درجہ کامیاب ہوتے ہیں کہ نہ صرف بے مد نام و نمود حامل کر لیتا ہے بلکہ وہی دولت سے بھی بہرہ وافر حاصل کیے بغیر نہیں رہتا (شکل نمبر ۳۳)۔ ایسا شخص پویشی غیر معمولی استعداد کو حامل ہوتا ہے اور اس کی ذہنی صلاحیتیں ایسے اُمرد کو رہا نہیں دینے کی حرت جتنا ملتی ہوتی ہیں جن کا تعلق مغاوت یا مزید کاموں سے ہوتا ہے۔ دماغ کی گھیر سالم اور بے عیب ہو تو ذہنی صفائی اچھے معاملے اور مرد و بھگت کا ثبوت ہے (شکل نمبر ۳۴)۔



(۳۲)



(۳۳)

اگر دماغ کی گھیر بالائی طرح چھوٹے چھوٹے دانوں سے بنی ہوئی ہو یا اس میں جڑیوں کا مسودہ آئے تو یہ درد و سہم کی مستقل بیماری اور خیانت کے اشتباہیہیم کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص کوئی کامیابی کے برعکس ہوتی ہو تو اس کے دل لگا کر زیادہ ویرانہ کر سکتا ہے اور نہ ہی کام کر سکتا ہے۔ اس کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں اور عدم توازن کے باعث وہ دنیا میں بہت ہی کمرب پکارتے (شکل نمبر ۳۵)۔

میں مستقل مردابی سے کام لینے کی کوشش کرتا ہے تو شدید درد و سہم لے لیتا ہے۔ زدہ ذہنی شخص اور نہ جذباتی اچھٹوں یا وغیرہ پریشان خیالی کا بے غری سے متکا ہو کر سکتا ہے۔ حقیقت یہاں کہیں دشواری کا سامنا کرنا یا ذہن پر کام یا انکار کا دوا ڈرنا، وہ مناسب سر کے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (شکل نمبر ۳۶)۔

ایسا شخص نہایت ہی حساس ہوتا ہے اور ہر چھوٹی بات پر چڑچڑے پن کا مظاہرہ کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کے ہاں میں ایک عجیب قسم کا غدر جھگڑا جاتا ہے اور وہ اس کا غلطی طبیعت کی وجہ سے ہر شکل معاملے سے گریز کی طرف مائل رہتا ہے۔



(۳۷)



(۳۸)

دماغ کی گھیر پر سالم اور کامل دائرے کا نشان بڑا ہی خوش اثر مانا جاتا ہے۔ ایک شخص ایسی صلاحت بیانی کے ذائل ہونے کا غدر بتاتی ہے اور اگر کسی نشانی و دونوں اُتھوں میں ایک کا جو پاؤں جاسے تو ایک اٹھو کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ اگر دونوں اُتھوں میں ایک کا جگر جاتی جاسے تو ایک اٹھو کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ اگر دونوں اُتھوں میں دو کامل دائرے ایک دوسرے کے قریب قریب یا متعلق پائے جائیں تو دونوں اُتھوں کی روشنی جاتی رہے گا غدر نہ رہتا ہے (شکل نمبر ۳۹)۔

دماغ کی کھیر گہرائی اور صفائی اہم امور ہیں اس کا برسی احتیاط اور نگرانی سے معاملہ ضروری ہے۔ جب دماغ کی کھیر صحت گہری اور بے عیب ہو تو ذہنی صلاحیتوں کے خوش گوار پھولوں کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص صاحب دماغ اور خوش فکر ہوتا ہے۔ اس کی توجہ اپنی اور خیالات میں صفائی ہوتی ہے۔ نیز وہ دل جمعی کے ساتھ کام میں دلچسپی لیتا ہے۔

دماغ کی کھیر اگر باریک دھاگے کی طرح پتل ہو تو یہ برکت ہی خواب و صحت ہے۔ ایسے شخص پر کسی بھی معاملہ میں کامل اعتماد مشکل ہے۔ درحقیقت وہ



بٹکا ہے دغا، دغا باز اور خدار ہوتا ہے۔ اس میں نیک و بد کا امتیاز منظور ہوتا ہے اور وقت فیصلہ دے دھونے کے برابر ہوتی ہے۔ وہ اپنی اوقات اور ذاتی ضرورتوں کا نظم ہوتا ہے (رہنما نمبر ۳۰)۔

دماغ کی کھیر اگر برکت زیادہ گہری ہو تو عقلی میں بڑی نشی چڑھنے لگتا اور ذرات کھردری لگی ہو تو یہ بھی خواب و صحت ہے۔ ایسی کھیر کسی بات کی طرف

اشارہ کرتی ہے کہ کامل نشان از عدم دائمی اور اعلیٰ عقل کے باعث شدید بیماری کے دروازے پر

ہے۔ ایسے شخص کا اعلیٰ توازن خواب ہو جاتا ہے اور وہ صحت یار ہو جاتا ہے اور برکت و فوں تک

انچھا ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا (رہنما نمبر ۳۱)۔

اگر یہ کھیر سوزنوں گہرائی کی حامل ہو یعنی دو دھاگے کی طرح پتل اور ذہنی کند اور ذرات کھردری لگی ہو تو

لکیر کی طرح گہری گہرائی اور اس گہرائی میں ایک قسم کی ہلاکی دکھائی دے کر ذہنی توازن دائمی و عاقلانہ امور فیصلہ کرنے میں سوزنوں کی آواز دہرائی ہے (رہنما نمبر ۳۲)۔

اگر دماغ کی کھیر پل بنی ہوئی ہو کہ کہیں سے اوپر اور کہیں سے نیچے ہو کر دھاری ہو تو یہ اپنی صحت میں ہے۔ یہ درحقیقت عقلی آمار میں مشکوک رہنے کی نشانی ہے۔ ایسے شخص کے اصرار بھی گہری ہوتے ہیں (رہنما نمبر ۳۳)۔ اس کے سینے میں جوش نہیں ہوتا اور ذہنی حوصلہ مند ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی بزدلی اسے تنگ دلی اور کینہ پناہ کی طرف راہی کر دیتی ہے۔ ایسا شخص درپیک گہرائی اور پستے دھبے کا کم کرشم ہوتا ہے۔



دماغ کی کھیر اگر سوچ و دیا کی طرح کہیں سے بلند اور کہیں سے پست ہو تو ایسے شخص کے مزاج میں دائمی توازن اور افواج پستی کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ اس کو گہری بنیادی وجوہات کی ناگہمی اور صحت کی بدگلی ہوئی ہے (رہنما نمبر ۳۴)۔ ایسا شخص عجیب قسم کے اعلیٰ حرکات کا مرکب ہوتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اسے اپنے اظہار و طبیعت پر برکت ہی کہنا پڑتا ہے۔

ہی رہتا ہے۔ اس کی وجہ ممکن اس کے طرز و آداب ہوتے ہیں۔

وہ طبیعت کے تقاضے سے مجبور ہو کر اپنی کے لیے بڑی بڑی قربانیاں کرنے سے دریغ نہیں کرتا اور اگر موقع پڑ جائے تو فانی جان و مال کو قربان کرنے سے بھی گریز نہ کرے لیکن ان تمام امور کے باوجود اس قدر بدغیب ہوتا ہے کہ نہی لوگ اس کی دل آسانی کے واسطے کہتے ہیں اور اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آتے، جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ عشتہ دل اور رنجیدہ خاطر رہتا رہتا ہے اور اس پر طغویہ کر وہ اپنی طرف سے ایثار و محبت میں کمی نہیں کرتا، اور وہ بھی دل آسانی سے ہاتھ نہیں روکتے (دیکھ نمبر ۴۲)۔



(۴۲)



(۴۳)

دماغ کی گہر گھوم کر درمیان پیشگی کی جوا کی طرف چل جانے تو یہ بخت ہی بد بخت کی نشانی ہے کہ نہ کہ یہ بتاتی ہے کہ ایسا شخص سر پر رحم کا ہی جگنے کے باعث فرنا بلاک ہو جائے گا۔ اس نشانی سے یہ کہنا کہ کس طرح میں ایسا ہو گا معاملات سے ہے، پیشگی کی دوسری نشانیوں کو دیکھنا اس مسئلے میں مزید ہے۔ مادے کا زمانہ وقوع معلوم کرنے کے لیے زندگی کی گہر کی تفصیل سے دیکھ جائے گی چاہیے (دیکھ نمبر ۴۴)۔

خارج کی گہر گھوم کر تیسری پیشگی کے پینے چاہیے تو یہ ایسی طبیعت کا پتا دیتی ہے جس کا

دماغ کی گہر گھوم اس طرح دکھائی دے، جیسے پیشگی کی سلا پر چکن پسل سے کھینچ دی گئی ہو اور دھری سی نظر آئے تو یہ محافظ کی کی اور مستقل مزاجی کا پتا دیتی ہے (دیکھ نمبر ۴۵)۔ اس گہر کی لسانی کا



(۴۴)



(۴۵)

خاص نہیں دکھنا چاہیے کیلئے یہ سلا بنیادی تربیت کا آئینہ دار ہے۔ جب دماغ کی گہر چھٹی ہو تو عقل ہی چھٹی ہوتی ہے۔ ایسا شخص بے وقوف، دبی اور بکلی طبیعت کا ہوتا ہے (دیکھ نمبر ۴۶)۔

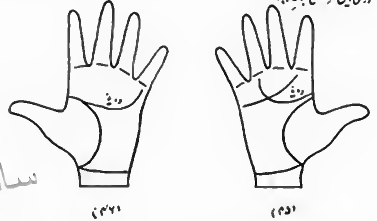


(۴۶)

ایسی دماغ کی گہر عقل سلیم طبیعت کی بھی اور عزم کی پیشگی کی نشانی ہے۔ درحقیقت طول دماغ کی گہر ایسی ذہنی صلاحیتوں اور استعداد و عقل کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص دودھ اندیش اور عقل و فہم ہوتا ہے (دیکھ نمبر ۴۷)۔

دماغ کی گہر گھوم درمیان میں اوپر کی طرف ابھر کر قوس بنانے تو یہ کوئی سادہ صفت نہیں ہے۔ ایسا شخص بخت ڈھک اٹھاتا ہے اور بیش زنجیرہ عالم

انہک دیوڑ واد جو تہ ہے۔ ایسا شخص درحقیقت نفعوں لطیفہ این کی کسی مضمون شاخ یا مزہ پرت اس  
در پشخت رکھتا ہے کہ سے متبادل سے کہ نہایت ہوتا ہے۔ جنون اور دل بستگی عام طور پر  
بہر مایوں کی پسند اساس ثابت ہوتی ہے اور ایسے شخص کی فنی تخلیقات غیر معمولی جہر کی تیزوار  
ہوتی ہیں (شکل نمبر ۳۶)۔



دماغ کی کیکر اگر گھوم کر چھوئی انگلی سے تحت جگر یا جگر پیڑ ہو تو یہ بھی غیر معمولی مبالغہ کار کا  
پتا دیتی ہے۔ یہ خوبصورت عمل، پیشواری اور مرقع شمس کی رکھتا ہے اور اس کا حال غیر معمولی ذہنی  
جاکہنتی سے اپنا ماہ لالہ لیتا ہے اور نہ پشخت کے لیے ایسے مشورے جو سچا ہے کہ اس کی  
بھارتی قابل رشک ہوتا ہے۔ درحقیقت توقع شناسی، بڑھ مندی اور دیوڑ فروغ و کامیابی کی  
اس میں ایسی مصونیت ہوتی ہے کہ وہ ہم چھڑوں سے بہت آگے بڑھتا ہے (شکل نمبر ۳۷)۔

دماغ کی کیکر سے اجتناب، اعتون میں، ایسی شائیں خوار ہوتی ہیں جو دل کی کیکر کے قریب  
ہوئی تو جاتی ہیں مگر عقلی نہیں مایہی شائیں واضح اور نمایاں ہوتی ہیں۔ دل کی کیکر کا متعلق مسالحت  
جنت سے جرتا ہے۔ جب ایسی دماغ کی کیکر کی شائیں دل کی کیکر کے نیچے گرنے لگیں تو عقلی غمگینی  
ہل جانیں تو یہ بتاتی ہیں کہ ایسے شخص کے حیثیت و مسالحت دوسروں کے لیے آفر ہوتے ہیں۔  
درحقیقت اس کی زندگی ہنسی مخالفت کے افراد کے تحت ہوتی ہے اور وہی لوگ گویا اس کے

دل و دماغ پر حکومت کرتے ہیں۔ لیکن ایسا شخص کسی  
خاص فرد کے تابع نہیں مگر بھر کے لیے نہیں رہتا بلکہ  
کے بعد وگرتے مستعد لوگوں کے زیر اثر ملتا ہے  
یہ لوگ وہی ہوتے ہیں جن کی دوستی یا جنت کا وہ  
دم بھرتا ہے (شکل نمبر ۳۸)۔ لیکن محض عارضی طور پر  
دماغ کی کیکر اگر ختمیں آپ سے آپ  
اٹھ کر دل کی کیکر سے جاملے تو ایسا شخص کسی پر  
دیوار و درخت ہوتا ہے اور اس کے جنون  
جنت کی شدت و انہک کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ  
دنیا و دنیا سے قطعاً بے نیاز ہو جاتا ہے اور اس  
راہ میں سب کو ٹکاتا ہے۔ درحقیقت غیر متواس  
کے لیے جان کر ثابت ہوتا ہے اور وہ آستان  
جنت پر بالا قربان جسے دیتا ہے (شکل نمبر ۳۹)۔  
اس دیوانی کے عالم میں وہ بسن وقت ایسی حرکتیں  
کر جاتا ہے کہ دیکھنے والے عیش کش کر گئے ہیں۔  
گنگا قویہ ہے کہ اس کے سر پر جنت کا ایسا ثبوت  
کلاہر کا ہے کہ اس کا دماغ چل جاتا ہے۔



(۳۶)



(۳۸)

دماغ کی کیکر سے اگر ایک واضح شاخ دیوار ہوا درخت تو بہت اونچی جائے اور نہ ہی کسی  
دیوڑ کی کیکر سے قویہ غیر معمولی اثرات کی حامل تصور کی جاتی ہے۔ ایسی مستعد شائیں بڑی  
نادر و سانی ایسے اندر نشان رکھتی ہیں۔  
ایسی مایہی شائیں دھن دولت اور تہہ ہیں غیر معمولی اضافہ کا پتا دیتی ہیں۔ درحقیقت

معر کے جس حصے میں ایسی ایک شاخ خود ارمو تو  
 صاحب علامت کسی اہم کا دوبارہ یا دوسری خصوصیت  
 یا تنبیہ ترقی کے بارے میں غفلت اور دماغ سوزی  
 سے کالی توجہ کے ساتھ خود فکر کرتا ہے۔ اس کے  
 بازو اور ہاتھ پر نظر ڈالنا ہے اور جب اس کی حرکت  
 ٹکری اور عملی مشغول پر سوچ بھر کر رہی ہو جاتا ہے  
 تو اسے مل جا رہے ہونے کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔  
 یہ ایسی کرشمہ ہوتی ہے کہ نمایاں اور قابل شک  
 کامیابی اور دوسری صورت کے دروازے وا ہو جاتے  
 ہیں۔ بلاشبہ وہ بہت دافرتی اور نمایاں کامرانی حاصل کر لیتا ہے۔ ایسی شائیں مغربی سے دوسری  
 اور ذاتی وجہ سے اعلیٰ مقام پر پہنچا دیتی ہیں اور یہ بھی کہ استعداد ذاتی اور ذکاوت ذہنی کا اثر  
 ہوتا ہے۔



۴

مزید بقیہ یا شخص انسانی قابلیت کے جوہر بھی لکھتا ہے اور دوسروں کو ہمارا کرنے اور  
 اپنا کام لکھنے کے سلسلے میں بڑی پاک دینی اور ہوش مندی دکھاتا ہے۔ دوسری ہوتا ہے اور  
 عزم و پختگی کے اپنے کام کی حرکت پر جتنا ہے (دیکھ نمبر ۴)۔

میرے پہلی کے ساتویں میں ایک صاحب ایسے ہیں کہ جس کی دماغ کی فکر متعدد حکم اور  
 دماغ شائیں اور دیگر حرکت بھیجی ہے۔ وہ ایک ایسے گہرے میں پیدا ہوئے تھے کہ خود وہ دوسرے  
 تھا اور نہ ہی متعدد کھاتے بیٹے لوگ تھے۔ میری دست شام ۱۲ بجے کے اوائل ہی میں انھوں  
 نے مجھے اپنے لہو دکھائے۔ ان شائیں کو دیکھ کر کہ بہت تعجب ہوا تھا۔ وہ اتنے تعلیم یافتہ بھی  
 نہ تھے کہ اتنے کے بارے میں ان کی علمی اور ذہنی کامیابیوں کے نتائج اس قدر شہناقت سے کہے  
 جاسکتے۔ ہر حال میں نہ کوئی تپشیں سال قبل انھیں بتایا تھا کہ وہ بہت دیر کی کہ میں نے کہا  
 اعتماد ہوں گے اور جو بڑے بڑے لوگوں سے ان کا رابطہ و اتحاد ہوگا۔ نیز دین دوست کا فروغ  
 تجارت اور کاروبار کے فروغ سے ہوگا۔

ان دونوں وہ سولی ملازم تھے مگر آج کل وہ بہت کامیاب تاجر ہیں اور ایک زندگی  
 میں ایک لاکھ سے خاصے نمایاں ہیں۔ جب میں نے یہ پیش گوئی کی تھی تو ان کے موجودہ نمونہ اور  
 فروغ کا گمان بھی محال تھا۔ ان کی کامیابی صنعت و تجارت کے میدان میں ہے اور وہ ایک بڑے  
 شہر میں نمایاں اعزاز کی عہدے پر فائز رہ چکے ہیں۔



دماغ کی دیگر اگرچہ نہ ہوا اور درمیان انگلی کے پچھلے پنج کی ختم ہو جانے تو ایسا شخص کچھ  
 زیادہ عقل مند نہیں ہوتا بلکہ بڑی حد تک بے وقوف ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر دینی اور مذہب کی  
 ہوتا ہے۔ اس کی صلاحیت گھر پر کام اور وہ بھی اتنی قسم کے کام کے لیے ہی موزوں ہو سکتی ہے۔  
 ایسا شخص تعلیم کی صلاحیت بھی بہت ہی کم رکھتا ہے اور عام طور پر ان پر وہ اور بڑھتی ہوئی ہوتا ہے۔  
 کسی نمایاں پیشہ میں نہ کاری کر سکتا ہے اور نہ  
 ہی کوئی ترقی کر سکتا ہے۔



۵

مشغولوں کی دیکھ بھال، لکھائی کا کام،  
 برتن ابھنا اور بوجھ اٹھانے والے کاموں کے لیے  
 لیے ٹیک ہوتا ہے۔ اس کا شعور اس قدر کم ہوتا  
 ہے کہ اسے دینے داری کا کام سیکھ کر انصابت  
 مول لیتا ہے (دیکھ نمبر ۵)۔

دماغ کی دیگر اگر اس سے طرف ہوا اور دوسری  
 انگلی کی جگہ تیسری انگلی کے وسط کے پچھلے

کا کچھ ختم ہو جائے تو روحانی صلاحیتیں پہلے سے بہتر ہوتی ہیں۔ ایسا شخص بہت عقل و دانائی نہیں  
 ہوتا مگر وہ بہت دقت ہوتا ہے اور نہ ہی بے شکوہ (دیکھ نمبر ۵)۔

اس کی دیگر اگرچہ مناسب ہی ہوتی ہے اور وہ ان تمام کاموں میں کامیاب ہو سکتا ہے  
 جن میں ذہنی کمزوری کی دیکھ بھال نہیں ہوتی۔ سولی قسم کی خدمت یا کھانا پکانے

یسا ہے۔ دلچسپ اس کی طبیعت میں شور و خروش کے باعث اچانیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

یہاں پر یہ امر متناقصت کے قابل ہے کہ دماغ کی کیکر کی دو قسمیں ہیں۔ یہ یا تو خط مستقیم کی طرح یا کھلی سیدھی شکل ہوتی ہے یا غیرہ صورت اختیار کرتی ہے۔ بہن مانتیں میں اس کا نصف قطر سیدھا ہوتا ہے اور نصف حصہ خمیدہ۔ یہ خوب کی طرف بھی گھوم کر چلی جاتی ہے اور نیچے کی جانب بھی خم کھاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

جب دماغ کی کیکر سیدھی چلی جاتے۔ دماغ کی طرف اٹھی ہوئی ہو اور یہ بھی نیچے کی جانب جلی ہوئی تو یہ خط مستقیم کی صورت میں نکلتی ہوتی ہے۔ دماغ کی ایسی کیکر بہن بنیادی عناصر کو دلو کا چاہتی ہے (دیکھ نمبر ۵۰)۔ ایسا شخص جنسا عمل پسند ہوتا ہے اور ہر مسئلے میں محبت کو پیش نظر رکھنے کی طرف مائل ہوتا ہے۔ وہ زیادہ کر دہ رانہ بھی۔ حساب کتاب اور معاملہ بندی کا قابل ہوتا ہے۔ ہر کام کی مصلحت اور ضرورت کا اندازہ لگا سکتا ہے اور بے فائدہ اپنی مساعی یا دماغ سوزی کے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔ اس کے قدم اور سر دونوں نیچے ہی ہوتے ہیں۔ وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوتا جو جیتنے تو نہیں پر ہیں اور ان کا سر آسمان پر ہوتا ہے۔

وہ دم و روح، معمول، قانون، حقوق و فرائض غرض سبھی ایسے خود کا حق ہوتا ہے جو عملی ضروری اور فوری ہوتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ دھوکے کی قدر کرتا ہے اور وقت کھیت بنی پاس کر سکتا ہے۔ وہ حقیقت وہ پکا دنیا دار ہر کچھ اور اچھا سدا اور شہر میں سکتا ہے۔ اس کی نمایاں کردہ یہی ہے کہ وہ کسی بھی نئی چیز یا کتب خیال کو خاطر میں نہیں لاتا۔ غور سے ان کی اقدویت یا فخر جوں کا عمل اور پریتیں ہر مانے تو چہرہ دہ نہیں اپنانے اور ستمنا کرنے سے گریز نہیں کرتا۔

اگر سیدھی دماغ کی کیکر چھوٹی ہو تو یہ بھی عناصر کو دار لونی دے سکتے ہیں۔ دماغی حواس کی دماغی کیکر کی صورت میں سب علامات و خصائص پہلے سے بہتر کھنڈا ہوتے ہیں اور شور کے برائے کے ساتھ عالی نشانی ان پر عہدہ عمل کے مطابق کار بند ہونے کی کوشش کر سکتا ہے۔ مگر غریب دماغ کی کیکر کے ہوتے ہوئے ہر قسم پر تمام عناصر کو دار لونی دماغ اور عملی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ سیدھی دماغی کیکر تجارت، صنعت اور کاموں میں بدل ہونے کا کام کے لیے موزوں ہوتی ہے جو عوام پر زندگی کے چلانے کے لیے ضروری ہیں۔ یہ ضرورت کے لیے کہ صنعتی کارخانہ ملک اور دفتر

کی اس میں صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ چھوٹے قسم کا دکان دار، کاری گرا کر کھانے اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں مناسب شور سے کام لیتا ہے۔ اگر اس کے دماغ پر زیادہ بوجھ ڈالا جائے تو وہ اپنے معمول میں اچھی طرح سے دل لگا کر کام کر سکتا ہے۔ مگر اسے ذہنی مشقت کرنی پڑے تو اس کے چلتے چھوٹ جاتے ہیں۔ وہ ہدایات پر عمل کر سکتا ہے مگر خود اپنا رستہ مشکل ہی سے بدل سکتا ہے۔

دماغ کی کیکر اگر اس سے آگے بڑھ جائے اور تیزی انگلی کی برائے چھوٹی کے نیچے حصہ میں ہوتی ہوئی دکھائی دے تو یہ سرسوں دماغی صلاحیتوں کی نشاندہ ہوتی ہے۔ ایسا شخص دانا، متین اور دھم اندیش ہوتا ہے۔ اس میں بڑے بڑے کام سر انجام دینے کی صلاحیت ہوتی ہے اور زندگی کے ہر میدان میں ہی وہ قدم رکھتا ہے اس میں نمایاں تر کی گمان ہے (دیکھ نمبر ۵۱)۔ وہ حقیقت دماغ کی کیکر جو تیزی انگلی سے آگے بڑھتی



(۵۱)



(۵۲)

ہے تو اس میں ایک خاص قسم کا جبر اور تابش پیدا ہو جاتی ہے اور ذہنی صلاحیتیں ابھر جاتی ہیں۔ مانند تو جبر، مضبوط بندی، اپنی خیالات اور شعور بھی عناصر کی آجھرتے ہیں۔ ایسا شخص عزم شناس بھی ہوتا ہے اور اپنی قوموں اور غاصروں سے آگاہ بھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ دوسروں سے مل جاتا اور دبا دہر سکتا ہے۔ وہ اپنی قوموں کا شہرت دے سکتا ہے۔ وہ اپنی قوموں کا دھوکہ دے گا اور اس میں نہیں ہونے دیا اور ان کی خاموشی سے فائدہ اٹھاتے ہیں بڑی پاک و صحت سے کام

کے چہرہ سے سنے کر شہلے کے گورز تک بھی افراد کے احوال میں پائی جاتی ہے۔ اس کی حوصلہ اور مستند تجربہ اس کے مرتبہ اور صلاحیتوں کی کارگزاریوں کے مطابق اسے مقام زندگی و فلاح میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔



دراغ کی فیدہ یکسر خصوصیت کے ساتھ دی جاتی جاتی ہے جو خستہ پر پینچے کی جانب جھکتی ہوئی پئی جانے اور جھیل کے اس حصے میں پئی جانے چرچا کا اُبلد کلا تھے (شکل نمبر ۵۲)۔ چاند کا اُبلد جھیل، روم، مسافر تخلیقی جوہر و سوسائیت سے وابستہ ہے۔ یہ منظر تخلیقی کے فن کا اثرات کا پتا دیتا ہے جو حیات ہنسی میں تازگی بخلا اور رنگ جھرتے ہیں۔ مزین شہر و مسوڑی، ادب اور فنی طبع ایسے امور ہیں جو حیات کے خاکے میں تخلقات کے رنگ و حال بخش اثرات لاتے ہیں اور قلب و ظاہر پر مزید بر جاتے ہیں۔



دراغ کی فیدہ گیر و حقیقت آہستہ تحقیق اور فہمی طور سے وابستہ ہے۔ ایسا شخص رنگ و زیبائش و فہم کے لیے جی میلان سے کر آتے ہے۔ ایسی گیر و جھولی ہوتی ہے تو جھولنا خیل اور اوداوی قسم کے تحقیق انداز کا پست ادبی ہے۔ ایسا شخص باہم میں حوصلہ برکتا ہے جس گھٹیا قسم کی خود و دانش، اگلا بھانا یا زیبائش کا کام ہو (شکل نمبر ۵۵)۔ اپنے شعور کے مطابق وہ اپنی محدود دنیا میں اپنی آرزو تک تحقیق و ترقی کر کے کھڑے کھڑے میں اُٹھتے ہیں اُٹھا ہے اور کارگر کی جہت برکتا ہے۔

جب دراغ کی فیدہ گیر و دنیائی طوالت کی برکتا ایسے کاموں میں کامیابی ممکن ہے جن کا تعلق ایسے امور سے ہے جو درمیانے درجے کے تحقیقی جوہر یا نگر کے متاع ہوں۔ ایسا شخص اچھا سا بن کر وڈ پینٹر، موزی و دہے کا کاسنی، سازندہ، ایکٹر، رقاص و دیگر بن سکتا ہے مگر اس کے کام میں کوئی خاص فنی نہیں ہوتی۔

جب فیدہ گیر لکیری ہو اور چھوٹی انگلی کے پنجے تک پہنچ جائے اور باہم میں طوالت کی گیر یا ندے اُبلد میں جا کر اختتام پذیر ہوتی ہو تو اعلیٰ تحقیقی جوہر یا نگر ہوتے ہیں (شکل نمبر ۵۶)۔ ایسے فرد کا خیل، طرز ادا یا تخلیقی اظہار غیر معمولی ہوتا ہے۔ وہ اعلیٰ درجے کا انسان نورس، مسوڑ خن، مرستہ، شاعر غرض فنی طبع کی کسی شاخ میں اپنے لیے نمایاں مقام حاصل کرنے کی فنی مہارت لیے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کے نگارشات و منظر تخلیقی لوگوں سے داد لیے بغیر نہیں رہتے اور وہ اپنے فنی یا دنیوی اظہار میں اپنا لوہا منوا کے رہتا ہے۔ ایسی فیدہ گیر کے ساتھ اگر مزید اعلیٰ نشانیاں بھی پائی جائیں تو ایسا شخص رنگ و دوزگار ثابت ہو سکتا ہے۔



دراغ کی گیر سیدی ہو یا فیدہ، اگر وہ ایک واضح چھوٹے سے دوشاخ کی صورت میں ختم ہو جائے تو اس کی اہمیت اور قدر میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا دوشاخ سیدی گیر کے ناکے پر واقع ہو تو یہ قوت بیان، ہوشیاری اور فنی مہارت میں پابندی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص بہت ہی موقع شناس ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۶)۔

اگر دراغ کی ایسی گیر و دنیائی طوالت کی برکتا ایسا شخص سودا گرنے، مسافر کرنے اور موقع مل کر کوئی کربات کرنے یا اس کا کٹھ بھرنے کا دھمک خوب جانتا ہے لیکن باہمی بردہ کوئی زیادہ دھمک نہیں ہوتا۔ اس کی معلومت و حقیقت ابن الوقت کا پھلاد و سفر ہے برے ہوتے ہے۔

اگر فیدہ گیر برکتا ایسے دوشاخے کا حامل ہو یا سیدی، اور انہی اور معلومت سے قوت پانہ کام میں لگتا ہے۔ اس کے انداز کام میں تسویر اور سادگی میں بڑی ہی خود راندیشی ہوتی

دوشاخہ یعنی خمیدہ گیر کے خاتمے پر پایا جائے تو بہت ہی اہم ہے۔ ایسی گیر چانکے  
 اُچار میں انتہام پائی ہوئی ہے اور ہر مقام تختل اور غلطی جو ہر سے وابستہ ہے۔ جب یہ گیر چانک  
 پہنچتی ہے تو ان اوصاف سے متاثر نہیں ہوتی ہے۔ درحقیقت ایسے شخص کی قربت بیان میں  
 جلد ہوتا ہے۔ زبان کا ٹھٹھکاؤ غرضاً ان کی اندک اور قریب کی بے مثال کافر زبانوں سے وہاں انہوں  
 پر ٹوکنے کے رنگ نہایت جلتے ہیں۔ ایسا شخص شاعر یا موزی یا مکتبہ کی صاحب غرضاً پراگیا بیٹے شکل  
 متاع ہر سکتا ہے۔ اس کی نگاہات و تعلیمات میں دو وقت ہوتی ہے جس سے نہ صرف قبولی  
 نام حاصل ہوتا ہے بلکہ لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے ایک خاص غرض و احترام پیدا  
 ہو جاتا ہے اور یہی اوصاف اس کے مغزو ہونے کی طرہ دکھائی دیتے ہیں (شکل نمبر ۵)



(۵۶)

بمعنی انہوں میں دماغ کی طویل پکڑ کا پہلا  
 حصہ تو سیدھا ہوتا ہے اور دوسرا پیچنے کی طرہ  
 خم کھاتا ہوا چلا جاتا ہے۔ یہ ضرورت عام نہیں  
 بلکہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے اور بڑی ہی  
 اہمیت کی حامل ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۷) اس کا  
 حامل اگر یہ فطری طور پر بہت پسند ہوتا ہے مگر  
 تخلیقی جوہر اور قربت تختل کا مذہب بیابان سے  
 غریب نظریہ کی کسی شاخ خصوصاً کی طرہ کا شکاری  
 طور پر بائیں گرد دیتا ہے۔ چنانچہ اس کا یہ انداز بہت  
 اسے یکنائے دودھ گرد بنانے میں بڑی اعانت کرتے ہیں۔

اگر ایسی طویل دماغ کی گیر کے آخر میں ایک صاف اور چمکا دوشاخہ بھی پایا جائے تو  
 یہ ایسے شاعر یا ادیب، مفسر یا متاع کا پتا دیتا ہے جس کی خیالات و طرز انوار و بیان میں  
 حقیقت کی چاشنی دگر دوز تاثیر ہو کر رہتی ہے۔ حضرت مہر گزندی اور سادات منوکی دماغ کی  
 گیر کی پہلے پتے میں ایسی اور مہر گزانی میں خیمہ تھیں۔

ہوتی ہے۔ وہ کامیاب کویل یا پیرسٹر، اعلیٰ درجے کا صافی یا مسمت یا با اثر مقرر بن سکتا ہے۔  
 اگر وہ سیاست کے میدان میں اُتر آئے تو اپنی نفوذ پائی اور حقیقت کے جادو سے بہت آگے  
 بڑھ جاتا ہے (شکل نمبر ۵۸)۔ کامیابی صلاطت میں بہت ہی صدمت اور سادہ سادگی کے ساتھ  
 آگے بڑھتا ہے اور ترقی کے لیے راستہ ہموار کا پتلا جاتا ہے۔ اس کی نظر وسیع اور منصفانہ ہوتی ہے  
 ہوتی ہے۔ بڑی بڑی کپیلوں کے ڈانچے و جھنڈے اور کیڑی منگ میں ارکان پر اثر ڈالنے اور کامیابی  
 پائی کی کو فروغ دینے کی صلاحیت کی ضرورت ہوتی ہے یا ہنرمند کسی قسم کی دماغ کی دوشاخہ نگار کھنچے ہیں  
 ایسے دوشاخہ کی ایک اہم کمزوری یہ ہے کہ جذبہ صفت کے چٹن نظر صاحب سلامت سیار  
 کو مفید دکھانے سے گریز نہیں کرتا۔ اور کا تو یہ ہے کہ ایسے لوگ قلمی طور پر پتے نہیں ہوتے کامیابی  
 صلاطت میں کسی منگ دوشاخہ صفت آمیز سے گریز نہیں کرتے اور بہت ہی کم کسی اہم معاملے میں  
 سادہ حقیقت پہنچنے کی طرہ مائل ہوتے ہیں۔ غلام پڑھا کر اور ایسے سب سے ملنے کو بیان  
 کرتے ہیں کہ ٹھنڈے والے تانڑ ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ مبالغہ کی ضرورت پڑے تو درجہ نہیں کھینچتے  
 اور حق تو یہ ہے کہ اپنے زعم کے مطابق جواز و معذور ہیں دوشاخہ کو بھی صدمت ہی خیال کرتے ہیں۔  
 یہ دوشاخہ جرح، تنقید اور منطق و بیان کی بھی قابل اعتماد علامت ہے اور یہی وجہ ہے کہ  
 اس کے حامل کے سامنے آپ کی بھی بات کو کسی بھی عنوان یا طریقے سے پیش کیجیے، وہ اسے  
 کم ہی قبول کرنے کی طرہ مائل ہو سکتا ہے۔

تعمین و تالیف کے میدان میں یہ طرز انوار، محض بیان اور اضافہ کے ایسا ہی تاثرات  
 پر غور و پیمانی کی بھی پڑے اور قابل اعتبار علامت مانا جاتا ہے۔

جب دماغ کی گیر خم کھاتی ہوئی چاند کے اُچار کا رخ کرے مگر وہیں نہ ہر گز یہ دو  
 شاخہ بشر بنائے آمیز کی طرہ مائل کر دیتا ہے (شکل نمبر ۵۹)۔ جو کہ خمیدہ گیر تختل اور  
 مودن کی تاثیر پیدا کرتی ہے اس لیے ایسا شخص حقیقت کی بجائے سادہ اور خیال آرائی  
 سے کام لیتا ہے۔ ایسا شخص اگر کسی ایسے کام یا پیشے سے وابستہ ہو جہاں تختل، صافی، زیبائی  
 کے پہلو بہت دیکھے ہیں تو ایک منگ کامیاب ہو سکتا ہے۔ مگر وہ کوئی بڑا متاع یا خاتون  
 فوادات نہیں بن سکتا۔





دماغ کی بی گھیر اگر شافخہ ہو تو یمنوں میں دماغ، اسلام اور چوٹی ہوں تو ایسی صورت  
سوتے پر سلاگے کے مترادف ہے۔ ایسے لکھنے کی قوت، بیان ہے پناہ ہوتی ہے اور وہ اپنے نظم اور  
قربان سے دنیا کو سزا کرنا ہے۔ لہذا بی گھیر شافخہ کی کیفیت، توبہ مسکون میں غفلت، نگو نعت کا  
برکات جلا جاتی ہے اور فقیر اللہ تعالیٰ نہ ہادی حاصل کر کے رہتا ہے۔  
اگر ایسا شافخہ دماغ کی سبھی بی گھیر کے خاتمے پر واقع ہو تو اس کا میدان عمل سیاست  
ہو یا ادب، وہ اس میں رہنا بڑے ظہیم اور یکتا سے دو گنا ثابت ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۵۸)۔ اور اگر ایسا



شافخہ دماغ کی بی گھیر کے آخر میں پایا جائے تو یہ تیش و تفتیش کے بل بوتے پر یمنوں میں  
کی دنیا میں بنے ظہیر حکمت کے مصلیٰ پر ملے ہے (دیکھیں نمبر ۵۹)۔ مابعد برناؤ شاہ کی دماغ کی گھیر  
ایسے ہی شافخہ پر منت ہوتی ہے اور یہ شافخہ دماغ عالم اور نہایت عمدہ تھا۔  
دماغ کی گھیر کے مابعد وسط میں ہے اگر ایک شافخہ نکلے اور اس کی دوش کے ساتھ ساتھ  
تجلی کو قیاس کرتی ہے اسے تو یہ بالکل قوت ہی رکھتا ہے (دیکھیں نمبر ۶۰)۔ دماغ کی گھیر گریا  
پہلے جاتی ہے اور دوسری میں تقسیم ہوجاتی ہے۔ ایسے لکھنے کی طبیعت میں یک جہتی، کامل  
انجام اور توجہ کے حاکم ہوجاتے ہیں۔ درحقیقت تہذیب کے باعث اس کی قوت فیض و کمبود

اور تقسیم ہوجاتی ہے۔ ایسا شخص ہر بات یا سامانے  
کے دونوں پہلوؤں پر نظر ڈالنے کی کوشش کرتا ہے  
اور کسی بھی چیز پر چوتھی طور پر پہنچنے سے قاصر رہتا ہے۔  
عزم کا تزلزل اور طبیعت کی ناممکنی اس کی دماغ  
نایاب ہوتی ہیں۔ وہ یوں متعجب رہتا ہے گویا  
اس میں قوت فیصلہ ہوتی ہی نہیں۔ اور حقیقت تو یہ  
ہے کہ ایسا شخص ذہن داری کے کسی کام کے لیے  
موزوں نہیں ہوتا اور ایک قسم کی عدم داخلگی میں  
بہتا رہتا ہے۔ نہ تو اسے اپنے خیالات واضح کرنا  
امداد ہوتا ہے اور نہ ہی اپنے اعلیٰ و اعلیٰ پر بھروسہ۔



(۵۹)

اگر یہ دوشا خدہ بہت ہی وسیع ہو اور دونوں شاخیں ایک دوسرے سے بہت ناسطے ہوں  
تو یہ تہذیب اقدار کی مدد بہت ہی زیادہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص اس قدر متزلزل  
مذاج ہوتا ہے کہ اعلان وہ نہ صرف اپنے لیے ایک عذاب بن جاتا ہے بلکہ دوسروں کے لیے  
بھی ایک مسلسل اذیت ثابت ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۶۱)۔



(۶۰)

دماغ کی گھیر میں لائق میں اپنی متین  
توجہ سے کچھ بند ہو کر گذرتی ہے، یا بدل کی گھیر  
اپنی روشنی عام سے پہنچے ہو کر تیش کی سطح کو قیاس کرتی  
ہے۔ ان حالتوں میں دونوں خطوط کے مابعد  
گھٹ جاتا ہے اور درمیانی تفاوت تنگ ہو کر  
لگتا ہے (دیکھیں نمبر ۶۱)۔

جب دماغ کی گھیر دل کی گھیر سے ناسط  
ناسطے پر واقع ہو اور یہ دونوں خطوط مختلف اقدار  
کے مابعد اپنی راہ میں تو یہ تو ایسی ہی اقدار ہے

انہیں ایسا بول دیا جاتا ہے کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ان کی قسمت میں بدلنا ہی لکھا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ سائنس کی خرابی کا شکار بھی ہو جاتے ہیں اور بعض مائنوں میں وسے کی شکایت میں مبتلا ہو جاتے ہیں جو عمر بھر ان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یوں بلب صنعت اور ذاتی کسبالی کے لیے وہ ہمت ہی قویٰ نہ ہوتی اور محنت شاقہ سے کام لیتے ہیں، زندگی کی نعمتوں پر اپنی حکم اور ذاتی تنگ دوسے ماحول کرنے میں دوسروں سے پیچھے نہیں رہتے اور عام طور پر اپنے خاصے فائدع اہمال ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں انہیں اپنی عقل اور دوسروں کا دھن زیادہ ہی دکھائی دیتا ہے تاہم ان کے لیے عظیم عہد کی آگ میں جلنے کا ایندھن ہی بن جاتا ہے۔



(۶۳)

اگر دماغ کی گیر دلی کی گیر سے موزوں قنات سے زیادہ پسے واضح ہو تو یہ بھی اچھی علامت نہیں ہے (شکل نمبر ۶۳)۔ ایسا شخص کائناتی اور فیزیکی جہت کا ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت قریش قسم کا آدمی ہوتا ہے اور اپنی جان پر کسی قسم کا بوجھ ڈالنے کے لیے تیار نہیں ہو سکتا۔ اس کے قول و فعل صداقت کھوس ہوتا ہے کہ اسے دو ٹوکی سے گمراہ کر دیتے اور دیکھ کر اسے اس قدر احمق نظر آتا ہے کہ وہ نئے داری اور قوت سے اس میں وہلی چہرے سے لڑھکھکے دیکھیں شریک ہوتا یا ان کے اڑے وقت میں کام کرنے کا خیال اس کے ذہن میں کم ہی آ سکتا ہے۔

ایسے لوگ زنگرے دوست بن سکتے ہیں اور حسی قابل، مہمکار، نکل، اعتماد و ادب ان سے سلائی جہاں رہتے ہیں اور ان کی بے قوتی اور لا باالی پن کے شاکی۔ مگر ان کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان کی پس منظر کا اثر ہو سکے اور وہ اپنی طبیعت کسی مہمان بھی بدلنے پر آمیں نہیں ہو پاتے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ان کے غریبوں قدرے کم ہی ہوتی ہے۔ ایسے مرد کی بیوی اور بچے بڑی مشکوں میں اپنے دن گزارتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے



(۶۲)



(۶۱)

اور کئی مزاج کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص فطری طور پر افراد و تفریق سے ہمیز کرتا ہے اور ہر پہلو سے متناسب اور عقلی کا حامل ہوتا ہے (شکل نمبر ۶۲)۔ مذکورہ زیادہ منطقی ہوتا ہے اور نہ ہی حد سے زیادہ منطقی یا عقل کا غلام۔ وہ اچھے جذبات اور عمدہ خیالات رکھتا ہے۔ ذہن کا دل حسد سے تنگ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ نماز پر باور و محنت کا مایا ہوتا ہے۔

مگر سب ان کی دل کا درمیانی نام نہان تنگ ہو تو محض صداقت سے جس قدر کم ہوتا چلتا ہے اس کی قدر مزید دیکھ لیں، عقل کی کمی ہوتی چلی جاتے گی۔ درحقیقت ایسا شخص طبیعتاً تنگ دل، کم کثرت اعداد و ماد ہوتا ہے۔ نیز وہ خود پرستی اور غور بینی میں کوئی بڑی طرح نہیں دیکھتا ہوتا ہے کہ اس کی اچھائیاں بھی بڑھائیاں ہیں مگر وہ (شکل نمبر ۶۱)۔ وہ دوسروں کی دولت، ذہنی و مادی فائدہ شخصیت ایسے افسوس سے نہیں دیکھتا ہے۔ اور کب تو یہ کہ اپنے سوا وہ اور کوں کہ نعمتوں کا سرمایہ دہی میں گرا دیتا۔ ماسک کی نظر اور دل کی تنگی اس کی بدقسمتوں کی نمایاں نشانی ہیں۔

ایسے لوگوں سے میل ملاپ بہت دھن و ستارہ کم ہی رہ سکتا ہے۔ اگر ان سے رشتہ بہت افترا کرنے کی کوشش مبدی رہے تو پھر تو دکھ ہی آجائے گا۔ یہ شخص شہری طور پر وہ اپنی فطرت کی تنگی کا مظاہر ہو کر ہی جاتے ہیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ دوسروں کے حق میں گھڑنیر کی سکتا ہی نہیں دیکھتے، بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی فطرت سے مجبور نقصان رساں ہی ثابت ہوتے ہیں۔

کران کی دیکھو جمال اور پردوش کی ذستے دامی دوسرے اقربا پر پڑ جاتی ہے اور انھیں دسب کر اور ذنت کی زندگی بسر کرنا پڑتی ہے۔

کاروبار یا گھنٹہ خزن کسی بھی کام میں ایسا شخص کم ہی ترقی کر پاتا ہے اور عام طور پر اپنی غیر ذمہ دارانہ روش کے باعث ہمیشہ مرد و انرا نام ہوتا ہے۔ اور جو کچھ اس پر کسی بھی بات کا کم ہی اثر ہوتا ہے اس لیے آخر کار اسے نا کامی کا ٹھٹھ دیکھنا پڑتا ہے۔

دام کی گھیر جب نقطہ آغا سے بلند ہو کر قوس بنائی ہوئی نصیب دلاتے طے کرے اور اس کے بعد بائیں منبتہ گزرا ہو چھک کر دال ہو جائے تو یہ بڑی خیر سولی اُمّتات کی حامل ہوتی ہے۔ مصیبت ایسی ابتدائی اُمّتات معنی خیر ہے (دفعہ ۱۳۷)۔

ایسا شخص بدین حیات میں برکت و فضیلت کے لیے بہت ہی بار بار دعا مانگے کرتا ہے۔ وہ کوئی نر یا مسافر نہ ہو بلکہ جو شام و صبح دولت اور کامیابی کی فضاء میں گھومتا ہے۔ اس

کا قبہ بڑی بڑی اُنڈیوں کا گولہ ہوتا ہے۔ اس کی جگہ سے آرام اور چین سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ اور وہ بے حد محنت اور عزم کے ساتھ آگے بڑھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔

اگرچہ ذاتی کسی وقت سے وہ باہم وافر ترقی کر لیتا ہے گراں کا عروج اس کے بار بار ربحان کا تہرہ ہوتا ہے۔ جس کے باعث وہ مسع و دشمنی یا مصیبت کو شے سے ترقی نہیں کر پاتا۔ وہ مصیبت وہ قدم قدم پر بددروں سے اُٹھتا ہے اور جو کوئی بھی اس کی راہ میں آجائے اسے ہٹانے کے لیے ہر جیل ہستیا کرتا ہے۔ اس کی کم نگاہی یا ہوس کا یہ عالم ہو کہ جسے کو ایمن اوقات دے دے گا اور کہہ دو لوگوں کو دھتلا پہلا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ بہت سے لوگوں کو اپنا گھوٹا بناتا ہے۔ لیکن جو کچھ اس کی طبیعت میں بڑا عزم اور بیکس خواہش عروج کو بزم ہوئی ہے، وہ ہر کچھ ٹھکرا دیکھتا ہے۔ اور مصیبت تو یہ ہے کہ اسے عام عمر پر اس بات کا بھی اندازہ اور احساس ہی نہیں ہو پاتا کہ وہ دوسروں کو دیکھ کر افسانہ



(۶۴)

پیدا کر کے جلا رہا ہے۔

دام کی گھیر جب سیدھی چلی جائے اس کا چھٹی طریقیہ تو یہ صاحب دانی کی نمایاں علامت کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص لائق اکاذبت یا ایسا مین دان بن سکتا ہے۔ اس میں کا دہ باری صلاحیت بھی اندر مدھ ہوئی ہے (شکل نمبر ۶۵)۔ اور وہ ہوشیار بدامیز اور نفع و نقصان کے معاملے میں بڑا سادہ فہم ہوتا ہے۔



(۶۵)

جب دامن کی گھیر شروٹا ہی سے تہیہ ہو کر کی جانب چلی جائے گھیر سیدھی نہ ہو اور کہیں مقیم ہو جائے دہر تو رہ جاتی ہے کہ ایسا شخص برادرات مستند ہو کر رہنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ وہ ایسی ایسی تدبیریں نکال دیتا ہے جن کی دسافت سے وہ زیادہ سے زیادہ کام کم سے کم محنت اور دقت میں سرانجام دے

سکتا ہے۔ وہ اپنے وقت اور محنت کو بہت ہی قیمتی سمجھتا ہے اور ان سے زیادہ ٹانڈہ اٹھانے کے لیے خشک سالی کرتا ہے (شکل نمبر ۶۶)۔ اسے دلت مند بننے کا بہت شوق ہوتا ہے اور اس کی اندر جی حالت کو نہایت سلیقے اور دانا مانی سے سمجھانے میں کلاب ہو جاتا ہے۔



(۶۶)

ایسا شخص اپنے فانونوں سے بڑی بددروں سے شقت کرنا ہے اور ان سے زیادہ سے زیادہ کام لے کر بھی سستی نہیں ہوتا۔ باہم وہ خود بھی محنت جتنی ہوتا ہے اور دوسروں کو بڑی گھیر لکھنے میں کلاب ثابت کرتا ہے۔ وہ ہر کچھ کو نقص اور سختی کے نقطہ نظر سے دیکھتا ہے اور مذہبات اس کی نگاہوں میں کچھ زیادہ وقعت کے قابل نہیں ہوتے۔



اثرات کے نہایت ہی خراب تاثرات پیدا کرتی ہیں، درحقیقت ایسا شخص بہت ہی فکین رہتا ہے اور اس کا باطن انہیت خالی اور شہوانی سے نا آشنا ہی رہتا ہے۔ ایسی کیر شہوانی یا پسندی کی علامت ہے جس شخص کا داغ اس قدر پھنپھرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کو غم کرنے کے ہمسے میں ٹکر کر رہتا ہے۔ خوشی کی حالت اس کی حیثیت کیلن گریاں کے خیالات کے تھوڑا پوکا ٹکڑا رہتا ہے۔

داغ کی ایسی ہی خبر دیکھ کر پہلے عمل کا پتا چلتا ہے اور بتائی کہ یہ ایسا شخص عمل خیالی دنیا کا رہنہ والا ہے اور جو کچھ بننے لگے اور کچھ ماحول سے اس لیے وہ اپنے خیالات اور ارادوں کو کبھی عمل شکل دینے کے لائق ثابت نہیں ہو سکتا۔ جان گراہی کیر پھنپھرتا ہے اس کے نشان پر غم ہوجانے تو یہ سن کر کی مبالغہ ہوتی ہے۔ ایسا شخص درحقیقت کسی سدا رہا اپنا کچھ بندھے کے وقت، غیر شعوری طور پر خوشی کی عملی کوشش کر رہا ہے تو یہ قہر کی بات نہیں لیکن ایسا اقدام غم و افسان کا ترجمہ کر رہا ہے بلکہ کسی اپنا کچھ یا بھلائی اس کے زیر اثر عمل میں آتا ہے (شکل نمبر ۶۰)۔



(۶۰)

داغ کی کیر جب یوں واقع ہو کہ وہ نگہ کی کیر کے ساتھ ساتھ کہ دیشی سدا کی فاصلے پر غم لگاتی ہو تو اس کے پاس سے عملی جانے اور ایسا دکھائی دے کہ گراہی زندگی کی کیر کی پوری کیر ہی ہے تو یہ خاص اور غیر معمولی نشانی ہے لیکن کبھی نہ کبھی دیکھنے میں آجاتا ہے (شکل نمبر ۶۱)۔

داغ کی کیر کا زندگی کی کیر سے ایسا فیہ مسلسل رُپ اس بات کا شاہد ہے کہ حیثیت میں ایک خاص نوع کی پسندیں ہوں یہ جو غم زندگی پر

مادی ہے کہ اور حق تو یہ ہے کہ ایسا شخص ایسی ہی طبیعت اور سلیکھ پنڈت کا اس قدر غلام ہو جاتا ہے کہ اس کی سدا بھر مادی جاتی ہے اور اسے صبح اور شہر راستے کا ستارہ نہیں رہتا۔ ایسا کسی صورت اور مادی صورت کسی مرد کی طرح نہیں رہتا کہ پناہ مانگنے کے قسم میں اس طرح پس جاتے ہیں کہ وہ فراخ نظر نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر تامل اور سادہ دلی میں ایک خاص قسم

لذت اور تاثر قلب و روح پر یوں چھا جاتا ہے کہ وہ برقرانی کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور یہ وہ نشہ برتا ہے جسے کوئی ترشی آزاری نہیں ملتی۔ رنگ ایسے شخص کے متعلق یہ باہر کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اسے کچھ کھلایا گیا ہے یا اس پر ایسا جادو پھونکا گیا ہے کہ اس کا غم و غم کی ہی نہیں لیکن ہیئت ہے کہ اس کے اپنے غم میں ایک خاص نوع کی طبیعت طلب ہوتی ہے اور شخص اس کی مادی طلب کو برا سمجھ کر اس کی تسکین بخشی کا موجب ہوتا ہے وہ اس کی لالچے میں پڑ جاتا ہے۔ ایسی لذت کی گھن میں وہ رہنے سے بے نیاز ہے آپ کو کچھ کے تھوڑے میں ڈال دیتا ہے۔ نہ عزت کا خیال نہ سماج کی مروت اور نہ مذہب کا اس پر کچھ اثر ہوتا ہے۔

یوں ایسے شخص کی دماغی صلاحیتیں چمک نکلتی ہیں۔ اور اگر وہ اس نوع کے جنم کا شکار نہ ہو جائے تو وہ اپنی شخصیت اور صلاحیتوں سے دنیا میں کوئی ناخوش نہ رہتا ہے۔ اس کی سب سے بڑی خامی خود فریبی ہوتی ہے۔ وہ شہر اور دماغ باقی سے جو بہت منزلت تقاضا دیتا ہے نہیں کرتا اور وہ دماغ و دماغ اس کا ہے۔ یوں بسا اورد پرست اور خود مروت ہو جاتا ہے اور آخر کار اپنی ہی اس کا شکار ہو جاتا ہے۔

ایسے شخص کو اگر ہمیری ہیرو بل جائے جس کی طبیعت کو لذت اور دماغی سے شکار کرتے ہوئے اس کی ایمانی انداز سے اصول و افواہی کرے اور اس کی سچے سچے میں رفتہ حیات ملت کرے تو وہ دنیا میں کاہنے نمایاں کے لیے بہت ہی غیر معمولی مادی مل لیاہ سکتا ہے اور بلاشبہ قابل رشک ترقی کر سکتا ہے۔



(۶۱)

داغ کی کیر شاد و غم و دل کی کیر سے یوں تشہد ہوتا ہے کہ کچھ دست پر ایک واحد کیر ہی نظر آتی ہے اس شخص میں نہ تو داغ کی کیر اور نہ دل کی کیر کی کوئی شہادت قائم ہو سکتی ہے۔ درحقیقت وہ دونوں کیروں کی کیر کیر مادی ہیں۔ یہ کیوں کا ایسا اعتماد دیکھنا





(۴۳)



(۴۴)

تویر بتاتی ہے کہ بادر داشت اس قدر خواب ہے کہ اس سے اہم باتیں بھی ذہن سے اُتر جاتی ہیں  
 شکل نمبر ۴۴۔ مانیٹ کی نمایاں خرابی، تویر کی صلاحیت کا فقدان اور عمومی ذہنی کمزوری اس کے  
 نامی نقائص ہیں۔ ایسا شخص زندگی کے میدان میں ان خرابیوں کے باعث اکثر پیچھے رہ جاتا ہے۔  
 اس کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں۔ علاج و مسالہ سے اگر اعصابی تناسب بحال ہو سکے تو اس کی  
 قوتِ مانتو بھی عود کر آتی ہے۔



(۴۵)

دایچ کی لکیر میں وسط میں اور بیانی انگلی  
 کے سسے ٹوٹ جاتے اور شکستہ ٹکڑے باہل طیلیدہ  
 توہن کر ٹوٹے ہوئے سرے سے یوں دایچ ہوں کہ  
 معام شکستہ پردہ ایک دوسرے کے برابر باہر نکل  
 غلو دکھانے لگتے ہوں تویر ابھی صلاحیت نہیں۔  
 (شکل نمبر ۴۵)۔ یہ بار بار زخمی ہونے کی علامت ہے۔  
 اس حقیقت کو نہ سمجھے کہ ایسا شخص گریبانِ زراعی طور پر  
 پڑا ہے کام کر سکتے ہے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے  
 بلکہ اس وجہ سے وہ چھٹ کھاتا ہے۔



(۴۶)

زنجیلے اور ایک دایچ کی دونوں خطوط کو لیں مشد  
 کردہ کو اگر دایچ کی لکیر کی حرکت دیکھا جائے تویر  
 اس کی شاخ منقسم ہو سکتی ہے گردن کی لکیر کی حرکت سے  
 دیکھا جائے تویر دل کی لکیر کی شاخ بھی جائے تویر  
 بے مددِ زمینی علامت ہے۔ درستیت ایسا خوشحال  
 حالت اور کارائی کے لیے اس عزم و صلاحیت کا پتا  
 دیتا ہے جو غائی حیات ہی سے آنے والے فوٹ اور  
 ارتقا حیات کی حرکت اشارہ کرتے ہیں (دیکھیں تجربہ)۔  
 ایسا شخص اور صوم۔ جند غلہ اور اقبال مند ہوتا ہے۔ اس

کی زندگی اور نجات کی مدد شروع ہی سے غفلت کی غاش کے اشارے سے لیے مجھے ہوتی ہے۔ اور ہیں  
 جن کو بڑھتی ہے اس کی فخری مویشی اور زہنی استدراوی کسی خاص مقصد کی حرکت انہماک اور کمال تویر  
 کے ساتھ حرکت ہوتے گئے ہیں۔

ایسا شخص کسی کسی توتیر بننا اور کاربائیں کے لیے متعد ہوتا ہے۔ اور چونکہ غفلت حیات  
 کے لیے موزوں ولد دایچ کے آتا ہے اس لیے اکثر ہم مصروف پرستیت لے جاتے ہیں اور اپنے  
 فطری میدانِ عمل اور ملکہ کار میں ایامِ حوائی سے پیش پیش نظر نہ لگتا ہے۔ اس میں قیادت کی  
 فخری مویشییں ابکار ہوتے گئی ہیں۔ عوارہ تجر کی پہنک کے ساتھ ساتھ اپنی برتری اور کمال کا لوہ  
 سزا آچو جاتا ہے اور یہ مثال ہماری مابل کر کے رہتا ہے۔

جراثیم بے باک، عزمِ سیم اور بدوست شخصی مافزیت اس کے خاص جہر ہیں۔ ایسا  
 خواہش مند شاذ و نادر ہے۔ ایسا کے ہمسو۔ گروں میں چنڈت ہندو کے راجوں میں یہ علامت پائی  
 جاتی تھی۔

دایچ کی لکیر میں مقام پر اگر ٹوٹ جائے تو زخمی ہو جانے کی علامت ہے۔ ایسا زخم سر یا گردن  
 پر لگتا ہے اور فخر سے خالی نہیں ہوتا (دیکھیں تجربہ)۔  
 یہ لکیر پٹا دایچ کے درون اگر کہیں اس قدر دھیم دکھائی دے جیسے پٹ سی رہی ہو

سال بعد وہ ایک دن میرے دفتر میں آدھ چلی۔ ان کے چہرے پر حیرت اور سرت کے نمایاں آتے تھے۔ میں بھانپ گیا اور ازاں وہ مزاج ان کی حرکت دیکھتے ہوئے پوچھا: "خدا نا خلاص کیسے وہ دوشے والی پیش گوئی فلا کو ثابت نہیں ہو گئی؟"

وہ بڑی شریعت اور منڈب قانون تھیں۔ مسکرائیں اور کہنے لگیں: "ہاں جیسا کہ میں پہلے پیش گوئی سے کہہ رہی تھی۔"



دماغ کی گیر گیر مینق باتوں میں غم کھاتی ہوئی باند کے عین وسط میں جا کر ختم ہوتی ہے۔ یہ بھار تخیل، اودھان، مرکوز امور اور درود رعایت سے وابستہ ہے۔ ایسی گیر گیر امر کی شاہد ہے کہ مستقبل کے حالات و کوائف کے بارے میں صاحب خط میں ایک باطنی صلاحیت ہے اور وہ اپنی اس قوت سے آنے والے امور کا شاہد کر سکتا ہے (شکل نمبر ۷۸)۔  
ایسی گیر گیر مہل میں صلاحیت قہر جاتی ہے کہ غریبوں کا ہے کہ جاہ و دھور کے قریب سے لے کر راجہ رات پر پیدا کر کیا جاتے درجہ شکافت میں مہمت کے بجائے غلط تائیدات کا منہ اس قدر عادی ہو سکتا ہے کہ یہ غریب نقصان کا باعث ثابت ہو سکتی ہے۔  
اگر ایسی دماغ کی گیر گیر کسی تارے کے نشان میں یا ایک ختم ہو جائے تو یہ بہت ہی عجیب ایسی حالت میں پائی جا سکتی ہیں جو دب کر سرت کا غور ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۷۹)۔

اگر دماغ کی گیر گیر مینق و سالم باند کے بھار ملک پانچے اور اس میں ایک واضح شاخ تروار ہو کر روپ کی جانب برحق ہوئی چھوٹی انگلی کے

دماغ کی گیر گیر تیسری انگلی کے عین نیچے ٹوٹ جاتے تو ایسا شخص چوہانے سے زخم کھاتا ہے (شکل نمبر ۷۹)۔



دماغ کی گیر گیر کے ساتھ اگر ایک اور واضح گیر نقش ہو اور دونوں خطوط سترائی تیشی کی سطح کو قطع کریں تو ستر گیر دماغ کی تازی یا بھری گیر کے نام سے یاد کی جاتی ہے (شکل نمبر ۷۶)۔  
مادی نقطہ نظر سے یہ خطے میں دولت ہونے کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ذہنی اعتبار سے ایسا شخص بڑا صاحب دماغ ہوتا ہے اور باطنی فطری صلاحیتوں کے بل بوتے پر نوسوی باورفت کی راہ میں بڑی پاکیزہ دلی سے کام لیتا ہے۔ ایسی دھری دماغ کی گیر گیر کی بارشا ہوتی ہے کہ اس کے اوردار دایہ انفراد کے اضمحل میں دیکھی جاتی ہے جن میں درختے میں نمایاں ندیہ پیر ہونے کے دھارہاں رکانات نظر آتے تھے، امتداد بنانہ کے ساتھ وہ دولت سے بہرہ ور ہوتے۔

بہن میں میرے مرحوم میں ایک سطر ناقص تھیں۔ وہ دھو دھو میں ان کی کڑی تھیں۔ انھیں دولت و ذہنی مزونوں کے تحت کرنا پڑی تھی۔ ان کے میان ان دونوں برسر روزگار رہتے اور مگر کے اخراجات اعلیٰ کی تھوڑے سے پہلے تھے۔ وہ اکثر کہا کرتی تھیں کہ بیاہ پر میری توجہ خاصا لیا گیا تھا۔ اب یہ دھری دماغ کی گیر گیر اور کیا کہے گی۔ مگر میں برسوں کا کارگر انھیں دوسرے میں دولت ہونے کی ان کا خیال متاثر کریں ان کی مالی مشکلات میں ان کا دل بھلا تھوں۔ خدا نا پیش گوئی کے چلنا چکا



پہنچے جہد کے ابعاد پر جا کر دم سے تویر ایسے  
 نفس کا بتا دیتی ہے جس سے بچنے کے رہتے ہیں ہی  
 غیرت ہے (شکل نمبر ۸۰)۔ ایسا شخص زندہ عیار  
 اور پرے دور سے کاٹا کر رہتا ہے۔ اس کی زبان تار و پود  
 میں منقشت، غریب، اریا، دودھ گئی، عیسا سا کسا  
 غریب کو سب ہی بد عناصر میں شامل ہر گز ہی اس  
 کا خیر مر جاتا ہے اور اخلاقی صلاحیتیں منطوق ہوجاتی  
 ہیں۔ وہ اس قدر قہر مانی اور ہر پرست ہوتا ہے  
 کہ چاہے منقشت کے لیے کسی کو بھی نہیں بخشا۔



(۸۰)

تو عزیز دامطلب اور نہ ہی دوست احباب اس کے چوکڑ سے سزاوارہ نہ سکتے ہیں۔ وہ اس قدر چالاکت  
 اور دیکھ بڑھنے کے ہتھکنڈے میں ایسا تسلیم چھوکتا ہے کہ لوگ اس کے نہنے میں آ جھلکتے ہیں اور  
 اس کا اقتدار کبھی چھوٹنے ہیلا۔ وہ دہائی کی گھٹنوں میں دھول ڈال کر غائب ہوجاتا ہے۔ حیرت تو یہ  
 ہے کہ اس کی سزا کا زمانہ نہیں ہوتے نہیں پاتا۔ لیکن ایسے نفس کی عاقبت ہمیشہ غراب ہی ہوتی  
 ہے اور آخر کار وہ کچھ کر کے مارا جاتا ہے۔

وہ غدار اور بد ہے اگر بد ہوتا ہے۔ ذرا سے اپنی عزت نفس سے واسطہ ہوتا ہے اور نہ وہ  
 کسی کی آغوش لینے سے دریغ کرتا ہے۔ اس کی بے خبری کا یہ عالم ہوتا ہے کہ نہنے سے نکلنے کے لیے  
 وہ مسخرم سے مسخرم اور شریف سے شریف انسانی کی عصمت داغ بدمیچہ دینے میں قضا کوئی صبح  
 محسوس نہیں کرتا۔

زندگی کے ہر خدا میدوان میں اس کے ہم جنس پسند جاتے ہیں۔ سیاست و تجارت میں  
 ان کے نہ خیر و بد کے لیے دھنیں پسند ہے برکت آسانی کے ہکا بکا ہوتے ہیں۔  
 دماغ کی گہر گریبے کی طوط نہیں کھاتی مرنی چلی جائے کہ درد شانہ باز کے اجداد میں جا کر  
 اختتام پذیر ہو (اور وہ دودھ کا پیو اور سڑاؤ کی بری) تو ایسے نفس کی عصمت اور دوستی  
 سے بچنا پڑے (شکل نمبر ۸۱)۔ یہ نفس و جہد غیبت اور بدکاری کے خیانت سے سمورل دماغ کا

پتا دیتی ہے۔ ایسا نفس درصفت بڑا ہی پالی  
 ہوتا ہے۔



(۸۱)

کر کے دیتے ہیں۔ دراصل وہ انسان کے باطن میں ان قابضہ آرزوؤں اور صوابی خواہشات کو پیدا  
 کرنے کی طبی صلاحیت رکھتا ہے اور اپنے اسلوب ترقی میں سزا خیز فیمل آسانی اور مسلم میریاب کے  
 دماغ میں ملتی گھلتا ہے کہ ایسا ہر اس کے حق پرستی و برائی تاثر کا اعلازہ کسان نہیں ہوتا۔ وہ جذبات و  
 احساسات میں اسی قدر لذت کا تشامنا بھر دیتا ہے اور اصل مسلم ان کی دوسری بر جاتی ہے۔ اس کی  
 ہوائی میٹھ دیکھاری کی نذر ہوجاتی ہے اور جب قوانان کام نہیں دیتی تو دوسروں کو غلام راہ پر  
 لگاتے ہیں اپنی غرور و گلوں میں، احساس لذت پر قرار رکھنے کی سی کرتا ہے۔ ایسی عورت قہر نفرت  
 ہوتی ہے اور غریبہ افس کے مطابق قہر میں پریشانی و گدالی کی عمل تصویر بن جاتی ہے۔ خیالیت  
 فائدہ اور اعمال بد این افراد کی زندگی کا تابا نا ہوتے ہیں۔ ان کے آخری ایام بڑے ہی جبریتاک  
 ہوتے ہیں۔

ایسی دماغی گیر کی ایک خاص تاثیر یہ ہے کہ غیر شعوری طور پر یہ ان ہی لوگوں کو اپنے گرو دیش  
 بن لیتی ہے جن کی فطرت میں لذت کو شکی کی طوط نمایاں رجعت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ بہت دنام  
 ہوجاتے ہیں، شرفیاب ان کی سنانی نہیں ہوتی اور عاتر آتس انہیں نفرت و عبرت کی نگاہ سے  
 دیکھتے ہیں۔  
 دماغ کی گیر کی رنگت : دماغ کی گیر کی رنگت بڑی ہی خیر ہے۔ اگر یہ تمام مخلوق

سے ہر رنگ برادری کی قوم کا امتیاز نہ پایا جائے تو ذہنی صلاحیتیں زندگی کے تمام اہم امور و معاملات کے بارے میں موزوں ہم آہنگی کے ساتھ مساوی ثابت ہوتی ہیں۔ ہاں اگر دماغ کی دوسری گیر دوز سے مختلف رنگت کی ہر قومیت میں ایک واضح تضاد پیدا ہو جائے گا۔ ایسا اختلاف رنگ انجنوں اور دھاتی پریشانیوں کا سبب بن جاتا ہے اور زندگی میں بڑی دشواریاں پیدا کر سکتا ہے۔ یوں کردار میں ہم آہنگی نہیں رہتی اور اس کا ماحول بھی متزلزل اور کبھی غیر موزوں قول و فعل کا شریک ہو کر رہتا ہے۔

دماغ کی گیر دوزی اہلی سی ہر عین اس کی روش میں ایک جگہ سی تابش یا چمک کا احساں ہو اور کہیں کہیں سفید نقطے ابھرے ابھرے دکھائی دیں تو یہ بہت ہی غیر معمولی حیثیت کی حامل ہوتی ہے۔ ایسی دماغ کی گیر دوز حقیقت نوا درات میں سے ہے۔

یہ گیر دوز اگر دماغ کی غیر معمولی قوت کی منظر ہے۔ ہر سفید نقطہ اس کی ذہنی فتح کا سنگ میل ہوتا ہے اور جتنے ایسے نقطے اس کی روش میں نظر آئیں گے، اتنی ہی ذہنی قوتوں کے کلم بکلم ہوں گے۔ نیز یہ سامع کمال ہونے کے باعث ماموری اور مکاری کی بھی پختہ نشانیاں ہیں۔

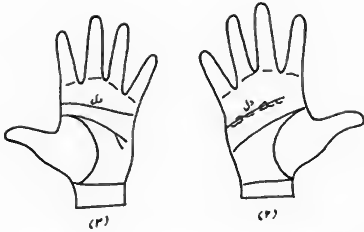
دماغ کی گیر دوز کا لال یا نیلا دواغ پایا جائے تو یہ بہت ہی نفس ملامت ہے۔ ایسے دواغ سنت امر میں کا پتا دیتے ہیں جو اعصاب و دماغ پر بہت ہی مہیب اثرات ڈالتے ہیں اور مکمل بوجہ

دماغ کی گیر دوز تمام رنگت کی ہر قومیت میں ہی خراب ملامت ہے۔ اس گیر دوز سیاہ رنگت دواغ کی یا سی پندی کی جتنی نشان ہے۔ ایسا نفس اوسید کے قوسے بھی بنی اپنے ایم کو روش میں کر پاتا اور ایک عین ذہنی نا اہلی میں اپنی زندگی گزار دیتا ہے۔



میں گری ہوتی ہے۔ ایسے شخص کی صحبت میں گڑبگڑا تم کد اور سبیل خزاں نظر آتی ہے۔ درحقیقت وہ زندگی کو اپنی طبیعت یا پس پندری کے باعث ایک مذاق مستقل سمجھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

دماغ کی گیر دوز اگر نڈر پچھکے رنگ کی ہر قومیت رنگ کی ملامت ہے۔ درحقیقت یہ نفس مادہ لوح، احمق اور حسرت ہوتا ہے۔ نزق قوسے ناؤگ احساسات اور دوسری قوسے کے اعلیٰ خیالات سے کوئی سروکار ہوتا ہے۔ اس کی دماغی سطح مائتوں سے کچھ ہی اُڑ رہی ہوتی ہے۔ ماضی کی یہی قوتی اور گوارا پن اس کے نمایاں عناصر طبیعت ہوتے ہیں۔ ویسے وہ اخلاقی طور پر مجرم نہیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ اونچی قسم کی ذہنی یا نوعی اعتبار کو نہ سمجھنے کے باعث انصافی بدکار شریک ہو جائے تو یہ ممکن ہے مگر اس کا بوجہ جرم و گناہ، جان بوجہ کر نہیں کرتا اور اپنے قوت کے مطابق انجیا انسان بننے کی کوشش کرتا ہے۔



(۲۱)

(۲۲)

یہ بتاتی ہے کہ ایسا فخر و محبت اور جذباتی مسالمت میں اعتدال کا سامی نہیں۔ درحقیقت ذاتی روابط کے واسطے میں وہ انتہا پسند ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۱) اس کی شخصیت میں مہذبیت کو اپنی طرف راغب کرنے اور کھینچنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ لاشعری طور پر اپنا اہم بھاریاں کرے کہ جو بھی اس کی محبت میں پھنس جائے اس کے لیے راہ و قرار بند ہو جاتی ہے۔

اس کی انتہا پسند فطرت اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ دل و جان بچھا کر دیتی ہے۔ وہ ہر ممکن طریقے سے مجرب کی ادنیٰ سے ادنیٰ ضرورتوں اور خوشیوں کو پورا کرنے میں کمال حد تک اور محنت کا ثبوت دیتا ہے۔ لیکن جس شدت و سماج کے ساتھ وہ خود کو بے پایاں ہے وہی اس کا منظر نظر سے دلزدہ گیر موزوں اور پابست کا متنازع ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ ہر شے اور ہر شخص سے بے نیاز ہو کر اپنے ہی مجرب کا ہو جاتا ہے اور اسے کامل طور پر اپنانے کی ہر ممکن سعی کرتا ہے۔ اس مسئلے میں وہ بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔ ایسی انتہا پسندی بلا شریعت ایسے عناصر کو اہمارہ دیکھتے ہیں کہ ان کا اثر حیات گیر ہو سکتا ہے۔ اس کی طبیعت میں بالخصوص بلا کا رنگ ہوتا ہے۔ اللہ کے واسطے کہ مجرب اس کے علاوہ کسی دوسرے شخص کی جانب متوجہ نہیں رہتا بلکہ نگاہ و لطف ڈال دے اور وہ اسے دیکھنے کو اس کا دل ایک مذہب کی طرح کھینچتا ہے۔

وہ بٹنا کمال طلب ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے مجرب سے بے مثال بن کر برت

## دل کی لکیر

دلخ کی لکیر سے اُن پر اہم کم و بیش متوازی ایک اور اہم لکیر ملتی ماتی ہے۔ یہ پہلی لکیر نے تنہائی پر گوشت جھٹے سے بچے گرو کا اہمار کے ہیں شروع ہوتی ہے اور انگلیوں کے نیچے سلی



(۱۱)

بصیرت کو طے کرتی ہوئی پھرتی انگلی کے نیچے یوں ختم ہوتی ہے کہ تصیل کی بیرونی دھلاں پر جا پہنچتی ہے۔ یہ دل کی لکیر کھلائی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔ یہ لکیر دل کی صحت اور سامراج کے علاوہ جذبات و محبت سے وابستہ امور پر روشنی ڈالتی ہے۔ درحقیقت یہ فاسر اہم مسالمت قلب سے متعلق رکھتی ہے۔ اس کی بنا دت، لسانی، بیرونی آواز و اشتہار، انشائی و غیر سے زندگی کے جذباتی اور محبت سے متعلقہ پہلوؤں پر مکمل اعتماد و روشنی پڑتی ہے۔

جب یہ لکیر شروع سے آخر تک بے عیب، واضح اور لمبی ہو تو یہ ایسے انسان کی تائیدوار ہے جس کا دل اندر ہے۔ اس کی سرشت میں خصائلِ عید کے عناصر نمایاں اور واقف ہوتے ہیں۔ وہ فطرتاً ہی محدود و محبت کرنے والا، ایتبار پیش اور حسن سیرت کا حامل ہوتا ہے۔ اگر یہ لکیر جب دار ہو یعنی کوئی چٹائی یا ٹھنڈی ہو تو اس شخص ناقابلِ اعتماد، اِن الوقت اور بے وفات ہوتا ہے اور اس کی سب سے بڑی خرابی بے وفائی ہوتی ہے۔ اگر لکیر دل کی لکیر پہلی انگلی سے جھک رہے ہو تو تصیل کی اس دھلاں سے شروع ہو کر جھکے کی پہلی انگلی گھونٹے کے سین ہیں اور انھیں کے تنہائی اُچھا بدل کے نیچے گزرتی ہوئی آگے بڑھتے تو

اور آسمانی بندہ کو دار کا مستحق ہوتا ہے۔ لامحدود ان قوتوں کو یکسر انسانی میں تلاش کرتا ہے جن کا وجود شاید فطرتوں میں بھی دلی سکے۔ وہ ایسی روش پر گامزن ہوتا ہے جس سے اسے ناکامی اور بے بسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ اس کی طبیعت میں ہلاکی جاہلیت اور استہلاک پندگی برقی ہے، اس لیے جس میں اس کا دل ٹٹے اور وہ مایوس ہو جائے تو وہ سخت بے قرچی کا سوا کچھ نہیں ہے اور بلا تفریق ہی بے رحمی کے ساتھ اپنے شکرے ادا کرنے کے لیے کوئی دوسرا سارا بچتا ہے۔ اسے اس کی تھکن پر مائیں ہوتی کہ مجرب کے دل پر کیا کرے گی۔ درحقیقت اس کے نسل کا رد عمل مجرب کے حق میں جا بجا نہیں ہوتا ہے اور وہ بے پارہ و شک و حسد میں قتل کے رہ جاتا ہے۔

ایسی حالت میں اگر اس کا مجرب اس کی سو مری اور عدم قرچی کی تاب دلا سکے تو قطعاً قتل کرنا چاہے تو یہ بھی محال ہے۔ درحقیقت اس کے ظلم کے پھل کے نکل جانا کسی ربطے ہی غرض نصیب کا کام ہے۔ وہ جہاں پیدا کا لانا چاہتا ہے اور اس میں خود بھی جلتا ہے، وہاں وہ مستحق کے سینے میں بھی ایسی ہی انگ لگا دیتا ہے۔ اگرچہ وہ خود کو دوسرے شخص کے پیدا کرنے اپنی فطرت سے نبھاتا ہے، مگر اس کا شکر و شکر کی مانند پیدا ہی رہتا ہے۔

ہماری شامی میں اس طرح کے نفس کو قتل کیا جاتا ہے۔ اس کی نفخ کے تیر کاوی بھی جانتے ہیں اور اس کے لیے جہاں جہنگ، بے دفاع و غیر افتادہ درحقیقت اس کے مزاج کو دل کے آئینہ دار ہیں

دلی کی لکیر ہاتھ کی بیرونی دھولان سے شروع ہونے کی بجائے گہرے شکم میں مقام سے آغاز کر کے چوتھلی کے کنارے کے قریب ہے مگر اندہ کی جانب ہے اور یہاں تک گرو کے اُچھار کا اشارہ ہے، اگر باگرو کے اُچھار سے خود راہ پر اور بتیل کی ساق کو تھانی چھوٹی چھوٹی انگلی کی جڑ کے تحت خیم برقرار رہتا ہے کہ اس کا حال کچھ بد نہیں بدلتا فطرت سے جو اس کے سینے میں دلی گرم ہے۔ مصلحت بہت میں وہ بہت ہی محسن واقع ہوتا



(۳)

چہ اور حق تو یہ ہے اس کا دل بہت ہی بلند نرم ہوتا ہے اور اس کے اعمال کی حرکات کا یہ عالم ہو سکتا ہے کہ وہ غیبت ہی بے قرچی بھی برداشت نہیں کر سکتا (مسلک نرم)۔

ایسا شخص اپنے جذبات کے اظہار کے لیے نہیں روکتا۔ اس کے خیر و شر بھی رشک و حسد کوٹ کوٹ کر بھر اچھار ہے، اور وہ منھ پر کھڑکھڑاتے اپنے قبضے میں رکھے کایوں خواہاں ہوتا ہے کہ اسے کوئی اور بات بھلائی ہی نہیں دیتی۔ یہ خواہش اس کی فطرت کی طرح سوار ہوجاتی ہے۔

اس میں کچھ شبہ نہیں کہ دلی کی لکیر کا ایسا آغاز بتیل کی بیرونی دھولان والے آغاز سے کہیں کم شدید ہوتا ہے اور اگرچہ اس کا حال آنتہا پندگی کی طرف طبیعتاً لگتا ہے مگر تو اس میں بیکی شدت ہوتی ہے اور نہ ہی دیا جانکا و دلورہ انگریزوں کی اس کی قوت برداشت بہتر ہوتی ہے اور اگر وہ مجرب کو سزا دیتا ہے یا اس سے بدلہ لینے پر آمادہ ہو کر اس کے نسل و قتل میں تباہی کثرت کی ہی ہوتی ہے۔ بیٹگری، جناسخی اس کے مزاج میں بھی ہوتی ہے مگر وہ خود اپنے درویش ہوتا۔ گرو کا اُچھار سبب انگلی کے تھانی پر گروتھ سے کوٹھ پڑتا ہے، انگلی کے پچھے ایک گہری لکیر دوہاں نشی ہوتی ہے جہاں پر بتیل کا بہتر قسم ہوتا ہے اور انگلی کی جڑ سے لگا ہوتا ہے، وہاں سے گرو کا اُچھار شروع ہوتا ہے اور ایک طرف بتیل کی بیرونی دھولان کے ستارے اور دوسری طرف دریا کی انگلی کے تھانی منھ کے اُچھار سے اس کی مدد میں ہوتی ہے، بیٹے کی طرف وہ دہاں تک پہنچا ہوتا ہے، جہاں سے منھ کا اُچھار شروع ہوتا ہے۔ ان دونوں اُچھاروں کی مدد میں دلی نشی میں جہاں پر دماغ اور زندگی کی لکیروں کا ابتدائی جھٹ پاپا جاتا ہے۔

دلی کی لکیر گرو کے اُچھار کے اعلا سے شروع ہونے کی بجائے بیٹے جھک کر دلی شروع ہر گز نہ یاز زندگی کی لکیروں سے مشتمل ہوا اور آغاز کے بعد کھڑکھڑاتی طرف کی اندر اس وقت میں جو جی اُچھار بتیل کی ساق کو جڑ کرتی ہوتی دکھائی دے تو یہ اچھی علامت نہیں۔ گرو کے اُچھار سے ایسی خود لگنے والی لکیر اپنے نفس کی نشاندہی کرتی ہے جو طبیعتاً ایسے لوگوں سے جیت گئے کی طرف تہی ہوتا ہے مگر گرو تو اس کے غلوں و دلورہ کی قدر کرتے ہیں اور یہی اس کی قوت کا احترام کرتے ہیں۔ وہ ان کے غلوں و دماغ سے استفادہ تو کرتے ہیں مگر ان کی ہوس اور ضرورت کو رد کرتے ہیں۔ ایسا شخص غلط قسم کے افراد سے مایوس ہوجاتا ہے، ان پر دل سے اعتماد کرنا شروع کر دیتا

اس سے مختلف سارے لوگ اس کی دل آزار روش سے تنگ آکر اسے ناقابل اعتنا سمجھتے ہیں اور اس کی کچھ پرہیزگاریاں کرتے ہیں تاہم یہ ہر سب سے کہ اس کی موسم خوری میں تنہا مجروح ہو جاتی ہے کہ وہ سخت بدولت ہو جاتا ہے اور اپنے میل و نواز مسلسل غزن و طبل میں گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر ایسی بہرہ دہی ذات کو کبھی مورد الزام نہیں سمجھتا بلکہ وہ دل سے یقین رکھتا ہے کہ اس کے حقوق کا احساس نہیں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی مہر کی بے وفائی اور ایذا رسانی کا شکوہ بہنم بن جاتا ہے۔ خود بھی اور محکم خوری کے باعث وہ فرائض طہرہ و حیا پر ہر تباہی اور نفسیاتی مصلحے کا نتائج مگر اسے اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے تو وہ یہی کہتا ہے کہ اسے ہمارے نقد کرنے والے کے مبالغہ میں غلط ہے اور وہ محض ذاتی مفاد اور حسد کی بنا پر نہایت تخریش و ہمارے (شکل نمبر ۵)۔



(۴)



(۵)

دل کی نگہریب اپنے صحیح مقام یعنی گرد کے اُبل کے مرکز سے منسلک ہے تو یہ نیچے جھکے ہوئے آقا سے مناسبت اثرات کی حامل ہوتی ہے۔ یہ درحقیقت طبیعت میں دلی غلوں و زلہ و فساد جذبات میں قابل احترام حکم و پادار ہوتی ہے۔ ایسے انھن کے باطن میں انہل اعلیٰ اعلیٰ محبت کے لیے نہایت ہی بلند آرزوئیں ہوتی ہیں۔ وہ غلوں کے ساتھ نہ صرف پابند ہیں بلکہ ہرگز کسی کی کہنے میں ان کے احباب و اقارب یا کسی کا مرنے والے اور غلوں سے سرفراز ہونے اور لوگوں سے کہیں اپنی دعاؤں میں بھی نہیں جھکتے۔ ان کا غرض بلند دل کشادہ اور دھڑکن گہرا ہے، لکڑی بڑے

ہے اور اگر اس کو غلط انتخاب کا احساس دلانے کی کوشش کی جائے تو وہ اور بھی شدت سے ان کی طرف رجعت ہے۔ حق تو یہ ہے کہ مذہبی تعلقات کے باوجود اس کا اور لوگ اسے قریب دیتا ہے اور اس کی کچھ کچھ پر اس مسئلے میں مجرم و سائنس کی جا سکتا۔ وہ کہہ کر کہ ہم خوش اپنا نام پاتا ہے وہ اسے اتنا بڑھتی ہیں اور دھمکا دے جاتے ہیں اور پھر اس کی مایوسی اور ناکامی بہت ایک مسلسل آزار بن جاتی ہے۔ اس پر غیب کا یہ عالم ہوتا ہے کہ نہ صرف دوست احباب بلکہ قریبی و شفعہ دار بھی اس کی اس کردہی سے مسلسل نادمہ آغوشے بستے ہیں۔ حیرت تو یہ ہے کہ نہایت زیادہ دیکھنے والے ایک مگر مایوس میں گزارنے کے باوجود اپنی دشمنی نہیں بدلتا، بار بار غلط لوگوں سے مواصلت برپا کرتا چلا جاتا ہے اور ہر بار بڑھتی لکھاتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

دل کی نگہریب اور بھی نیچے ہو کر اس مقام سے جھکے ہوئے کا اُبل ہر سب سے قریبی کچھ پھانسیاں نہیں۔ ایسا شخص محبت اور جذباتی رویہ رکھنے کے بارے میں از خود زود روی اور نہایت ہی وقیع ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اسے احباب و اقارب سے دوسے زیادہ توقعات وابستہ کر لیتا ہے اور اس بات کا شدت سے متعلق ہر سب سے کہ وہ اس کی خواہشات پورا نہ کر سکیں۔ وہ جانتا ہے کہ اس کی خوشنوی مایل کرنے کے لیے سب سے لوگ ہر قیمت پر اس کا کیا کریں اور اسی کی نہیں۔ حیرت یہ ہے کہ وہ اس کے سامنے ہی بہت سخت گیر ہوتا ہے۔ اس کی تنگ نظری اور خود غرضی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جب اس کی انہلیری بریں آئیں تو وہ ایسی کڑی پوری اور نہایت دلاوت پرا کرتا ہے کہ جن کی جان اور شدت ناقابل برداشت صورت اختیار کر لیتی ہے۔ مگر حق تو یہ ہے کہ اس کے دوست احباب اور اقارب بھی اس کی کردہی سے ایسی طرح آگاہ ہو جاتے ہیں۔ وہ مشورہ ضرورت میں اس کے نادمہ آغوشے میں اس کے مرنے والے میں خود اپنی کا عنصر اس قدر قریب ہوتا ہے کہ وہ کسی کو بھی نہ اپنے برابر سمجھتا ہے اور نہ ہی کوئی توجہ یا غرض

کردا ہو۔ اور حیرت قویہ ہے کہ ایک معمولی انسان کہ جس کی تسے کوئی ارادہ پند آتا ہے۔ وہ اس پر دل ناکر دیتا ہے اور اس کے پیغمبر میں فوق انصرفت غریباں عاشق کر لیتا ہے اور اسے اس بات کا یقین دلاتی ہو تا ہے کہ جو کچھ اس نے دیکھا اور کہا ہے وہ ایک یقین اور ناقابل انکار حقیقت ہے۔

ایسا شخص فریب محبت کا شکار ہو جاتا ہے۔ بہت تک اس کے دل و دماغ پر محبت کا اثر سوار ہوتا ہے اسے بجز ذات محرب میں محاسبی سے مثال کے کہ اور دلکاشی ہی نہیں دیتا مگر عظیم محبت دونوں تک جاری نہیں رہتا۔ جب آقا محبت کا دل و دماغ گرم محبت کی بشری کمزوریوں کی پے در پے ندیں آتا جاتا ہے تو اس کی آنکھیں کھلے جاتی ہیں اور شدہ و شدہ حقیقت حالی سے بدل کر افوازا کا وہ بنا شروع ہوتا ہے۔ اس کا دماغ بڑا ہی شدید ہوتا ہے اور اس کے فزونی نفس اور احاسی غنا کو گواہی کی چٹ گتی ہے کہ تسے کے وہ جاتا ہے۔ بسے لپی اور باطنی اس کے باہر کی گزرتوں میں گھر کر لیتی ہے اور وہ ایک مسلسل جاسوس کی کرب کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگ فی الحقیقت محبت کے کا وہ بار میں نہ صرف بڑے مددات آجاتے ہیں بلکہ محبت ہی خدا سے میں رہتے ہیں۔



(۹)

دل کی گھر جب پہلی اور دوسری انگلیوں کے مابین بند ہو کر اس حصے سے شروع ہو جہاں جمیل ختم ہوتی ہے اور دونوں انگلیوں کے مابین رز دلکاشی دیتا ہے اور اس کے بعد حقیقت ہی نیچے کی طرف نیدہ ہو کر اپنی اصلی راہ پر آتا ہے اور وہاں سے بتیل کی سب کو برور کرتی ہوئی تمام آفتام تک اپنے تیرے فرشتہ کو ملاوت ہے۔ وہ حقیقت دل کی گھر کا ایسا آقا محبت کے بارے میں حکم اور

محبت کے دعوہ کا پتہ دیتا ہے کہ کل بشری، ایسا شخص نہ تو اپنا ہوتا ہے اور نہ ہی تک بدل۔ اس کی محبت میں مناسب جوش اور کوشش سرگرمی ہوتی ہے۔ وہ دنیا شام کی ہر گز

لیکن ان کے مزاج میں ایک خاص خامی ہوتی ہے وہ اپنے سے کتر خاندان میں شادی بیاہ سے گریز کرتے ہیں اور اگر شادی کیا ہے کہ وہ ہمچوں کے ارباب خانوادہ سے ہی اس مسئلے میں پرہیز کرتے ہیں۔ وہ حقیقت بلند تر خاندان اور اپنے سے کہیں اونچی حیثیت والے لوگوں کے ہاں ہی ازدواجی تعلقات کے خواہاں ہوتے ہیں اور اگر کوئی پیشہ پناہ کو فیزی ترقی کا راز لا شعوری طور پر کسی بلند تر خاندان میں شادی کرنے میں سمجھتے ہیں اور اس مقصد میں باہم کو کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ وہ نہ تو انہوں میں اور نہ ہی شریک حیات میں کوئی نقص دیکھ سکتے ہیں، اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ باور کیے رہتے ہیں کہ ان کے ارباب خاندان بے عیب اور بلند مرتب ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف ان پر کامل اعتماد و مخلصانہ ہو کر رہتے ہیں بلکہ اس سلسلے میں فزوسا بات سے کام لیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ بعض اوقات خرد پش اور فطری کی بنا پر وہ اس پہلو کو زیادہ ہی اہم کر کے کی طرف متوجہ ہوں۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کے باطن میں میزج محبت موجود نہ ہوتا ہے اور ان کے قوی مزاج میں ایک خاص نوع کی گہری غلطی کے عناصر ہوتے ہیں۔



(۸)

اس کی روشنی میں اندھا دھند پریش کے نام نہ آتے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ محبوب اور دوست پر اس قدر فزونا کر تا ہے کہ اگر اس کی نگاہ سے دیکھا جائے تو فرشتے ہی اس کی ہوا کو نہیں پہنچ سکتے۔ منکر و بطور مدح و ستائش میں وہ لغو و باہز سے یوں کام لیتا ہے جیسے کوئی حقیقت بیان

سے آگاہ ہوتا ہے۔ درحقیقت دم و دماغِ محنت سے اسے کوئی سروکار ہی نہیں ہوتا۔  
 بلاشبہ اس کے خیر میں انعامات اور نزاکت کے مضر کا عدم محسوس ہے۔ ذلت پسندی کواری  
 اور نبی لائق کے جنگل میں وہ یوں چھٹا رہتا ہے کہ کسی اس کی حیاتِ ماضیہ کا تانا بانہاں چلتے  
 ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر جانوروں کی سی منہی اشتہا اور اس کی تسکین ہی کو محنت کا منہزم  
 گردانتا ہے۔ وہ مطلوب و مجرب کو محض ذاتی ملکیت ہی کی حیثیت سے دیکھتا ہے اور اس کے  
 اعزاز، ادب، تحن و دانش فرض اس کے پیکر کو دار پرستی سے قائلین رہنے کی کوشش کرتا ہے۔  
 ایسے شخص کا شریک حیات "مجرس" محض ہر کے رہ جاتا ہے۔ اس کے کردار میں ہندی یا اخلاقی  
 رفت کم ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اگر وہ کم پڑھا لکھا ہو، سوسلی میاکی زندگی گزارتا ہو اور کسی ہم نوب  
 سے رشتہ ازدواج طے ہو چکا ہو تو وہ باہم اپنے دل و دماغ اپنے ہی گمراہی ہے۔ وہ اپنے انوس  
 ہول میں اپنی جوانی اور منہی مسرتوں کے متینہ طریقوں کے تحت بیٹا ہے اور اس پر نہ اعلیٰ  
 اخلاقی اقدار کے احساس کا دباؤ ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی اعتیاج۔ لامرادہ معلست اپنی مداف  
 پرستی اقلندہ خوش رہتا ہے۔

وہی دل کی لکیر والا شخص اگر مالی اور تعلیمی اعتبار سے اچھی حیثیت کا ملک ہو تو اس کا کردار  
 بلاشبہ مجنون اور پریشانیوں کا سبب بن جاتا ہے۔ اس کا شریک حیات "نقشہ" اور ایک نوع کی تنہا  
 ننگا لگنے پر پڑھتا ہو جاتا ہے۔ زمین میں اپنی مساجت اور باہم گمراہی کا فقدان ہوتا ہے۔  
 ایسی ہی اپنے خیر سے سلاسی سہی رہتی ہے اور کم ہی اپنے لب زندگی گزارنے کے علاوہ کوئی طے شمار  
 نکال سکتا ہے۔ وہ اس کے افسوس میں کٹھ پتلی بن جاتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اس کی ہمارا  
 اور دماغ افسوس کے سامنے تسلیم تو غم کو دیتے ہے مگر اس کے باطن میں راہِ فراہ کی تلاش کرنے کی  
 فوٹائی بیدار ہو جاتی ہے۔ اور اگر محلات ساز گاہوں یا ایسے مواقع دکھائی دیں جو اس کے تہذیب  
 جنت کو ہمارے سیکس اور اس کے نرم و نازک پہلوئیں کو انجاء سیکس تو وہ فائدہ سے چوری چپے  
 نوبت کا لکیر ہی اور نہ ہی مگر سے کام لینے سے دریغ نہیں کرتی، اور غیر دوسے دہرہ و میرانی جان  
 کے لیے لاپرواہی کر کے سے سلطان نہیں بچھاتی۔ ایسی قدرت خداوندی دولت اور  
 ملامت انسان ہی کی کم ہی ترک کرتی ہے اور اپنی فطرت کے حقیقی افسوس کی بجائے کہ ان میں سے

اور ایشیا پرستی۔ زندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا مجرب ملکوتی خصال سے مہرور ہونہی وہ اس کی  
 پریشانی کا مایہ بڑتا ہے۔ وہ درحقیقت اپنے بیچڑ کی بشری کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہوئے ان  
 سے غم و ملکت ملی کے ساتھ گریا و ناستہ و گزرتا جاتا ہے اور اگر ممکن ہو سکے تو اصلاحِ حال کے  
 لیے غلوں اور نندی کے ساتھ سعادت کی کوشش سے گریز نہیں کرتا۔

اس کے قول و اقوال میں پتائی ہوتی ہے اور ہر کتا ہے وہی کرتا ہے۔ زندہ وہ فزوش ہوتا  
 ہے نہ زبان سخن، اس کی سب سے اہم قرانی ہی جرتی ہے کہ وہ ہر ایک سے بچتا ہے اور اچھے بڑے  
 بھی ملنے والوں کا وقت ناوقت ساتھ دیتا ہے۔ درحقیقت اس کی محنت و دماغ نہائی میں جائز  
 سلوک مناسب احترام و نادانیا پرستی ایسے محکم مضر کا دفر ہوتے ہیں اور اس کے کردار میں وہ  
 بات ہوتی ہے کہ وہ بشری افسانوں اور کرداروں کا اس کرتے ہوئے ہی ہر ممکن اور جانور طریقے  
 سے اپنی تلخی سے نکل کر تاسے اور دیکھا گیا ہے کہ ایسا شخص بیشتر زندگی میں کھیاب ثابت ہوتا ہے۔

وہ نہ صرف سرب از دواجی زندگی گزارتا ہے بلکہ اچھا بھایہ، قابل، اتماد و دوست اور با عزت کا درجہ بھی  
 انسان بجا جاتا ہے۔



(۱۰)

دل کی لکیر پس افسوس میں پہنچے افسار  
 کے طرے سے جس شریک ہوتی ہے۔ لکیر کا ایسا  
 آواز مختلف مزاج اور طبیعت کا آواز ہے۔ ایسا  
 شخص ذاتی تعلقات اور وقت کے سعادت میں  
 محض اپنی فزوش ہی کا خیال رکھنے کا مایہ ہوتا ہے  
 وہ بڑی مدبک تنگ نظر ہوتا ہے اور حق تو یہ  
 ہے کہ اس کی خود بینی کا عالم ہوتا ہے کہ وہ دھرم  
 کی نزاکت، احساس، محنت اور فزوش کا خیال  
 بھی نہیں کرتا۔ وہ خود پرستی میں جاتا ہے اور کمزوری (شکل بر ۱۰)

اس کی محنت کی زندگی منہی جوش اور نہائی لکنت ہی کے عبادت ہوتی ہے۔ نہ تو وہ  
 دنا شادی کے نرم و نازک پہلوئیں کا منہزم جھٹتا ہے اور نہ ہی بامدگر و رنجشانی اور میرانی لکھوئیں

کے باوجود اس کا دل خوف و دوش کا گمراہ بنا رہتا ہے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جو دل ایسی صورت اپنے آئینے سے قرب حاصل کرتی ہے جو اس کی تمام تر حسنیات و ضروریات کے لیے کیش ہو سکے تو وہ شوگر کھڑے ہوئے میں غلبہ دینے لگتی ہے۔ باوجود وہ طلاق لے لیتی ہے اور دوسرے مرد سے نکاح کرتی ہے۔ یہاں حالت اس مرد کی ہوتی ہے جس کی گیری کی دل کی گیری کے انبار سے نمودار ہوتی ہو۔ ایسا مرد بہت جلد تنگی میں وہاں کے لیے کسی دوسری صورت کو دعوہ نہ لیتا ہے اور جوں ہی اچھی حالت مل جاتی ہے پہلی ہی سے ملنے لگی اختیار کر لیتا ہے۔

یہی دل کی گیری اگر کسبچہ کے انبار کے اس ہائی جتنے سے شروع ہو جو درمیانی انگلی کی جڑ سے بہت ہی قریب ہے تو یہ اور بھی بدتر آواز ہے۔ اس کا حال پہلے درجے کا خود غرض اور ہوس پرست ہوتا ہے۔ اس کی بہت کایہ ہوتا ہے کہ اپنی نفسانی خواہشات کی تسکین کے سلسلے میں ہنس مٹاؤ کے اسلٹات و خواہشات کسی بھی منکر کو قابل احترام نہیں گردانتا۔ وہ اپنی ہوس ہی کو ہر حال و ہر وقت پورا کرنے کے لیے مختلف فنون

طریق کا راستہ بنا کرتا ہے۔ وہ ایک دینی جانور کی طرح ہوتا ہے۔ جہاں اور میں وقت اس کی ہنسی تھانوں کی اچھٹ بکرتی اس پر دوش تراہم ہوتی ہے اور وہ انصاف و عدل تنگی ہوس کے لیے جڑتا ہے۔ اسے غلامی کر بھی خیال نہیں ہوتا کہ کسب نفسیات کس حال میں ہے۔ جس پندیس کی شادی ایسے مرد یا ایسی عورت سے ہوجائے اس کا مذاق ناظر ہے۔

اس کا دل تمام ننگ اسامات سے بھرا ہوتا ہے



(۱۱)

اور اس کی ہنسی بھوک و میاں شدت سے ہوتی ہے (دیکھیں نمبر ۱۰)۔  
دل کی گیری اگر کسبچہ کے انبار پر شروع ہو اور یوں دو شاخہ آواز دے کہ دونوں شنیاں سالم و واضح ہوں تو یہ قریش بہت انسان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص احباب و ارباب بہت سے غلوں، دکاندار، اشارے پیش آتے ہیں اور ایسے قابل اعتماد دوست، مہاب اپنے مقلد و قریبی ہیں۔

کر لیتا ہے جو اس کی دل سے عزت کرتے ہیں اور اس کے جہاں شمار و قدرانی ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی زندگی شاد کام گزرتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

اگر دو شاخے کی دونوں شنیاں گزرائی اور دہائی میں بائیں برہر ہوں تو ایسا شخص بالخصوص ایک ہی انسان سے محبت کرتا ہے اور اس کا قلب و دنا کے ایسے مین اثرات سے مورد تہ ہے کہ اس میں کسی دوسرے فرد بشر کے لیے جگہ عمل ہوتی ہے۔ یہی محبت کا جبر ہر کسے گراس کا تلقین منف محاف سے ہی ہوتا ہے۔ دوسرے احباب و اقارب کے بارے میں بھی اس کے دل میں تمام تر اچھے جذبات ہوتے ہیں اور ہر انسان سے مستقل مزاجی اور سچی سلوک کے ساتھ نباہتا ہے۔



(۱۳)



(۱۲)

اگر گرو کے انبار سے نکلنے والی دل کی گیری یوں سر شاخ ہو کہ ہر نشی صاف سالم اور گہری ہو تو یہ بہت ہی نمایاں خوش بختی کی علامت ہے۔ اس کا حال کا دوبار محبت میں زحمت و اندوٹ شاد کام ہوتا ہے بلکہ دلوں کو مرہ لینے کا ڈھنگ اسے فخرت ہی سے دہشت ہوتا ہے۔ اس میں دو حقیقت، محبوبیت اور قبولی عام کے زمین جوہر ہوتے ہیں۔ اس کی تمام تر خواہش اور اکتفا کی کم و بیش حسب منشا ہی پوری ہوتی ہیں۔ بلاشبہ وہ بھی اپنی طرف سے کسی نہیں کرنا اور اپنے محبوب کو شادمانیوں کے ساتھ سامان ہم پہنچاتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۱)۔  
دل کی گیری اگر ایسے دو شاخے سے شروع ہو جس کی ایک سالم اور واضح نشی تو گرو کے



انہما سے خود راہرو اور دوسری مدافع کی گیس کے مقام آفاذ کے قریب نیچے جھک کر کھینچ جانے تو رہا ہجرت نشانی نہیں۔ درحقیقت اس کا حال خود فزیک کا شکار ہو جاتا ہے (دیکھ شکل نمبر ۱۳)۔



(۱۳)

دل کی گیس دوشاخہ سے شروع ہو کر اس طرح اس کی ایک شاخ گردے کے انہما سے خود راہرو اور دوسری دوشاخہ انگلی کے تحت پر گزرتی جھٹے سے کہ جسے سینہ کا انہما کہتے ہیں تو یہ اپنے نفس کا پتہ دیتی ہے جس کے جذباتی میلان کے بارے میں حتیٰ راستہ تاں نہیں کی جا سکتی کبھی آدھ گر گزشتی اشتراک دوشاخہ کو منہم و کرتا ہے اور کبھی برسی معن خود پرستی اور خود غرضی کا (دیکھ شکل نمبر ۱۴)۔



(۱۴)

اس دوشاخے جذباتی رجحان کا پتہ تجربہ کرتا ہے کہ کرمیت کے مسلمات میں غرضی اور کاسانی کی تلاش کی راہ میں اس سے ایسی فعلیات سرزد ہوتی ہیں مانی ہیں کہ اسے بہت ہی تکلیفوں اور مشیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور آخر کار وہ اپنی ہی بد وقت اور بے جا حرکت کے باعث ناکام ہو جاتا ہے۔ اس کی شکست آرزو میں اس کی طبیعت کا غیر متبادل تہذیب خاصا اذیت رساں ہوتا ہے۔

دل کی گیس پرستش دوسری گیسوں کے ساتھ میں اگر زیادہ واضح ہوگی مگر یہی اہم ترین تہذیب دوسری گیسوں کے ساتھ ہے۔ اس کا حال ایسے گداز کا حال ہوتا ہے جو کرمیت و مرفست سے عادت اور کام ترین گداز ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی نگاہ میں کرمیت کے مساوات

میں کوئی شے اہم ہی نہیں ہوتی۔ اس کی تمام تر کائنات دل و کرمیت ہی پر مشتمل ہوتی ہے لہذا اس کے ہر فعل و فعل کا محور کوئی ہی ہو سکتا ہے (دیکھ شکل نمبر ۱۵)۔ جب یہ گیس طویل و داغ اوسے عیب بھی ہوتی ہے مگر اور پائدار جذبہ کرمیت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ ایسا شخص مرفست و کرمیت کے تمام مساوات میں مستقل مزاج ہوتا ہے اور اس کی ذات پر پورا پورا اعتماد کیا جا سکتا ہے (دیکھ شکل نمبر ۱۶)۔



(۱۵)

دل کی گیس اگر اس قدر طویل ہو کر پھیلی

کی بیرونی سمت سے نکل کر کرمیت دست کوڑوں جوڑ کرتی چلی جائے کہ سالم بھی ہو اور گہری بھی، اور جوڑی انگلی کے نیچے بیرونی سمت خیم ہو اور گداز تمام تر پھیلی پراپیک طرح سے مادی دکھائی دے تو یہ انگلی کرمیت کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص خالی ہمتی ہوتا ہے اور کرمیت کی پرستش میں اپنے



(۱۶)

میل و نما کرنا دیتا ہے۔ اسے دنیا و مافیہا سے کچھ سروکار ہی نہیں ہوتا۔ وہ بے مدد جاننا و زود فاش اور کرمیت کے سچے اور پائدار جذبات سے محروم ہوتا ہے۔ اور لہذا اس کے باطن میں رشک کا مغربی بلے مدد نہیں ہوتا ہے۔ اس میں غضب کی کرمیت اور کرمیت پرستی کے عنوان ہوتے ہیں (دیکھ شکل نمبر ۱۷)۔

دل کی گیس معن یا محض میں اپنے معینہ مقام سے شروع تو ہوتی ہے مگر اپنی روش کے مدد و پھیلی کی سالم میں نیچے ہو کر کوڑوں جوڑ کرتی ہے کہ کیسے چکاڑے اس کا اور دماغ کی گیس کا حسیاتی فاعل رشک ہو جاتا ہے۔ جب دل و دماغ کے مابین تفاوت کم ہو تو یہ کہ نہ نفرت کہ نہ کرمیت

اور دم و کرم، دغا و دیا ر کے شریعت احکامات سے کم آگاہ ہوتا ہے۔ اگر لکیر بہت لمبی ہو تو ایسے شخص کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ دوسروں کے احکامات و خیالات کے وجود سے بھی آگاہ نہیں ہو سکتا۔ وہ پہلے وہ بچے کا خود مرضی متکفل



اور ہوں کار ہوتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات کی تکمیل کے معاملے میں دوسروں کے مال اور جان تک کی پروا نہیں کرتا۔ عقل و غایت کے عناصر اس کے کردار میں یوں شامل ہوتے ہیں کہ اس کے بارے میں اقدام میں کسی کو موت کے گھاٹ اتار دینا گریبا ایک معمولی طے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ ایسے شخص کی بد قسمتی اور دشمنی ہر دو مذہب اور ملت کوئی ہے (فصل نمبر ۱۳)۔



یہ شخص سے نہ تو کوئی شاخ بچھرتی ہے اور نہ ہی اس کے آغاز و انتہا پر کوئی نشانی ہوتی ہے بلکہ وہ ایک سالم خط کی صورت میں ہوتی ہے۔ یہ نقصان اپنی علامت نہیں۔ ایسے شخص کا دل، جگر، زہیم کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں کہیں بھی زہریلے احساسات اور جذبات کا ٹھکانا نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس میں نازک حسرات چنپ ہی نہیں سکتے (فصل نمبر ۱۴)۔ حدود رنگ اس کی نمایاں نہیں ہیں۔ وہ بہت تنگ ظن ہوتا ہے۔ ایسا مرد باہر سے اہلاد ہوتا ہے۔ ایسی عورت باہر ہوتی ہے۔ اگر دیوان کی لکیر کشا نہیں دیکھے کی طرف متوجہ کی لکیر کی مدد تک پہنچے

انسان کی علامت ہے۔ ایسا شخص طبیعت خفیس اور روئی ثابت ہوتا ہے۔ وہ بے نیعت کے لیے عیاری سے کام لیتا ہے اور پانچ سو سے ایسے جیلے اور ہمارے تراش کر لیتا ہے کہ لوگ اس کے فریب میں آجاتے ہیں۔ درحقیقت وہ دغا دہیاں، ماسد اور تنگ نظر ہوتا ہے، اور اگر وہ سیدھے راستے پر چلنے کی خواہش بھی کرے تو اسے ایک قسم کی گھٹی یوں محسوس ہونے لگتی ہے کہ وہ اعمال خاصہ پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص باعوم و درالیس امرائن کی طرف طبیعت میلان رکھتا ہے (فصل نمبر ۱۵)۔



سانیں



وہاں کی لکیر تھیلی میں پتی یا موٹی نقش ہو تو ان دونوں پہلوؤں کا لحاظ لازمی ہے۔ میزاج کے مدد اور منفعت عام کو پتا دیتا ہے۔ جب آسمانی مٹی اور بدیہی دکھائی دے گی اس کی نشاندہی سے کھری ہوئی ہو کر یہ بہت ہی گھٹی قسم کے شخص کی آئینہ دار ہے۔ اس کا مال کی نفاست اس میں دیکھ کر سے قطعاً بے بہرہ ہوتا ہے۔ درحقیقت جذبات کے معاملے میں وہ عیونیت سے شاید کم ہی متاثر ہو سکتا ہے۔ اسے اگر دوشنگا باغداد کہا جائے تو غلاب حقیقت نہ ہوگا۔ اس کے احساسات نزاکت سے بڑا ہوتے ہیں اور کچھ فرق ہے کہ اس کے کردار میں شے طبیعت کا حتی تقدان ہوتا ہے (فصل نمبر ۱۶)۔ جب یہ لکیر پیشی بائیک وصال کے طرح بہت پتی ہو تو یہ بھی از مدغم اثرات کی نشان دہی کرتی ہے۔ یہ چھ دیوان انسان کا پتا دیتی ہے۔ اس کا مال جذبات عالیہ سے تہی و بست

دل کی لکیر کی ایک واضح شاخ نیچے کی طرف جھکتی ہوئی یوں تھیلی کی شکل کو عبور کرے  
کرنڈک کی لکیر سے جا ملے تو یہ بے حد غصہ علامت ہے۔ یہ نشان کسی بہت سی تیزی اور مجرب  
عزیز کے انتقال کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا صدمہ طرہ طرہ مجبوراً نہیں ہوتا (شکل نمبر ۲۳)۔



اگر ایسی شاخ زندگی کی لکیر سے اتصال  
کی بجائے اسے کاٹے اور ٹکڑے کے اٹھاریں داخل  
ہو جائے تو یہ ایسے شخص کی موت کا پتہ دیتی ہے  
جس کے انتقال کے باعث زندگی کا نظارہ دردم  
برج ہو جائے، یا اس دن آنسوؤں کے گیسے بال  
چھاتے ہیں اور حیات کے آفتی پر کہیں، یہی  
آنسوؤں کی جھلک نظر نہیں آتی۔

ایسی علامت ان حالات میں بھی دیکھی  
گئی ہے کہ ریاں یہی پیدا رحمت اور باہر گدگاروں

اعتقاد کے ساتھ اپنے میل و منہ گدگاروں سے ہوں اور ہر گھلا سے بظاہر خوش و شاد کام ہوں۔ ایسی  
خوش گواری نہی انھما کے باوجود یکا یک میاں بیوی میں سے ایک شخص کچھ دگر منہ منہ منات کے  
کسی فرد کے ساتھ چلا جاتا ہے۔ وہ گھر بار، بال بچوں، عزیز و اقارب سمیت کی طرف سے ٹھنڈے گدگار  
غائب ہو جاتا ہے اور طرہ طرہ اس کی نصبت دیکھنے لگتا نہیں آتی۔ ایسا صدمہ اکثر بائیس ہوتا ہے اور  
اس کے صیب اثرات کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا۔

دل کی لکیر سے اگر ایک واضح شاخ نیچے جھکتی ہوئی نظر آئے تو یہ بھی عمدہ علامت  
نہیں۔ جہن ذمے میں یہ شاخ نظر آئے، مگر کہ اس جیسے میں کسی مجرب دوست یا عزیز سے  
دل انزیت ہو جاتی ہے۔ سرمایہ باہمی میں ایک ایسا ماسم آتا ہے کہ ایک دوسرے پر کامل مجرور  
ہو جاتا ہے۔ پھر کوئی سر ملے ایسا پتہ ہے کہ شے کی اہمیت اور نزاکت کے پیش نظر اس  
سے کسی کوٹھ ہوتی ہے کہ وہ ساتھ دے گا اور مقتدر کاری میں مساوت کرے گا۔ لا شعوری طور  
پر حامل نشان ایسی آنسوؤں اس پر گرنے کے اعتماد سے نتائج کا انتظار کرتا ہے لیکن میں اس وقت



سے پہلے ہی ایک بائیں قرینہ بتاتی ہیں کہ ایسے  
شخص کی زندگی مسلسل منہ منات کے مختلف  
انوار کے زیر اثر رہتی ہے۔ ایسا شخص گلیا ذاتی  
جاہلیت کو صبر منوں میں بند کرنے کا نہیں لاسکتا  
اور جذباتی دباؤ کے تحت جیش ناکام ہی ثابت  
ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔ دل کی لکیر کی ایسی شاخ  
اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اس شاخ کے  
نہاڑے درخ کے دوران ایسا شخص کسی نہی نہی  
کے فوکے جذباتی پھل میں یوں پیش ہائے گا کہ  
کوس کی کچھ بھاری مانے گی اور اس کا داغ فکر سلیم سے جاری ہو جائے گا۔ باوجودیکہ وہ  
ایمان قلب اور ظہر جاہلیت کا شکار ہو جاتا ہے مگر بے نیل ملام ہی رہتا ہے۔ وہ نہ صرف  
میں ناکام ثابت ہو جاتا ہے اور شکست کا آئندہ سے دوبار ہر تہا ہے بلکہ اس جہن کے دوران  
تو تیزی اور شرم میں ہی دل جی سے کچھ نہیں کر جاتا۔

دل کی لکیر کی ایک واضح شاخ نیچے جھک کر داغ کی لکیر سے جا ملے مگر اسے کاٹے نہیں



تو یہ غیر معمولی اثرات کی حامل تصور کی جاتی ہے۔  
ایسا شخص کسی نہی نہی منات کے فوکے مشتق یا درخ  
میں یوں پیش ہوتا ہے کہ اس کے لیے فوکے کے  
سب راستے بند ہو جاتے ہیں اور مگر اس ظہر  
بوش نہا میں جذباتی غصہ کے دھکے جاتا ہے۔ اس  
کی کائنات دھات کا محو اس کا موجب ہی ہوتا  
ہے مگر حیات کی مزاحمت کا فوکے کٹ کر نہی نہی  
ہوتی ہے اور اسے ترسہ کہ ایسا بیا رجاں میرا ہوتا  
ہے (شکل نمبر ۲۱)۔

برکت اس کا رابطہ اور تعلق دیرپا نہیں ہوتا۔ بلکہ تعلق قطع تعلق اس کی زندگی کا اصول بن جاتا ہے (شکل نمبر ۲۶)۔

ایسا شخص عبت کے معاملے میں زحمت عاقبت کا اندیشہ ہوتا ہے بلکہ بہت ہی بے مبرا۔ بیش پسند اور از مدنا قابل اعتبار بھی۔ اپنے کیے کی سزا بار بار پانے کے باوصف اپنی ستیزہ ریش پر مائل چلا جاتا ہے۔

درحقیقت ایسا شخص اس شرافت سے قطعی قی دامن ہوتا ہے۔ اسے اپنے قریبی ملوہ اہواب و ارباب خاندان سے متعارف کرنا گرا دلی اذیت اور عیبیت کو دعوت دیتا ہے۔ ایسا شخص صحت منوں میں جذبات بے فکر کو اجمارنے کی خاص صلاحیت رکھتا ہے۔ اس میں ایک ناسی نوع کی جاہلیت ہوئی ہے اور اس کی نگاہ میں اثر انگیز جائید ہوتا ہے۔ وہ بازاری اور نظریہ باز قسم کا شخص ہوتا ہے۔ گراہنی ان برائیں کو بوقت ضرورت چھپائے رکھتا ہے لیکن بہت ہی جلد اس کا پردہ ناش ہو جاتا ہے۔

دل کی لکیر سے اگر ایک واضح شاخ نکلے اور نیچے کی جانب جاتے ہوئے قمت کی لکیر کو کٹ دے تو یہی علامت مرض ملامت ہے۔



(۲۷)

یہ نشانی ان افراد کے ہاتھوں میں ہوتی ہے جن کا شریک حیات میں اس وقت راہی ملک عدم ہو جاتا ہے بلکہ اس کی سمت ضرورت ہوتی ہے۔ یہ نشانی دل شکن ثابت ہوتی ہے اور نشانی نہایت بے نیام صحت اختیار کر لیتی ہے (شکل نمبر ۲۷)۔

دل کی لکیر کی ایسی ہی ایک واضح شاخ اگر نیچے نکلتی ہو تو یہی علامت مرض ملامت ہے۔ یہ علامت کے ایسے فرد کے شریک حیات میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کے دل و دماغ پر چھا جاتا ہے اور اس کے بغیر زندگی گزارنا محال نظر آتا ہے۔ بلکہ وہ جو کرب کو اپنا ایسا ہے کہ اس اقدام کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ درحقیقت

وہ امتحان میں پورا نہیں آتا اور جو توقعات اس سے وابستہ ہوتی ہیں ان میں ناگہی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے واقعے سے دل پر کمری چٹ گنتی ہے اور اس کا اثر بہت ہی گہرا ہوتا ہے۔ یہی نہیں اس کا غور گوار تجربہ ہوتا ہے کہ صاحب نشان برسوں کسی پراختیاء تک ہی رہتا ہے اور اس واقعے کی یاد تازہ اس کے ذہن میں ایک نوع کی دایری کو ہوا دیتی ہے (شکل نمبر ۲۸)۔



(۲۵)



دل کی لکیر سے واضح کے اندازوں کی طرح اگر چھوٹی چھوٹی گروا رخ شاخیں نیچے کی طرف نکلتی ہوتی دکھائی دیں تو یہی نشانی نہیں ہیں۔ یہ نشانی ہیں کہ حامل کا اخلاقی میار کچھ بلند نہیں ہے۔ ایسے شخص کے کار میں وہاں اور مستقل کا فقدان ہوتا ہے۔ وہ محنت افراد سے



(۲۶)

تفصیلات و روابط جڑا ہے اور عقلی علم تک ان کو مص ضرورت نہیں آتا ہے مگر جو کچھ ان پر ہوتا ہے اس کے احباب اور چاہنے والے بہت جلد اس کی اپنی اذیت اور ناخوشی سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور ان کے تعلق پر مبرم ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کے کردار میں تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ ایک رابطہ قائم ہو جاتا ہے تو وہ دوسرے تعلق کے مسائل کی ضرورت کو دیکھتا ہے اور میرت ہے کہ وہ دوسرے راہ کے قیام میں کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔

وہ اپنے ذہنی مرتبہ اور مقام سے بہت نیچے آجاتا ہے اور باقی ماندہ آیاتِ حیات منجلی طریقے سے گزرتا ہے۔ یہ ایسی شادی کی علامت ہے جو رتہ تعلیم کے گھومنے کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۲۵۸)۔

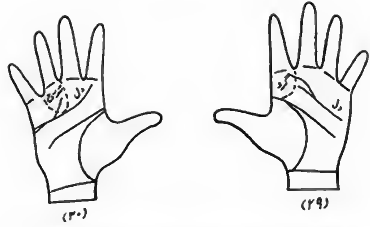


اگر دل کی گھیر سے اوپر کی جانب داغ اور سالم نشانیں نکلتی ہوئی دکھائی دیں مگر وہ نہ تو اتنی سوئی ہوں جیسے دل کی گھیر اور نہ ہی اتنی لمبی بلکہ نفیس، سالم اور چھوٹی ہوں تو یہ بیک نشان ہیں۔ ایسی ہر ایک شاخ بتاتی ہے کہ حامل نشان اپنی باطنی کشش سے کسی بلند مرتبہ شخص کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے، اس تعلق سے بہت دائرہ مستعد کرتا ہے اور اس دوست کی کرم فرمائیں سے بہت آگے بڑھ جاتا ہے (شکل نمبر ۲۵۸)۔

## سانپیں

ایسی کوہ جانے والی دل کی گھیر کہ مستند نشانیں اس امر پر دلالت ہیں کہ ان کے حامل کے کردار و باطنی میں ایک خاص نوع کی حسین جاذبیت مندرجہ جہاں میں اور جب کہیں وہ کسی ایسے شخص پر شاخاؤں ہوتی ہیں تو اسے اپنی طرف بے پناہ کشش سے کھینچ لیتی ہیں مگر ایسا شخص مرتبہ و مقام کے اعتبار سے بہت بلند ہوتا ہے۔ نیز یہ اشتقاقی انداز کے گھیر سے احترام کی بھی نشان دہی کرتی ہیں۔ ان کا حامل یا بلند کردار و سوانح کا حامل ہوتا ہے اور جو دن جو دن وقت گزرتا جاتا ہے جانشین میں قریب اور عزیز داری کے انداز پیدا ہو جاتا ہے، ایسے روابط مکرر بھرتا رہتا ہے اور اسے استوار ہوتے ہیں۔

اگر دل کی گھیر کی ایک داغ اور سالم شاخ آگے نکل کر یوں پڑے کہ گرد کے نیچے میں جا نیچے تو یہ خاص علامت ہے اور درحقیقت یہ خوش نشانی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسا شخص بہت بخت آور ہوتا ہے بلکہ بہت اور سوانح کے معاملات میں کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ وہ احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، بالوقتہ ہوتا ہے اور اس کے عقد و عیال میں برکات ہوتے ہوئے جاتے ہیں۔ کچ تو یہ کہ وہ ہر لحاظ سے فائز ہو رہتا ہے (شکل نمبر ۲۵۹)۔



دل کی گھیر کی اگر ایک داغ اور سالم شاخ اوپر کی طرف نکل کر تھری انگلی کے نیچے داغ الگ ہوتی تھیں تو یہ خاص علامت ہے جو رتہ تعلیم کے گھومنے کا پتہ دیتی ہے اور خوش بختی کی نشان دہی ہے۔ اس کا حامل شخصیت و عظمت اور ذہنی کامیابی سے بالکل ہر تہا ہے۔ اس کے کردار میں وہ خاص ملامت ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ وہ نمایاں اور کامیاب زندگی بسر کرتا ہے اور دنیا میں بلند مقام و صاحب ثروت اور نامور تو ہوتا ہی ہے، اس کی خوش بختی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بھائی اور عزیز باقیوں کی زندگی شاد کام و سیر و زندگی گزارتا ہے کہ وہ دنیا میں نیافل اور دوسروں کے کام آتا ہے اور ان سے ہمکنار ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۶۰)۔



(۲۶۱)

اگر دل کی گھیر کی ایسی ہی داغ اور سالم شاخ بھائی انگلی کے تحت اس پڑ گشت تھیں تو یہ خاص علامت ہے کہ حامل شخصیت و عظمت اور ذہنی کامیابی سے بالکل ہر تہا ہے۔ اس کے کردار میں وہ خاص ملامت ہوتا ہے جس سے وہ دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتا ہے۔ وہ نمایاں اور کامیاب زندگی بسر کرتا ہے اور دنیا میں بلند مقام و صاحب ثروت اور نامور تو ہوتا ہی ہے، اس کی خوش بختی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ اپنے بھائی اور عزیز باقیوں کی زندگی شاد کام و سیر و زندگی گزارتا ہے کہ وہ دنیا میں نیافل اور دوسروں کے کام آتا ہے اور ان سے ہمکنار ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۶۱)۔

دل کی لکیر کی ایسی شاخ ایسے افراد کے دھنوں میں بھی دیکھتے ہیں آسانی سے جو تجربات، منہات اور بعض حالتوں میں ستر اور لائری و فرسوس سے بھی دولت حاصل کر لیتے ہیں۔  
 جیسی میں میرے ایک مامواری ملنے والے تھے جو اپنے حالات پر بچنے کے لیے آستہ دیتے تھے۔ ان کے ہاتھ میں بھی مہمت تھی۔ ان کا تعلق نہایت دلپس ہے۔ ان دنوں انھوں نے اپنی ساری فوجی بمبئی کے بازار میں تیزی مندی کے بجائے ٹیبلٹوں میں جینا دی اور زمین میں مہمت کی برداشت کرنا پڑا کہ وہ بے حال ہو کر رہ گئے۔ جب وہ بہت ہی زیادہ گھبرا گئے تو ایک دوسرے بھاگے بچے میرے دفتر میں آدھکے میری خوش طبع سیکرٹری نے انھیں دینگ دوم میں تشریف رکھنے کے لیے کہا اور بتایا کہ میرا مع کا سارا وقت دوسرے مرحلے کے لیے وقف ہے اور جب تک دوسرے کے کام نہ کاؤتھ نہیں آتا، مجھے فرصت نہ مل سکے گی۔ اُس وقت ممکن ہے بات ہو سکے۔

یہ سننے ہی وہ بدحواسی کے عالم میں اسی پر برسی پڑے اور کہا کہ ان کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں کہ ان کا کوئی دسے سکیں۔ اگر وہ مجھے اس وقت مل سکیں تو مشکل تمام سہ سیکرٹری میں گئے اور اگر کچھ بعد ملاقات ہوگی تو شام تک ہی گھر پہنچ سکیں گے اور دوسرے اور شام کا کھانا اٹھنا ہی کھاسکیں گے۔ میری سیکرٹری کو ترس آگیا۔ وہ میرے کمرے میں آئی اور سارا جہد بیان کیا۔ جو صاحب مشورہ طلب تھے انھیں بھی رحم آگیا اور انھوں نے اپنا وقت مامواری صاحب کو دے دیا۔

دوسری جنگ عظیم کو چھوٹے بڑے پندہا ہو چکے تھے اور وہ اس آس میں تھے کہ ہمارا کامو بڑھے گا اور زمین فائدہ ہوگا۔ گرواس کے برعکس انھیں نقصان نے نہ حال کر دیا تھا۔ میں نے انھیں آگے دی کہ وہ کچھ عرصہ میری کن اور بتایا کہ ایسی دیکھا کے ہوتے ہوئے انسان بڑا دولت مند ہو جاتا ہے اور بڑی خوش بخت زندگی گزارتا ہے۔ انھیں بہت رکھا ہے جس تھاں کی مزید عموافزائی کے لیے میں نے ان کے دھنوں کے دوسرے اچھے نشانات پر بھی بحث کی اور انھیں وقت کے ساتھ انھیں زمینیں دلانے کی کوشش کی کہ ان کے فائدے کے دن آگئے ہیں۔ اسی لیے انھیں اس قدر دل برداشتہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ غائبان کا دل ملحق ہو گیا اور وہ چلے گئے

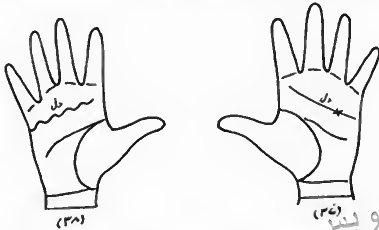
جاتے جاتے فرمائے گئے کہ اس کام کی فیس بعد میں دلاں گا۔ آپ کی رقم امداد رہی۔  
 غالباً تین سال کے بعد وہی سید صاحب پھر تشریف لائے۔ نہایت فیس ٹرٹ پسے ہوئے۔ انھیں میں میری دل کی انگوٹھیاں، منہری گھڑی، ماسک کی طرح ایک صاحب ساتھ اور اس کے پیچھے ایک خوب مشورت تو جہان سیکرٹری۔ میری سیکرٹری نے بہت کم کر لیں آپ ہی میرے کمرے میں جا سکتے ہیں مگر انھوں نے ایک نہ سنی اور ملے سمیت اندھن سے بے فکر ہوا جس قسم کے امیروں اور دو تیسروں سے کام پڑا رہا ہے۔ ان کے انداز کار میں دولت کی بڑی تھی۔ انھیں بھایا اور دھنوں کے نقشے آنکارے کے لیے اشارہ کیا۔

انھوں نے حیرت سے میری طرف دیکھا اور پھر تو اسی سے کہتے گئے بڑے چھاپے نکال لو۔ پھر سے ہاتھ کون کالے کرے۔ میں نے طاقت سے ہم ٹوچا اور ساتھ تشریف آوری کا زمانہ انھوں نے وقت طاقت، تاریخ، مہینہ، سال نہایت محنت کے ساتھ بتائے اور وہ تھکے بیان کیا جب وہ بہت پیچھے ٹر گئے تھے اور فیس بھی امداد کر گئے تھے۔ میں نے ملحق بھی کہتے پر انھیں کیا کہ کچھ بات نہیں۔ بڑائی فیس ادا ہو سکتی ہے۔ وہ منے میں آگئے اور کہنے لگے خواہ ہی اُس کی فیس کون دے گا۔ ہم نے آپ پر بھروسہ کیا۔ ساری بڑائی میں مل گئی اور اتنا دکھ آٹھا یا کہ پرماتما ہی جانتے ہیں صاحب وہ صاحب بھی بچتا ہو گیا تھا۔ نئے ٹکم لگاؤ اور دکھنا لے لیا۔

وہ دو حیثیت اس وقت پہنچیں کہ لاکھ کی اسائی تھے۔ ایک بڑا کارخانہ لگانے کا منصوبہ اندوڑ رہے تھے اس کے بارے میں پوچھنا پاتے تھے۔ وہ کہنے لگے بڑے لاکھ ہیں۔ آدمی فیس دیاں گے۔ میں بے اختیار سن پڑا۔ جب ان کے ہاتھ دیکھ کر اعلان کی سیکرٹری نے سب اہم کامات ملحق لکھ کر مجھے سنا کر تعین کر لیا تو بہت خوش ہوئے۔ انھیں کچھ صاحب تو ایک فون آئینہ سے کہیں زیادہ "میزاؤ" دیا۔ جب نیکر کی چل بکلی تو کہہ رہوں کہ تمی حقان خدمتوں میں ملکر ملے اور خدمت دے گئے۔

دل کی لکیر میں اذیت صحت اور بے عیب ہونے کی بجائے چھوٹے چھوٹے بڑے دھنوں کی زنجیر کی جی بھری نظر آتی ہے۔ ایسی لکیر میں کی طرح ہوتی ہے۔ یہ نہایت ہی عظیم طاقت

نمک طبیعت میں خوف و بے ایمان پیدا کرتے دہستے ہیں۔ یہ نہ تو اچانک موت کی نشانی ہے اور نہ ہی جان لیرا حادثے یا بیماری کی۔ البتہ وحشت اثری اور اعصابی خرابی کے باعث ایسا شخص کم ہی مکمل طور پر صحت یاب ہو سکتا ہے (رنگ نمبر ۳۶)۔



دل کی لکیر عام طور پر نیم قوس کی طرح یا خط مستقیم کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔ بعض مائتوں میں یہ بے ناموار، میڑھی اور موجی دیا کی طرح کہیں سے بند اور کہیں سے پست ہوتی ہوئی سلا کو عبور کرتی ہے۔ ایسی آدمی پر نیچے ہونے والی لکیر کی طرح کی لکیر کردار کے ناموار اور مستعد بہت نامر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص جذباتی مد جوڑ کا بھلتا شکار ہوتا رہتا ہے۔ اس کے مزاج میں عکس نہیں ہوتی۔ محبت اور وابستگی کے مسائل میں وہ اکثر بدلتا رہتا ہے۔ وحشت اس کی طبیعت میں حسد، خود غرضی اور بے وفائی کے عناصر قایدہ کثرت سے ہوتے ہیں اور ان کا بلم اس کے تمام جاننے والوں کو بلبلی ہو جاتا ہے (رنگ نمبر ۳۶)۔

دل کی لکیر اگر بجا بجا ٹوٹی ہوئی ہو تو بڑی علامت ہے۔ یہ استحکام طبیعت اور جذبات میں عکس اور استقلال کے فقدان کا پتا دیتی ہے۔ بھر جیب یہ لکیر شکستہ حال پر قریب دے دیا کردار کی آئینہ دار ہے۔ ایسا شخص کسی بھی فرد واحد سے وابستہ استوار نہیں کرتا بلکہ کچھ دنوں پیاں بڑھانے کے بعد دھوکا دے گیا ہے۔ وہ تعوی، سرکاری، دکان باز، بوسہ پست اور نادانی افراد

میں بے مدد نقصان اٹھاتا پڑتا ہے (رنگ نمبر ۳۵)۔  
بعض مائتوں میں دل کی لکیر میں نقطے نظر کرتے ہیں مگر یہ چمکنے ہونے سفید رنگ کے ہوں تو خاص مہم کے حامل ہوتے ہیں۔ بر سفید تا بن نقطہ بتاتا ہے کہ حامل نشان میں بلا کی جینی باقوتیت ہے اور منفی خات کا جو خداس کی زندگی آتا ہے اس کی فسل گری سے طبع بر جاتا ہے۔ جس قدر ایسے سفید اور پرک دار نقطے دل کی لکیر میں ہوں گے، اسی قدر ان کا حامل اپنے مسائل میں کامران ہوگا اور اس کا چاہنے والا اس کی ہر مرضی اور خواہش پر جان دے گا۔



اگر دل کی لکیر میں سفید کی بجائے سرخ رنگ کا نقطہ نظر کرتے تو بڑی علامت ہے۔ ایسا شخص کسی معاملے سے بڑی طرح زخمی ہو جاتا ہے۔ سرخ رنگت کا واضح نقطہ باجم جلاست دل کا پتا دیتا ہے۔

دل کی لکیر کو اگر واضح گرے تلی پتلی اور چوٹی لکیریں قطع کریں یا اس کے آدھار پتلی مائیں تو یہ ابھی نہیں ہوتیں۔ ایسی قطع و بڑیداس بات پر دل ان ہے کہ ایسا شخص جنت کے مسالت میں دنگ اور بدیشیں کا شکار ہوگا۔ اسے انفاق اور جانی مدد سے بچیں گے اور ان کا تعلق دل یا دل کے تعلق سے ہوتا ہے (رنگ نمبر ۳۷)۔  
دل کی لکیر پر اگر چوٹی کا نشان دکھائی دے تو اس کا خاثر نفس سے دیکھنا مشورہ ہے۔ بعض وقت دل کی لکیر آدھار پتلی کی جانب شاخدار ہو جاتی ہے یا ایک آدھ لکیر اسے کاٹتے ہوئے ٹوٹی جاتی ہوتی ہے۔ ایسی مائتوں میں بھی ایسا ہی اس کا جزا ہے کہ چوٹی کا نشان بنا ہوا ہے۔ مائوں پر چوٹی کی علامت واضح ہوتی ہے اور اس میں کسی قسم کا شہ نہیں ہونا چاہیے۔ جب یہ دل کی لکیر پر چوٹی کا نشان علامت کی صورت میں واقع ہو تو یہ ایسے معاملے یا منت مرض کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا اثر اعصاب اور دل پر ہوتا ہے اور اس سے پیدا شدہ خدشات طویل مدت

ہوتا ہے۔ وفاداری یا استواری اس کے قریب ہی نہیں آتی (رنگ نمبر ۳۹)۔



(۳۹)

اگر دل کی گیر ہمت ہی زیادہ ہو تو پائی ہو نور میں سائنت کا فقدان ہو تو اس شکل سے صورت منفرد نمائندگی سے متفق اور گریز کے عنصر کا پتہ دیتی ہے۔ درحقیقت ایسا شخص ہمت سے وابستہ کسی ایسے تجربے سے گزر رہا ہے جس میں اسے سخت ناکامی ہوئی ہے۔ ایسی تشہ کا ہی اس قدر شدید رد عمل پیدا کر دیتی ہے کہ وہ افسانہ بندی کی طرٹ لاشوری طور پر باقی رہتا ہے اور منفرد نمائندگی کی ذات پر اسے قطعا اعتبار نہیں رہتا۔

اس میلان کے شدید متحرک اور بھی خراب ہوتے ہیں وہ نہ صرف بدگمان، بد دل اور متغیر ہوتا ہے بلکہ اپنی ساری زندگی ہمت کی سیرازوں سے تشہ کو کر دیتا ہے۔

دل کی گیر گر دردیانی انگلی کے مین نیچے پچھ کر ایسے دو ٹوکوں میں بٹ جائے جو ایک دوسرے سے بے مشعل حرکتوازی یوں واقع ہوں کہ شکستہ مقام سے آگے بڑھ جائیں اور دو علیحدہ

لیکھوں کا احساس پر تو رہے قابل توجہ امر ہے۔ یہ تاقص دروایں غل کی نشانی ہے۔ درحقیقت اس کا حامل غل کی کسی ہمت پیماری میں مبتلا ہو سکتا ہے جو ایک بیک خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔ اس علامت کے ہوتے ہوئے کسی ہر غل کی بیک یا ڈاکٹر کی طرٹ دوزخ کرنا چاہیے (رنگ نمبر ۴۰)۔



(۴۰)

دل کی گیر گر دردیانی انگلی کے نیچے غل خستہ ہو اور غل سائنت نظر آئے تو یہ اہم بات ہے۔ ایسی غل کی گیر کے حامل کی کسی مناسب

جگہ سنگتی ہوتی ہے۔ ہانت طے پا جاتی ہے پرستہ اس کے کشادی کی دم پکڑی ہو سکے اس کے ہونے والے سسرالی سنگتی توڑ دیتے ہیں یا کسی نمائندگی کی سازش کے باعث سنگتی ٹوٹ جاتی ہے۔ وہ پچھ بھی ہو جس کی دہان شادی نہیں ہو سکتی۔ اس رشتہ کے ٹوٹنے میں نہ تو اس کی خواہش کو مدد ملتا ہے اور نہ ہی وہ کسی عنوان خسور دار ہوتا ہے۔ پس یہی باور کرنا پڑتا ہے کہ شادی تقدیر سے اس کا رشتہ نہ ہو سکا۔ اس واقعے سے اسے دلی صدمہ پہنچتا ہے (رنگ نمبر ۴۱)۔



(۴۱)

دل کی گیر اگر تیری انگلی کے مین نیچے ٹوٹ جائے تو بھی سنگتی یا رشتہ پکا ہو جاتا ہے مگر اس سے قبل کشادی سراسر انجام پائے، حامل نشان کے ریت دمل کے باعث ایسا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر یہ قطعی متفق بعض اس کے اپنے تنگب اور تون کے باعث ہوتا ہے، پھر بھی اس کے دل کو ہمت ہی تعلیق ہوتی ہے (رنگ نمبر ۴۲)۔



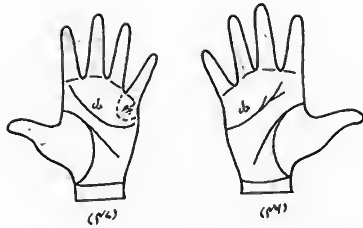
(۴۲)

دل کی گیر بھولی انگلی کے نیچے ٹوٹے

قومی رشتہ قرار پا جاتا ہے لیکن بعد میں شادی نہیں ہوتی۔ ایسی سنگتی کے ٹوٹنے کی دم بعض لاپی اور ذہنی ہوس ہوتی ہے جو مالی اور ذہنی امتدیں اس تعلق سے وابستہ ہوتی ہیں اس میل غل سنگتی کے دوران ان کا پورا ہونا غرض نہیں آتا۔ پھر رشتہ منقطع ہو جاتا ہے (رنگ نمبر ۴۳)۔

دل کی گیر مقام افکار سے امتد تک سرسبز شاخ دکھائی دے تو ایسا شخص ہمت ہی خشک مزاج ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں کہیں بھی شریعت خضائی کا مقام نہیں ہوتا۔





(۴۶)

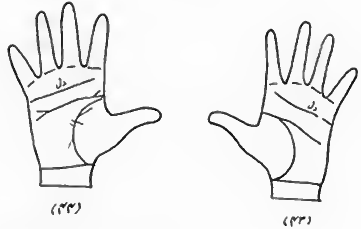
(۴۷)

دل کی لکیر نکلتے پر چھوٹی انگلی کے ترسانی پر گوشت جیسے جن کو بڑھکا اُٹھا رکھتے ہیں، کا پورے طور پر احاطہ کرے تو یہ غیر معمولی صلاحیت کی آئینہ دار ہے۔ اس کا حامل مہرز علوم کی طرف مائل میلانا رکھتا ہے اور آپ سے آپ حتیٰ مساکشت کی تمغیب و تربیت کے لیے کوشش رہتا اور باعزم معنی علوم میں وقت حاصل کر سکتا ہے (رنگین خبر ۳۶۹)۔

دل کی لکیر پتل انگلی کے نیچے واقع ہر گوشت جیسے، جسے گڑھا اُٹھا رکھتے ہیں، کے احاطے سے ہی شروع ہوتی ہے۔ اگر یہ لکیر گڑھ کے اُٹھا رہی یا اس کے نیچے بالکل بے شاخ ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسا شخص باوصت سکول لاء دنیا میں جنت آندا اور دولت مند نہیں ہو سکتا۔ اس کی طبیعت اس کا بچا نہیں چھوڑتی بلکہ وہ اپنے تئیں دنیا پر مائل اور ناداری کی آکھنوں میں ہی گزار دیتا ہے۔ درحقیقت وہ صحت مند نہیں رہتا (رنگین خبر ۳۶۹)۔



(۴۸)



(۴۳)

(۴۴)

ایسے انسان سے جی رومی، مرقت یا اجنت کے سلوک کی توقع رکھنا ایسا ہی ہے جیسے پتھر سے دودھ نکالنے کی کوشش۔ ایسا شخص اپنے منوں میں شگول ہوتا ہے (رنگین خبر ۳۶۹)۔  
دل کی لکیر چھوٹی انگلی کے نیچے پانچ کر جوں ہی پتیلی کی بیرونی دو حللیں کی طرف بڑے

اور شغ و غریب پر ہمت ہی پتل پتل منیاں اس کے دروں ماسب انتقام کے قریب ایسی صورت اختیار کر گئیں کہ ناکھ پڑے گا دھم کے شاہ جہر تو یہ بڑی پتہ کی بات بتاتی ہے۔ دل کی لکیر کا ایسا انتقام اس امر پر دال ہے کہ حامل نشان میں مساب اولاد دوسرے کی فخری صلاحیت سے اور اگر ایسا شخص شادی کرے گا تو کھیر اولاد ہر سکتا ہے (رنگین خبر ۳۶۹)۔



(۴۵)

اس کے برعکس ہی دل کی لکیر چھوٹی انگلی کے نیچے آفریقہ شام سے قطعی برہنہ ہو تو یہ بے اولاد اور بانجو پتہ کی نشانی ہے۔ ایسا شخص کتنی ہی شادی کرے اس کا ماسب اولاد ہر ناممکن نہیں (رنگین خبر ۳۶۹)۔



(۵۱)

قسمت کی کیر میں یوں داخل ہو جائے کہ اس میں قلبی مدغم ہو جائے اور دونوں خطوط صحن ایک واضح کیر میں کر دوں ہوں اور یہ ہنسی زائمانی ہو کر دل کی کیر اور قسمت کی کیر کوئی ہے۔ (دونوں ایک ہی خط میں جائیں تو بے مدغش فیسی کی آئینہ دار ہے۔ درحقیقت ایسا شخص بہت رسا لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اس کی دل آرزو میں عزت و آبرو کے ساتھ پوری ہوتی ہیں۔ وہ دنیا میں سر بلند، باوقار اور کامیاب زندگی گزارتا ہے۔ اس کی بچی زندگی بھی بہت ہی کامیاب ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۱)۔

دل کی کیر شروع میں اس قدر نیچے جھک کر اٹھے کہ داغ اور زندگی کی کیروں سے متسل



(۵۲)

دل کی کیر دوسری انگلی کے عین نیچے

داغ کی کیر سے متسل ہو جائے تو یہ بڑی غم نشانی ہے۔ یہ ایسے واقعات و ملاقات آجاتی ہیں جسے جی تو تسلیم کر سکتا ہے مگر ہار دیتا ہے۔ جب تک ایسا شخص جیتا رہتا ہے۔ اس کی زندگی گہری سے نہیں گزرتی اور وہ بچے بچے دریاں گراؤں کو نصیب عالت سے دوچار رہتا



(۴۹)

دل کی کیر اگر سر پر شاخوں سے بہتے ہو اور داغ کی کیر میں بے شاخ لگائی دے اور دونوں کیریں ایک دوسرے سے کافی فاصلے سے متصل کی سطح کو داغ اور سالم ہونے کی قریب ہی پر فیسی کی علامتیں ہیں۔ ایسے شخص کو کرم چھڑا کر فیسی نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس میں اس کی طبیعت اور مزاج کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ وہ خود بھی جذباتِ محبت و ابتلا سے کم ہی آگاہ ہوتا ہے اور اس کی ساری زندگی محبت و احسان کے بغیر ہی گزر جاتی ہے (شکل نمبر ۴۹)۔

دل کی کیر اگر اپنی روش پر غصے کے ساتھ رواں ہو اور قسمت کی کیر سے ایک شاخ جو چھوٹی کرم ہو کر داغ اور سالم ہو، اوپر بروہ کر دل کی کیر سے ہائے قواس کا قریب سے جاؤ لیا جائے۔ یہ ایسی محبت کا بنا دیتی ہے جس میں جوش، غلوں اور باہمہ گرو گروشی کے شلابیگی



(۵۰)

ظاهر ہوتے ہیں۔ مابین ایک دوسرے کی طرف بے پناہ کشش کے ساتھ کھینچنے اور شادی کے بعد متفق ہوتے ہیں۔ بظاہر ایسے افسردہ کی شادی فی اہمیت ہی محبت کا شرب ہونا چاہیے مگر ای تمام جذبات اور غراہشات کے باوجود ایسے افراد رشہ اندراج میں متسل نہیں ہو سکتے۔ واپس پلید کہ بھی نہیں ہوتا اور قریب حقیق جو شادی ہی کی مشورت میں جملی عام مصلحتوں کے، مصلحتیں مصلحتیں نہیں ہو سکتا (شکل نمبر ۵۰)۔

دل کی کیر گروہ کے اُچھا سے نکل کر نیم قوس کی صورت میں نیچے کی طرف بڑھے اور

اس کا قلب نازک احساسات اور ظریف جذبات سے مقلی نامد ہوتا ہے (شکل نمبر ۵۵)۔  
جب دل کی کلیہ کھیل ہو اور ذہنی کی سطح کو سالم جو رکھے اور اس کے متوازی ایک  
اور واضح اور نمایاں کلیہ کر دیش اصل دل کی کلیہ کی تمام راستے بمسخر ہو تو یہ دل کی ثانوی یا دہری  
کلیہ کے نام سے پکارا جاتی ہے ایسی دہری کلیہ



(۵۶)

ازمدنا فہمے اور اس کا بیچ جائزہ لینا ضروری ہے  
بعض اوقات دوسری کلیہ کی بھی دل کی کلیہ کے  
مسادی نقش ہوتی ہیں مگر نہ تو وہ دہری کلیہ کی  
طرح کی ہوتی ہیں اور نہ اس کے متوازی بمسخر۔ یہ  
اسی انداز قوی ہے درندہ فطرت اس کام کا خدشہ ہوگا  
(شکل نمبر ۵۷)۔

دل کی کامل دہری کلیہ محبت کی فراوان  
ملاہمت کی آئینہ دار ہوتی ہے اس کا حامل شے

غرت کا ناک ہوتا ہے اور اس کے تاثرات محبت نہایت محبت اور دیر پا ہوتے ہیں۔ اس کا قلب  
مناں نازک سے نازک ایسا ہے محبت سے تأثریسا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ کوشش داند کا شکار  
ہو جاتا ہے۔ ارباب دہر، احباب واقربا سے دکھ پر دکھ اٹھانے کے باعث اس کی کتابیں اور  
مہنات طبیعت آٹا خرد دانست کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور وہ مسلک دہمائی میں نہایت متوجہ و  
متوجہ سے محو ہو جاتا ہے۔ اس کے اہنک بندگان کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ تلاش حقیقت میں برحق  
فنا سے مجرب ہو جاتا ہے۔ اور حق قویہ ہے کہ وہ راہ عرفان میں بہت آگے نکل جاتا ہے۔ ایسا  
دقت قلب، اہنک اشتغال، تجویز و تعمیل، عبادت و عبادت اس کے مغرب مشاغل ہوتے ہیں۔

ہے۔ درحقیقت اس کی حیات گزراں عجیب و غریب قسم کے ہلاکت آفرین وقعات کا  
دفتر ہے۔ اپنا بن کے رہ جاتی ہے اور بالآخر وہ حادثات نہانہ کی تاب نہ لا کر دائمی اہل کو  
بیک کر دیتا ہے (شکل نمبر ۵۳)۔



(۵۳)



(۵۴)

دل کی یہ کلیہ کھیل کر جوڑ کر کے چھوٹی انگلی کے نیچے پہنچ جاتے اور دہری میزوی  
ہو کر نیچے جھک کر دماغ کی کلیہ سے مل جاتے تو یہی ہے مدح و ستائش ہے۔ اس کا حامل قبل از  
وقت ہی مر جاتا ہے۔ ایسی علامت کے ہوتے ہوئے کسی کی لوگ بڑی قریب رکھتے ہیں اور باہر کم کسی  
ہی میں آ کر خفیہ طور پر پہنچ جاتے ہیں (شکل نمبر ۵۵)۔

بعض ہاتھ ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جن  
میں دل کی کلیہ سر سے ہی متوجہ ہوتی ہے  
ایسا ہونا اگرچہ نادر ہوتا ہے، لیکن شاید سے  
نہایت ہی جاتا ہے اس کلیہ کو نقصان پہنچے ورنہ  
کی خود غرضی، لالچی اور سنگدلی کا پادشاہ بنے، ایسا  
شخص بے حد مہر و مہر ج ہوتا ہے۔ گری اور تپاک  
نام گریہ اس کے غیر میں نہیں ہوتے۔ درحقیقت



(۵۵)

## قسمت کی لکیر

قسمت کی لکیر راجہ کی لکیروں میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ اپنے آغاز و پیش اور اختتام سے زندگی کے ان مساعلات اور پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہے جن کا تعلق باوقی اور دنیوی امور سے ہے۔ یہ کاروبار، مال و دولت، معاشی امتیاز و غیرہ ایسے اہم معاملات کے بارے میں بھی قابل اعتبار معلومات بہم پہنچا سکتی ہے۔

اگرچہ زیادہ تر اس کا جائزہ باوقی نقطہ نگاہ ہی سے کیا جاتا ہے مگر اس کے اثرات یہیں تک محدود نہیں ہیں۔ درحقیقت اس کے انداز و نقش میں شخصیت و کردار کے مٹی نیز معاصرین ہیں اور اس میں شیریں گریز مزاج، لگ و درد کی مصیبت، ارادے کی کمی یا کمزوری، اہلی سے آگاہ کرتی ہے۔ لہذا اس لکیر سے قسمت کے بارے میں کوئی مفید بات سیکھ نہیں سکتی (شکل نمبر ۱)۔



بعض دھڑوں میں قسمت کی لکیر نہیں ہوتی اور نہ مگر اس کا تعلق مالی حالت اور کاروباری ترقی و خزانے سے اس لیے یہ قیاس کر لیا جاتا ہے کہ اس کا فقدان افلاس اور بے روزگاری کی اہل علامت ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کہیں کسی کے دوسرے نقوش و خطوط مالی آسائش کا بھی بتا دیتے ہیں۔ عملی درست شناسی میں کسی ایسے وقت نظر آتے ہیں جو خارج اہمال ہوتے ہوئے بھی قسمت کی لکیر سے ہی درست ہوتے ہیں۔ اس لکیر کا کوئی فقدان درحقیقت ایک باطنی احساس کا مایوسہ ہے۔ ویسا شخص سب کو

ہوتے ہوئے بھی زندگی کو بے رونق سمجھتا ہے۔ وہ رنگ و حیات سے آڑھ لگ ہی ہو سکتا ہے۔ اس کے اندر نہ تو یقین ہوتا ہے اور نہ ہی خود اعتمادی۔ درحقیقت اس کے خیر میں وہ معسر کم ہی ہوتا ہے جسے تائید یا ردی پر مجبور سا کہا جاسے۔ علاوہ انہیں اس کے سامنے کوئی مخصوص مقصد حیات نہیں ہوتا اور اس کے میں و نہار نیز کسی معنی نگر کے معنی دوسرے کی نزدیکیات پر کار کرنے ہی میں گزار دیتے ہیں۔ درحقیقت ایسا شخص نہ تو در آمد پذیر ہوتا ہے اور نہ ہی مستقبل کے لیے کسی متین منزل مقصود کی طرف بڑھنے کی کوشش کر سکتا ہے۔ وہ جو کچھ کماتے ہے یا اس کے پاس ہوتا ہے اس کو صرف کر دینے سے دریغ نہیں کرتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ کوئی مسلک انما پس انداز نہیں کر پاتا۔ کاروبار اور کام کاج کے بابے میں بھی وہ متون مزاج ہوتا ہے۔ کہیں جم کر کام کر ہی نہیں سکتا۔ اگر وہ عذرت پیشہ ہو تو مستقل طور پر ایک ادارے میں یا ایک کام کے پاس ہیستہ خاطر سے کام نہیں کرتا۔ اگر اس کا تعلق تجارت یا کاروبار سے ہو تو اس میں بھی وہ تبدیلیاں کرتا رہتا ہے۔

درحقیقت اس کے کردار میں تفرق کا محرک عنصر ہوتا ہے۔ وہ غیر مستقل مزاج، متغیّب اور خوش پسند ہوتا ہے۔ اس میں زندگی بنانے والی مغنور بندگی کا کوئی فقدان ہوتا ہے اور وہ بغیر فخر و دار اور لا اپالی قسم کا شخص ہوتا ہے۔ ان عناصر کردار کے باعث وہ بالعموم دھڑوں کا اہل حاصل نہیں کر سکتا اور بالعموم کام زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کے ذہن پر دائرے ماز کا بہت ہی کم اثر ہو سکتا ہے۔

جب قسمت کی لکیر واضح، سالم، بھی اور بے عیب ہو تو یہ کردار کے مثبت پہلو پر دلالت ہے۔ اس کا معاملہ دنیوی ساکھ اور مال و دولت کی قدر کرتا ہے اور ان کے حصول کی راہ میں اپنی طبیعت میں اور سماجی ایک معین طریق کار کے تحت بروئے کار لاتا ہے۔ وہ اپنی کمائی کے طلب اور جائز استعمال کا بھی دل سے مانی ہوتا ہے۔ جہاں وہ اپنی زندگی، انجمن ہانستا، رہنے میں ملے تمام وسیع امور کا لحاظ رکھتا ہے، وہاں کل کے لیے بھی سوچتا ہے اور اپنی حیثیت کے مطابق پس انداز کرنے کا فکر ہوتا ہے۔ وہ دفتر و دنیوی احکام میں امتنا و کثرت چاہتا ہے۔ وہ بال بچوں کے مستقبل کے بابے میں اختانات بھی کر سکتا ہے اور اپنے ایم پی



خاصہ طبیعت کا خاصہ ہوں گے۔ لگن میں ایک خصوصی بات کا اضافہ نمایاں طور پر محسوس کیا جائے گا۔ ایسا شخص اپنے ارباب خاندان کے زیر اثر رہتا ہے اور اس کی تمام زندگی ان تاثرات یا تعلقات سے بہت حد تک متاثر ہوتی ہے۔



(۳)

اگرچہ وہ طبعاً خود اعتماد و عمل پسند ہوتا ہے مگر ہر اہم کام یا مسئلے میں وہ یہ باغضور سوچتا ہے کہ اس کے اعلیٰ واقوال کا اس کے خاندان یا اقربا پر کیا اثر ہوگا۔ اور یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کوئی زندگی فرخندہ خاندان جس کی وہ عزت کرتا ہے یا جس سے اسے دلی پیار ہوتا ہے، اس کے اعلیٰ بہرہ چاہا یا بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ بلاوجہ اور بغیر حقیقی غور و فکر اپنے نزدیک یا اولاد کی جی تبدیلی کے لیے آمادہ کم ہی ہوسکتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۵)

قسمت کی فکر اگر زندگی کی کیسے یوں اٹھا کر دے کہ اس کی ایک اہم شاخ محسوس ہو تو یہ نہایت ہی خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ اپنے نفس کو اپنی قسمت خود ہی بنانا ہوگی۔ آغاز حیات ہی سے اسے اس حقیقت کا احساس ہوتا ہے کہ وہ اس کے خاندانی یا اعلیٰ خاندان کی حالت و فوہو کی اس کے ذہن پر کسی لاشعوری یا غیر مرئی طریقے سے یہ بات نقش کر دیتے ہیں کہ اپنے لیے اپنی دنیا خود ہی تخلیق کرنا ہوگی (شکل نمبر ۵)۔

آغاز سے آگے بڑھ کر اگر یہ فکر عہدہ دہی اور گہری ہو تو ایسا شخص ذاتی قسمت اور لگن دو کا اعلیٰ درجہ پر پہنچتا ہے۔ بلاشبہ آغاز کار کے لیے اسے اپنے ارباب خاندان سے تعلیم یا معزوری تربیت



(۲)

درسیاتی انگلی کے نیچے پینچ کر قسمت پر مقرر ہو تو ایسا شخص زندگی کو کامیاب بنانے کی راہیں کا رگر اور موندن سماجی و تعلیمی سے کام لیتا ہے اور بلاشبہ ذاتی صلاحیتوں اور کارکردگی سے قابل اعتماد اور اچھی دنیوی زندگی بسر کرتا ہے (شکل نمبر ۶)۔ ایسی فکر اگر بے عیب، گہری اور چمکدار ہو اور پتیلی کی ساری سطح کو سالمہ ہو کر کے خود ہی انگلی کے مین نیچے قسم ہو تو ایسے کاردار کا پتا دیتی ہے کہ جو ذاتی کمی و قسمت، صبح تیرہ اور مسلسل

گندہ کی کے ضعیف مالی اور دنیوی اعتبار سے بڑی غرض اسطوبی سے ذاتی وقار و حسن دولت اور احکام میں تدریج معتد بہ اضافہ کر سکتا ہے اور کامیابی یا مصلیٰ زندگی کے دوران اس قدر تاثر دینے کی جگہ ہے کہ اہم بری ہے مگر اور سہولت سے گزرتے ہیں (شکل نمبر ۷)۔

ایسی فکر کہ ایک خاص اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان میں تو گہر پچلتا ہے اس میں تبدیلیاں نہیں کرتا۔ اگر وہ طاقت اختیار کر لے تو وہ اپنے زرائع اور کام سے متعلق تمام امور پر غور کرتا ہے۔ ان کے دائرہ اختیار کو اچھی طرح جاننے کی کوشش کرتا ہے اور کام کو بہتر اور موندن ترین طریقے سے سر انجام دینے کی سعی کرتا رہتا ہے۔ وہ ایک دستور و عمل اور متین معمول پر کام بند ہوتا ہے اور اس کی تمام زندگی گویا ایک مرتب نظام سے تحت گزرتی ہے۔ ایسا شخص قدر کا ماننے والا ہوتا ہے اور اس کے کسی حکم طاقت پر نہایت ہی حکم ایمان ہوتا ہے اگرچہ وہ ہر کام مذہبی، سلامت دہی اور دانش مندی سے اپنی فہمی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سر انجام دینے کی طرٹ راضی ہوتا ہے اور خدا کے قدر اور تقدیر پر بھروسہ کرتا ہے۔ گویا کامل برکات و خوش دانہ سے بہرہ مند ہے۔

جب قسمت کی فکر کافی قریب ہی سے خود راہ ہو کر زندگی کی فکر کے بہت ہی نزدیک مقام سے اٹھے (مثلاً یہ کہ وہ زندگی کی فکر سے غیر متصل ہو کر اگرچہ تمام زندگی

ساتھ ہی کرکاش روزگار میں منہمک ہو جاتا ہے اگر اس کا خاندان سرکاری ملازمت سے وابستہ ہو تو وہ بھی انہی کے توسط سے دیباہی کا شکار عہدہ وغیرہ حاصل کر لیتا ہے۔ ایک بات جو قسمت کی دیباہی کھیر کا خاصہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کا حامل ہمیشہ اپنے خاندان اور عزیزوں کے قریب ہی رہنا چاہتا ہے۔ بالخصوص وہ خاندانی گھریں میں رہتا ہے اور اپنیوں کی ہر خوشی اور ہر رنج میں شرکت، ہی کو حقیقی زندگی محسوس کرتا ہے۔ ان کا شکوہ اپنا شکوہ جانتا ہے اور ان کا فکھ اپنا دکھ جھٹاتا ہے۔



(۷)

قسمت کی کھیر اگر اس مقام سے نیچے بڑھانے کا اہتمام کر لیا جاتا ہے تو یہ بہت ہی اہم آغاز ہے۔ چنانچہ اہتمام کھانی کی بالائی کھیر کے متوازی جتنے سے تبدیلی کی بیرونی ڈھلان اور کھن دھرت کے ناصحے جتنے پر عبور ہوتا ہے اور زہر کے اہتمام کے باطنی مقابل اچھا خاصا اُبھارا ہوا ہوتا ہے جب یہ سماں سے نمودار ہو تو یہ شخصیت میں ایک خاص جاقبیت کی علامت ہے ایسے

شخص کے کردار میں ڈرامائی تاثر پیدا کرنے کی طبیعت ہوتی ہے اور وہ جس میدان حیات میں بھی داخل ہو جاتا ہے اس میں اپنے لیے تبدیلی عام حاصل کر لیتا ہے (شکل نمبر ۷)۔

اس کے کردار میں ایک خاص قسم کی خود اعتمادی کا جوہر ہوتا ہے۔ وہ عام دیگر سے ہٹ کر روزگار کی بنیاد ڈھاتا ہے اور اپنی حریت پسندی، آزاد منشی اور عزم خاص سے یہ عالم برپا کرتا ہے کہ لوگ اس کی غیر معمولی جانب شخصیت کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ وہ بلند منزلہ کام حاصل کر لیتا ہے۔ جہاں وہ لوگوں کی نگاہوں میں عزت و آبرو سے دیکھا جاتا ہے وہاں مسرت و نازک کھیر بھی اپنی بے پناہ کشش کے باعث اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اس کے چلنے والوں کا ایک اچھا خاصا حلقہ آپ سے آپ متعلق ہو جاتا ہے۔ وہ نہ صرف بہت منفعت دینے والی طرف دہائی کر لیتا ہے بلکہ خود بھی اس کی طرف بہت جلد کھنچ جاتا ہے۔ اس کے کردار کی

کے سامان ہر پہنچ جاتے ہیں اور وہ کسی حد تک اسے مخصوص راہ پر لگا بھی دیتے ہیں۔ مگر اس کے فردی اہتمام کیلئے نہیں سے مزید ترقی یا اعانت کے امکان کو غور ہو جاتے ہیں۔ ایسا انسان اس کے بعد خود ہی اپنی راہ نکال لیتا ہے۔ اپنی قسمت اور کامیابی کا خودی سہارا ہوتا ہے اور ارباب خاندان کے بہت قریب رہتے ہوئے بھی ان پر عبور و سائنس کر سکیں حتیٰ الوسع اور لوگوں کی عزت ان کی خدمت سے گریز نہیں کرتا اور سدا اٹھتے وقت میں ان کا ساتھ دیتا ہے اس کے کردار میں بڑی خود اعتمادی اور صلاحیت کار کے جوہر ہوتے ہیں۔ وہ دھن کی پہنچ، عمل کی محنت اور عزم کی برکت سے جس کام کا بغیر اٹھنا چاہے اسے یہاں چڑھا کے ہی دھنکتا ہے۔ وہ اچھے مقام پر پہنچ جاتا ہے اور عزت اور خوش اسلوبی سے زندگی بسر کرتا ہے۔



(۸)

قسمت کی کھیر بعض مائوں میں زندگی کی کھیر کے اندر اس پر گرفت جتنے سے نمودار ہوتی ہے جہ زہر کا اُبھار کھنچے ہیں۔ جب وہ اس مقام سے نمودار ہو کر زندگی کی کھیر کو جذب کر لیتی ہوئی اپنی گھیر کا وسیع پر چل مٹنے قریب باطن مختلف قسم کے کردار و حالات کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۸)۔

زہر کا اُبھار خاندان، محبت اور فردی عزتوں ایسے امور سے متعلق ہے۔ قسمت کی کھیر جب اس کے احاطے سے نکل کر زندگی کی کھیر کے ٹوپے سے گزرتی ہوئی تبدیلی میں نقش ہو تو گویا یہ بتاتی ہے کہ حامل انسان کی دنیوی اور کاروباری زندگی کے آغاز اور اس کے نشیب و فراز کا اضمحلال بڑی حد تک خاندانی اعانت اور مالی استحکام پر مبنی ہو گا۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایسا شخص ہر پہنچ کر جاتا ہے یا جس کام میں بھی لگتا ڈھاتا ہے اس کا انتخاب اور حلقہ خاندانی ذرائع آمدنی یا دھن دولت سے ہی ہوتا ہے۔

ایسا شخص بالخصوص خاندانی کاروبار یا پیشہ اختیار کر لیتا ہے اور ارباب خاندان کے

یہ خامی اسے موردِ اِلام بھی بنا دیتی ہے۔ لیکن وہ اپنے عاشقوں اور دروابطہ جیسی کو بھی قبولِ عام کا ایک مضمری تصور کرتا ہے اور اکثر اپنی والدانہ کامرانیوں کا فخرِ مبالغت سے ذکر کرتا ہے۔ وہ دروالموی ہانریت قرار دیتا ہے کہ اس میں وفا کا فقدان ہی ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت کی سب سے نمایاں خامی ترقن ہے جس کی وجہ سے اسے قریب سے جھانسنے والے اس پر بہت سوچ بھر کر ہی بھروسہ کرنے پر مائل ہو سکتے ہیں۔

جب قسمت کی گیارہواں لکیر کلاں کی بجائے آتش نما لکیر کے نزدیک سے یوں شروع ہو کر اس کا آغاز کر لیں یعنی چرخی یا آڑی ترچی کی لکیر سے مل کر نمودار ہو تو یہ بتاتی ہے کہ ایسے شخص کا بچپن سخت آلام اور مصائب میں گزرتا ہے۔ وہ چون بزرگ بچپن کا تذکرہ کرتے ہوئے بھی نموداری دکھائے گا تو اس کو بتا ہے (رُشکل نمبر ۸)۔

اگر قسمت کی گیارہواں مقام سے نمودار ہو مگر شروع میں ذبح دار ہو تو یہ بھی اچھی علامت نہیں۔ یہ بھی دکھائے کہ نماز و مناسک کا پتا دیتی ہے۔ ایسا شخص مختلف قسم کی مشکوں میں اپنا بچپن بسر کرتا ہے اور بڑی عمر گزرنا شروع کر اپنے حیدر منشی کو قبول کیا جاتا چاہتا ہے (رُشکل نمبر ۹)۔

اگر قسمت کی گیارہواں مقام سے صرف ایک جوڑی سے سے نمودار ہو تو یہ عموماً عیوب تصور کی جاتی ہے۔ ایسے شخص کی زندگی کا آغاز اور بچپن کا زمانہ کسی شہادِ شمس کے زیرِ بارِ شربت ہے۔ بعض حالات میں اس کی پیدائش کے



(۸)



(۹)

بارے میں بھی شکوک پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ درست نہیں ہے۔



(۱۰)

جب یہ لکیر کلاں کے قریب سے شروع ہو اور آگے بڑھے مگر تنہا ہی مسافت طے کرنے کے بعد زندگی کی گیارہویں لکیر سے یوں مل جھلے کہ دونوں لکیریں کچھ فاصلہ طے کر لیں اور پھر قسمت کی گیارہویں لکیر سے مل جائے اور آزادانہ اپنی روش پر روانہ ہو جائے تو یہ ایک خاص بات کا پتا دیتی ہے (رُشکل نمبر ۱۱)۔

ایسی قسمت کی گیارہویں لکیر ہے کہ حامل نشان نے ذاتی محنت اور انتخاب سے اپنے

کام کی داغ بیل ڈالی اور اس میں فروغ و ارتقا کے امکانات پیدا کر لیے اور پختہ اس کے کردہ حسبِ مشاقت اپنی زندگی اور کام کو مستوار کر سکے، اس کے اربابِ خاندان کے حالات کسی مصلحت یا الجھن کی وجہ سے یوں جگڑ گئے کہ ان کے سنبھلنے کے امکانات دکھائی ہی نہیں دیتے۔ ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی بہت ہی عزیز اور قریبی رشتہ دار جو خاندانی نان و نفقہ کا نیکل ہوتا ہے، بیمار ہو جاتا ہے، مرض طولی کی پیمتا ہے اور مریض عرصہ دراز تک کام کاج کے قابل نہیں ہو سکتا۔ جو ہی مالی نشان ان حالات کو دکھاتا ہے تو فی الخور اربابِ خاندان کی اعانت پر عملی طور پر آمادہ ہو جاتا ہے، اپنی مزدوروں اور غرضیوں کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور برون رات ذاتی کاوش اور توجہ کے ساتھ جو کچھ مالی اعتبار سے اس سے بہن پڑتا ہے ان ضرورت مند اربابِ خاندان کی خدمت میں پیش کر دیتا ہے۔

اس درودِ ایتلا میں مالی نشان کی اپنی زندگی اکثر تنہا ہی رہ جاتی ہے اور مسلسل یا متفرقاتی کے باعث اس کا فاضل عمل و نشاطا جیہ محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگرچہ دل میں اسے اپنی لولیس کا احساس ہوتا ہے مگر وہ غریبوں کے مصائب کے پیشِ نظر غموش رہتا ہے اور غم کا پیار سے کام لیتا ہے۔ وہ جس اخلاقِ فزین ہی کو کہا جاتا ہے کہ اس میں نہایت



ڈالتا ہے جوئی الواقع قابل قدر ہوتے ہیں۔ ایسا شخص ہے بد پہلے ملی اور دوسری مشکلات سے نبرد آزما ہو سکے اور اب جو دیگر اسے بظاہر کامیابی کی امید نظر نہیں آتی، وہ بہت نہیں ملتا اور مسلسل ہاتھ پاؤں لٹکتا رہتا ہے اور بالآخر سخت دوائی سے کامیاب ہو کر رہتا ہے۔ وہ صحت و صحت کش، دشمن کا پکا اور مستقل حراج ہوتا ہے اور دوسری کسی کے سہارے یا امانت کے، بعض فعلی ملاجیت سے اپنے لیے زندگی میں اچھا مقام پیدا کر لیتا ہے۔



(۱۲)

قیمت کی نگاہ میں بعض اخصوں میں ایسی جمل کے اس حصے تک مشغول ہوتی ہے جہاں سے داغ کی نگاہ کرتی ہے گویا کم و بیش پیشگی کا دعوائی جت اس لکیر سے خالی ہوتا ہے۔ مگر جب داغ کی لکیر سے واضح معلوم اور یک دہشوں ہو کر اسی طرح درمیانی انگلی کے نیچے پہنچ جائے تو یہ غیر معمولی نشانہ ہے، بلاشبہ اہم اور مہم خیز ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

اس لکیر کا حامل نازا شباب اور اوج

طرک کا دور صحت اور شہرت میں گزار دیتا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس کا کوئی کام سدا ہوتا ہی نہیں ہو گیا وہ ہم قدم غلط ہی اٹھاتا ہے اور عمر عزیز کا وہ افسر تنگ حالی اور مسلسل دشواریوں میں بسر کرتا ہے۔ مگر اس کی دوا دیے بغیر نہیں رہا جا سکتا کہ وہ قطعاً یابوس نہیں ہوتا اور اپنی مسامحہ میں کسی طرح بھی کوتاہی سے کام نہیں لیتا۔ اور آخر وہ دن بھی آجی جاتا ہے کہ اس کا کوئی مندرجہ اخراج ہو یا جو یا تجویز دتہ ہو یا یک کامیاب ہوتی ہے اور خوش بختی اس کے قدم چرنا شروع کر دیتی ہے۔ اس کے بعد اس کی عمر کا آخوئی حصے پر مداسائش، آرام اور دین دولت ملتا ہے کہ ہوتا ہے۔ ایسا انسان بے منتہی غیر منظم ذاتی اعتبار، ان تمام مشقت اور دینی کاوش کے بل بوتے پر سر بلند ہوتا ہے اور آرام بخیر، فراغت، تمکین قلب اور دولت کی فراوانی کے ساتھ گزرتا ہے

اپنی زندگی کے اجزائے لاشعک ہوتا ہے۔ جس معرعر میں قسمت کی نگاہ زندگی کی بیٹ سے آزاد ہو کر جدا کا اپنی روش پر پہنچ جاتی ہے، اس زمانے سے اسباب ناخاندان کے حالات اس قدر مدھر ملتے ہیں کہ وہ اس کے ایشاد و نصرت سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور وہ اذہر لہجہ میں ضرورتوں اور خوشیوں کو پورا کرنے میں شہک ہو جاتا ہے۔ نظر آتا ایسا شخص فخر و شہاس، ایشاد و ایشاد و صابر ہوتا ہے اور بلاشبہ ان اوصاف مزہ کا اسے ملائیک بھی بالضرور حاصل ہوتا ہے۔ اس کی ضرورت یا تکلیف کے وقت عزیز و اقارب اس پر جان نذر کر دیتے ہیں اور وہ بھی ذاتی مس و کاوش سے زندگی میں جبر حاصل کرتا ہے اور خوش گوار اور کامیاب بیٹا ہے۔



(۱۱)

قیمت کی نگاہ میں بعض اخصوں میں ایسی دسٹ سے بھی شروع ہوتی ہے اور وہاں سے آگے بروستی جہاں درمیانی انگلی کے نیچے پہنچ کر اپنے طبعی مقام پر سر انجام پاتی ہے۔ کہانی سے لے کر پیشگی کے درمیانی حصے تک ایسی لکیر ضرور ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

ایسی لکیر نہ بتاتی ہے کہ میں شہک یا شروع نہیں ہوتی اس سے پہلے کے اہم حیات کسی مالی حیثیت یا دوسری ترقی کے بغیر ہر جگہ

ہیں اور ایسا نازا بڑی دشواریوں اور مالی مشکلوں میں گزارنا پڑتا ہے۔ درحقیقت یہ بے سولمانی کا عالم ہوتا ہے اور ہر برس کے ہمارا اور اڑھے وقتوں کا سدا بل کرنا پڑتا ہے۔ بڑی مامنانہی اور سخت تنگ و دو کے بعد حالات تسلی جہاں صورت اختیار کرتے گئے ہیں اور حالی نشان ایمان کی سائن لینے لگتا ہے۔ اگر قسمت کی نگاہ راہ و راہ میں بعضی باتے کو تہذیب و ترقی کے باعث مالی اہتمام اور دوسری فراغت ماحصل ہوتی چلی جاتی ہے۔ قسمت کی نگاہ کا مکتب دست کے وسط سے آغاز کردار کے چند ایسے اہم پہلوئیں ہوتی

کرمی اشتغالات کرتا ہے۔ جب اس کے کام، خدمت یا ملاقات میں مالی الجھن پیدا ہوتی ہے تو وہ ان کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ میں دوسرے کے لیے ایک ایک نوع کا مددگار نہیں ہوتا ہے۔

جب قسمت کی کھیر صاف گری اور سالم مشروط ہو اور تحصیل کے دلی جیسے ملک بے عیب دکان ہو مگر وہاں پہنچ کر ایک کمزور اور بڑی چلی



(۱۵)

سی دکھائی دینے لگے تو ایسی کھیر کے واسطے میں بعض خاص امور کو ملحوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ بتاتی ہے کہ کمپن اور جرائی کے ایام مالی اعتبار سے خوش گذار اور عمدہ طریقے سے بسر ہوں گے ضرورتاً اور خواہشات خوش اسلوبی سے پوری ہوتی چلی جائیں گی، مگر دوسرے عمر میں پہنچ کر معاملات نامساعد ہو جائیں گے اور مالی تکلیف درپیش ہوں گی، مگر کسی ضرورت منقود ہو جائے گی اور اس کے بعد کا

نازعیات دھالی اور مالی دشواریوں میں گزرے گا (شکل نمبر ۱۵)۔

ایسی کھیر کے ہوتے ہوئے یہ بات ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ اس کا مال غریبوں کی یا لاٹھوں کی طرح پر ایسے اعمال و افعال کا مسلسل ارتکاب کرتا رہتا ہے جو ان پر بے ضرر معلوم ہوتے ہیں لیکن بعد کو زمانہ کے بعد اس کی طبیعت کا رجحان بالآخر نہایت بڑے ستاؤں تک پہنچ سکتا ہے۔ طبیعت ایسا شخص اپنی مالی حالت یا کام کاج کی ہوش مندی سے گنہداشت نہیں کرتا اور بسنے اوقات غیر ضروری خرچہ کرتا رہتا ہے۔ اس کی کمزوری رنگ لاتی ہے، حالات چٹ جاتے ہیں اور خوش فہمی ساتھ نہیں دیتی۔ ایسے شخص کو ایام جرائی میں اپنے کردار خرچ اخراجات، ادویات و تعلقات وغیرہ کا احتیاط سے جائزہ لینا چاہیے اور اگر اسے اپنی کسی ایسی کمزوری کا احساس ہو سکے تو باندھ پل کر قسمت رساں ثابت ہو تو اسے اس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہونی سے قریب دینی چاہیے۔ ممکن ہے وہ اپنے آئے دے متفرق اور دھالی کے اخراجات سے پہنچے یا ان کے غریب

بعض اہل حق میں قسمت کی کھیر لگے ہیں کہیں بھی نظر نہیں آتی مگر دل کی کھیر سے یکایک فرور ہو جاتی ہے اور اس کے بعد گری اور سالم دھالی انگلی کے پہنچنے پہنچ کر ختم ہوتی ہے جب یہ کھیریں نقش ہو تو بہت بڑی قسمی پہنچ کر قسمت یاد دی کرتا ہے۔ بچپن، جوانی، اوجیر عمر کے



(۱۳)

ایام مشکلوں اور تنگ دستی میں گزر جاتے ہیں اور باوجود سب کے باوجود کھیر نہیں آتا۔ بڑی بڑی عمر کو پہنچنے ہی کوئی عزیز یا اولاد میں سے کوئی شخص ایک دھن دولت کا نشان شروع کر دیتا ہے اور اس کا فائدہ نعمتوں اور فرائض سے ہلاکت ہو جاتا ہے۔ غریبوں کا دھن دھن دھن ہو جاتا ہے اور ایام جبری موت و آبرو اور سائنس کے گوتے ہیں (شکل نمبر ۱۳)۔

قسمت کی کھیر اگر کسی ایک مقام پر ٹوٹ جاتے تو اس کے اس حصے میں جہاں یہ ٹوٹتی ہے، یہ بتاتی ہے کہ مالی نشان کمالی نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا اور جب تک وقت و فکر شکستہ نہیں ہوگا، مشکلات اور تیری دشواریاں سے جہت دل سکے گی، نفسیاتی نقصان سے ایسا نشان خود مندی اور مادی استحکام میں ایک نوع کا تہذیب پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قسمت کی کھیر باطلہ شکستہ ہو تو صاحب کا دھن دھن اور بڑا ہی بہت شکستہ ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۴)۔



(۱۴)

اس سلسلے میں بات قابل توجہ ہے کہ مالی نشان اس دور ابتداء سے کہ پہلے کی حالت میں ہوتا ہے، مگر آئے دے مال کی طرف سے شکستہ بلے نیاز۔ گویا وہ فکر دھن کے سلسلے میں



(۱۷)

اگر قسمت کی سالم، واضح اور گہری لکیر  
ساری پتیلی کو بڑھ کر کٹی ہوئی دلی کی لکیر پہنچ کر  
بیکام ختم ہو جائے تو یہ بھی اچھی علامت نہیں  
ہے۔ ایسا شخص جنسی معاملات کے کسی فرد کے  
فریبہ بہت میں یوں پھنس جاتا ہے کہ اس کی  
مت داری باقی ہے۔ وہ عشق کے شدید مارنے  
میں مبتلا ہو کر سب کچھ گنوا دیتا ہے اور حقیقت  
تو یہ ہے کہ اس کے مقدر کی خدمت اس کے  
عاقبت ناخوش گذر بہت میں مضمر ہوتی ہے  
(رنگ نمبر ۱۷)۔

جب ایسے انسان پر محبت کا ثبوت سار ہو جاتا ہے تو وہ برق زانی افسانہ ہو کر  
رہ جاتا ہے۔ وہ کسی کی رائے میں لیتا اور اگر اسے کوئی سمجھانے کی کوشش کرے تو نفرت  
ہا میں۔ وہ اپنے کاروبار، علاقائی چرنری، احباب و اقارب بھی سے منحوس ہو جاتا ہے۔ اس  
کے والدہ عشق کا یہ حال ہوتا ہے کہ اس کا عجب ہی ہر لحاظ سے اس کا مرکز قوت ہوتا ہے  
اور اس کی ہر جان و ناما تو خواہش پرودہ جان تک بھار کر دے پرانہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص  
عشق کے لامعروں ذلت و ناداری سے دوچار ہوتا ہے اور آخر کار جب سب کچھ ہوتا ہے تو  
محبت کے دیوتا کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ہے، مگر دھکا مارا جاتا ہے۔ بد قسمتی سے وہ  
اس وقت بیدار ہوتا ہے جب اس کی نجات کے تمام راستے مسدود ہو چکے ہوتے ہیں۔ ایسے  
فصل کا انجام اس قدر عبرتناک ہوتا ہے کہ خدا وشن کو بھی ایسا مقدمہ عطا کرے۔

قسمت کی لکیر سے نکلنے والی شاخیں بڑی اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ یہ دو قسم کی ہوتی  
ہیں۔ ایک آدھری جانے والی اور دوسری بچے جانے والی۔ آدھری جانے والی ہر شاخ اپنے ذوق و مزہ  
کا نشانہ دیتی کرتی ہے اور بچے جانے والی ان کے برعکس نتائج کا پتہ دیتی ہے۔ اس سلسلے  
کے بارے میں بات سبب حد قابل خود ہے کہ شاعر کے آدھریا بچے جانے کی قیڑ آسان نہیں ہے۔



(۱۶)

عناصر میں ترمیم کے باعث مصائب کا تدارک کر سکے۔  
جب قسمت کی لکیر واضح اور قدیم مدت  
میں پتیلی کے کسی بھی جھٹے سے شروع ہو اور سالم  
اور گہری دھاری ہو تو یہ کہ وہ ایک دماغ کی لکیر  
سے نکلا کر دہلی ختم ہو جائے تو یہ بے حد منحوس  
علامت ہے۔ اس کا حامل ذاتی غلطیوں کے باعث  
انجام کار سخت ناکام ثابت ہوتا ہے اور اسے  
بڑی ذلت اٹھانا پڑتی ہے (رنگ نمبر ۱۶)۔  
حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص اپنا وطن  
آپ ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت میں دنیا میں پھنسنا اور

آگے بڑھنے کی وہ صلاحیت، جو لوگوں سے خوش معاہلی، محبت جلی اور غرض گزار راہی سے  
منتقل ہوتی ہے، قدرے کم ہوتی ہے۔ وہ دوسروں کا احترام کم ہی کرتا ہے بلکہ انہیں پانا دھیں  
خیال کرتا ہے۔ وہ اپنی رائے اور طریق کار کو بے عیب اور میں تسلیم کرتا ہے۔ وہ دوسرے کی دشمنی  
مانے لیتا ہے اور دوسرے اپنے ناقص پر فخر کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ اپنے اندر منکوحیات  
میں کسی اہم تبدیلی کا حامی نہیں ہوتا اور اس میں شہ نہیں کر اس کے کردار میں خود سری کا عنصر بہت  
ہی قوی ہوتا ہے۔

ایسا شخص اپنی حقیقت مسلسل ذاتی طاقت، تنگ نظری اور خود سری سے اپنے حق میں  
کائنات پر جلا جاتا ہے۔ وہ ہر اہم سامنے کو غلط طریقے اور ناقص زاویے سے دیکھتا ہے۔ دوسروں  
کے نیات اور اصلاحات کا تقاضا احترام میں کرتا اور دوسرے اپنی غلطیوں سے سبق لیتا ہے۔  
اس میں شہ نہیں کہ وہ کافی محنت اور جہد و کدائی سے کچھ بڑھنے کی کوشش میں لگا رہتا  
ہے، مگر اس کے سرمہ تشکلات اور غلط اقدام اسے جاگرت کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور  
ایک دن وہ بھی آجائے کہ وہ سب کچھ اپنی طاقت سے کمر ہینتا ہے اور اس کے بد نتیجے  
حیرت اور تنگ حالی میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اور اگر دونوں اور اُمیدوں میں ایک نئی زندگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔

قسمت کی گہیر کی آؤدھ بڑھانے والی شاخیں ہنست آمد اور سید گردانی جاتی ہیں، ہر ایک ایسی بالائی شاخ اپنے مقام اختتام کے اعتبار سے جدا گانہ سنی اپنے اندر پنہاں رکھتی ہے اور عروج، کامیابی اور نوری کا ترقی کا پتا دیتی ہے (ریشم نمبر ۱۹)۔

اگر بالائی شاخ قسمت کی گہیر سے نمودار ہو کر کھلے کی انگلی کے تھکانی پر گوشت جیسے میں (جو گردہ کا اُٹھار کھاتا ہے) پہنچ کر ختم ہو تو یہ بد قسمت، اقبال مندی اور مالی فروع کا پتا دیتی ہے بلکہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہے کہ عمر کے جس عہد سے ایسی شاخ نکلتی ہے، اُسی زمانے سے مالی نشان ذاتی صلاحیت



(۲۰)

عکس دور اور عملی دخل مندی سے اس مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اسے اپنے مالی میں نمایاں کر دیتی حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے امتیازات میں قسمت اُٹھار ہوتا ہے، اس کی ونیری حیثیت اور اندازیات میں وہ عنصر پیدا ہو جاتے ہیں کہ اسے دوسروں پر چکر لانی کرنے کا احساس ہونے لگتا ہے۔ وہ اگر اس سے قبل ادنیٰ مقام پر ہو تو اعلیٰ حیثیت پر پہنچ جاتا ہے اور خواہی وہ اُن کی منزل پر آ جاتا ہے (ریشم نمبر ۲۰)۔

ایسا شخص اگر عازمت پذیر ہو کر اپنے عکس یا ادارے کا ناظم بن جاتا ہے، اگر چلے گا ایسے عہد سے پر ہو تو بلند تر تہ پر پہنچے گا۔ یہ نشانی فی الحقیقت زیادہ تر حکمران طبقے ہی سے وابستہ ہے۔ صنعت و تجارت کے میدان میں یہ ذخائر یکڑوں وغیرہ جیسے افراد کے اقدار میں بھی نقش ہوتی ہے۔

ایسی بالائی شاخ اختتام کی قابلیت کی آئینہ دار ہے اور یہی وجہ ہے کہ باہر مایاب نکل دھندلی کا ستر قصور کی جاتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے ذکر چاکر، سواری، مالی مرتز

بعض وقت ایک محکم اور سالم گہیر ماند کے اُٹھار سے قسمت کی گہیر میں داخل ہوتی ہے، اور اگر اس کا غور غور سے جائزہ لیا جائے تو غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے کہ وہ پہنچے جانے والی شاخ ہے۔

اگر ایک واضح شاخ پہنچے کی طرف جاسے اور یہ قسمت کی گہیر میں داخل کہنے والی گہیر ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ عمر کے جس حصے میں ایسی گہیر نقش ہو اس کا



(۱۸)

تینوں اس نقطے سے ہو گا جس قسمت کی گہیر سے پہنچے جانا شروع کرے، تو اس وقت مالی نشان کو بھی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے۔ درحقیقت ایسی نشانی بڑی ہی غور سے ہوتی ہے جو کہ کسی مالی اثاثہ میں ہوتا ہے اور ونیری حیثیت میں بھی ہوتی ہے، اس پر مزید کاوی گئی ہے، کافی مال دستار کا حصے نکل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس کے بد اثرات ہنست دیر تک ہر سال کہتے دیتے ہیں (ریشم نمبر ۱۸)۔

اگر مسلسل کی ایسی شاخیں قسمت کی گہیر سے پہنچے گئی جو نئی دکان کی نیر تو اس سے پہلے درپے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور مالی نشانات کی حیثیت میں بدلی یا ایسی اور کہ نتیجے کے مندرجہ ذیل زیادہ اُٹھارتے ہیں وہ اس قدر گہرا جاتا ہے کہ تاریک خلیات اور نگر ترقیات اس کے داغ پر دستہ ہو جاتے ہیں۔

برکیت میں مقام سے یہ پہنچے جانے والی شاخیں ختم ہو جاتی ہیں، جہیت و مدار پہنچنے لگتی ہے



(۱۹)

وسیع دسترخوان اور سرکاری یا نیم سرکاری اختیارات کا حصول یقینی ہے۔ ایسا شخص سیاست، حکومت اور انتظامی امور سے متعلق ہوتا ہے اور طبعاً بڑا ہی عظمت پرست ہوتا ہے۔ اس کے مزاج میں عروج و اقبال مندی کا بے پناہ جذبہ ہوتا ہے اور وہ اپنی تمام صلاحیتیں جاہ و جلال، طاقت اور اختیارات کے حصول کی راہ میں بڑی ہوش مندی اور عزم سے صرف کرتا ہے۔ یہی اس کا استعداد اور مہر ہوتا ہے۔ مگر وہ نیز دوستوں پر جبر کا حامی نہیں ہوتا۔ اگرچہ آگے بڑھنے کے معاملے میں بہت سرگرمی اور وقت سے کوشاں رہتا ہے اور جو شخص بھی راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرے اسے شکست دے کر یا پھل کر اپنی راہ ہموار کرنے میں قطعی دریغ نہیں کرتا۔



(۲۱)

قسمت کی کلید کی بالائی شاخ اگر عروج کے اوجھا تک جا پہنچے یعنی اس پر گزرتا جیسے میں جو تیسری انگلی کی بڑی واقع ہے تو یہ شہرت و ناموری کے حصول کا پتا دیتی ہے (شکل ۲۱)۔ وہ اگر بائیں ہاتھ میں مذکور طبعی مشابہت مصوری، موسیقی، شہزادہ سے ولی شہنشاہ ہوتا ہے، ان کے ہاتھوں میں ایسی شاخیں نکلیں گی کہ حکم دیتی ہے۔ جس عمر میں یہ شاخ نقش ہوتی ہے اس نطفے میں صاحب نشان کی تخلیقات یوں مندرجہ

شمارہ پرتی ہیں کہ لوگ اس کی فن عظمت کا لڑنا مانتے ہیں گئے۔ یہ اس کی فیر مسمی ناموری قبول عام، مالی منفعت بھی اچھو کی کفیل ثابت ہوتی ہے۔ ایسا فرد اگر مست ہو تو اس کی تمام آراء اور عظمت نشان کتاب اسی دور میں لکھتی ہے اور وہ دیکھا دیکھنے کی نگاہوں میں قابل احترام گردانا جاتا ہے۔ شاعر کی نظم، ادیبان اور دانشور کی سہل نظم یا ڈرامے میں نمایاں کارکردگی بھی دیکھی کام کرتے ہیں۔ جب ایسی شاخ تاجر، صنعت کار یا لائوس کے ہاتھوں میں نقش ہو تو وہ اس کے میدان کار میں گویا بنیادی ترقی اور مضبوطی اور اور ساکھ کا پتا دیتی ہے۔ اسی کے لیے بولتے ہیں

وہ اپنے گروہ پیش میں نمایاں حیثیت حاصل کر لیتا ہے اور عوام کے نام سے کشاں بہا جاتے ہیں۔ قسمت کی کلید کی عروج کے اوجھا پر جانے والی شاخ کا ایک نفاذی پہلو بہت اہم ہے یہ صاحب نشان کے باطن میں ایک اُمیدوار تھا، ایک بلند عروج اور آرزوئے زندہ یوں ڈال دیتی ہے کہ اس کے فعل و کردار میں اس کے باغیر اثرات متحرک صورت میں نظر آتے گئے ہیں۔ یہ انصاف بھی نہیں ہو سکتی حال میں بھی تعلیمی طور پر لڑائی میں ہوتا۔ اسے ایک باطنی یقین کہ اسلام ہوتا ہے اور یہ بے غبار بھی نہیں ہوتا کہ وہ کتنی ہی شکست سے گزرے جو شاخ کا نفاذ آگے بڑھتا ہے ثابت ہو کر رہتا ہے۔ ایسی شاخ کا حامل گن گن نہیں رہتا، بالخصوص قبولی عام حاصل کر لیتا ہے اور عروج و صافیت اور خوش معاشی بہتا ہے اس کے ہاتھ میں ایک سنگ ثمریت و یقین کی خواہش ہوتی ہے۔

قسمت کی کلید کی بالائی شاخ اگر بڑی مستی ہوئی اس مقام پر جا پہنچے جو جمہوری انگلی کے



(۲۲)

بلا نام پیدا کرنا ہے اور اس کے ساتھ ہی دولت کے انبار لگا دیتا ہے۔ ایسی نشان مقام و مقام کے ساتھ ساتھ فوری فروغ اور ساری ترقی کی بھی آئینہ دار ہے۔ اگر کسی نشان کی صنعت کار اور تاجر کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے تو وہ اپنے کاروبار میں ذاتی مشورہ بندی صلاحیت اور کارکردگی کے اس قدر کامیابی حاصل کر لیتا ہے جتنا جی چاہتا ہے۔ اس کے بہتر اور پیشہ میں کی ترقی کر دیکھ کر خوشی میں لگے ہیں اور اس کی فوری شدت کرشک کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔



(۲۴)

ہو کر یہ اس امر کی شہادت ہے کہ ایسا شخص فنت اور سی و کاوش سے مکر بہر کام کرتا ہے اور شدہ شدہ میں انداز ہی کرتے جڑے اس قدر باغز اور مالی استحکام حاصل کر لیتا ہے کہ باقی ہمیری اور مثنیٰ کا زائد آرام و آسائش سے گزر سکتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ اپنے اتنی نام چھوٹے خیرے بہ سہولت اور اچھی مالی حالت میں گزرتا ہے (شکل نمبر ۲۴)۔

قسمت کی گھیر کسی بھی مقام سے منوردار ہو اگر یہ سینچہ کے اُچھاڑ میں پہنچ کر دم لے کر اسی شخص بہر مالی اپنی عملی اور کاروباری زندگی کے دوران عہد بچری کی مزدورتوں کا دفتر اور باغور اسی رکھتے جڑے آئندہ کے لیے صیغہ استطاعت کے نہ کچھ مزدور اُٹھا رکھتا ہے۔ یہی انداز یا پائیدار ایشیا زمین، اٹاک، زلزلہ زلزلہ و غیرہ کی ضرورت میں ہوتی ہے۔ ایسا شخص اگر اپنے کام یا تجارت میں مصروف نہیں ہوتا تو اسی فائزت اختیار کرتا ہے جس سے ملیدگی پر پیش، پر اوڈینٹ فز و غیرہ کا عملی پیش ہوتا ہے۔ اگر قسمت کی گھیر سینچہ کے اُچھاڑ میں ہو



(۲۵)

گراس کا انجام ایک دماغ چھوٹی باکس کے نشان کے قریب واقع ہو تو زائد غرضی علامت ہے۔ ایسے شخص کی ساری عملی زندگی پر گھیر فزوت کا سایہ رہتا ہے اور اس کا کام، پیشہ یا کامیاب باغور نہایت ہی مہربانک حالت میں ختم ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی بد مالی میں باقی انجام مہربان رہتا ہے کہ لوگ اس کی ضرورت دیکھ کر قربہ کر لیا کا اٹھتے ہیں (شکل نمبر ۲۵)۔

بعض دانتوں میں قسمت کی گھیر سے چھوٹی چھوٹی شاخیں اُٹھ کر کی جانب پھرتی ہیں اور کنبہوں کی طرح مخروطی سے پہنچ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ کردار و معاملات کے بعض دلچسپ پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ ان کا حامل اپنے کام کے سلسلے میں کوئی منیجر وقت منسوب باغور



(۲۶)

ہے اور تیزی سے استفادہ کرتا ہے۔ جب حسبِ تئیں باغور ایشیا فز حاصل کر لیتا ہے تو لے چھوڑ کر دوسری چیزیں ہاتھ ڈال دیتا ہے۔ پھر اس میں چھوٹی سے فائدہ اُٹھا تا ہے اور اس کے بعد کسی دیگر تجویز یا کوشش میں بہر حق منہک ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص اگر مسلسل اُن محک کوشش کرتا ہے اور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے تو ایک ہی منصوبہ یا چیز سے مستقل طور پر بندہ کے تئیں رہ جاتا ہے۔ اس کا دماغ اور عمل تیزی سے

استفادہ کی طرف مائل ہوتا ہے، مگر وہ اشیاء و تجاویز و چیزو کا غلام نہیں ہوتا۔ وہ محض اپنی دولت اور ترقی کا خواہاں ہوتا ہے اور ملکہ زائد ترقی کرنا چاہتا ہے (شکل نمبر ۲۶)۔

اگر قسمت کی گھیر جس کی ایسی بلائی شاخیں ہوں، سالم، گہری اور قوی ہو تو بلائی منقر شاخیں کیے بعد گھیر سے دوسری اور مالی اٹا فز کا پتا دیتی ہیں، گھیر ایسے منافع مسلسل اور پائیدار تئیں ہوتے اور ان کے اثبات حیات گیر نہیں ہو سکتے بہر کثرت گھیر حیات سے اس سے انکشاف میں کیا باکس کا ان کا نتیجہ خوشگوار ہی ثابت ہوتا ہے۔ اگر ایسا شخص ہم کر کام کر کے اور ایک ہی منصوبہ پر فزنت کسے تروہ دوسرے اور منکم استفادہ سے اپنی مالی اور زور و کثرت کو منور دنیا دلی پر تمام کر سکتا ہے۔ گراس میں اُٹھا اور مہربان کی گھیر ہوتی ہے اور وہ مہربان فز حاصل کن پاتا ہے۔ ایک ہی فز سے وہ کرتا ہے انکھ ہوتا ہے اور بے چین مزاج بھی۔ قسمت کی گھیر کا فز مہربان تمام انتہام دوسری اُنکھ کے تئیں چھوڑتے کا وہ جتن ہے جسے سینچہ کا اُچھاڑ کھتے ہیں۔ جب گھیر مہربان سالم اس اُچھاڑ کے علاقے میں پہنچ کر انتہام پڑے

بھی غیر معمولی علامت ہے اور شاید ہی دیکھے  
میں آتی ہے (شکل نمبر ۲۹)۔

مذہب کا اجماع ناموری، عقن، لطیفہ  
قبول عام ایسے امور سے وابستہ ہے۔ جب  
یہ سراسر اُدھر چلی جائے تو ایسا شخص  
اپنی قسم زندگی ادب، کلمہ اور لطیف  
تعلیقات کی دھن میں اُنہماگ کمال سے محروم  
کرتا ہے اور دنیا داریا سے بے نیاز ہو کر  
اپنی توجہ اپنے مجربہ شغل میں یوں مرکوز کر دیتا  
سرگرمی سے لگا رہتا ہے کہ اس میں کمال حاصل کر لیتا ہے۔ جس کا صلہ دولت، ناموری اور  
قبول عام کی مصروفیت میں دنیا سے پیش کرتی ہے۔

جب قسمت کی لکیر اپنی طبیعت پر  
دوسرے ہو کر کچھ اُدھر پہنچ کر گزرتی ہوئی  
چھوٹی انگلی کے نیچے واقع چھوٹے اُجڑا پر  
پہنچ کر ختم ہو تو یہ بھی بد قسمت یا غیر معمولی ہوتی ہے۔  
اس لکیر کا مالک سائنس، ماضیت و تجارت کے  
میدان میں پیش قدمی کا شوق رکھتا ہے اور اس کا خیال  
ہے اور اسے دولت، مصروفیت اور اپنے غم میں  
کام میں قابل رشک شہرت حاصل ہوتی ہے  
(شکل نمبر ۳۰)۔



(۲۹)



(۳۰)

قسمت کی لکیر میں چھوٹے پھلے پھلے نشان ہوں اس کے وجود میں یا اس سے  
وابستہ نظر آتے ہیں۔ یہ بھی اہم واقعات و کرافت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے  
ان کا خور سے معاملہ کرنا ناموزنی ہے۔ اگر اس کے میں وسط میں ایک واضح چوہہ پایا جائے

تو یہ نہ صرف کردار کے ایک اہم پہلو کی پردہ کشائی کرتا ہے بلکہ ایسے واقعے کی نشان دہی  
کرتا ہے جو عالمی علامت کے لیے بدست ہوں  
ذکر اور علی نقسان کا باعث بن جاتا ہے (شکل نمبر ۳۱)۔  
ایسا جو یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے



(۳۱)

کو فرمے اس قدر میں جب یہ واقع ہو تو صاحب  
نشان کا نام از قوت منفعت منافع کے کسی ایسے  
ذو سے ہو جاتا ہے جو اسے اپنی طرف مائل کر  
لیتا ہے۔ ایسا رابطہ و معاشرت باہم مگر رشتہ و  
رہبت سے رونما ہوتا ہے اور کوئی غرض داری  
اہم نہیں ہوتا۔ ایسے مراسم کا پوشیدہ دہرنا کچھ نہیں

بلکہ اس کی خبر یوں علامت تک پہنچ جاتی ہے کہ عشاقی امور و الزام گردانے جاتے ہیں اور سخت  
جہنم ہو جاتے ہیں۔ اس کا رد عمل یوں ہوتا ہے کہ صاحب نشان بے مدد شکست میں گھر جاتا  
ہے۔ بالی نقسان بھی یقینی ہے۔ عزیز و اقارب کے غم و خضر کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ ہر طریقہ  
سے اس کی خدمت کرتے ہیں اور اسے راہ راست پہلنے کی کوشش میں زمین و آسمان  
کے کوا بے لادیتے ہیں۔ اس کے باوجود ایسا شخص جنسی لُجھن سے نہایت ماضی میں گرفتار اور  
بے مایابی کے ساتھ سب کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر غم کی کھانا ہے۔

اگر قسمت کی لکیر کو اُدھی ترقی لکیر کا قطع کرتی ہوئی دکائی دیں تو یہ بھی غریب علامتیں  
ہیں ایسی ہر کچھ کا مدد یا مالی آمدنی میں رکاوٹ اور مشکل کا پتہ دیتی ہے اور جس قدر زیادہ  
لکیر کی نظر آتی ہے اتنی ہی بار مالی دشواریوں اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر کھٹ  
کی لکیر قسمت کی لکیر کو کاٹتی ہوئی اس سے دم اور کردار ہو تو زیادہ گزند نہیں پہنچا۔ مگر  
اگر کی لکیر گہری اور قسمت کی لکیر سے زیادہ مضبوط اور قوی ہو اور بیماری کا نشان دہی سے متاثر ہوتا  
نقصان دہی نقسان کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور مالی نشان ایسی دشواری سے متاثر ہوتا  
ہے جو اس کی بنیادی مالی حیثیت کی بنیادیں ہلاکتی ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے سخت



(۲۲)

فہستہ مقام پر واضح غلامی ہو مگر مستطیل یا مربع کا نشان اس غلامی کا احاطہ کرے تو یہ بے حد قابلِ محاذ ہے۔ ایسی حالت میں نقصان کا اندیشہ بعد شدید اور تشویش ناک تو ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انسان تباہی کے غامض گرجا میں گمراہی اور قسمت یوں یاد دی کرتے ہیں کہ بہائے نقصان کے سلاشاثر بھی جاتا ہے، آفت آتے آتے مل جاتی ہے اور اگر ابھی جانتے تو بھی حجب سے مدافعت اور

حکایت کے سامان یوں پیدا ہو جاتے ہیں کہ سب کچھ بچ جاتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔  
جیتیلی کا وہ حصہ جو انگوٹھے کے نیچے پڑ گزشت اُٹھائی کی منہوت میں ہے، اُپر کا اُٹھائی کا حصہ ہے، اور زندگی کی کلیہ اس کے گرد گرد قوس بناتی ہے۔ جب یہاں سے ایک واضح اور قوی کلیہ نمودار ہو اور زندگی کی کلیہ کو قطع کرتی ہو تو یوں آگے بڑھے کہ جیتیلی میں نقش قسمت کی کلیہ کو باکٹے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ قسمت کی کلیہ کا یہ اس اُٹھائی



(۲۵)

نقصان رساں عداوت کا پتا دیتا ہے۔ ایسی نشان کی ہو کہ بڑے بڑے اپنے ملوث اسباب یا اثر کے ان تمام اثرات کا جن سے ربط و واسطہ ہو گویا غفلت سے محاذ ضروری ہے۔ مساندت کی بنیاد صاحب نشان کے قوی دخل کا رد عمل ہو جکتی ہے۔ اشتعال کی بنا کہ روانہ ذاتی میں بھی جوش کرنی چاہیے۔ ہر کیفیت چونکہ ایسی مساندت باغضوں جن میں محاکات کی طرف سے دعنا ہوتی ہے اس لیے مرد کے لاشوں میں جو تو اسے اس بات



(۲۲)

مصابہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔  
قسمت کی کلیہ اپنی روش کے دوران کہیں بھی ٹوٹ جائے تو اسے ضرر سے دیکھنا چاہیے۔ یہ اندر محض علامت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم میں ایسا قدر جو قسطنطنیہ سے پیدا ہو جاتا ہے، واضح اور عداوت دکھائی دے تو یہ ضروری اعتبار سے خطرے کا نشان ہے۔ جب کہ کلیہ حقیقتیں کرنا چاہئے اور ایسی علامت خطرہ آئندہ کی نشان دہی کرتی ہو تو مساندت کو اپنے کاروبار اور مالی حالت کا نہایت احتیاط اور غور سے جائزہ لینا چاہیے، اور اگر کہیں ایسا قسم نظر آئے جو آئندہ چل کر تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو سکے تو اسے دفع کرنے کی ہر ممکن کوشش ضروری ہے۔ اگر اس کا اندازہ نہ کیا جائے تو تمام شکستہ پہنچ کر نہت مالی تحکیم کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس میں بیش نہیں ایسی حالت میں جذباتی آمدنی کا قاتل ہو جاتا ہے یا مالی تباہی اندیشہ ناک صورت اختیار کر لیتی ہے (شکل نمبر ۲۳)۔



(۲۳)

بعض حالتوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ قسمت کی کلیہ ٹوٹ جاتی ہے مگر ٹوٹنے ہی پھر جاتی ہے۔ اگر یہ فہستہ مقام پر غلامی ہو جاتا ہے تو اسے کسی دیکھی طرح سے اس کی سالمیت بحال نہیں ہے اور وہ ٹوٹ کر ٹوٹ جاتی ہے یا کوئی سادہ کلیہ فہستہ مقام کو متعلق کر دیتی ہے۔ ایسی صورت میں غفلت و غنہ وقتی ہو جاتا ہے اور بے مہر گزر جاتا ہے۔ اور اگر



کا لہذا لکھنا چاہیے کہ وہ ہم جنسوں کو مرد و الزام دگر دانے۔ یہی بات عورت کو بھی پیش نظر رکھنی چاہیے۔ لہذا یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مردانہ طاقتوں میں یہ علامت عورت کی طرف سے سماعت کا مال بتانے کی اور عورت کے سلسلے میں مرد سے نقصان پہنچانے کی نیت کا پردہ فاش کرے گی (شکل نمبر ۲۵)۔

زہرہ کے انحصار سے کچھ اوپر زندگی کی لکیر سے متعلق پہلی انگلی کی سیدھ کے بچنے، ایک اور چوڑا ٹکڑا یاں پر گوشت جتنے ہوتا ہے۔ یہ منگل کا انحصار نکلتا ہے۔ اگر ایک لکیر یاں سے خود اور بعد از زندگی کی لکیر کو عبور کرتی ہوئی قسمت کی لکیر کا منحنی ہوئی چلی جانے تو یہ بھی دشمنی، محاسنت اور نقصان رسال کر پیش کا پتا دیتی ہے۔ لیکن اس علامت کے برعکس جوڑے مرد کو مرد سے اور عورت کو عورت سے سماعت ہوتی ہے اور ہم جنسوں میں منکبت و غضب کا فساد کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بالعموم دشمن افرت اور نقصان پہنچانے میں کافی مددگار کامیاب ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۶)۔



(۳۴)



(۳۶)

اگر قسمت کی لکیر ساری جھیلی کو عبور کر کے منچر کے انحصار پر ختم ہو اور اس کے نانتے کے قریب مخالف لکیر یاں سے قطع کر لی کہ وہ داخل اور گری ہوں تو یہ بہت ہی خراب علامتیں ہیں۔ ان کا وجود ناقص عمر کے آخری ایام سے متعلق ہے اور لامحالہ ان کے بد اثرات بھی ایام آخری میں محسوس ہوتے ہیں۔ یہ قاطع خطوط بدشہابی، مالی ابلجمن اور خستہ مالی کی

دانتن کہتے ہیں۔ ایسا انسان بڑھاپے میں تنگ دلی اور عسرت سے بھرا ہوا ہوتا ہے کہ وہ فرار حال ہوتی ہے۔ وہ ان کے چھٹیں میں پھنس کر تنگیں بھائی کھودتا ہے۔ بیچ و شام گزرنے لگتی ہیں گزرتا ہے کہ اس کی زندگی کی آخری منزلیں دکھ کا بھگسل باب بن کر رہ جاتی ہیں (شکل نمبر ۳۷)۔



(۳۸)

بسن طاقتوں میں قسمت کی لکیر کے تیزی و تندی جاننے کی لکیر کی طرف مبصر ہوتی ہیں بلکہ قسمت جاننے والی ایسی لکیریں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔ اگر ایسی ہی ایک لکیر اوپر جاتے ہوئے قسمت کی لکیر میں داخل ہو جائے تو یہ قاطع توڑ ہوتا ہے۔ جس مقام پر ایسا ہوگا، عمر کے تقنین کے حساب سے اس زمانے میں مالی نشان کو کسی ایسے شخص سے فیوضی اور مالی مساوت حاصل ہوگی جس

سے اسی لمحے سے اس کا رابطہ و تعلق پیدا ہوتا ہے جب یہ علاحدہ لکیر شروع ہوتی ہے (شکل نمبر ۳۹)۔ کلانی کے قریب اور اتساع کے بیرونی دھلان بکے تھیل کے کم و بیش وسط میں، ایک اچھا ناما پر گوشت فراز ہے۔ یہ چاند کا انحصار نکلتا ہے۔ اگر اس انحصار کے اعلیٰ سے اوپر جانے والی لکیر نمودار ہو اور اس کے علاوہ قسمت کی لکیر میں داخل ہو جائے تو یہ بھی خائفانہ کسی فرد سے دلی تعلق کے ساتھ ہی فیوضی فروغ اور تبدیلی لگاتار مالی مساوت کے حصول پر بھی دال ہے۔

ایسی لکیر زمانہ انجیز اور بخت آورد شادی کی نشانی ہے اور قسمت کی لکیر پر جس طر میں اس لکیر کا اتصال ہوتا ہے اسی زمانے میں رشتہ ازدواج طے ہو جاتا ہے۔ ایسے رابطے میں بھلائی اور مالی استفادہ کے علاوہ حیات گیر حین ملوک اور باہر گھر قریب کے عام کاروبار ہوتے ہیں (شکل نمبر ۴۰)۔

اگر قسمت کی لکیر کی روش کے ساتھ ایک متوازی بلانی جانب جانے والی لکیر بھی

آجاتا ہے کہ اسے کہیں خوشی کی کرن دکھائی ہی نہیں دیتی۔ ایسا انسان بہت ہی بد بخت ہوتا ہے۔ سدا منوں کے لہجہ کے پیچھے دبا ہوا ہے (رنگ نمبر ۴۱)۔



(۴۱)

جہاں پر کلائی ختم ہوتی ہے اور ہتھیلی کی سطح آٹا زکرتی ہے باصوم دہاں پر ایک واضح گیرائی جاتی ہے۔ اس گیرائی کے توازی دو اور گیرائی بھی کھائی کی جانب نقش ہوتی ہیں۔ یہ تینوں کلائی کی گیرائی کلائی ہیں۔ جب قسمت کی گیرائی کی بالاترین گیرائی سے نمودار ہو اور بے جب واضح ہتھیلی کی تاسرے سطح کو عبور کرتی ہوئی اس مقام پر پہنچ جائے جہاں درمیانی انگلی کی جڑ کے نیچے ایک گہری گیرائی ہتھیلی سے متصل کرتی ہے اور اس کی گیرائی سے مل کر ختم ہو جائے تو یہ خاص معنی رکھتی ہے۔ درحقیقت یہ غیر معمولی زندگی کا پتہ دیتی ہے۔ ایسے شخص کی حیات گزاراں ہیں اس کے اولادوں میں بڑی اور خوشوں کا قحطی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ درحقیقت



(۴۲)

وہ تضاد کے اہتوں جو برہمن ہوتا ہے۔ اس کی زندگی غیر معمولی صلاحات و دروہات کا تسلسل بن جاتی ہے جس میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔ وہ وقت کے دھارے پر بے اختیار رواں رہتا ہے اور اس میں شہ نہیں کہ جن کو اٹھ سے وہ گزرتا ہے وہ اپنے جی کو گنتے ہیں اور بڑے جی۔ اسے ان کے وقوع و تسلسل میں قطعی اختیار نہیں ہوتا۔ اس کی حیات منکدات کا کرشمہ ہی ہوتی ہے (رنگ نمبر ۴۲)۔



(۴۰)

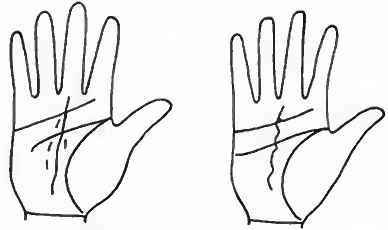


(۴۱)

پائی جانے جو اس سے کہیں متشدد ہو، اگرچہ ہنس مندور ہو، تو یہ بتاتی ہے کہ عمر کے جس زمانے سے یہ خط مساوی شروع ہوگا اسی وقت سے کسی شخص کی عملی ہمدردی اور استقامت کے مفید اثرات محسوس ہونے لگیں گے اور باہر گروہی اور تعلق پڑے گا۔ عمر کے جس حصے تک یہ مساوی خط ساتھ دے گا، خوش گوار تاثرات خلق قائم رہے گا۔ جہاں یہ ختم ہو جائے گا وہاں سے ایسے اثرات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا (رنگ نمبر ۴۰)۔ ایسے نازکی خط مساوی کا ایک دور رس اور تعمیری و تشکلاتی اثر ہے ہوتا ہے کہ حاملی نشان کے کردار پر مساوی شخصیت کا بہت ہی گوارا ہوتا ہے۔ وہ اس کی خواہیدہ صلاحیتوں کو بیدار کرتا ہے اور با شعور طریقے سے انہیں برسر عمل لانے میں اکیسرا حکم رکھتا ہے۔

قسمت کی گیرائی کو بھی مستقیم آٹا ز ہتھیلی کے اند کلائی کی بالاترین گیرائی سے کچھ اوپر ہے۔ جب یہ ریاں سے نمودار ہو تو گویا اپنے فطری عملی آف انداز سے ہی نکلتی ہے مگر سدا ایسا نہیں ہوتا۔ قسمت کی گیرائی مختلف مقامات سے نکلتی ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ ہتھیلی کے آٹا ز سے قبل ہی کلائی کے حصے سے شروع ہو جاتی ہے اور کلائی کی گیرائی کو عبور کرتی ہوئی ہتھیلی میں داخل ہوتی ہے۔ اگرچہ بے حد تاثر ہے مگر اس کا ایسا آٹا ز بے حد مغروس ہے۔ اس کا حامل زندگی میں بہت ہی ڈکھ آٹا ہے اور ایسے قسم کے بے بسا





(۳۸)

(۳۹)

آجاتے ہیں۔ یہ بھرت ہی اہم ہوتے ہیں اور کردار و تقدیر کے خاص پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہیں۔ درحقیقت ان میں سے ہر ایک خطہ اس امر کی شہادت ہے کہ زندگی کے اس زمانے میں جب یہ نشانی نقش ہو تو فوری مشکلات درپیش ہوں اور رکاوٹیں سامنے آئیں لیکن جہاں ممکن معلول کا احساس بڑا حامل نشان کی طبی مستقل مزاجی اور بھرت کے جوہر کا دھڑکا ہو گئے اس نے حوصلہ مندی سے مقابلہ کرتے ہوئے سخت سے سخت مرحلے کو کسی دغلی طے کر لیا اور بلا شرم و رندہ و کوشاد کام لیا۔ جتنے زیادہ جسم شرط و قسمت کی لکیر کے ساتھ نظر آئیں اتنی ہی بار حامل نشان ذاتی استطاعت، مصافحہ جی اور عزم صادق کے ساتھ کام رانی ماحول کرتا ہے (شکل نمبر ۳۸)۔

بھرت سے ہاتھوں میں قسمت کی لکیر چھوٹے چھوٹے خطوں کے رابطے سے مرتب ہوتی ہے۔ ایسی لکیر چھوٹی چھوٹی لکیروں سے فرما جاتی ہوتی ہے جیسے ایک دوسرے کے ساتھ پتکے دعا گئے سے بندھی ہوئی ہو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ درحقیقت ایسے کردار کا پتا دیتی ہے جو بے سکون اور متذبذب ہیں ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا باطنی پیمانہ کا احساس دلاتا ہے۔ اس کے اندر دو خیالات، جذبات و احساسات بڑی تیزی سے بدلتے رہتے

ہیں۔ اطمینان خاطر اس کے نصیب میں نہیں ہوتا (شکل نمبر ۳۹)۔

ایسی قسمت کی لکیر ان افراد کے ہاتھوں میں بھی دیکھنے میں آتی رہتی ہے جو بار بار مارہن میں مبتلا ہوتے رہتے ہیں اور یمن عاصی ہیں ایسی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں جس کے مسلسل تورد سے بددی، بے چینی، غرض اور شدید قسم کے فطرت سے باطن میں اہمائی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن بذات خود ایسی قسمت کی لکیر

زہماری کی علامت ہے اور نہ ہی یہاں قلب کی۔ یہ عنصر رزق میں کامیاب دیکھتی ہے۔

اگر قسمت کی ایسی لکیر ٹوٹ ٹوٹ جلتے اور ہر گزرتے مقام پر چوڑا نشان ہو اور یہ پھر اگلے پلے، ایسی طرح کی منکات پر توڑ جوڑ کے انداز میں ملتے ہوئی آؤٹسٹک شیخ جلتے، ایسی ہو اور نقص کے باوجود درمیان کی انگلی کی جو کے نیچے تک پہنچے تو یہ ایسے شخص کا پتا دیتی ہے جن کی تقدیر گرد و جگہ کر رہی جاتی ہے اور جب اسے احساس ہوئے گناہ کے کسب ثمر ہے تو جی بانی تقدیر پھر بگڑ جاتی ہے اور وہ پھر اسے استوار کرنے میں منہمک ہو جاتا ہے۔ ادا حق تو یہ ہے کہ ایسا شخص ہر اوقات تدبیر میں سوچنے بخت کرنے اور زندگی کو سوار کرنے میں گرفتار رہتا ہے، اور اسے حق پہنچتا ہے کہ وہ اکرام اور تسکین کی زندگی گزار سکے۔ لوگوں کی باتیں اس کے کردار اور مصلحت میں ایسے خام ہوتے ہیں کہ کئی کا خودی اڑنے سے وہ بازو نہیں لیتا اور ان کے منہ سے سناج کے متذہب کا انتظام نہیں کرتا۔ وہ پریشان کنی حالت میں گھر جاتا ہے اور دگر خواہ کچھ بھی ہو، وہ تادم آخر اپنی زندگی کو سونپ دے اور گناہ بنانے کے لیے اذہم سامی میں مل لیتا رہتا ہے۔

میں کچھ شبہ نہیں کہ ایسے بخت آؤں گا اور دیکھتا ہے دوزخ کا درجہ ہو سکے ہیں۔ اس کا حامل بلا کی ذلت کے بل بوتے پر اپنے مخصوص میدانِ عمل میں نامور دولت مند اور قابل رشک جیست حاصل کر لیتا ہے۔ لوگ اس کی جاذبِ شخصیت سے مرعوب بھی ہوتے ہیں اور اس کا بلا احترام بھی کرتے ہیں۔ وہ جہاں بھی جاتا ہے، بڑی قوت سے دیکھا جاتا ہے اور صاف شرے، حکومت اور زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں اور محترم سمجھا جاتا ہے۔

کامیابی کی لکیر ہر ہاتھ میں نہیں ہوتی۔ لیکن جو شخص بھی کسی مذہبی اسلوب سے زندگی میں صبر و توفیق ترقی آؤں گا کامیابی حاصل کر لیتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں میں کہیں دیکھیں چوٹی یا بڑی، ایسی لکیر بالعمود پائی جاتی ہے۔ ہر لکیر اس لکیر کا قطعی فقدان اس امر کی واضح دلیل ہے کہ کامرانی محالات سے ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ جو شخص اس سے تندرست ہو وہ ہر کسی کو کرشمہ کے باوصف نامکمل ہی رہتا ہے۔ وہ کتنا ہی ذہین و باخبر کیوں نہ ہو اور اس میں کسی ہی قوتِ ارادہ کیوں نہ ہو وہ کبھی بھی عروجِ کامرانی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا اور اس کو جہاں قالی سے بالآخر خرابے تلخ سلام ہی رخصت سفر باندھنا پڑتا ہے۔

جب یہ کامیابی کی لکیر بے عیب، گہری اور طویل ہو تو یہ دولت اور ثروت کی تیسرہ درجہ ہے اور اس کا حامل استدلال و داخلی اور محنتِ عمل سے نمایاں ترقی کر لیتا ہے۔ وہ نہ صرف باوجود، حکام دس اور ہم چٹھوں میں صاحبِ وقار و احترام ہوتا ہے بلکہ ثروت اور ناموری اس کے قدم چومتی ہے اور خاص و عام اس کا دل سے احترام کرتے ہیں۔ اس شخص اگر کسی لی رمانس یا عملی مشغل سے متعلق ہو تو بلا انہم جاتا ہے اور اپنی زندگی کے دوران ہی قابلِ عام حاصل کر لیتا ہے اور آئندہ نسلوں کے لیے ایسا عملی اور عملی آناش چھوڑ جاتا ہے جس کی بنا پر اس کا نام بیشتر زندہ رہتا ہے۔ اس کی خداداد صلاحیت میں ایسی تانہنگ ہوتی ہے کہ وہ میں طور پر مقصدِ حیات کا تعین کر لیتا ہے اور اس کے حصول کی راہ میں بلا کی ذلت و کمالات سے لپٹی سرگرم کار ہو جاتا ہے کہ اس کے اہنک پر رشک آتا ہے۔ اس کی ہنسی گنداری، قوتِ عقل، انفرادی جان فیت ایسے عناصر کو درپیش جو اس کی ماہ میں ضروری امانت کرتے ہیں۔ وہ طباع بھی ہوتا ہے اور خود اندیش بھی۔ وہ ہر کام میں

## کامیابی کی لکیر

کامیابی کی لکیر کا فوری تمام کلائی کے آٹار کے قریب ہے۔ جہاں پر کلائی کی ہلائی کی لکیر ختم ہوتی ہے اور ہتھیلی کی بیرونی سمت سے آٹھ انچ گزشت کا انچار جو پانچ انچ انچار

کہلاتا ہے اس سے فاصلہ دہیں سے یہ لکیر شروع ہوتی چاہیے۔ یہ لکیر یہاں سے نکل کر ہتھیلی کی ساری رخ کو قطع کرتی ہوئی تیسرے انگلی کے تہائی پر گزشت جھکے کہ جب عرب عام میں شصت کا انچار کرتے ہیں اس کے علاقے میں پانچ انچ ختم ہوتی ہے۔ اس کا دوسرا نام شصت کی لکیر ہے (مشکل نمبر ۱)۔

یہ کامیابی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کا بے عیب وجود زندگی میں نمایاں فروغ اور ترقی کی نشانی مانی جاتی ہے۔ یہ ذلت

حق ذلت، آہٹ، شر و ادب ایسے امور سے شغف کا پتا دیتا ہے۔ نیز یہ دولت و محنت کی بھی آئینہ تصویر کی جاتی ہے۔ انھیں تیسری حق ذلت اور دولت ایسے پہلوؤں سے متعلق اس کا وجود قابلِ اعتماد و مصلحت سمجھا جاتا ہے۔

اگر کلائی کی ہلائی لکیر کے کامیابی کی لکیر عوار ہر اور شروع کے انچار میں پانچ انچ ختم ہو تو بلا شبہ یہ لوگوں میں سے ہے۔ جب ایسی واضح اور بے عیب لکیر دونوں ہاتھوں میں نقش ہو تو یہ بے مثال زندگی اور لا جواب کامرانی کی تین دلیل ہے اور اس



(۱)

کا زہر مت کامل احساس ہوتا ہے بلکہ ان پر داخلی تئیں بھی۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنی آسودگی سے صُور کی راہ میں قطعی انہنگ کے ساتھ ٹھن رہتا ہے جس کے باعث اس کے باطن میں ایک خاص نوع کی تسکین ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کا فطری مقام آغاز کھانی کی بلانی نگر کے پس ہے مگر ایسا بہت ہی شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے کہ اس کے علاوہ یہ بتیلی کے مختلف حصوں اور نگیروں سے بھی نمودار ہوتی ہو۔ مقام آغاز کے اعتبار سے یہ صفت سمائی اپنے اندر پنہاں رکھتی ہے۔

انگوٹھے کا سمتی پر گزشت فراز ٹھنہ یعنی زہر کا اُبھار نکلتا ہے۔ زندگی کی کلیہ اس کے گرد گرد قوس بناتی ہے۔ اگر کامیابی کی نگر کے ٹھکرے اُبھار سے سالم اور واضح خودار ہو اور زندگی کی نگر کو مجبور کرتی ہوئی اپنی طبی روش پر بروصحت



(۳)

ہوتی، صوبے کے اُبھار پچھ کر انتقام پھڑ پھڑ کر تو علم رواب یا آرٹ کے شعبوں میں چمکنے کی طبی صلاحیت کی قابلِ اعتماد دلیل ہے۔ اس کا حامل ذہن رسا، بخت تاہاں اور غیر معمولی استعدادِ داخلی نے کہ پیدا ہوتا ہے اور ان کے فیضانِ عمومی سے ثنوت و شہرت سے بہرہ ور ہوتا ہے (مشکل خبر)۔

اس کے ابابِ خاندان زہر مت اس کی جو صلاخواری کرتے ہیں بلکہ اس کے جوہرِ خاص سے جلد کا گاہ

اور متاثر ہو جاتے ہیں اور اپنی حیثیت اور قدر کے مطابق ہر ممکن طریقے سے اس کی کامیابی کی راہ میں بخت اور غلوس کے ساتھ امانت کرتے ہیں۔ اس کا وجدان بخت کے سرچنے سے جلد پائے اور خوب چمکتا ہے اور وہ دالانِ اپنی اُنیدوں کی آبیاری کرتا ہے اور اپنے فطری گہروں کو حسنِ فزوق سے حیرت فرانی کرنے میں جا بگد سے کام لیتا ہے۔ اگر اس کا فطری شہرِ ادب سے ہو کر اس کے کلام میں اسامی کی کیفیت پائی جاتی ہے اور لایب وہ بخت کے مینا کا زوال سے اپنے تعصبات کو ایسی جلاخیز ہے کہ ان کی تابندگی میں ہتکے جڑ کر تے

پر مین نگاہ ڈالتا ہے اور فی الحقیقت دود کی سوچتا ہے۔ اقبال نے کسی ایسے ہی انسان کے متعلق کردار کا نقشہ یوں کھینچا ہے کہ خوشی پر غلاب آتا ہے وہی زمانے کی گردش پر غلاب آتا ہے جو ہر نفس سے کرے عمر جاوداں پیدا

ایسا شخص وقت، استعداد کام، معاشرہ سب کی بنیادی حقیقتوں کو خوب سمجھتا ہے اور زہر مت ان کی بیخ قدر و قیمت پہچان سکتے ہیں بلکہ ان کے باطن، موزوں اور کاغذِ استعمال سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور جس دیگر پردہ چل دیتا ہے، دنیا اسی راہ پر چلنے لگتی ہے غرض اپنے دور میں میر کا رواں کا مکمل رکھتا ہے۔



(۲)

کامیابی کی نگر و اگر سورج کے اُبھار کے علاقے میں داخل ہوئی کسی زیادہ واضح، گہری اور نمایاں دکھائی دے تو یہ ایک ایسی صلاحیت کی آئینہ دار ہے جسے مالی نشانِ خوبِ طیف اور کرٹ کے میدان میں بروئے کار ملتا ہے اور اپنی تخلیقی صلاحیت سے بے مثال ناموری حاصل کرتا ہے۔

اس کی ذہنیت، عقلی اور ان کے طرزِ اظہار میں ایسی خصوصیت ہوتی ہے کہ اسے میدانِ کار میں وہ ایک خاص مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ ایسا

رتبہ حاصل کر لیتا ہے کہ ابابِ نگر اس کی نہایت بخت اور ان کے اندازِ فکر کی دار دیوے خبر نہیں دے سکتے (مشکل خبر)۔

اکابر و ذہن گار اس کی تدابیر و خصوصیات کی سہجہ میں اپنی عزت سمجھتے ہیں اور بڑے جملہ کار اس کی امانت کرنے کی طوت اکلاہ ہوتے ہیں۔ خاصہً اُن اس کا احترام کرتے ہیں اور اس کے قدمِ بخت سے اور شہرت اس کے گھر کی باندی بن کر رہ جاتی ہے۔ اس میں شہین کردہ بڑی باخشنی اور عرقِ ریزی سے اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ اسے اپنی طبی صلاحیتوں

سانیں

چلے جاتے ہیں۔

اگر آٹھ کی بجائے اس کا طبعی شفت سامنے یا صنت سے ہو تو وہ اپنے مخصوص میدان میں بیچ رہا، استدلال باطنی اور تابش فکر سے نمایاں فروغ حاصل کر لیتا ہے۔ معاشرے میں قابل رنگ قبول عام، دولت و شہرت، نمایاں کامیابی بھی پورا سے حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ ایسے منصوبے یا کام سر انجام دیتا ہے کہ ان کا اثر نہ محض ملک ہو سکتا ہے۔ اس کے اعمال میں آئندہ کے لیے ناموری کے اشارے ہوتے ہیں۔ اس کے عروج و ارتقا میں اس کے اثر باقی جنت، اعانت اور فلول کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ اگرچہ اس میں قطعاً شبہ نہیں کہ وہ دیکھوں کی حوصلہ افزائی اور اعانت کے بغیر بھی اپنے مقاصد میں کامیاب ہونے کی طبعی صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

جب کامیابی کی فکر زندگی کی نیکر سے خود راہ بردار ہے جب اور دماغ جھیل کی تہا سب کو مجبور کرتی ہوئی شوریج کے اجماع کے علاقے میں پہنچ کر دم لے تو یہ بھی خاص ہیئت کی حامل ہے۔ یہ اعلیٰ ذہانت، غیر معمولی صلاحیت اور صحت ذوق کی قابل اعتبار علامت ہے اس کا کامل علم دل و دماغ، آٹھ ایسے میدان میں مہر وہاں کی طرح چمکتا ہے اسلئے انفرادی جہر کے زور پر دنیا سے فروغ حسین و موصول کر سکتا ہے۔



(۴)

دولت و عزت اور خاص مقام کی جانب سے متوجہ کیا اس کے حصے میں آنے والی سے قدرتی طور پر شکل پزیر۔ ایسا نفس ابتداء سے حیات میں ارباب خاندان سے بنیادی وابستہ تو حاصل کرتا ہے اور اس زندگی وہ اس کی باطنی صلاحیتوں کا اظہار بھی کر لیتے ہیں اور حوصلہ افزائی کہتے ہیں اگر حقیقت یہی ہے کہ عہد آغاز کے بعد اس کے اقربا اس کی کوئی اعانت نہیں کر سکتے۔ وہ ابتدائی اعانت کو آئندہ کے لیے بنیاد کی طرح استعمال کرتا ہے اور ان کو یوں کام میں لگاتا ہے کہ وہ دیکھے

والے حیرت زدہ رہ جاتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بلند مقام پہنچ جاتا ہے۔ مگر اس کامیابی عمل و ادب سے غیر متعلق ہو تو وہ اس میں بھی دیکھے ہی متاثری اور اتنا سے کرتا چلا جاتا ہے۔ وہ ایک بے مثال کیوں، ذکاوت، صفت کا، سامنے دان بن کے رہتا ہے اور اپنے عہد کا لاشعاری فتوحات بہرتا ہے۔

کامیابی کی فکر جب چاند کے اجماع کے آس پاس سے خود راہ ہو جو کھائی کے قریب ہے



(۵)

اور وہ اس سے قدرے فائدہ بردستی ہوئی اپنی طبی روش پر نیچے کی بجائے جب، گہری اور سالم قیصری انگلی کے تحت واضح شوریج کے اجماع کے علاقے میں اعتماد پذیر ہو کر خاص اہمیت و

عاصر کردار کی حامل ہے۔ حتیٰ کہ امرانی اور ناموری اس کے خاص تاثرات ہیں (شکل نمبر ۵)۔

یہ فکر یا نفس ایسے منفرد لوگوں کے ہاتھوں میں نقش ہوئی ہے جو اپنے تنگ احاسات و غیبت سے غفلت کے قریب کو یوں متاثر

کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ دنیا بے ساختہ دلو دینے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ ان کے طرز و ادا میں نعت کا عنصر خصوصی ہوتا ہے اور ان کے تصورات میں دالہا ز جوش و دار فکری۔ ایسی فکر کامیاب ادا کا دل، معمولی نام شاعروں اور دانشوروں کے ہاتھوں میں پائی جاتی ہے۔ درحقیقت ایسی فکر کو وہ خود محسوس نعت اجماع اور صحت ادا کی بین نشانی ہے۔ اس کے حامل کے کردار میں ایسی انوکھی صلاحیت ہوتی ہے جو اس کی شخصیت کو ایک نمایاں اور غیر معمولی جاذبیت بخشنے دیتی ہے۔

ایسا انسان اپنی شخصیت و عظمت کلام سے وہ انہوں پر چمکتا ہے کہ جنہں اعانت کے افلاک کے دلوں میں ایک فروغ کا شعور ہی بیان برپا ہو جاتا ہے اور وہ آپ سے آپ اپنی ہر فہم سے بولنے لگتے ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ اس کا ایک وسیع حلقہ پرستان یوں مرتب

ہو جاتا ہے کہ ان کی اعانت اور ضراندیشی سے وہ توجہ بلند پہنچ جاتا ہے۔ اُنکے کسی ایسے خاتون یا بہت بار سوغ شخص کی سرپرستی بھی حاصل ہوتی ہے جو اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور دوسرے درجے اعانت سے درجہ نہیں گرتا۔ یہی گریہ کیسی سیاست دانوں کے ہاتھوں میں بھی ہوتی ہے جو لوں پر حکومت کرتے ہیں اور اپنی انھوں کو اسی اور ملکیت مملی سے لوگوں کی آنکھوں کے تار سے پکڑ جاتے ہیں۔ غفلت، دولت اور شہرت ان کے قدم پر چمکتی ہے اور وہ بے مد کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں۔

جن افراد کے ہاتھوں میں ایسی کامیابی کی لکیر نقش ہوتی ہے، وہ شعوری اور لاشعوری طور پر اپنے اقوال و افعال سے عاتش اتناں کو متاثر کر سکتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے نریک ادواشیں اور مسالوہم ہوتے ہیں اور آگے بڑھنے کے لیے سلسل اور ان تک مسمی مملی میں لاتے ہیں۔ یوں ان کا فانی اور نریک کم ہی کچھ سکتے ہیں۔ اگرچہ وہ ایک خاص نریک و جست سے توجہ راہو مملی پر ہی مملی پرا ہوتے ہیں ان کی فانی ہری دعاوی آ نادرہ دوی مملی ایک پردہ ہوتی ہے۔ یہ سانییں

کارزار حیات کتا زیادہ نمونوں ہوگا جو کچھ کی لکیر جب اس مقام سے نردوار ہوا اور سالم، گری اور بے عیب سیمی کی کو مبرکتی ہوئی تیری انگلی کے تحت کی سندی کے اُچھا کے علاقے میں اعتقاد پزیر ہو تو یہ خاص مضمون کچھ ہے۔ حقیقت ایسی لکیر بڑی دشواریوں کے بعد کامیابی کے حصول کی طرٹ اشارہ کرتی ہے۔ بہرکیت ایسا شخص باآخرا کچھ دن بالمشورہ و جست سے اُگل نہ رہا۔ ایسی لکیر کا حال انجی قسمت اور کامیابی

کا فوری سمار ہوتا ہے۔ وہ مملی زندگی بڑی مشکل حالات میں شروع کرتا ہے۔ وہ دیشقت ہے یا مددگار سینہ تان کر میدان کار میں گڑ پڑتا ہے اور دن رات کی خدمت شادہ اور



(۶)

جو ہم مصائب کے باوجود اپنی راہ نکال ہی لیتا ہے۔ اس کے کردار میں عزم کی شکل مملی مملی اور بانٹشانی کے ایسے عناصر ہوتے ہیں کہ وہ آخر کار منزلی کامرانی پر پہنچ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وہ جب تک مقام مقصد تک نہیں پہنچ جاتا، سخت بے چین اور غیر مطمئن قسم کی زندگی گزارتا ہے۔ بہرکیت وہ بہت میں ٹوٹا جگر ہر سٹے اور مملی سے حوصلہ مندانه متاثر کرتا ہے، آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور اپنے میدان مملی میں دولت، عزت اور دنیا میں کامیابی حاصل کر کے ہی اوم لیتا ہے۔ وہ صط کا پکا، مضمی اور مسالوہم ہوتا ہے اور گناہ بٹلے زندہ میں بے مد مشکلات سے گزرتا ہے۔ اس کے آخری ایام خوش گوار اور کامرآن گزرتے ہیں۔ بعض ہاتھوں میں کامیابی کی لکیر اس نمٹر

اُچھا سے ہی نکلتی ہے جو سیمی کی بڑی قسمت، مانع اور دل کی لکیروں کے درمیان ہے۔ یہ مشکل کا سنی اُچھا کہلاتا ہے۔ اس کی لکیر کا اُپا آقا ذکر دار کے خاص پہلو پر دیشی ڈان ہے (شکل خبری)۔

درحقیقت ایسی لکیر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ صاحب خط شہرت اور دولت کے حصول کی راہ میں باعنادہ قدم نزن ہوتا ہے اور اپنی سرگرمی و متکب کے باعث کامرآن قنات

ہو کہ۔ گری کا کردار جو ش اور غیر معمولی مستقل مزاجی اس کے خاص اوصاف ہیں۔ اس کے باطن میں پھٹکے اور صوبی تمسین کی بڑی ترپ ہوتی ہے۔ منزلی مقصد کی طرٹ وہ اس قدر مسرندانه ہوتا ہے کہ دیکھنے والے عیش عیش کر اُٹھتے ہیں۔ وہ مدد دولت، ناموری اور کامرانی کتناائی ہو کہ۔ ابد اپنی قابلیتوں کے فیضان سے بالمشورہ و باُمد ہوتا ہے۔ طبیعت کی مملی، ارادے کی پکا اور نگاہ کی بلندی اس کی اہم خوبیاں ہیں۔ یہ لکیر بالعموم ان افراد کے ہاتھوں میں نکلتی رہتی ہے جن کو ملک سے سلسل رابطہ رہتا ہے۔ یہ ادا کار اور اوط، سیاست دان، میر سحر ایسے لوگ کا صتر ہے۔



(۷)



ہے اور وہ اسے عزم میم سے یوں کام میں لاتا ہے کہ کیٹا نے زمانہ ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ عام دگر سے ہٹ کر نئی راہ تلاش کر لیتا ہے اور افراد زمانہ اس کی بے مثال ذہنی صلاحیتوں کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔

جب کامیابی کی کلیر واضح اور گہری، دل کی کیمرے سے نکلے اور معائنہ دہے صیب مریخ کے بعد کے علاقے میں داخل ہو کر غم پر تو یہ عالم پیری میں کامیابی اور کامرائی دہائی فرشتہ کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۰)

ایسی کیمرے میں واقعوں میں عمر کے لوازمین قلب و دماغ کی بیداری کے فیضان خاص سے ایسی صلاحیتوں کے خورد و فروغ کا سرشار بناتی ہے جن کی عملی عمر آخری نبی کے باعث خیر و نشان کامرائی اور ناموری قدم پر جڑتی ہے۔ یہ زندگی کی شام کو تابندہ و درخشاں عدم کی سرمدوں سے بلا دی جاتی ہے۔

بیمں باعترق میں کامیابی کی کلیر قوس اسام سے خوداد ہوتی ہے اور صاف و نمایاں تبدیلی کی سطح کو مورد رکتی ہوئی نمود کے انجاء پر پہنچ جاتی ہے۔ یہ بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہے لیکن جب ایسی کلیر پائی جائے تو یہ اعلیٰ فنی صلاحیتوں کے وجود کی نشان دہی کرتی ہے۔ اس کا مال ایسے دہائی احساس کا مالک ہو سکتا ہے جو باعمر لا شعوری طور پر اس کی تخلیقات میں کثرت و کثرت اور اعلیٰ صاف و درخشاں عدم کی سرمدوں سے بلا دی جاتی ہے۔ جب طبیعت دہائی پر آتی ہے تو ایسا شخص ضرور شہرہ آفاق بن سکتا ہے۔

ایسی کلیر کے ہوتے ہوئے تخیل کے تیز و دو حد سے کو بڑی مدد و اعانت میں مشغول رہنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اگر فراوانی تخیل بے لگام ہو جائے تو تخلیق قوتیں نمودار پر پڑھائی ہیں اور اس میں مجروح اور تخلیق مسکون ہیں اس کا نتیجہ ہر گز نہیں (شکل نمبر ۱۱)۔



(۱۱)

کامیابی کی کلیر بعض اوقات قسمت کی واضح کلیر سے بھی آغا ذکر کرتی ہے اور وہ اسے برصغیر جی تخیل کو مجرور کرتی ہوئی نمود کے انجاء کے علاقے میں پہنچ جاتی ہے۔ ایسا کیمرے امر کی آئینہ دار ہے کہ صاحب خودی کام کا بھی بیڑا اٹھا لیتا ہے اور اس کام کو مذہب و ذوق بناتا ہے اس میں نمایاں کامیابی حاصل کر لیتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

ایسا شخص زندگی میں بہت آواز مارت ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کی طبیعت کامیوان اور فنی شغف فنی شغف سے متعلق ہوتا ہے جو شہرت و ناموری کی طرہ نامہائی کرتا ہے۔ اور تو یہ ہے کہ وہ قوس ذاتی استعداد و کاوش سے ہمارے ہر گز نہیں ہے۔ اگر وہ تھائی زندگی سے وابستہ ہو تو جی اسے شہرت و ناموری کی تمنا چھیننے سے بیٹھے نہیں دیتی اور وہ اس مسئلے میں باعترق کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

جب کامیابی کی کلیر دماغ کی عمدہ اور گہری کلیر سے نکلے اور واضح اور سالم نمود کے



(۱۲)

انجاء میں مارکسز اس نام پر تو یہ بتاتی ہے کہ فنی ترقی، مالی کامیابی اور شہرت تمام تر ذہنی کاوشوں اور طبع رسا کا نتیجہ ہے۔ ایسا شخص اپنے عروج و اوج کے لیے کسی دوسرے شخص کا نمونہ جان نہیں ہوتا بلکہ اپنی کامیابی کے لیے اپنے قوس ذہنی کا محتاج ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔

ایسا کلیر کے مال کے دل میں ڈونٹاے فن واد میں تہمداری و کامرائی کی نگہ انداز ہوتا ہے۔ اس کی تخلیقی استعداد غیر معمولی ہوتی

جس طرح کامیابی کی نیکر کا آغاز دگرگوں  
ملائی کا آغاز دادر ہے، عین اسی طرح اس کا اختتام  
بھی بدست ہی مئی خیر ہے اور حقیقت تو یہ ہے  
کہ جہاں اس کے آغاز کا مال، دوش، ساخت  
و غیر بھی نیکر کی جانچ پڑتال ضروری ہے وہاں اس  
کی اصل قدر و قیمت پر گھنے کے لیے خاستے پر  
اس کی شکل و صورت و ساخت نگہ رانی ضروری ہر  
امر کا شدت نگاہی سے دیکھنا لازمی ہے۔



(۱۱)

جب کامیابی کی نیکر شروع کے اظہار پر  
واقعہ ہے، یہ سب اور نیکر نقش ہو کر کامیابی مئی ہوئی ہے۔ ایسی نیکر میں ایک خاص قسم کی چمک  
ہوتی ہے جو اس امر کی بین نشانی ہے کہ مابقی نشان کے حق میں حیات درخشندہ مقسوم ہے۔  
یہ شخص دیر یا سیر یا قابل رشک مقام پر پہنچ کر رہتا ہے جہاں اہل زمانہ اسے نمایاں دیکھ  
سکتے ہیں اور اس کی تدریج منزلت کا اعتراف کرتے ہیں۔  
جب دیکھ کر خاستے پر پہنچے پھر نئے خطوط میں تقسیم ہو کر سر انجام ہو تو یہ اچھی

علامت نہیں ہے۔ ایسا انجام ایک مضمحل موت  
مل کا پتا دیتا ہے اور اس کا حال بکا تر اپنی  
تمام تر ساری جملے نیل میں ثابت ہو جاتا ہے۔  
اس غلبہ آلودہ کا بدلہ تو اس کے دل و دماغ  
پر بدست ہی ہرگز ہوتا ہے اور وہ اپنی نامروریوں  
کو دل سے ہی ڈھنسا کر مارتا ہے۔ اس  
پنہیب کی ناکامی بڑی جہت ناکہ ہوتی ہے  
رشتہ جو رہے۔



(۱۲)

ایسی نیکر کا حال اگر خونِ لعلِ ظلم و دہ

سے وابستہ ہو تو یہ اس کی بنیادی کمزوریوں کا پیروہ فاش کرتی ہے۔ اگرچہ اس میں صلاحیت  
کا فقدان نہیں ہوتا، مگر اس کے کردار میں ایک خاص نوع کی پچا پچا بدعتی ہے اور وہ مستقبل  
کے ساتھ ہندو جہد کا مادی نہیں، برتا۔ حیثیت کی ناعلمی اور عقل کی ناستوادی، خرد رنج لاتی  
ہے اور وہ کوئی قابل تدریس کام سر انجام نہیں کر پاتا۔ اپنے جہر حیات کو بدھ و دھر کی پیروی  
ہے اور ہر اس فکر یا طرزِ افکار کی طرف جو اس کے لیے تابندگی کا احساس پیدا کر سکے، ہو  
لیتا ہے۔ جو پیلے کردہ ہوتا ہے اسے ترک کر دیتا ہے۔ درحقیقت اس میں قوتِ امتیاز اور  
انتخاب کار و دفری کی نمایاں کمی ہوتی ہے۔

کامیابی کی نیکر اپنے فطری مقامِ اختتام سے گریز کرتی ہوئی درمیانی انگلی کے نیچے  
واقعہ منہج کے اظہار کے علاقے میں پہنچ کر انجام پانے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ حیثیت  
میں بدگمانی کے ایسے خضر کے وجود کا پتا دیتی ہے جو اعتدال اور ضرورت سے کہیں زیادہ  
ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے حامل کی جملی صلاحیتیں مسکوم ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی سرچشمہ بدین  
کو بھلے کے قبضان سے وہ فروع و تابندگی حاصل کرتا ہے۔ نیکر کے ردہ جاتا ہے۔ باوجود  
کہ اسے فروعی کسی خاص کام کے لیے فطری صلاحیت ہوتی ہے اور وہ اس میں نمایاں کامرانی  
کے لائق ہوتا ہے مگر وہ اس قدر شک و دگرگنی کے زیرِ بار ہوتا ہے کہ اسے اپنے جہر



(۱۳)

ذاتی پراعتدالی نہیں ہو پاتا۔ خود افتادی کا یہ  
فقدان منفست رساں ثابت ہوتا ہے اور وہ کچھ  
دیر اپنے اس کام میں کر رہی ہیں، ارتقاء کے بل بوتے پر  
بہتے ہیں موت کہنے کے بعد بدل ہو جاتا ہے  
اسے یہی قیاس نہیں آتا کہ مناسب ہندو جہد اور  
استقبالِ مل سے منہج مقصد تک پہنچنا مشکل نہیں  
اور فروعی کے پیروہ اصل راہ سے ہٹ کر  
کی طرح سے کام میں پڑ جاتا ہے۔ پھر جو اس کام  
کے لیے اس میں جملی صلاحیت نہیں ہوتی، وہ

حیات میں نمایاں اور قابل رشک مہارت و کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔  
کامیابی کی کیرکٹرائسٹک پریمین ہاتھوں میں ایک واضح اور بڑے سرشارتے میں ہے



(۱۶)

سانس

ایسا بڑا واضح سرشارفوقی تسلیم، ناموری، اعزاز اور عظمت کا حکم نشان ہوتا ہے اس کا  
مائل درحقیقت دولت مند، صاحب ثروت، بلند مقام اور غیر معمولی ہمت اور ہوتا  
ہے۔ اس کی کامرانی حیات نہ تو کسی شخص کی سر جوئی ہمت ہوتی ہے اور نہ ہی مہارت کی پہلے وار  
وہی مصیبت، ذلت، کمزورت اور استبداد و ذلت کے کسی استعمال کا شرف ہوتی ہے۔ وہ جہاں  
ذہن دراصل کر پیدا ہوتا ہے وہاں اپنی ساری قوتوں کو یوں برسر کار لاتا ہے کہ اس کی اندری  
انداز و روش میں مکمل طور پر پوری ہوتی چلی جاتی ہیں۔ ایسے شخص کے ہاتھوں میں ارتقاء و ناموری کی  
حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کی صلاحیت کا کردار وہی قابل رشک ہوتی ہے اور  
یہی وجہ ہے کہ میں میدان حیات میں قدم زن ہوتا ہے اس میں جہد و جدوجہد و استقلال و عزم  
کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اس کے کردار اور شخصیت میں بلا کا جادو ہوتا ہے اور وہ  
اسے سرگرم مل دیکھ کر شش کر اٹھتے ہیں، نیز وہ بلا دارانا ہوتا ہے اور موقع عمل کی نزاکت  
کو بکریوں قدم اٹھاتا ہے کہ ہر کام پر کامرانی اس کا غیر مسترد کرتی ہے۔ وہ آزاد باپ و نورا  
سے خوشگوار تعلقات نگہماں پر استوار کرتا چلا جاتا ہے اور باپ و مادر سے محبت و درود میں

آہو کے ساتھ پہنچ جاتا ہے۔ یہی نہیں وہ دوسروں کا ہتھا احترام کرتا مانتا ہے اور ان کی  
صلاحیتوں اور کامرانیوں کی کا حق وادبی دیتا ہے، اُن سے ترقی کے گڑبگڑ سیکھتا ہے اور  
حسب استطاعت ان کا ہاتھ بھی جاتا ہے۔ اور اس میں کچھ جبر نہیں کردہ ارتقاء و حیات کے  
ایسے ایسے نکات سے آپ سے آپ آشنا ہوتا چلا جاتا ہے کہ جن کی مثال میں کو کر وہ اپنی  
زندگی کو دوسروں کے لیے ایک روشن مثال بنا دیتا ہے۔ وہ غیر معمولی اور بے مثال شخصیت  
و ذہانت کا جوہر لے کر پیدا ہوتا ہے اور اس کے درست، موزوں اور بروقت ہتھوں  
سے زندگی کی دوز میں ہمت آگے بڑھ جاتا ہے۔

کامیابی کی کیرکٹرائسٹک کے اُچھا پرلینش ہر ایک ایک واضح اور سالم قوس کی صورت  
انتہا کر کے اور ایک صاف جلی کر تیسری انگلی کی بڑکی طرہ بڑے اور قوس کی دوزی  
مکمل شاخ خم کھاتی ہوئی چھوٹی انگلی کے نیچے  
واقع ہو کر گشت ہتھوں میں بے ہندہ کا بھار کھتے

ہیں، ان میں پانچنے کو یہ نہایت ہی اہم اور  
غیر معمولی نشان ہوتی ہے، سب سے مددگار و نادر  
نکات دیکھنے میں آتی ہے اور بلاشبہ غیر معمولی عنصر  
حیات کا پتہ دیتا ہے (مشکل خبر)۔



(۱۷)

درحقیقت ایسی بے عیب قوس فنا  
کامیابی کی کیرکٹرائسٹک اور سانس کے ارتقاء کی  
آئینہ دار ہے اور اس کا حامل خونِ پاک کا ماہر  
مستقیم حیرت انگیز اور اسی فرصت کا بے مثال انسان ہو سکتا ہے۔ وہ فنی تعمیر کا بھی ماہر ہو سکتا  
ہے۔ ایسا شخص جہاں حکمت فنی کا نکتہ دان اور ماہر کارکن ہوتا ہے وہاں اپنے آرٹ و فن  
انسان کی ہستی بڑی قدر و قیمت سے بھی کامل طور پر کاہتا ہے۔ درحقیقت وہ درمخت کمال  
فنی کامیابی کا ایک گاہر ہوتا ہے، بلکہ اس سے قومی اعتبار سے کا حق قابل دولت کے فصل  
کا بھی مای ہو سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ نہ صرف نامور اور بے مثال آرٹسٹ مانا جاتا ہے

بلکہ دولت مند اور صاحبِ محنت بھی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کا علم ستاروں جوتا ہے اور اس کے عملی استعمال میں تاجروں سمیت بھی شامل ہوتی ہے۔  
 کامیابی کی لکیر اگر کسی اور داغِ جتنیلی کو چھوڑ کر تیری انگلی کے تہائی انچ کے علاقے میں مارا منتھم پیر ہو کر تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بال ٹنڈلیکے لیکن واضح خطوط سے قطع کرے اور وہ ایسے نہ ہوں کہ کامیابی کی لکیر پر مادی دکھائی دیں یا اس سے کہیں موٹے اور گہرے ہوں تو یہ من نشانیں ہیں اور ان کا غائر نظر سے دیکھنا ضروری ہے۔ ایسے بال متقاطع خطوط وقت سے یہ بتاتے ہیں کہ حصولِ آرزو کی راہ میں کافی بڑی رکاوٹیں آئیں گی مگر بلاخر صاحبِ نشانات اپنی منزل مقصود پہنچ کر ہی دم لے گا۔ ایسے شخص کے کردار میں باطنی ہیبت اور عزم کی نشانیں ہوتی ہیں (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)

کسی بال ٹنڈلیکے کیسے اس امر کی شاہد ہے کہ دشمنی، ہیبت اور حسد کی کامیابی کی راہ میں اس زمانے میں کہ جب یہ داغِ جتن پدید کرنے کا باعث ہوگی۔ گروہ اپنی ہیبت و عکبت عملی اور اشتغال سے آگے نکل جائے گا۔ اسے دشواری کا احساس تو ہوگا مگر وہ اس سے دُور گھبرائے گا اور درجہ بچے جائے گا بلکہ اس کے استاد کے لیے عملی تدابیر برعکس کار لائے گا۔

ایسی بال متقاطع خطوط کے حامل کو اپنے کام کے حامل اور اس سے وابستہ افراد کو فخر سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ وہ لوگ جن کے کام کے سلسلے میں اسے دن بھر سباق پڑتا ہے اور جو کسی دشمنی وجہ سے اس کی محنت یا عبادت پر اسلحہ چڑھتے ہیں، اسے ان کے مزاح، غماشات اور ملامت کے بارے میں اپنی طرح فکر و معاملہ کرنا چاہیے۔ یہی نہیں اسے اس بات کا بھی غائر نظر سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ اس کی اپنی ذات میں وہ کن

سے عناصر ہیں جو محنت یا حسد یا جبرائیل کو دُکھوں میں اٹھانے کا باعث ہوتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرنے کا تو بائیتیں اسے اپنے کردار اور اس کے ردِ عمل کے اثرات کا اندازہ ہو سکے گا اور کوئی وجہ نہیں کہ وہ اپنی ذات میں ان عناصر کی اصلاح نہ کر سکے جس کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ کا سبب بن سکتے ہیں۔

اگر ایسا شخص ملازمت پر مشغول ہو تو بالعموم یہ دیکھا گیا ہے کہ اس کا کام اعلیٰ اس سے فوٹو رہتا ہے۔ یا کوئی شریکِ کار اس کا محتاط ہوتا ہے۔ اگر وہ تجارت سے متعلق ہو تو کسی دوسری معاملے میں جھگڑا یا رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ الغرض وہ کسی بھی شہزادیات میں محروم نہ رہے اسے کامیابی کی راہ میں بڑی بڑی دشواریاں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ باقی ہر ایسا شخص ذاتی صلاحیت، مستقل مزاجی اور محنت عملی کے بل بوتے پر عروجِ کامرانی سے ہم کنار ہو کر رہ رہتا ہے۔

اس کے برعکس اگر متقاطع خطوط گہرے واضح ہوں اور سطحِ کامیابی کی لکیر پر مادی دکھائی دے تو اس شخص کے لیے کہ جب وہ پایا جاتا ہے، زندگی میں اور کامیابی کی راہ میں محنت و مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ بہت دیر آؤگوں سے سباق پڑتا ہے اور رنج و اہم بالی نقصان اور سادگی فراہمی کے باعث کڑے حالات میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسے خطوط ایک ہی ہاتھ میں ہوں تو ان کوں کے مصیبت عمل جاتی ہے، اوبار کے کھوم کے باوجود مالی نشانات منزل مقصود تک پہنچا ہی جاتا ہے اور کامرانی محنت اور باطنی دشواریوں کے بعد حاصل ہو جاتی ہے۔

ایک واضح اور سادہ کامیابی کی لکیر کی بجائے بعض ہاتھوں میں ٹورس کے آجھار کے علاقے میں کوئی جھٹکی بڑی ٹیڑھی یا خم دار لکیر نقش ہوتی ہیں اس کا ہونا بھی علامتِ خیر نہیں (شکل نمبر ۱۹)۔



(۱۹)

بجرا اوداس کے مستقبل کے بارے میں غیر معمولی اُمیدیں قائم ہونے لگیں، یکایک اس کی ذہانت کا چھانچہ بچھ گیا۔ مگر کے جس جیسے میں اس کی کامیابی کی گھیر یکایک ختم ہو جاتی ہے اس کے آگے بجز اتحاد اندھیرے کے کچھ نظری نہیں آتا۔

درحقیقت ایسا شخص استعدادِ داخلی اور کامرانی کے حقیقی جبرہوں سے بہرہ خاص لے کر پیدا ہوتا ہے مگر زندگی میں کسی خاص مرحلے پر پہنچ کر کسی ایسی قرانی۔ بھاری کامالات کا شکار ہو جاتا ہے کہ یکایک نورِ بصیرت کو دھوتا ہے۔ اگر ایسی گھری جھٹی مگر کے شخص کے چوتھیں دیکھی جائے تو اس کی منت، حالات، جذباتی رجحان ایسے امور کا بلاستیبہ معاملہ بے حد مزوری ہے۔ ممکن ہے کہ بروقت اس میں وہ صلاحیت پیدا کی جائے کہ بخوبی ملکِ حالات کے شکنجے میں پھنسنے لگے، ملکیتِ مملی سے اس مرحلے سے آگے نکل جائے۔

کامیابی کی گھیرِ بتیلی میں ختم ہونے کی بجائے اگر آگے بڑھ کر دماغ کی گھیر سے نکلے اور وہیں ٹک جائے تو اس صورت پر نہ ختم نہ

وہی سے غور و فکر کی مستقامی ہے (ریشل نمبر ۱۲)۔  
ایسا شخص بلا کی ذہانت اور تخلیقی صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ اس کی تابشِ فکر ایسے فرقے راستے نکال سکتی ہے کہ جن پر عمل کر دہو دشک اور گار بن سکتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسا شخص ناموری اور حصولِ مزا کی راہ میں اپنے

میں جبرہوں کو غلط طریقے سے استعمال کرتا ہے اور عملتِ پندی اور مانتِ کاندیشی کے باعث باکت کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ اس میں قوتِ امتیاز کم ہی ہوتی ہے اور وہ موقعِ عمل کی نزاکت کا صحیح اندازہ بھی نہیں کر پاتا۔ وہ اپنی دمن میں گردشِ پیش سے بے پروا آگے بڑھنے کی محکوم کی سکتا ہے اور چونکہ وہ دنگہ رکھتے ہوئے بھی تنگ نظری اور غرضی کا ثبوت دیتا ہے، اپنے باطن پر خود ہی کھسائی مار لیتا ہے۔



وال ہے کہ مادی نشانِ کارٹ اور فنونِ لطیفہ سے طبی شغف ہے مگر عزم و استقلال کی نمایاں کمی بھی ہے۔ درحقیقت ان کا ماحولِ آرٹ کے مختلف شعبوں یا شاخوں میں کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اور چونکہ وہ غری ملائمتوں اور ذہنی قوتوں کو بامشاورہ رہتا ہے کسی ایک صنف یا شاخ پر انہیک کا دل سے اپنی قوتِ مرکوز نہیں کر پاتا۔ نتیجہ یہ کہ پہلی کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو سکتا۔ حقِ قریہ ہے کہ ایسا شخص کا ماحولِ مانت کے کسی بھی شعبے سے متعلق ہو اگرچہ ایسے مختلف کاموں میں ایک وقت پر بار بار رہتا ہے جس کے ذاتی مناد کے سراسر منافی ہوتے ہیں۔ ایسا شخص اپنے گماندیشِ رویہ، غلط طریق کار اور ایک ہی وقت میں مختلف امور میں دو چار عملی کارکردگی کے باعث سلاؤ کو اٹھاتا ہے اور باقاعدگی میں سامنے میں کی حذر کا دل کرتی نہیں کر سکتا۔ ایسے شخص میں صلاحیت کا فقدان نہیں ہوتا مگر وہ ضمنی غلطی اور گماندیشی کے باعث بہت سبزل متصور پر پہنچ جاتا رہتا ہے۔ جب ایک کام ہے اسے من مانی مراد حاصل نہیں ہو پاتی تو کسی دوسری بات میں دو چار لینا شروع کر دیتا ہے۔ یہ فنون اور دیگر مستقل مزاجی اس کے حق میں بہت بُری ثابت ہوتی ہے۔ اسے اپنے کردار کی اس گورانی پر تباہ پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ جو ہی وہ انہام اور دل میں سے کسی ایک کام میں صرف ہوگا، مستدرجہ ترقی کر سکتا ہے اور اپنے مقصدِ حیات میں کامرانی کے سامنے کو نہادہ ابانگر کر سکتا ہے۔

بعض فقرات میں کامیابی کی گھیر ملد اور

داخلی کلانی کی باہر کی گھیر کے قریب ہی سے شروع ہو جاتی ہے مگر بتیلی کے وسط میں پہنچ کر یکایک ختم ہو جاتی ہے (ریشل نمبر ۱۳)۔

یہی گھیر بتاتی ہے کہ داخلی مانت اور کام کے کاندیشی اور دمن میں صاحبِ نشان نے تابشِ فکر و ذہانت اور ارتقا کی نمایاں قسم و صورتوں سے ناخوش رہنے غفلت حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی، مگر بخوبی وہ شاہراہِ کامرانی پر گامزن



ایسے نشان کے ہوتے ہوئے لازم ہے کہ صاحب علامت اپنے کردار و طریقہ کار اور معمولات کا نہایت زہمت نگاہی سے باخبر رہے، اپنی غریبوں کی پڑتال کرے، ان کے رد و صل پر خود فکر سے کام لے اور اسباب نظر اور بزرگوں کی طوالت پختی کو تاویل کے باب سے میں مفسد اور مجرم نہ کرے۔ یہ یقینی ہے کہ اس کا تقوید نظر اور طریقہ کار ہر موسم ہوں گے درز وہ بد کی علامت رکھتے ہوئے گریز نہ مراد ہو سکتا ہے، وہ اپنی مانی میں ہی بہت ہی گریز کا ثبوت دیتا ہے۔ اس کی رد و ترقی بھی قابلِ راد ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود وہ یکا یک سنت، نیکوئی اور پاک سے دور چار ہو جاتا ہے۔

یہ قطعی امکان ہے کہ اگر اسے اپنی بنیادی کمزوری اور اس کے اثرات بد کا شریعہ مل جائے تو اس کی ناسوری کی آندہ اور کما فی کما اس سے صحیح راستے پر گامزن ہونے میں مدد ملے گی۔ وہ اگر ناسوری کے قابل نہیں ہوتا مگر وہ راست پر چل کر ہی منزلِ شہر و ملک پہنچ سکتا ہے۔

کامیابی کی گریز یعنی افسردہ ساری تیشیلی کی سبب کو سالم اور بے عیب ہو کر کرتی پٹی



جاتی ہے گردن کی گریز مقلع ہوتے ہی یکا یک ختم ہو جاتی ہے (شکل خبر ۲۲)۔ اس کا حال بے مدد نایاب غنہ جی جبر کے پیدا ہوتا ہے۔ وہ منزلِ مقصود کی طرف بے مدد مینے اور ذوق و شوق کے ساتھ بڑھتا ہے اور بڑی مدد تک ابتدائے حیات ہی سے ایسے افسردہ کے کردار سے پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو اس کے آہلے مالے ناز و مزاج و تہمیری کے خلاف ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے مزید دلائل میں ایک

خاص نوع کی جذبات پرکھ ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ محنت کی طرف لیے تیار ہوتا ہے اور مانتے کی بڑھاد و دین میں داخل ہوتے ہی ایک کردہ جاتا ہے۔ وہ اپنی طبیعت اور طریقہ فانی مانتی ترن کنسی

نگاہوں میں اُبھا دیتا ہے۔ اس کا جذباتی رویہ مستقل، اُبے ریلو اور من لذت کام و دین تک ہی محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ بیش و نشا کو سرسری رنقیں اور اُلے اس کے جوہر فانی پر جلدی ہو جاتے ہیں اور اسے اپنے وقار اور صحت، شرم و حیا، عزت نفس کی کمی بات کا پس نہیں رہتا۔ اس دلدل سے وہ نکل نہیں سکتا اور بالآخر وہ محنت کی گریز میں ہی بے سودی خیال کرتا ہے کہ میں کروہ مشرتبہ حاضر کا غلام بن کر رہ جاتا ہے۔

ایسے نفس کی نفسیات کا معالجہ بڑا ہی حیرت انگیز ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر اسے منہی محنت کا کوئی ایسا فرادہ پتا لے جو اس کے جوہر ہی کی غلاداد اور لافانی امکانات کو بھٹکے اور ان کے اُبھارنے میں پیدا اور خلوص سے کام لے سکے تو دنیا کے لیے اس کی مساعی بڑی روشن مثال ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس کا قلب مضطرب در حقیقت جذبات و تعلیمات کے لیے تیار کھائی ہوئی ہوتا ہے اور اگر اسے یہ عامل ہو سکے تو وہ بے مثال شاعر، موزا، ادیب، تیار اور صحت دان ثابت ہو سکتا ہے۔ بعض افسردہ میں کامیابی کی لیکر صریح و سالم شروع ہوتی ہے اور ترقی و ترقی کی گنجائش ہوتی اور اس طرح میں ہر وقت ہوتی ہوتی آگے بڑھتی چلی جاتی ہے (شکل خبر ۲۳)۔

ایسی لکیر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ناز و غمور میں اس کا حال غیر معمولی اور دنیاوی کامیابی کے دھڑے سے گزرتا ہے اور اپنے پہلو میں خوب پہنچتا ہے۔ جیسی کہ یہ غائب ہو جاتی ہے، وہ ترقی کنی میں ڈوب جاتا ہے۔ لوگ اسے بخوبی جانتے ہیں اور وہ بڑی دشواریوں کے دھڑے سے گزرتا ہے۔ پھر وہ اپنی صلاحیتوں کو جانفشانی سے بروئے کار لاتا ہے اور اپنے کارناموں سے پناہ نام روشن کر سکتا ہے۔ اسی طرح وہ اپنے جیسے



(۲۳)

دھڑے سے گزرتا چلا جاتا ہے۔ اگر ایسی لکیر اختتام پر گریز اور تاباں ہو کر ہوتا ہوا قوس کا حال



کاسیابی کی لکیر کو اگر کوئی واضح خط کاٹے تو

اس زمانے میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ زندگی کے اس دور میں ایسا شخص اپنی غیر معنوی صلاحیت سے بہت چمک رہا ہوتا ہے مگر شعوری یا شعوری طور پر وہ کسی ہم پیش قدمی کے دل میں حد یا رشک کی آگ روشن کر دیتا ہے جس کا تجربہ اچھا نہیں ہوتا۔ حامد مل کر اس کی حیثیت، شخصیت یا کام پر جارمانہ حملہ کر دیتا ہے۔ اگر یہ خط ہلکا اور پتلا ہو تو وہ وار کر

پاکدستی سے بے اثر کر دیتا ہے۔ اس کے برعکس اگر خط گہرا اور حامی ہو تو نقصان کا بڑا اندیشہ ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۱۸)۔

ایسے خطوط کے ہوتے ہوئے ایسی باتیں نہیں کرنی چاہئیں جن سے دوسروں کی خودی کو الجھت ہو سکے۔ یوں ایسے کامران افراد بالعموم مبین خود نمائش کے حامی ہوتے ہیں اور ان کے کردار و شخصیت میں آفرانگیر عناصر سداسد گرہم کار ہوتے ہیں۔ وہ دوسروں کو کم ہی خاطر میں لاتے ہیں۔



(۲۱۸)

بعض ہتھوں میں کاسیابی کی لکیر اپنی فطری روش پر جاری ہوتی ہے اور دماغ کی گہرے ایک واضح شاخ نرودا پر گرم کھاتی ہوئی برآمد کر کھسائی کی لکیر میں مدغم ہوجاتی ہے (شکل نمبر ۲۱۹)۔ یہ بے حد خوشگوار اور مسعد صلاحت ہے۔ حامل نشان ذہنی صلاحیت سے

بہت زیادہ مہتمم اور مضبوط عمل میں لائے کہ دولت سے اپنے کیسے بھر دیتا ہے۔ یہ خوش بخت

اور عدم توجہی کے باعث جہر ذاتی مع نتائج پیدا کر لے سے حاضر رہتا ہے۔ ایسا شخص کبھی کافی توجہ سے مسل کام نہیں کرتا اور حیرت یہ ہے کہ بار جو دیکر اسے آؤنگہ بننے سے متوازی رہتا ہوتا ہے مگر وہ کا بندہ کسی بھی لمحے حیرت خاطر کے ساتھ بیچو کر غریب نہیں کرتا کہ آؤنگہ کی زندگی افراد و تفریبات سے متراکم نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسے اپنے مزاج کے تنوں اور متغیبات کا پورا پورا احساں نہیں ہو جاتا۔

کاسیابی کی لکیر میں جہر سے کاشان دکھائی دے تو بعد احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایسی علامت محسوس ہے۔ درحقیقت یہ بدنامی اور مالی نقصان کی حکم نشانی ہے۔ غم کے جی بچتے



(۲۱۹)

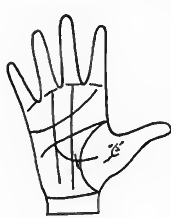
میں ایسا جہر و نظر آئے اس دور میں حامل نشان جنس غفلت کے کسی ایسے فرد سے رابطہ قائم کر دیتا ہے جبکہ بدنامی اور ذلت نقصان کا باعث ثابت ہوتا ہے۔ وہ اباب خاندان اور غم خیزوں کے علاوہ گردش میں بھی بہت حسدات کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ قربان، وقت، رحمن دولت کی برہادی بھی اس کے شریک مال ہوتے ہیں اور بار جو دیکر ہر طرف سے اسے نصرت صلاحت کی جاتی ہے، اس کے ہوش مشکاف نہیں

آتے۔ درحقیقت وہ ایسی مہمیں میں پھنس جاتا ہے کہ اس کی دست داری جاتی ہے کہ ہلکا می می عدم توجہی اور بدنامی کے باعث اسے خسارے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (شکل نمبر ۲۲۰)۔

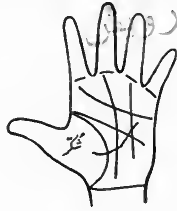


کے ہونے یہ جان لینا ضروری ہے کہ حامل نشان بڑی شکلوں اور مسلسل مالی مراحل سے دوچار ہوتا رہتا ہے اور اگرچہ اسے معمولی زر کی امید تو ہوتی ہے مگر اس کے آنے میں بڑی دیر لگتی ہے۔ بہر حال اس کے بعد وہ بڑے آرام اور وقار سے زندگی گزارتا ہے۔ اس کی مالی حیثیت تنگم بنیادوں پر قائم ہو جاتی ہے اور معاشرے میں اس کا وقار بھی یکایک بلند ہو جاتا ہے۔

کامیابی کی کیکر پتلی میں واضح نقش ہو اور شکر کے اُچار سے ایک کیکر نمودار ہو اور آگے بڑھتی ہوئی کامیابی کی کیکر کو کات ڈالنے تو برقی علامت نہیں۔ جس مقام پر یہ واضح ہو اس خطے میں صاحب نشان کو مالی نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس کا باعث کوئی قریبی عزیز یا اہل خانہ ہوتا ہے۔ جرمیان کو چھ کر ایسا کرتا ہے۔ اس نقصان میں مسامتت کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ مالی نقصان کا صدر تو ایک طرف، دہلی دکھ اس قدر ہوتا ہے کہ برسوں اس کا احساس پریشان کرتا رہتا ہے (دیکھیں نمبر ۳۲)۔



(۲۳)



(۲۲)



(۲۱)

بمعنی ہاتھوں میں شکر کے اُچار سے ایک کیکر نکلتی ہے اور زندگی کی کیکر سے اُپر جانے والی ایک شاخ کو قطع کرتی ہوئی ہستی میں بڑھتی چلی جاتی ہے اور کامیابی کی کیکر میں داخل ہو جاتی ہے (دیکھیں نمبر ۳۱)۔ نشانات کا ایسا وقوعہ ہوتا ہے کہ اگر باپ خاندان سے

ذخیری اہلک، دامن دولت کی فراوانی بھی امور پر وال ہے۔ اگر دماغ کی کیکر سے سالم اور گہری شاخ نکل کر کامیابی کی دامن کیکر کو کاتی ہوئی آگے نکل جائے تو یہ اچھی نشانی نہیں ہے (دیکھیں نمبر ۳۰)۔



(۳۰)

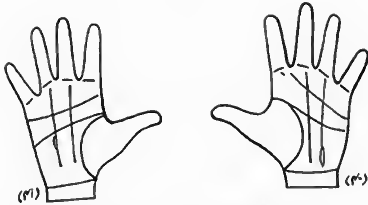
یہ بڑے مالی نقصان کی علامت ہے اور شخص اپنی ذاتی غلطی کے باعث ایسا اقدام کرتا ہے کہ بہت بڑی مالی انجمن میں حصہ لے جاتا ہے۔ اس کی قیمت فیصلہ جراب دے جاتی ہے اور ذہن ماؤت سا ہو جاتا ہے۔ وہ ایسی حماقت کو پیش کرتا ہے کہ اس کی ساری بنی بنانی

حیثیت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ بالعموم اسے شدید ذہنی نقصان ہوتا ہے جس سے وہ بدقوت نہیں رہ سکتا۔ مگر خود کردہ دماغی نیست والا معاملہ ہوتا ہے۔

کامیابی کی کیکر اگر گہرے دست میں گہری اور واضح نقش ہو اور شکر کے اُچار دہنی وہ پُر گوشت حصہ جو انگوٹھے کے نیچے واقع ہے اور زندگی کی کیکر میں کامیاب کرتی ہے، اسے ایک سالم کیکر نمودار ہو اور اوپر کی طرف خم کھاتی ہوئی بڑھ کر کامیابی کی کیکر میں داخل ہو جائے تو یہ دلچسپ شوم کی علامت ہے (دیکھیں نمبر ۲۱)۔

شکر کا اُچار خاندان اور اقربا و مطر سے وابستہ ہے جب ایسا کیکر کامیابی کی کیکر میں جھک کر شامل ہو جانے تو یہ بتاتی ہے کہ بس زلزلے میں یہ کامیابی کی کیکر سے شکر ہو جاتی ہے۔ اس وقت مالی نقصان کو اگر باپ خاندان سے دولت ملتی ہے۔ یہ درجہ بھی ہو سکتی ہے اور عطیہ بھی۔ ایسا کیکر





کامیابی کی کیر میں اگر اس کی روش کے دوران ہتھیلی میں ایک واضح جڑیوے کا نشان پایا جائے تو یہ سن نشانی نہیں ہے۔ جس عمر میں ایسی علامت پائی جائے۔ حامل نشان کسی قابلِ طاقت معاشرے میں اُلجھا جاتا ہے (شکل نمبر ۳۲)۔ ایسا جزیرہ مانی نقصان اور ایسی بیماری کا بھی پتا دیتا ہے جو مدت تک زندگی میں گھٹا دینے اثرات چھوڑتا ہے۔ لوگ ایسے شخص کو بدامنی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس سے میل لاپ، کاہنہ اور دفرہ سے گزر کر دیتے ہیں۔ وہ اُسے دُعا پڑھتے گھر میں آئے دھیتے ہیں اور مذہبی عزیزوں کو اس سے بھٹنے دلاتے دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ مذمت بنام ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں اس کی ساکھ بھی نہیں رہتی۔



اگر جڑیوے کا سالم نشان کامیابی کی کیر کے خاتمے پر واقع ہو تو انجامِ غیبت ناک ہوتا ہے۔ پیشانی آخری ایامِ زیست صحت بنائی اور تکلیف میں گزارا ہے۔ دُعا اُسے لوگ پڑھتے ہیں اور وہ اس کی کاکی طرح کا اثر کرتے ہیں۔ علامتِ حجاب بھی پڑھتی کرتے ہیں (شکل نمبر ۳۳)۔



کرے اور کامیابی کی کیر میں ختم ہو جانے تو یہ بے حد محرومت کی علامت ہے (شکل نمبر ۳۴)۔ یہ بیعیسی کی شدید حالت کا پتا دیتی ہے۔ حامل نشان ایک ایسے شخص سے شادی کرتا ہے جو نہایت غلط ثابت ہوتا ہے۔ زوجین میں کئی مماش بات نہیں ہوتی اور شریکِ حیات اس تالی میں ہنگام کے ساتھ ایک دن بھی چین یا پیار سے ہمراہ نہ جاتی ہیں، باطنی غمناک، منقشت اس کی زندگی کو تاریک بنا دیتے ہیں اور اسے مذمت و نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ساکھ باقی رہتی ہے اور دُعا پڑھتی دُعا ایسی ہوتی ہے کہ کبھی دو گہری سر اٹھا سکتا ہے اور لیل و نہار تک اور مایوسی میں گزار دیتا ہے۔ اگر یہ تعلق شادی کا نہ ہو تو معاشرے کی ضرورت میں گھومنا پھرتا ہے، اور اس کا کہیں نہ پناہ نظر ہوتا ہے۔ بدنامی، مالی نقصان اور بیعیسی ساکھ کی خرابی بھی نمودار ہے جو مدت میں دیکھیں دیتے ہیں۔ کامیابی کی کیر واضح اور سالم ہو اور شادی کی کیر بچے کی جانب جاتے ہوئے اسے قطع کرے تو یہ بھی محض نشانی ہے اور مدت جا بجا ملے اور دُعا جی کا پتا دیتی ہے۔ ایسی شادی سے حامل نشان کاربگٹ جاتا ہے اور مالی نقصان نظر سے اسے مشکلات میں زندگی گزارنا پڑتی ہے (شکل نمبر ۳۵)۔

کامیابی کی کیر اگر ایک صاف اور واضح جزیرے کی شکل سے نمودار ہو کر ہتھیلی کی سطح کو عبور کرے تو یہ ایک خاص امر کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص شادیاں کا دلانی یا ایک معاشرے کے ترسے سے قدم زن ہوتا ہے۔ گویا اس کی کامیابی کا آغاز گناہ و محنت کا مرحلہ بندت ہوتا ہے (شکل نمبر ۳۶)۔

بہن ہاتھوں میں دل کی گھیرے کچھ  
اوپر کاسیائی کی گھیر میں ایک سالم جبرے کا  
نشان پایا جاتا ہے۔ جبرے کے اختتام  
کاسیائی کی گھیر گری اور واضح اوپر برہمنی ہے  
اور یہ فرسولی منہم دیتی ہے۔ اس کا حامل  
بہن کی حالت کے کسی شخص سے مشتے میں مبتلا  
ہو جاتا ہے۔ اس دلیل ثنائی سے اسے دل کی  
غیب ہوتی ہے، مجرب اس کی شرت کی  
آرزو کی شکل کی راہ میں بڑی صافیت کرتا  
ہے اور فی الحقیقت وہ شرت اور کامرانی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ ایسا مشرقی نام نہادی  
کی صورت میں اہم پاتا ہے (شکل نمبر ۴۲)۔



(۴۲)

کاسیائی کی گھیر گزیر دار ہو، بیسے تیرج کے دانے، تو یہ قطعی اچھی صورت نہیں ہے

اس کا مالی شرت اور دولت کے لیے کوشش  
تو کرتا ہے مگر اسے ناموری حاصل ہو سکتی ہے  
اور زندہ دولت مند بن سکتا ہے۔ وہ عمر بھر  
حصول کامرانی کی راہ میں گزرتا ہے لہذا اگر کار  
سے بیل مرم ہی رہتا ہے۔ ایسے شخص کے  
کردار میں جیت خاطر سے کام کرنے کی صلاحیت  
منفرد ہوتی ہے اور وہ گریہ دم لے لے کر  
آگے بڑھنے کی کسی کوشش نہیں کرتا ہے۔ اس کی کارکردگی



(۴۳)

ایک طرح کا احتمال ہوتا ہے اور اس کی سبب  
میں وہ انہماک اور شرت نہیں ہوتی جتنی کاسیائی کے لیے ضروری عناصر ہیں (شکل نمبر ۴۴)  
کاسیائی کی گھیر میں اگر واضح ستارے کا نشان پایا جائے مگر گھیر کے آگے بڑھنے

تو یہ بتاتا ہے حامل نشان کسی مانتے یا آفت میں مبتلا ہوگا اور مکمل تباہی کا ایک ایک فطرہ  
پیدا ہو جائے مگر استاد وغیرہ نصیب کے فزاعہ حالات اپنا یک بدل جائیں گے اور کوئی  
نہایت ہی محنت اور واقفیتوں خورد پذیر ہوگا کہ وہ باہر اور کاسیاب اور سرخرو ہوگا، شکل نمبر ۴۵۔



(۴۴)



(۴۵)

اگر کاسیائی کی گھیر ستارے کے نشان میں بیچ کر ایک ایک ختم ہو جائے تو یہ بے مدد  
قنائی ہے۔ ایسا شخص کسی آفت میں اپنا یک گھر جانے گا اور دکھانا تباہ ہو جائے گا یہ مادہ بھی  
ہو سکتا ہے اور کوئی ایسی آفت آسانی بھی جس کا  
تلاوہ حالات سے ہے (شکل نمبر ۴۶)۔



(۴۶)

کاسیائی کی گھیر اگر کہیں واضح مستطیل یا  
چکر کا نشان دکھائی دے تو اس زمانہ میں جس میں  
برصارت پائی جائے، بڑی بیدار فوری اور بخشنی  
کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے شخص کی فرت و آبرو پر  
کوئی کوئی ٹھک عمل کرتا ہے اور شرت از روی سے  
وہ ہلکا ہلکا ہوتا ہے۔ مگر اس میں اس کی تباہی و  
فقر کی حالت کی شرت و فخر ہوتا ہے (شکل نمبر ۴۷)

ایسی علامت کے ہوتے جوئے نقصان عظیم کا خطرو بھی ہوتا ہے مگر قسمت یاوری کرتی ہے اور اس کا حامل ایسی پاکیزہ سی سے معاملے کو سنبھال لیتا ہے کہ رسیدہ بود بلائے سے بچنے میں کوشش۔ اس کا دل یا بخود رمل ملتا ہے اور مدتوں اس کی یاد اسے ہر سال کر سکتی ہے۔



(۴۸)



(۴۹)

کامیابی کی نگاہ سے مشعل چربی کا نشان بھی پایا جاتا ہے اگر یہ نگاہ میں روشنی پر دکھائی دے تو اچھی علامت نہیں ہے۔ اس کے حامل کا یکایک کسی معاملے یا ایسے واقعے سے سابقہ پڑتا ہے جس سے الٹی نقصان اور بدنامی سے بھارتی عملی ہوتا ہے (دیکھیں خبر ۵۰)۔ اگر چربی کا نشان عمدہ اور گہری کامیابی کی نگاہ سے اس طرح مشعل ہو کہ دوسری انگلی کے نیچے واقع نیچے کے اجماع کی طرف ہو تو یہ نیز مٹوئی منوم رکھتا ہے۔ ایسا شخص غلطیاں پاک طینت ہوتا ہے اور اس کی زندگی اور کردار میں پاک و دائمی اور پاک بڑی کے نمایاں عنصر ہوتے ہیں۔ اسے دو دو ٹوک ٹوک کاموں اور خدائیں ایسے امور سے ملتی رہتی ہوتی ہے۔ اس کی پاکیزگی و عظمت بڑی اثر انگیز ہوتی ہے اور لوگ اس کی عظمت و جلال سے متاثر ہوتے ہیں اس ایک نوع کی تفسیر قلب کی خامیت ہوتی ہے (دیکھیں خبر ۴۹)۔

اگر چربی کا نشان چھوٹی انگلی کی جانب پیر کے اجماع کے قریب کامیابی کی نگاہ سے مشعل ہو تو یہ اچھی علامت نہیں۔ حامل نشان کامیابی کی توجہ میں کوشش کے باوجود

جی ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ آہستہ آہستہ تحقیق فن کا دلدارہ ہوتا ہے اور اپنے مشاغل میں کافی ہنماک سے کام لیتا ہے۔ بایں ہر اسے دنیوی کامیابی و دمن دولت اور ناموری کی آرزو بھی ہوتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس میں کاروباری صلاحیت کا فقدان ہوتا ہے اور اس کی ہر تھماقی تہریر یا کاروباری منصوبہ کچھ یوں ناقص ہوتا ہے کہ اس کا انجام محض تفسیع اوقات ہی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو لازم ہے کہ وہ اپنے فطری



(۵۰)

جوہر کو آجا کر گرسے اور اپنی تخلیقات میں مددت اور حکم و نام کو پائے تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے، اور کاروباری مداخلت کو کسی ایسے ہوش مند شخص کے سپرد کر دے جو اس کی سچا قدر و قیمت حاصل کر سکے (دیکھیں خبر ۵۱)۔

کامیابی کی نگاہ سے بارے میں ایک اہم بات ذہن نشین کر لینے کی ضرورت ہے، اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جملہ احکامات جو اس سے مخصوص ہیں قابل اتماد و متکلف لگائے



(۵۱)

جائزے ہیں مگر اس کے وجود و عدم اور مستحق نشانات کے اثرات کے مسئلے میں قسمت کی مداخلت کی گوارہ لینا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر کامیابی کی نگاہ سے کسی مقام پر مبالغہ ہو مگر قسمت کی نگاہ واضح اور سالم اس واقعے میں نقش برآورد خراب خروج کامیابی کی نگاہ سے منہم ہونے سے زندگی کو آلام میں مبتلا کر سکتا ہے، بڑی حد تک ذرا دل ہر سکتا ہے (دیکھیں خبر ۵۲)۔

انداز قائم نہیں رہتے مگر حامل نشانات کسی مدیگ ناموش اور ہنگاموں سے بہت کر زندگی کے گن گزرتا ہے۔ نہ اسے کوئی بڑا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور نہ ہی اس کی سالک اور ناموشی کو بٹا لگتا ہے۔ مگر ایک نوع سے وہ گشتِ مافیت میں حکمتِ عملی سے بیچ جاتا ہے۔ جوں ہی یہ دورِ غم ہوتا ہے، وہ پھر سے ہنگامہ حیات میں حسبِ سابق پیش قدمی کرتا ہے، عزت و اکبر سے آگے بڑھتا ہے اور کامیاب زندگی بسر کرتا ہے۔



(۵۲)

اسی طرح اگر کامیابی کی کیر واضح، چلی اور سالم ہو اور قسمت کی کیر خوب حال یا مستقیم ہو تو کامیابی کی کیر کا وجود اس کے اثرات پر کر ڈال کر دیتا ہے اور وہ بغیر تاشی اسی سچ کج سے کارِ جہاں میں مشغول رہتا ہے۔ بلاشبہ کسی مدیگ اس کی مالی حالت کمزور ہو جاتی ہے مگر وہ اپنے رکھ رکھاؤ اور مالی پلن سے دنیا والوں کو اپنی ستمِ حالت کا شہرہ نہیں بولنے دیتا۔ جوں ہی قسمت کی کیر نقصان سے گزر جاتی ہے، وہ اپنے سالکِ حیات کو قائم رکھتے ہوئے کامیابی کی طرف جوش و خروش سے بڑھتا ہے اور اپنی جی بندت، ذہنی بندی اور حکمتِ عملی سے فروغِ اعلیٰ حاصل کرتا چلا جاتا ہے (شکل نمبر ۵۲)۔

## صحت کی کیر

صحت کی کیر کا فطری مقام آغاز وہ ہے جہاں زندگی کی کیر گرم کرانگٹے کے بیچے چلی جاتی ہے اور کائنات کی بالائی کیر کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ درحقیقت زندگی کی کیر اور کائنات کی بالائی کیر کے مابین جاکیں سے جی یہ کیر شروع ہوتی ہے اور کیر میں مقام آغاز نمودار کیا جاتا ہے۔ یہاں سے نکلی کر تیشی کی سلا کو جو رکتی ہوئی یہ چھٹی انگلی کے تیشی پر گھومتی ہے، اسے بدھ کا اٹھارکتے ہیں، پہنچ کر ختم ہوتی ہے (شکل نمبر ۵۱)۔



(۱)

جب صحت کی کیر آغاز سے مستقیم چلی ہو اور دوسرے خطوط سے غیر متعلق اپنی روش بندش ہو تو اس کا حامل تندرستی کے ساطے میں

نامساعد ہو رہا ہے اور باہم صحت کے بارے میں بھی امور کا خیال رکھتا ہے۔ درحقیقت وہ صحت سے زیادہ ہی اپنی تندرستی سے متعلق امور کے ساطے میں احتیاط و دیگر کام مظاہرہ کرتا ہے اور شرابی مزاج و صحت کا خفیہ سا احساس بھی اسے دوا و صابون کی طرف فی الفور راغب کر دیتا ہے۔ اور کئی قریب ہے کہ اس کے باطن میں ایک لاشعوری ہراس ہوتا ہے جس کا تعلق صحت مندگی سے ہے۔ ایسا شخص باہم اپنی تندرستی رکھتا ہے اور صحت مند زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کے باوجود وہ صحت کی کیر میں کمی لگتا ہے۔ بلکہ صحت کی کیر میں کمی لگتا ہے۔ بلکہ صحت کی کیر میں کمی لگتا ہے۔



(۳)

اس لکیر کا ایسا آغاز کم ہی خوشگوار ہوتا ہے  
کا پتہ نہیں ہوتا ہے۔ دراصل حاملی نشان کو وسیع  
اور باہمی سے متعلقہ امر میں کا مسلسل خنڈ رہتا  
ہے۔ اس کی قوت باطنی کم ہے کچھ ہی اچھی ہوتی ہے  
اور وہ آتے دن پیٹ اور معدے کی خرابیوں  
سے پریشان رہتا ہے۔ تیز زاریت، اعصاب کا  
تناؤ اور وسیع کے باعث اسے دل کی دھڑکن  
میں بار بار شدت کا احساس ہوتا ہے۔ ایسا  
شخص اگر خوراک اور معدے کی درستگی کی طرف



(۴)

سے لاپرواہی کرتے تو اسے اختلاج قلب کے دورے پڑتے رہتے ہیں اور ایسی اوقات  
ان کی شدت ڈرامائی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس کے بعد سے کے اعصاب ہلکتے ہی  
محسوس ہوتے ہیں اور ذہنی بد پریشی، اعصابی شکنجہ یا کسی قسم کا خوف دہرا اس اختلاج قلب  
کے آغاز کا باعث ثابت ہو سکتا ہے۔ ایسے شخص کو دل کی بیماری میں ہوتی اور نہ ہی قلبی  
امراض سے جان بچ ہوتا ہے۔ اس کی تندرستی کا تعلق معدے کی خرابی، اعصابی تناؤ اور دل کی  
افراط و تفریط سے ہوتا ہے۔

جب موت کی لکیر کھانی کے قریب  
زندگی کی لکیر سے نمودار ہو تو یہ بھی اچھی نشانی  
نہیں ہے شکل نمبر ۴۔  
لکیر کا ایسا آغاز درحقیقت اس امر پر  
دال ہے کہ صاحب نشان کو غشی کے دورے  
پڑنے کا اندیشہ ہے۔ باہم دودان خون یا  
خون کی کمی بیشی کا بھی امکان ہوتا ہے۔ بعض  
ایسے افراد معدے کی خرابی کا بھی شکار ہو جاتے

میں تو اس کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ جب یہ منقطع ہو تو اسے اچھی علامت سے تعبیر کیا جاتا ہے  
دراصل اس کا مطلب اس امر پر دال ہے کہ موت و تندرستی کے معاملے میں کمزوری اعتدال  
سے کام لیا جاتا ہے۔ نہ تو لاپرواہی یعنی ہائی ہے اور نہ ہی ہر چھٹی سوتی تکلیف کے ہوتے  
ہی دواؤں اور دوا کاروں کی بے تحاشا تلاش شروع ہو جاتی ہے اگر طبیعت واقعی خراب ہو  
تو علاج و معالجہ کی طرف بلا تاخیر رجوع کیا جاتا ہے۔ ایسا شخص خوب صحت مند و تندرست  
ہوتا ہے اور اس مسئلے میں کافی بے غمگی ہے اپنی قوت کار جہاں میں صحت کر سکتا ہے۔ در  
وہ کامل مزاج ہوتا ہے اور نہ ہی کام چور۔ وہ عملی رنگ دہیں دلچسپی لیتا ہے اور صحت مند  
کام مکمل کرنے میں ہموار سے استفادہ کرتا ہے

جب موت کی لکیر کھانی کی بلانی لکیر کے نہایت ہی قریب سے مگر غیر متعلق شروع ہو  
اور زندگی کی لکیر سے اس کا کسی طرح بھی تعلق  
نہ ہو اور یوں ہی اپنی غریب جانے انتہام تک  
بے صبر پہنچ جاتے تو وہ علامت ہے اس  
کا حامل صحت مند ہوتا ہے۔ تندرستی کی اچھائی  
اسے زندگی کو خوشگوار و دلچسپ میں گزارنے  
کی صلاحیت بخشتی ہے اور وہ اپنے لیل و نہار  
صحت و شادمانی سے بسر کرتا ہے۔ ایسا شخص  
بڑی عمر کو پہنچنے کی طبی صلاحیت رکھتا ہے اور  
باہم عالم پیری سے پہلے جہاں غالی سے روزگار



(۵)

نہیں ہوتا۔ اپنی طویل زندگی کے دوران وہ قابل تدر ترقی بھی کرتا ہے اور اپنی ساعی  
کے شہرے اچھی طرح بہرہ مند ہوتا ہے (شکل نمبر ۵)۔  
موت کی لکیر زمین یا کھنڈ میں شکر کے آجھار سے نمودار ہوتی ہے اور برسی بڑی  
زندگی کی لکیر کو کافی بڑی ہستیلی کو جوڑ کر کے اپنے مقام انتہام کی طرف چلی جاتی ہے  
(شکل نمبر ۶)۔

جو اس کے ذہنی اور جسمانی توازن پر بڑا اثر ڈالتا ہے اور وہ بد مزاج، دھود ریخ اور ایسا فضا ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پرانے اس سے کنارہ کشی کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔  
صحت کی نیکر کردہ واقعہ جو راجشی دھماگے کی طرح پتلی ہو تو صحت کی خبر گیری کی



(۶)

قلبی ضرورت ہے (شکل نمبر ۶)۔ ایسا شخص بیدار اور تیز رہتا ہے اور تندہی کی مسلسل قربانی کے باعث اس میں غم پسندی اور بالخصوص بد مزاجی پیدا ہے۔ دیکھو اس کے باطن میں امید کی روشنی پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ہی تو منہ اور صحت مند زندگی بسر کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے کسی موثری مرض سے نہ تو غور ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ بنیادی طور پر بیمار ہوتا ہے بلکہ غم کی کمی، محبت کی قربانی، صحت اس میں ایک عجیب سی بدامنی اور زندگی سے بےزاری کا اس میں پیدا ہوجاتا ہے۔

اس کے برعکس صحت کی نیکر ایک واضح گھرے اور بے عیب خط کی طرح اپنے فخری منہم آغاز سے نکل کر بڑھ کے اچھا پرانے گھر میں قیام پزیر ہو جاتا ہے اور اپنی صحت کی علامت ہے۔ بلکہ اس کا مالی صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں کچھ زیادہ ہی خاص ہوتا ہے۔ اگر وہ عملی طور پر اعتدال سے کام لیتا ہے اور اگر غدا ناخستہ اس کا مزاج کسی وجہ سے غلاب ہو جائے یا بیماری کا شکار ہو جائے تو وہ ہر چیز کو چھوڑ کر اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے۔ اگر کسی بدلتی اذیت یا بیماری میں مبتلا ہو جائے تو یوں ڈٹ کر علاج صحابے میں صحت ہو جائے کہ جب تک تکلیف سے سختی نہات مایل نہ کرے، دم نہیں لیتا۔ وہ فحشاء و منکر کے اصولوں کا پوری طرح سے قائل ہوتا ہے اور بیشتر اس کے کہ دربر زمین ہی جاتے، غلو، انہدام کے قاعدے پرستی سے کار بند رہتا ہے۔ ایسا شخص زندگی میں اچھے

ہیں اور اس کی وجہ سے اعتدال قلب سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ ایسا شخص بد مزاج کسی ہوتا ہے اور اکثر اس بات کا گرج، احساس نہیں کرتا کہ اس کے جسم میں خون صالح کی کمی یا کمزوری ایسے اسباب ہو سکتے ہیں کہ جو اس کو غشی کی طرف مائل کر سکتے ہیں وہ جوں ہی کسی دل چاہی یا مشغول میں منہم ہوتا ہے تو پوری تندی سے اس میں ناگہم ہوجاتا ہے۔ اس کا اسٹاک اسے غراب، آرام، تفریح کے سلسلے میں اپنی اپنی کاروت اٹھ کر دیتا ہے اور جیتہ وہ اپنی تندہی غراب کرتا ہے۔ اعتدال اور اسٹاک کے بغیر وہ مذہم صحت مند کم ہی رہ سکتا ہے، اور اگرچہ وہ طویل عمر کو پہنچتا ہے مگر اس کا انداز حیات کم ہی بدلتا ہے۔

صحت کی نیکر بعض اوقات مروج دیا یا سانپ کے نقش رفتار کی طرح نقش ہوتی



(۵)

ہے اور ساری تیشیلی کو لہر کی طرح بل کھاتی ہوئی ہو کر کرتی ہے (شکل نمبر ۵)۔  
ایسی قوم دار اور شیطانی نیکر صحت علامت ہے۔ یہ صحت کی مسلسل قربانی کی طرف طبیعت کے ہر جوان کی آئینہ دار ہے۔ بد مذہم عدسے کی تکلیف جو بڑے بڑے لڑکی کی قربانی کا تیرہ ہوتی ہے اس کا بچپان میں چھوڑتی۔ ایسا شخص باہم بد مزاج ہو سکتا ہے اور اس کے غم و خفقے کے آثار چھوٹا ذہن اس کے مزاج کی ناہمواری گلیا دھرموں پر نوز کرانے کے مترادف ہوتی ہے۔ وہ مذہم فکر مند اور خوف زدہ ماسلوم ہوتا ہے۔ چھٹی چھٹی بات پر اٹھتا ہے۔ بچھٹے اس کے کہ اپنے بگڑے لڑکی کی درستی کی طرف توجہ دے اور اپنی صحت کو اعتدال پر لائے، وہ ایک طرح کا سڑیل مزاج بنا جاتا ہے۔ درحقیقت وہ کسی ایسے مرض کا شکار نہیں ہوتا جس میں اچھٹائے دیکھ کی بنیادی قربانی یا بیماری متعلق ہو۔ اس کے بگڑے لڑکی ناقص اسے بد مذہم میں مبتلا کر دیتا ہے



جو اس کے ذہنی اور جسمانی توازن پر بڑا اثر ڈالتا ہے اور وہ بد مزاج، نڈر رنج اور ایسا غصیلانہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنے پرانے اس سے کنارہ کشی کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔ موت کی کیکر کمزور واقع ہو یا ریشمی دھاگے کی طرح پتی ہو تو موت کی خبر گیری کی قلبی ضرورت ہے (شکل نمبر ۶)۔ ایسا شخص بیدار



(۶)

اور تیز رہتا ہے اور تندرستی کی مسلسل خرابی کے باعث اس میں غم پندی اور دلیری پیدا ہوجاتی ہے۔ دلوں کے باطن میں افسردگی کی روشنی پیدا ہوجاتی ہے اور نہ ہی خود مند اور موت مند زندگی بسر کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسے کسی موذی مرض سے نہ تو خدشہ ہوتا ہے اور نہ ہی وہ بنیادی طور پر بیمار ہوتا ہے بلکہ خون کی کمی، مدد کے کی خرابی، اہمیت کا فقدان ایسے امور سے مسلسل سابلجے کے باعث اس میں ایک عجیب سی بد حالی اور زندگی سے بے زاری کا احساس پیدا ہوجاتا ہے۔

اس کے برعکس موت کی کیکر ایک واضح گہرے اور بے عیب خط کی طرح اپنے مغزی مقام آغاز سے نکل کر بڑھ کے اجماع پر پہنچ کر ختم ہو تو یہ لمبی عمر، بیدار مغزی اور اچھی صحت کی علامت ہے۔ بلاشبہ اس کا حامل صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہوتا ہے مگر وہ عملی طور پر اعتدال سے کام لیتا ہے اور اگر گھٹا نا خواستہ اس کا مزاج کسی دہر سے ظاہر ہو جائے یا بیماری کا شاک بڑھ جائے تو وہ ہر چیز کو چھوڑ کر اپنی تسلی کرنا چاہتا ہے۔ اگر کسی بدنی اذیت یا بیماری میں مبتلا ہو جائے تو یوں ڈٹ کر علاج معالجے میں مصروف ہو جائے کہ جب تک تکلیف سے متنی نجات حاصل نہ کرے، دم نہیں لیتا۔ وہ مفکرات صحت کے اصولوں کا پوری طرح سے قائل ہوتا ہے اور بیشتر اس کے کردار میں مزین بن جائے، مگر تاہم قدم کے قاعدے پرستی سے کار بند رہتا ہے۔ ایسا شخص زندگی میں اچھے

ہیں اور اس کی وجہ سے اعتلاج قلب سے بھی واسطہ پڑتا ہے۔ ایسا شخص بد غذا بھی ہوتا ہے، اور اکثر اس بات کا صحیح احساس نہیں کرتا کہ اس کے جسم میں خون صالح کی کمی یا کمزوری ایسے اسباب ہو سکتے ہیں کہ جو اس کو فحشی کی طرف مائل کر سکتے ہیں وہ جنوں ہی کسی دل چاہی یا مشغلے میں منہمک ہوتا ہے تو پوری تندرستی سے اس میں گم ہو جاتا ہے۔ اس کا انہماک اسے خوراک، آرام، تفریح کے سلسلے میں لاپرواہی کی طرف مائل کر دیتا ہے اور نتیجتاً وہ اپنی تندرستی خراب کر لیتا ہے۔ اعتدال اور اعتدال کے بغیر وہ مدام صحت مند کم ہی رہ سکتا ہے، اور اگر چہ وہ غریب فکر کو پہنچتا ہے مگر اس کا انداز حیات کم ہی بدلتا ہے۔

صحت کی کیکر بعض اوقات مروج دیا یا سانپ کے نقش رفتار کی طرح نقش ہوتی

ہے اور رادیاتیسی کی کوکری کی طرح بل کھاتی ہوئی نمودار کرتی ہے (شکل نمبر ۵)۔

ایسی غم دار اور ریشمی کیکر مخصوص علامت ہے۔ یہ صحت کی مسلسل خرابی کی طرف طبیعت کے رجحان کی آئینہ دار ہے۔ بدبختی مدد سے

کی تکلیف جو بگڑنے کی خرابی کا نتیجہ ہوتی ہے اس کا بچا نہیں چھوڑتی۔ ایسا شخص باہم بد مزاج ہوتا ہے اور اس کے غم دھنسنے کے

آئندہ چھانڈ میں اس کے مزاج کی ناہمواری گہرا

دوسروں پر بڑھ کر گرانے کے مترادف ہوتی ہے۔ وہ مدام فکر مند اور خوف زدہ ماحول میں رہتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی بات پر اڑھکتا ہے۔ بولنے اس کے اپنے بگڑنے کی درستی کی طرف توجہ دے اور اپنی صحت کو اعتدال پر لے آئے وہ ایک توجہ کا سریل مزاج بن جاتا ہے۔ درحقیقت وہ کسی ایسے مرض کا شکار نہیں ہوتا جس میں اوصافے دیکھنے کی بنیادی خرابی یا بیماری متعلق ہو۔ اس کے بگڑنے کی ناقص اسے بدبختی میں مبتلا کر دیتا ہے



(۵)

ہوتی ہے۔



(۹۱)



(۸)

مقت کی نیکر اگر صبح و سلاہ میں آگے بڑھے کہ دماغ کی داغ اور عکس ایک سے مل کر دھن  
ہاتھ میں ایک بڑی صلیب یا چرخہ کی صورت اختیار کر لے تو یہ ایک خاص منہم ایسے اند  
نشان کہتی ہے (شکل نمبر ۹)۔ یہ منہم چھینے میں یہ بڑے مائل کرنے کی صلاحیت کی آئینہ دار شعور  
کی مانتی ہے۔ بلاشبہ حامل نشان کا میلان بین میں بڑی سی حد و منہم میں دوسرے مائل کرنے کی حق  
برہماتا ہے اور وہ بڑی محنت اور عرق ریزی سے اپنی داغی اور داغی صلاحیتوں کو بگاڑ کر رکھنے  
کوشش کرتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ وہ اس بھلے  
میں تو بالی رنگ و منہم مائل کر لیتا ہے۔



(۱۰۰)

اس بھلے میں یہ بات غور طلب ہے  
کہ دماغ کی نیکر کہاں پہنچ کر ختم ہوتی ہے۔ اگر دماغ  
کی نیکر پہنچ لیں جسکے کہ پانچ کے اٹھارہ میں پہنچ جائے  
اور محنت کی نیکر اس سے مل کر ایک داغ اور  
اور بڑی صلیب بنا دے تو یہ محنت منہم کی  
آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۱۰)۔ ایسا شخص عطا بہت  
بلند فطر ہو سکتا ہے اور داغی اشارے سے پر

دین گزرتا ہے اور نکتہ حیات مسمیٰ کرتا ہے و ہم دوسرا کم ہی اس پر غلبہ پا سکتے ہیں۔ وہ طبعاً  
رشتہ نمید کر مہربان ہوتی ہیں پکڑے رکھتا ہے اور اسی کے سہارے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

مقت کی نیکر پہنچنے سے

ہٹ کر تھیلی کی بیرونی سمت سے خود راہ اور  
میدی تھیلی کو مہربان کرتی ہوتی چھٹی انگلی کے  
پچھے ہٹنے کے اٹھارہ میں ماکر ملے تو یہ نام  
ہست کی حامل ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱) ایسی نیکر  
مزدوج کے تھن اور تہذیب کا پتہ دیتی ہے۔  
ایسا شخص حالات سے بلند فطر ہو جاتا ہے اور  
بہت بلند گھبرا جاتا ہے۔ اس کی بہت طبی اور  
بے چینی اسے اکثر سفر پر لکھ دیتی ہے اور بلاشبہ



(۶)

وہ مسند پاد کے سفر میں ہم کہہ سکتا ہے اور نہ ہی اس کی طبیعت  
میں استحکام و استقلال کے فاصلہ دکھائی دیتے ہیں۔

یہ نیکر ایک خاص طے ایسی صلاحیت کی بھی نقاب کشائی کرتی ہے جو صاحب نشان  
کی خواہش و ارادے سے بے نیاز زمین اوقات اسے ایسے تاثرات و مشاہدات کے زہر  
کو دیتی ہے جو آئندہ کے حالات و کوائف سے وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ امکانی ہے کہ ایسے شخص  
میں کاشت کی طرح کا جوہر ہو سکتا ہے اور وہ کسی باغی اور اگ سے آنے والے واقعات کا  
ستانی سے احساس کر سکتا ہے۔ اگر یہ ایسے تاثرات میں مبالغے کا پہلو بھی شامل ہو تا ہے مگر  
بحولی حیثیت سے اس کے خیر ارادی شعور آئندہ کو درست ہی ثابت ہو سکتے ہیں۔

جب محنت کی داغ اور سالم نیکر دماغ کی نیکر پہنچ کر ایک ختم ہو جائے تو یہ  
منہمیت خاص علامت ہے (شکل نمبر ۱۲)۔ اس کے حامل کو داغی بیماری کا اندیشہ ہو جاتا ہے  
مگر غلاب اور منہم ہونے کے باعث اس کے دماغ پر اندھنی کی حالت شدت سے عطا  
ہو کر دیتی ہے۔ وہ بے درغلی دہشتا ہے اور اس کی نیکر میں اور نا اُمیدی و ہمتا کی کیفیت مل

بھوک اٹھتا ہے۔ اس کی روحانی خیالی آفریں بڑے بڑے گل کھلا سکتی ہے۔ اسے اپنے تنہا گیت و نغمات پر غلطی قابل نہیں ہوتا۔ ایسی نشانیوں کے ہوتے ہوئے جذبات کو مکمل منطقی بنانے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو ایسا شخص عجیب و غریب تصورات و خیالات سے اپنی ذہنی کھانا پکائے کر اسے حقیقت سے دور کا واسطہ بھی نہیں رہتا۔ نیز اس کی طبیعت قہرناک اور ذلیل خیالات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔



(۱۱)

بہت کی فکر واضح اور سالم ہو اور عمدہ وصال و داغ کی لکیر اور قسمت کی بجھی لکیر کو ایسے جوڑ کرے کہ ایک واضح منقش بتیسی کے وسط میں دکھائی دے جیسے کہ شکل نمبر ۱۱ سے واضح ہے تو بڑی دلچسپ اور فاضل منہزم کا پتا چلتی ہے۔

یہ جو بڑے علم و تجربہ کے لیے استدلال و فطری کی نشانی ہے۔ ایسے شخص میں کثرت وقت و کام کے عناصر ہوتے ہیں۔ ایسا شخص تذکرہ و تخیل کا

بہی مانی ہوتا ہے اور باہم ایسے اعمال و مشاغل کی طرف مائل جو معنائی اور بدلانے باطن کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

وہ فطرتاً نیک خیالات اور اچھے اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے اور مجاہدہ و جدوجہد سے اپنی اپنی صلاحیت مشاہدہ و کاوش کو ابھر کرنے میں کامیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ بہت کی فکر بعض اوقات اپنے تمام آفاقہ سے بیکر کر جو بھی تخیل کے دریائی تھے پر پہنچتی ہے۔ ایک ایسے واضح دور خانے میں تسلیم ہو جاتی ہے جو علم اور گہرا داغ کی لکیر پر پہنچ کر گونجنا یا مارتا ہے (شکل نمبر ۱۱) ایسا شاید دور اندیش ہی ہوتا ہے اور بڑی لگن کا حامل ہوتا ہے۔ اس کے عمل کے باطن میں اعزاز و وقار کی بے پناہ آرزو ہوتی ہے۔ وہ اپنی بیدار مغزی اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کو بڑے بڑے کاروائے میں کامیاب ثابت ہوتا

ہے کہ ارباب نامہ اس کی قابل رشک ترقی اور وقار کا لوٹا ماننے لگتے ہیں۔



(۱۲)

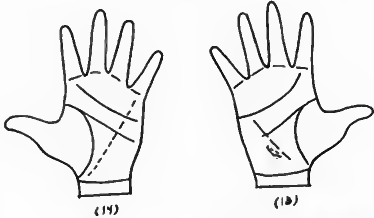
خواہشی عروج و وقار کی تابندہ تباؤوں کے ساتھ ہی اس میں خفیہ فزون میں دسترس کی نفس صلاحیت ہوتی ہے۔ وہ اس جوہر فانی کو فزونی و فزونی طور پر مرقع عمل کی نزاکت کو سمجھنے، درجہ و درجہ کو جاننے اور مرقع شمس حکمت عملی کو بروئے کار لانے میں استعمال کرتا ہے۔ نیز اس کے تنازعات اور تعلیق اور تعمیری معنوں میں کسی غیر فنی طاقت کا لاحقہ محسوس کیا جاتا ہے اور ممکن ہے یہی وجہ ہو کہ وہ ارباب نامہ کی نگاہوں میں احترام و علم حاصل کر لیتا ہے۔

کسی خشک وہ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کو اعتدال سے زیادہ استعمال کرتا ہے لیکن اسٹوری طور پر گہری ہر سلسلے۔ وہ درحقیقت ایک فطری اور لاشعوری طاقت کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کا احساس تو اسے ہر سلسلے میں گہرا پر امتیاز نہیں رکھتا۔ اس کے احساں پر ایسے مسلسل فزونی و باؤ کا اثر خوش گوار نہیں ہوتا۔ اور باہم و دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی طاقت غریب کر لیتا ہے۔ ایسی طاقت کی لکیر کے ہوتے ہوئے بے مدد و خودی ہے کہ علم و صلاحیتوں کو میں طور پر بار آور کرنے کے لیے طاقت، تندرستی اور ان تمام امور کا خیال رکھا جائے جن کے بغیر زندگی کی خوشیاں برقرار نہیں رکھی جا سکتیں۔

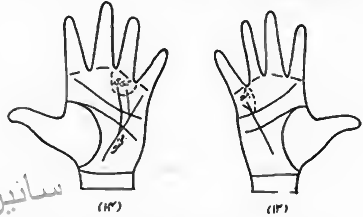
بہت کی فکر اگر سادہ سادہ معیاس میں کرے مگر خاتمے پر بڑھ کر اُبھار پہنچ کر ایک واضح گہرے دور خانے کی صورت میں اختتام پذیر ہو تو یہ بالکل مختلف مفہوم کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

بہت کی فکر اگر گہرا فزونی و فزونی طبی طاقت اور طاقت اور طاقت کو تمام کرتی ہے تو فزونی وہ ہٹ جاتی ہے تو فزونی کے ساتھ طے کی قوت پہلی سی نہیں رہتی اور

اس حصے میں بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ نیز مالی نقصان سے بھی دوچار ہونا چاہیے۔



صاحب سلامت منجی اور تندرستی گھٹ جاتی ہے۔ بڑھاپے میں اعصابیں معمول کی پریشانی سے گزر کر نئی مرض یا خدشے کا شکار نہیں ہے۔ دراصل جسمانی طاقت کی تدریجی کمی کے باعث جلدیت آرام کی زیادہ طلب گار ہو جاتی ہے۔



اگر صحت کی نگر بار بار فرٹے اور اسی طرح ساری ہتھیلی میں نقش ہو تو یہ بھست، ہی خراب اور منحوس سلامت ہے (شکل نمبر ۱۶)۔ ایسی نگر کے ہر شکستہ مقام پر بیماری لگتی ہوتی ہے۔ یہ گویا پلے پڑے بیمار لیروں کے آنے کا پتا دیتا ہے اور اس کا ماحول مسلسل بیمار رہتا ہے۔ نہ اس کا مزاج ہموار ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی مالی حالت سدھ سکتی ہے۔ نہ صرف وہ مالا روگی ہوتا ہے بلکہ روپے پیسے کے مسئلے میں بھی تنگ حال رہتا ہے۔ ایسے شخص کا معادہ اور قوت پر ہرگز خراب رہتی ہے۔ نہ تو اسے کھانے پینے کا لطف حاصل ہو سکتا ہے اور نہ ہی اطمینان خاطر نصیب ہو پاتا ہے۔ اس کے مزاج کا تر حال ہی کا پتہ چھے۔ گھڑی میں تو لڑ تو لڑ گھڑی میں ماشہ۔ اور اگر وہ بیمار مزاج، حساس مزاج اور دو گنا نہ ہو جائے تو خوشخبری ہو گا۔ ویسے اس کے احباب و اقارب اس کی پیسہ بیماری، مالی تنگ دستی، کامداری نقصانات سے بھرت تنگ آجائے ہیں اور اس کے خستے اور مینسانی سے بچنے کے لیے اس سے بدستوری کرتے ہیں۔ اگرچہ انھیں اس کی حالت پر رحم ہی آتا ہے اور اس کی جائز و ناجائز باتوں کے باوجود کافی دوا داری سے کام لیتے ہیں مگر

اگر صحت کی سالم اور بے عیب گیر تا از بتجلی کو جو نہ کرے اور اس میں سے ایک یا دو صاف اور عمدہ شاخیں نکلیں تو کسی اعلیٰ کے نعمانی انھار جو شروع کا اچھا لکھا ہوا ہے۔ میں پہنچ کر ختم ہو جائیں تو ان کا خور سے دیکھنا ضروری ہے۔ مگر کے جس حصے میں یہ شاخیں خرد ہوئی ہیں، اسی وقت سے کام رو بار اور پیشے میں اہم تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایسی ہر شاخ بہتر مالی حالت، بلند مرتبہ و غیر کی حق علامت تصور کی جاتی ہے (شکل نمبر ۱۴)۔

ایسی شاخوں کے ہوتے ہوئے کسی ایک خاص بات کا خیال ضروری ہے۔ صاحب نشان کا طبی دماغانہ انداز اور ترقی پر گامزدہ ہو سکے۔ ایسا شخص اپنے خیالات و کردار سے آگے بڑھنے کی کچھ مصیبت کے بغیرات و دھڑلے پر غم کرتا ہو گا۔ صاحب اور لوگ اس کی قابضیت اور ملکی کارکردگی سے متاثر نہیں ہو سکتے۔ اس نگر کی ساخت کو خور سے دیکھنا ضروری ہے۔ اگر صحت کی نگر سالم شروع ہو کر بعد میں ٹوٹ جائے تو یہ اچھی علامت نہیں (شکل نمبر ۱۵)۔ جس مقام پر شکستہ ہوگی مگر کے

ایسے کاٹنے والے خطوط کے ہوتے ہوئے مالی نقصانات بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں اور ان کا حامل نہ صرف محنت کی خرابی سے دوچار ہوتا ہے بلکہ دُنیوی اعتبار سے بھی گھمٹے میں رہتا ہے۔

محنت کی لکیر بعض اکتوں میں مالی تیسخ کی شکل میں نقش ہوتی ہے۔ ایسی لکیریں



(۱۹)

جو کے دائیں کی طرح کے جزیرے ایک پتلے رشتے میں تنگ دکھائی دیتے ہیں تمام تر لکیر پر لاکا لگان ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۹) جزیرے کا نشان بڑے اثر کا حامل ہے اور بیماری کا پتا دیتا ہے۔ جب لکیر سرسبز جزیروں سے بنی ہو تو یہ ایسی بیماری کا پتا دیتی ہے جو کوئی بھی ہوتی ہے اور دیر پا بھی۔ صواب خط اندر ہی اندر نکلتا رہتا ہے۔ اس کی قوت مدافعت بڑھتی ہوئے مرض کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اگر مریض اور

مسلل علاج نہ کیا جائے تو زندگی خطروں میں گھر جاتی ہے۔ اگرچہ یہ زیادہ تر بگ اور مریض



(۲۰)

کی خرابی اور بھارت کی آئینہ دار ہے گرد کیا گیا ہے کہ اس کے باعث تپ دق کا بھی اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے لیکن یہ گمان کر لینا کہ اس مرض سے موت کی آگ آگ ہے، غلط ہوگا۔ علاج مبالغہ سے ایسا نہیں ہوتا محنت یاب ہو سکتا ہے اور اگرچہ وہ بڑی توفیقیں بن سکتا ہے مگر آجی اور تندرست زندگی کو اس کے لاحق ہو سکتا ہے۔

محنت کی لکیر سے متعلق چھٹے مجھے

مصلحت ہی میں سمجھتے ہیں کہ اس سے جس قدر ممکن ہو سکے کم ہی سہارے پڑے۔ بگاڑ ہو نہ ہو کبھی شکار ہو جاتا ہے اور اپنے لیل دنار بہت ڈکھ میں گزارتا ہے۔

محنت کی لکیر بعض اکتوں میں شروع سے آخر تک سالم اور سبب ہوئے کی بجائے



(۱۶)

چھٹے چھٹے لکڑیوں کے یکے بعد دیگرے نقوش سے گزرنے عبارت ہوتی ہے کہ اسے دیکھتے ہی بڑی کا گمان ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۶) لکیر کی ایسی تعمیر کی کوئی تکلیف کا پتا دیتی ہے اس کے حامل کو سبب ہو کر کی طرقت بلاتا ہے جو کرنا چاہیے۔ یہ لوگ زندگی کو عذاب بنا دیتا ہے اور مسلسل بیماریوں کی لکیریں ہیں کہ انسان کی عقل کا مرنشیں کرتی۔ نیز اس کے ہوتے ہوئے

کا دبا ہوا طرقت و فوہ میں بار بار شکست

اور نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ درحقیقت لکیر کی ایسی سافت محنت اور مالی اعتبار سے سخی ہی نہیں بلکہ عذاب مسلسل کا مکمل ہوتی ہے۔



(۱۷)

محنت کی لکیر بذات خود سالم اور واضح ہو کر خود سے قوت سے اس پر گہرے خط کا نشان نقش ہو اور ساری لکیر ان طالع خطوط سے گزرتی ہوئی دکھائی دے تو یہی اچھی نشانیاں نہیں ہیں (شکل نمبر ۱۷)۔ ہر طالع محنت کی خواہش والی اور تکلیف کا پیش خیمہ ہے۔ جتنے خطوط لکیر کا گزرنے آتی ہیں بار زندگی کے متعلق جتنے ہیں، بیماری، مہلے کی کمزوری اور خرابی سے محنت بگڑ جاتی ہے جو پریشانی کن ثابت ہوتی ہے۔

کی ایک واضح چوڑی سے نمودار برتویر غیر معمولی علامت ہے۔ لکیر کی روش میں جزیرے کی نشانی اندرونی بیماری اور مالی نقصان کا پتہ دیتی ہے مگر صحت کی لکیر کا جزیرے سے آواز اور مسمیٰ رکنا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔ یہ درحقیقت سائبرینی نام کی نشانی دی کرتی ہے۔ یعنی ایسا شخص زندگی میں طے والا ہوتا ہے۔ اسے اس بات کا قطعاً احساس نہیں ہوتا کہ وہ جاگ رہا ہے کہ عالم خواب میں ہے۔ زندگی حالت میں بستر سے اٹھ کر ادھر ادھر چلنے لگتا ہے اور اچھی

یہی حالت کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔  
صحت کی لکیر کے دوران اگر ایک واضح اور چھوٹی چوٹی کا نشان پایا جائے تو یہ بھی اچھی نشانی نہیں ہے۔ درحقیقت یہ بھی صحت کے پسے میں ایک خرابی یا اندیشہ کا نکتہ ہے (شکل نمبر ۲۲)۔  
اگر یہ چوٹی کی علامت صحت کی لکیر کی روش میں واقع نہ ہو بلکہ قطعی واضح اور سالم لکیر سے محض یوں ملے ہو کر اس کا پتہ اور حوالہ نہ ملے تو یہ بالکل مختلف مفہوم کی حامل ہے۔ چوٹی کا نشان اہم تبدیلی اور ایک تیز رفتاری سے تیز ہے جب کسی



(۲۱)



(۲۲)



(۲۳)

نشانی صحت کی لکیر میں شامل دکھائی دے تو یہ اس امر پر دال ہے کہ صاحب نشان کی زندگی میں اس وقت اہم اور اچانک تبدیلی واقع ہوگی۔ ایسی تبدیلیاں انقلابی اہمیت رکھتی ہیں اور بیماری حقیقت میں مدد و بدل کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں (شکل نمبر ۲۴)۔

اگر صحت کی لکیر میں سائبرینی کا نشان پایا جائے تو یہ بھی محسوس علامت ہے (شکل نمبر ۲۵)۔

بالمعوم ایسی علامت مستورات کے لمحوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ بانجھ ہونے کی نشانی ہے۔ ایسی عورت کے ملاں اور لادنیوں ہوتی۔ نیز بچہ دانی اور ایسے اعضا میں جن کا تعلق حمل و طبع سے ہے، خرابیاں ہوتی ہیں۔ اگر ایسا آثار صحت اور واضح کی لکیروں کے سنگم پر واقع ہو تو ایسا فرد بے اولاد بھی رہ سکتا ہے۔ اگر یہ نشانی مردانہ ہاتھوں میں ہو تو اس کا بھی یہی مفہوم ہے (شکل نمبر ۲۶)۔



(۲۴)

بچنے نہیں دیتا اور جہاں ایک رابطہ ختم ہوا اس نے مجھ پر دگر سے آشنائی شروع کر دی۔  
نورن بالاخر اس کی بدنامی کا باعث بن جاتا ہے اور وہ ہر بات کی کھلانے لگتا ہے۔ ذرا سے  
مشاعرے میں اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے اور نہ ہی اشرف کے گھروں میں اس کی آمد و رفت  
بازر قعر ترک جاتی ہے۔

اس کی زور و سی اور جہاں تائی یہاں تیری زور و سی جہاں تائی جہاں تیری کا شکار ہوتی ہے  
بلکہ وہ ذہنی اور فنی فضا میں کے لیے جیسی ہی اسی عاشقہ زور و سی کا عادی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ  
قبضہ عام سے لے کر معلقہ خاص تک اس کا نام اور کردار و فتنہ الفاظ میں کہی سنا اور سنا ہوا ہوتا  
ہے۔ بالاخر وہ اس بدنامی کے باعث مجبور قلب اور بالواسی جنت ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور  
حیرت ہے کہ تمام محبتیں اور بدنامیاں جیسے جیسے ہوئے جی وہ نظر بازی اور تیری زور و سی سے باز  
نہیں آتا اور جنت نفس کے ساتھ بے حیا اور ذہن بن کر رہ جاتا ہے۔

اگرچہ اسی ممکن شکر کی کمان کہ ہی دیکھنے میں آتی ہے مگر اس سے انکار محال ہے یہ  
کبھی کبھی بالآخر وہ انہوں میں نقش ہوتی ہے۔ اس کے حامل کی پیچیدگی سے تہذیب اور روحانی  
انہماک کی تربیت شروع ہوتی ہے ورنہ ہوش نبھانے میں وہ ہذبات کی پوری شدت کے ساتھ اپنے  
فیہا رجحان مانتا نہ کا شکار ہو جاتا ہے۔

معلقہ زور و سی شکر کی کمان عام طور پر شکستہ حالت میں دیکھی جاتی ہے یا یوں مرتب  
نہ ہوتا ہے کہ شکستہ فتنے ہوئے خطرناک ایک دوسرے سے تیز مشعل ہوئے ہوئے ایسی کمان دار  
صمدت اختیار کر لیتے ہیں کہ ان پر ایک قوس کا لگان ہوتا ہے۔ جس حالتوں میں یہ غیر ممکن اور  
محض ایک عید کی شکر کی صمدت میں بھی نظر آتی ہے۔

جب قوس زور و سی سالم مگر ہی، واضح اور مکمل یوں پائی جائے کہ اپنی روش کے دوران  
قوت کی لکیر اور کھیلانی کی لکیر پر دو کو کاٹتی ہوئی پڑے اور ان پر مادی ہوا اور اپنے متینہ  
مقام انتظام کی لکیر کاٹنے کا جیسے قوس پر مدد و غور کرے۔ ایسی نشانی کے ہوتے ہوئے دولت  
اور زور کے نقصان کا شدید اندیشہ ہوتا ہے اور بدلیج میں سے ان افراد کے ہاتھوں جن کو

## حلقہ زہرہ

دست شناسی میں جہاں بڑی گیر کر اور دو اقسام کی آگاہی کے لیے مساوت کرتی  
ہیں وہاں چھوٹی گیر کر بھی بے حد قابل اعتنا ہیں۔ اس زور و سی میں شکر کی کمان جیسے معلقہ  
زور و سی نام سے پکارا جاتا ہے، غائر نگاہ سے دیکھنے کے قابل ہے۔

معلقہ زہرہ چپل اور وہ مانی انگلیوں کے مابین تھیلی کے بالائی حصے سے شروع ہوتا

ہے اور نیچے کی طرف کمان کی صورت میں مل  
کھاتا ہوا اور مانی انگلی کے تھائی سپر کے کنار  
اور تیری انگلی کے تھائی سورت کے ایک سر  
دوروں کا اطار کرتے ہوئے اوپر کی طرف قوس  
کی تشکیل کرتے ہوئے اس میں مانی انگلی کے تھائی ہوتا ہے  
جو تیری اور چپل انگلی کے درمیان ہے۔  
(فصل نمبر ۱۰)



(۱)

جب یہ گیر کر کی کمان کی طرح نقش  
ہو اور اس کی زور و سی میں جیسے اور کم ہو

تو یہ طبیعت میں ذہنی جہاں، محسوس اور جذباتی زور و سی کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حامل مانی  
یہاں اور نہ ہی محسوس سے فزونی ترسنا ترسنا ہو سکتا ہے۔ اس کے مزاج میں ایسی جذباتیت  
ہوتی ہے کہ اگر اس سے متاثر ہو جائے تو وہ کسی حد تک محسوس میں آجے کہ وہ  
جاتا ہے مگر چونکہ مزاج میں استحکام کا فقدان ہوتا ہے اس لیے وہ ناقابل اعتبار ثابت ہوتا  
ہے اور روشنی یا سحر معلقہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مگر اس کا عاشقہ مزاج اسے چین سے

شخص فقیہ مصوری، موسیقی، ادب ایسے فنون لطیفہ کا دلدلہ اور کسی نہ کسی فن لطیف میں اضافہ کامل کی طرت آمادہ ہوتا ہے۔

درحقیقت وہ اعلیٰ ذہانت و تخلیق جبرہ اور حتیٰ نازک سے بہرہ ور ہوتا ہے اور اپنے مخصوص میدان ولیگی میں ہر طرح سے ماحصل کرنے کی طبی صلاحیت رکھتا ہے۔ لاریب وہ رمانی ہمالیہ فطرت کا پرستار ہوتا ہے مگر ایک جبرشاس کی طرح۔ اس میں اس بلا کی قہر امتیاز ہوتی ہے کردہ جہانی پیش کشی میں نہیں الجھتا۔ نفسیاتی اور روحانی کیفیت بالآخر دراصل کرتا ہے اور ایسے مثبتات جمائیاتی ہے اپنے شراپوں کی تخلیق میں استقامت کرتا ہے۔

حلقہ زہرہ بعض اہتوں میں دوہرا بھی پایا جاتا ہے خواہ شکر نغود سے مرتب ہو یا نام سے۔ ایسی دوہری نگہ نہایت فنیسی کی علامت ہے۔ اس کا حامل طبع فطری فنیسی ہدایوں کی طرف ہل جاتا ہے۔ اس کے غیر میں ایک نوع کی بے انتہا فنی فنی حرکت ہوتی ہے اور وہ اندھا دھند بدکاری کے غار میں جا گرتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

اس میں شبہ نہیں کہ اسے اپنی اشتائے بے پناہ پر قطعاً قابو نہیں ہوتا۔ زلف طری فنیسی زندگی کی طرت راقب ہوتا ہے اور زندگی بگاڑتی ہے فنون سے گریز کرتا ہے۔ اسے ایک قسم کی فنیسی بیماری ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں وہ شقیات اور مغموی باہ ادویر کی طرت بھی درجہ شراپے کو اس برس کاری کے باعث وہ اپنی صحت، نام، پیسہ یہ سب کچھ برباد کر دیتا ہے۔

اگر طرہ زہرہ میں مارکیڈوں سے مرتب ہو تو اسے شمس پرندہ ای رحم کرے۔ وہ بے وقت بدکاری کی شے نہیں بلکہ پارسا ہے اور بہت بامہربان ہوتا ہے (شکل نمبر ۳)۔



(۳)

ایسا لاشوں چھوکتی ہے کہ وہ اندھا سا ہو جائے اور وہ اس کے پیہبانی فنیسی سے استغناء کرتے ہوئے اسے ٹوٹ پھوٹتی ہے اور جب وہ اس قابل نہیں رہتا کہ اس سے مزید اسے نصیحت کے اسکا تانہ باقی رہیں تو اسے درکار دیتی ہے اور وہ وقت اور تنگدستی کی حالت میں گویا اپنے کیکر کو درکار پختا ہے۔ اگر صورت کے فتنے میں ایسی نشانی ہو تو اس کا بار اور عاشق زحمت اس کی عزت ٹوٹ لیتا ہے بلکہ اس کا زیور اور زہریرے کے کرپل دیتا ہے اور اسے ایک عذاب میں چھوڑ دیتا ہے۔



(۴)

اگر طرہ زہرہ پتلا گر سالم ہو اور قسمت اور کامیابی کی نگہوں کو ٹوٹ کر تاج بھڑاؤں دکھائی دے کہ یہ دونوں گھبراہٹیں اس پر حاوی ہوں اور اپنے حق اور وضاحت سے اس کو قطع کرتی ہوئی دکھائی دیں تو یہ دہریہ منہمک کا نیزہ دھبہ و شکر فرج۔ ایسی کیے نہایت زہرہ کی بجائے جمائیاتی جس کی ترقیاتی گرفت اور صاحب نشان کے باطنی کی شہرہ و لب سے دی رفعت کا پتا دیتی ہے۔ ایسا



چیز کا یہ اوصافیتا ہے یا جس دگر پر چلتا ہے۔  
 نہایت ذوق و دل بستی سے اس میں منہمک  
 ہو جاتا ہے اس کے ہر بن بن کو سے جوشیے پن اور  
 لگاؤ کی لہریں ابل پڑتی ہیں، طبیعت قابل ہو  
 اور مزاج صالح ہو تو نمایاں کام کرنے کے لائق  
 ہو جاتا ہے اس کے خروش کار میں مہین ہستی اور  
 تلاش کے من مہر حکم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر طبیعت  
 صالح نہ ہو اور مزاج کا رجحان عیب و گناہ  
 کی طرف مائل ہو تو وہ پرے دور سے کا عیاں  
 شرب و نشا کا رسیا اور بد کرداری کا مجسمہ ہوتا ہے۔



(۶)

کذب و افترا اس کی طبیعت ثانیہ ہوتی ہے۔ وہ چوری سے باز نہیں آتا۔ دھوکا دینے  
 میں کھیل کھیل کر لگتا ہے۔ مدد دینے کا مکار بھی ہوتا ہے اور سرکاری محفل اس غرض سے اپنا لیتا  
 ہے کہ اس کا بے پناہ ذوق نگاہ کاروں ہو سکے۔ درحقیقت اپنی خواہشات کی تکمیل ہی اس کا  
 ایمان ہوتا ہے۔ اسے اخلاقی قدروں کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی دوسروں کے احساسات  
 کا احترام۔ وہ خود غرض، منہمک، جھلسار، مکار غرض تمام برائیاں کا مجسمہ ہوتا ہے۔

جب ملحقہ ذہن میں دماغ میں شکستہ ہو یا محفل جانے تو یہ از حد بدکاری کی علامت  
 ہے۔ یہ ہوس پرست شخص کی نقاب کشائی کرتی ہے۔ ایسا فرد اپنی جتنی ہوس کے بے پناہ  
 تقاضے سے اس قدر مضطرب ہوتا ہے کہ غیر اخلاقی اعمال سے لے کر جرائم کے ارتکاب تک  
 سے دریغ نہیں کرتا۔ درحقیقت اس کی طبیعت ذمہ زنا کاری، بد معاشری اور جرائم کی طرف  
 مائل ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی جہانی اور میتیاتی خواہشات کی تسکین کے لیے اخلاقی دوا کی ہر شرت  
 سے نظر بڑھ کر اس مجملہ اقدام سے باز نہیں آتا جو اپنے ہوس تک میلانات کے لیے مفوی  
 خود کرنا ہے۔ وہ دراصل نیکی اور بدی کے احساس و تیز سے نااہل ہوتا ہے۔ دوسروں کی  
 برائیوں کیلئے اس کا احترام تو ایک طرف انھیں محفل خواہش و ذاتی کی تسکین کے لیے ہر چلے اور بولنے



(۶)



(۵)

جب ملحقہ ذہن اپنی روش کے دوران بظاہر اور شہما چھوڑتا ہو مگر ان کی صحت میں  
 دکھائی دے تو جتنی پیش کرشی کی بے پناہ پناہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ غیر متسلل ملاحظہ  
 محبت، غلامی، غرضی رابطے غرض ان اسوں اور مزاج جتنی کی علامت ہے جو  
 ثروت انسانی کے نکات ہوتے ہیں۔ لیکن بھاری کے متغیر پہلو تلاش کیے جاتے ہیں۔ منہمک  
 سے ہر بن بن کی ترکیب استقلال کی مائی ہے۔ غیر غرضی مقامات سے لذت اندیشی کو کھڑا جاتا ہے۔  
 ہر ناک مل سے حق نہیں اس کے معامل کا منظر نظر ہوتا ہے اور وہ لنگ، نا پائی بے لہ روی  
 میں ناگہا جاتا ہے (شکل نمبر ۶)۔

ایسے فرد کا ذہن اس قسم اخلاقی مجروح اور فطرت کینہ ہوتی ہے۔ وہ مزاج مستقیم سے  
 تقبی نااہل ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ نوعی طور پر بیمار ہو جاتا ہے۔ مردم پرست ملوک  
 اور گندے ماحول میں رہتا ہے اور طبیعت مجسم ہو جاتا ہے۔

جب ملحقہ ذہن خود کو اپنے مقصد اعلان سے ہوا اور تھیلی کے لانی سے کو خود  
 کتا بڑا آگے بڑھے کہ بھانے اس کے کہ اپنے بدل تمام پر ختم ہو، بندھ کے آجیاد  
 چھوٹی انگلی کی جڑ کے نیچے اختتام پزیر ہو تو یہ غیر معمولی علامت تعویذ کی باقی ہے۔  
 (شکل نمبر ۵)۔ ایسی نشانی طبیعت میں جوش و خروش کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل ہمیں جبر

ہوتے رہتے ہیں کہ جیسے کسی پاگل سے لوگ بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس بے جا بے کا اس میں کوئی قصور نہ ہو لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ سخت مشتعل مزاج پرلے دہے گا بے وقت اور منہی ہیجان کاریوں کا مرکز بن جاتا ہے۔ اوٹنی سے اشارے پر اسے اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور وہ ماحول میں وحشت و ہراس پوری پیدا کر دیتا ہے کہ مڑا کی پتاہ! یہ اسی جہاں سے اس ہیجان خیزی اور وحشت اثری کا احساس تک نہیں جوتا۔ وہ ایک قسم کا ہنسی بدو ہوتا ہے۔



(۱۰)

جب ملتانہ زہرہ کے مین وسط میں ایک واضح چریکے کا نشان قش ہو تو یہ بھی اچھی علامت نہیں ہے (دیکھ نمبر ۱۱)۔ اسی صورت میں اس امر کا احتمالی خطرہ ہوتا ہے کہ حامل نشان یکا یک لٹے کی طرح پھٹ جائے گا۔ وہ بے پناہ مذہبی ہیجان کے ساتھ ملیں ممانعت کی طرف بڑھتا ہے۔ گریا طوفان کے دھلے میں بہا جا رہا ہو۔ ہوس خورگی بنی دلی چھپیوں کا تلاشی ہوتا ہے۔ فطری اور

اور غیر فطری تمام تر مہنسی سے امتیاز اس کا شیوا ہوتی ہیں۔ وہ میں دشام اسی پکڑ میں پڑا رہتا ہے اور عام طور پر سوزگ، آنکھ و مفر و فوج کی موذی بیماریوں میں گھرا رہتا ہے۔ اس میں بڑھیدہ میں ہشتا ہونے کے باوجود اپنی نازیبا حرکتوں سے باز آنے کے قابل نہیں ہوتا اور عمر گزار فحاشی اور بدکاری کی نذر کر دیتا ہے۔ ایسے شخص کا انجام بڑی جہت ناک ہوتا ہے۔

اس کے دل و دماغ پر مہنیت کا بھگوت سوار رہتا ہے۔ نہ اسے دن میں چن رہتا ہے اور نہ ہی اس کی رات نیکین آرد ہوتی ہے۔ وہ اس قدر بدعت اور بے رسوم ہوتا ہے کہ شہزادہ ملنے لانے والے اور کاد باد پر متلعین بھی اس سے پہلوتی کرتے ہیں۔ نہ اسے کوئی حرم کا نام ہے اور نہ ہی اسے شادی بیاہ کے موقع پر مدعو کیا جاتا ہے۔ اور اگر حالات سے مجبور ہو کر اس کی معاہدہ کسی ہرم و مجلس میں مجبور ہو کر متلعین کی جان عذاب میں

سے خراب کرنے کی سوچتا رہتا ہے۔ بالعموم وہ قبر ناولوں، بدعاشیوں اور ایسے اداوں اور اڈوں کے پکڑ لگا رہتا ہے جہاں اس کی جہانی اور مہنسی خواہشات کے لیے سامان تسکین مینا ہو سکے (دیکھ نمبر ۱۲)۔



(۹)



(۸)

چھوٹی انگلی کے نیچے بندے کے انھار پر اگر ایک واضح اور طویل شادی کی گیر قش ہو اور ملتانہ زہرہ برقعہ کا سے کاٹے جیسے کہ قش زہرہ سے واضح ہے تو یہ ازمد نفوس علامت ہے۔ ایسا شخص احتمالی جذبات سے باطل ماری ہوتا ہے۔ وہ ایک ذریعہ کی ہنسی و لڑائی کا شکار رہتا ہے اور اس کے قریب فعل سے اپنا نمونہ ہوتا ہے کہ وہ مایوس کا مرکز ہے۔ وہ ہنسی ممانعت کی موذی مسموم قوت ہے جسے مشتعل جہاں آتا ہے اور مذہبی ہیجان کے باعث سخت ناروا حرکات کا مرکز ہوتا ہے۔

اس کا کسی بھی حال میں اقتدار نہیں کیا جاسکتا۔ بالعموم وہ بدعت، بھوک، اختیاس اور اس کا نہ ملنے تغافل لڑائی ہوتا ہے۔ وہ اپنی علامت سے مجبور ہوتا ہے اور ہرم عذاب ہو کر بھی اکتا رہتا ہے۔ وہ اس میں خواہ لڑا ہی اقتدار بھی پیدا کر دیتا ہے کہ لوگ شہید کر دیتے ہیں اور مہنیت ناک احساس کے پیر نہیں رہ سکتے۔ اس کے باب نازان اسے مدعوں سے ملنے لگنے کے لیے بھی نہیں جتنے اور رعیت قریب ہے کہ اس کے جانے والے اس سے یوں مجبور

مُبَکھا ہو جاتی ہے اور اس کے جاننے والے اس کے شرانگیز افعال و اعمال سے مدد و نصرت کو بہانے کے لیے طرح طرح کے منصوبے بنالیتے ہیں اور اکثر قریب خوش گزلی سے سراپناہم ہو کے وہ شرانے کے نقل پڑھتے ہیں۔



(۱۱)

اگر ملتو ڈنبرہ کے وسط میں تالہ کے واضح نشان دکھائی دے تو یہ بھی از حد خوش نشانی ہے۔ اگر ملتو ڈنبرہ قہری یا تھری لکڑوں سے مرش ہو تو یہ بھی بڑی نشانی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔ ایسی نشانی ان مردانہ اور زنانہ اسراف کی نشانیوں میں سے ہے جو مرد و عورت کے بہت سی تعلقات کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ ایسا شخص ہمیشہ ہوس کا فہم ہو جاتا ہے۔ اسے جہانی لذتوں کی تاحی شرافت، نیز احترام انسانی بھی اُسور سے قلمی بلے ہو کر رہتی ہے۔

وہ بالعموم ایسے افکار و جہنی مخالفت کی طرف بے پناہ کشش کے ساتھ کمپنتا ہے جو اس کی تسکین نہیں کئے لیے پیشہ وارانہ طریقہ کار اختیار کر سکتے ہیں۔ ایسی عورت حیا نش مرد اور ایسا مرد قریب کا ستانی ہوتا ہے۔ اس کی ہوس اور قوت مجاہمت میں بہانہ نہ ملتا ہو سکتا ہے۔ وہ پرے دلچہ کا بلے عیا و سہ شرم ہوتا ہے۔ اس کی دھڑالی سے بڑے بڑے عیش پسند بھی ٹم کھاتے ہیں۔ مغفلان شباب ہی سے وہ شریک حیات کا شہرت سے تعاف کرتا ہے اور بالعموم اداہن شباب میں شادی کر لیتا ہے۔ مگر اس کی بد نصیب بیوی عمر بھر کا ایسا روگ فرید ہوتی ہے کہ اس کی زندگی ایک مسلسل مذاہبِ اہم بن کر رہ جاتی ہے۔ ایسی نشانیوں کے حامل شخص سے شادی نہیں کرتا چاہیے۔

جب ملتو ڈنبرہ سالم ہو اور واضح بھی حرکتی تھری انگلی کی جڑ کے نیچے اسے ایک چھوٹا سا تاح خطہ دکھائے اور وہ اس پر مادی فقرائے کو بھی اپنی نشانی نہیں دکھائی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔ اس کا حامل منہ مخالفت کے کسی فرد کے ہنگام میں اس طرح پھنس جاتا ہے کہ اس کی مت داری جاتی

ہے۔ وہ اس قدر دیوانہ وار اس کی طرف ہلستا ہے کہ اسے پیلے جڑے کی تیز نہیں رہتی۔ اس مناسبت میں الجھو کہ وہ بڑا مالی نقصان اٹھاتا ہے اور اسے ٹھکڑی اور مسرت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باطن میں ہمیشہ تسکین کی زبردست خواہش ہوتی ہے اور وہ بیجان خیر باطن کا طہلو ہوتا ہے۔ جس کے وہ پتھر جو اس کے لیے بیجان انگیز ہوں اس کی جسی ہوس کو بھولت ہو کر کالے میں کدیا ہو سکتے ہیں اور وہ بے اختیار اور



(۱۲)

بڑھتا ہے۔ اس کی طبیعت کا یہ میلان اسے ہر چیز سے فائل کر دیتا ہے اور بالعموم وہ دنیا میں کامیابی اور ترقی کی تلاش کی بجائے اپنا وقت اور صلاحیتیں بدکاری کے اقدوں اور نیکیوں میں ضائع کر دیتا ہے۔ اسے شریک حیات سے کامل تسلی نہیں ہو جاتی اور وہ گناہ گاری ہی میں تسکین کا مستکشی ہوتا ہے۔



(۲)

یہ عیب نقش ہوں تو یہ دونوں ایک دوسرے سے موزوں فاصلے پر ہوتی ہیں۔ زہر زہرہ تنگ اور زہی کشادہ۔ ان کے مابین ایک اعتدال اور موزونیت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ تناسب انصاف پسند اور سچے انسان کا نمائندہ ہے ایسا شخص کشادہ دل، انصاف دماغ اور اعلیٰ قوت فیصلہ کی عمدہ خوبیوں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس کے فیر میں دنیا کا منفرد ولایت برتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ مستقل مزاج، قابلِ اعتماد اور

اوپر کی طرح کردار کا نمائندہ ہے۔ طبی حق پرستی اور انصاف دوستی کے باعث وہ نہایت احرم کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے، اس کے قول و فعل پر اعتماد کیا جاتا ہے اور اس کے اعجاب و اقربا اس کے حق سلوک، وفا شاری اور استقلالِ طبی کے باعث اس پر بھروسہ دیتے ہیں۔ ایسا شخص نہایت ہی لائقِ اعتماد و ثبات بن سکتا ہے۔ کاروبار و عیادت میں وہ سفارہ دہی کے باعث مزید حقائق بن جاتا ہے اور لوگ اس کے کردار کی مثالیں دیتے ہیں مثلاً فرج۔ بعض اوقات میں دل و دماغ کی کیر سی باہدگر مل کر میں ایک طویل خط کی صورت بتیلی میں نقش ہوتی ہیں۔ اس حالت میں مستقل مضمون ہوتی ہے۔ دل کی نگرشاد و نادر بتیلی سے غائب ہوتی ہے یا مستقل کی بین تکمیل کے منافی ہوتی ہے۔ بہر گیت مستقل کا کتب دست میں فقدان بہت ہی خراب اثرات کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایسے شخص میں کڑی اعتدال و تفرق کا وجود نہیں ہوتا۔ وہ در حقیقت ذہنی اعتبار سے کسی قسم یا عیب کی وجہ سے نابور اور ناقابلِ اعتماد افعال و کردار کا مرتکب ہوتا رہتا ہے اور اس کی زندگی ماسوائے اندر خوشنوں کے ثمرات بد سے بے بہن اور غمگین ہی بسر ہو سکتی ہے۔ وہ اس قدر غورنگ اور تنگ نگاہ ہوتا ہے کہ اپنے عیب و نقص کا ماہرہ لینے کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ وہ بڑھاپے میں بدھیمی یا دوسروں کی سازشوں یا اعمال کے باعث غیبت اٹھا کر اپنے لیکن حیثیت اس کے برعکس ہوتی ہے اس

## ہتھیلی کا مستطیل

انگوں کے نیچے پرگشت اُٹھار ہیں۔ پہلی انگلی کا سمتی فراز گرو کا اُٹھار کتا ہے۔ دوسری انگلی کے نیچے پنچر کا اُٹھار ہے۔ تیسری کے تحت مودج کا اُٹھار۔ چھٹی انگلی کے نیچے بڑھ کا اُٹھار۔ اس کے مین نیچے ہتھیلی کی بیرونی سمت دھلان پر ایک اور مقرر سا بزرگشت جڑ ہے۔ یہ شکل کا اُٹھار کتا ہے (شکل نمبر ۱)۔



(۱)

انگوں کے سمتی اُٹھاؤں کے ساتھ ساتھ گرو کے اُٹھاؤں کے علاقے سے شروع ہو کر ایک گہری اور واضح لکیر بڑھ کے اُٹھاؤں کے نیچے تک چلی جاتی ہے اور ہتھیلی کی بیرونی دھلان پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ یہ دل کی لکیر ہے۔ گرو کے سمتی جتنے سے زندگی کی لکیر سے مشعل یا اس کے قریب سے ایک اور لکیر شروع ہوتی ہے اور ہتھیلی کی سطح کو مرکز کرتی ہوتی ہتھیلی کی بیرونی سمت جڑتی ہے۔ یہ دماغ کی لکیر ہے۔ گرو کے اُٹھاؤں کے علاقے سے اس جتنے تک جہاں پر مشعل کے اُٹھاؤں کی سرحد ہے، کتب دست کے مین و سلا میں ایک مستطیل نما علاقہ ہے۔ یہ ہتھیلی کا مستطیل کہلاتا ہے اور ذہنی فقر و تنگدستی، احم اور بعض عناصر کردار کا نمائندہ ہے۔ اس کے علاقے سے زندگی اور حقیقت کے چند خصوصی پہلوؤں پر اچھی روشنی پڑتی ہے۔ (شکل نمبر ۲) جب دل اور دماغ کی لکیر اپنی مینڈر و ریشوں پر وضاحت اور گہرائی کے ساتھ

اسے قطع کر اور عمل پر توجہ دلائی جائے اور یہی نیت سے اس کی بہتری کے لیے کوئی دوست یا عزیز مشورہ دے تو وہ اس کا منکر اڑانے سے گریز نہیں کرتا۔ ہفتہ تک بچے بے وقت اور بے مدد قدرت پرست گردانتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگرچہ اس کے مزاج میں حریت و آزادی کا جوہر ہوتا ہے اور اگر وہ اعتدال کے ساتھ اسے بروئے کار لائے تو وہ جواب کامیابی حاصل کر سکتا ہے، مگر اس کے دماغ میں ایک قسم کا کڑواہر ہوتا ہے۔ وہ اپنے تعذبات و خیالات کی شدت پر یقین رکھتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ اس کی حریت پسندی منحرف کے لیے اصلاح و رحمت کا سبب ہو سکتی ہے لیکن وہ حقیقت وہ اپنے لیے کھنٹے ہوتا ہے اور متوازنانہ کے ساتھ لوگ اس سے پہلوسی کرتے اور اسے احمق، بے راہ اور بے نفع سمجھتے ہیں۔

اس میں قطعی شبہ نہیں کہ وہ اپنے خیالات و عقائد کو عملی جامہ پہنانے کے مسئلے میں بڑی جرات اور حوصلہ مندی کا ثبوت دیتا ہے۔ اس میں ایک نوع کی تاثر انگیز صلاحیت ہوتی ہے اور بعض اوقات لوگوں کو بڑی جرات و شدت بکھرے تاثر بھی کرنا ہے مگر بزرگوں کے اعمال و افعال میں اعتدال، سلامت روی اور امتیاز کے عناصر مفقود ہوتے ہیں۔ بالعموم وہ غلط خیالات کا پروجیکشن ڈاکرنا ہے۔ اس کے افکار میں اصلاح کی بجائے تاثر کا زیادہ عنصر ہوتا ہے۔ وہ اس قدر خود پرست اور آزاد فکر ہوتا ہے کہ اس کی قوت فتنہ سرور ہوتی ہے۔ وہ صداقت اور فریب نظر میں امتیاز ہی نہیں کر سکتا۔ بالآخر وہ بے نیام و ڈھنگ زندگی گزارنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور لوگوں کے پسوچی کرنے یا سحر سے کے مدد سے فتنہ سے بچنے کی بجائے ہر بات کو محض دوسروں کی کم ننگی کی اور غلط فہمی ہی تصور کرتا ہے۔

مستقبل اگر یوں مرتب ہو کہ وہ متوازن بھی ہو اور دماغ اور دل کی یہ نیکی مناسب نقطہ پر واقع ہوں اور یہی صورت تمام تر بتقلیل میں وہاں تو اسے کمرستقلی کی بیرونی حالت کے قریب پہنچنے کو شہ ترغیب دے گا تو یہ خاص علامت ہے۔ اس کا دل شدت پر توجہ مرکب ہوتا ہے۔ اپنے عقائد و ہدایات کے اتمام میں صاف گئی ہے کام کرتا ہے۔ نہ کہ وہ محض عملی کا دماغی عقائد ہے اور نہ ہی کسی سے ڈرتا ہے وہ کی پیشی کے



کا ذہنی توازن درست نہیں ہوتا۔ وہ اپنے خیالات افکار کو کسی مناسب یا ترتیب کے تحت نہیں لانا اور بالعموم علم و بدیہیت کا مسلسل شکار ہوتا رہتا ہے۔ ہوا نفس ذہنی سامبر سے مستند استفادہ کر سکتا ہے لیکن اگر اسے اس قسم کا مشورہ دیا جائے تو اس کا رد عمل یہ ہوتا ہے کہ اسے نہیں بلکہ اس کے مشیر کو ذہنی علاج کی ضرورت ہے۔ وہ عجیب و غریب حرکات کا مرتکب ہوتا ہے اور اپنے اعمال کے رد عمل کو دوسروں کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے منسوب کرتا ہے۔ (شکل نمبر ۲)۔

جب مستقبل یوں ترتیب پائے کہ دل اور دماغ کی یکپارہ متوازن تعداد اسے کہیں زیادہ فاصلے پر واقع ہوں اور تمام تر غفلت سے متعین حد سے زیادہ کشادہ ہو اور کہیں بھی اس میں کمی بیشی و کمالات نہ دے تو یہی صورت کامیاب کے خاص پہلوئے تعلق ہے۔ اس کا حال دنیا فتنہ بند اور ساز و مشق ہوتا ہے۔ اس کی آنکھیں پسندیدہیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ امتیاز اور عکس عمل سے بے نیاز ایسے اعمال و افعال کا مرتکب ہو جاتا ہے جو



وہ حقیقت اعتدال سے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس کی روش عام سے اخذ ہوتا ہے کہ وہ فتنہ سرور کے جذبات و احساسات کا احترام کم ہی کرتا ہے، اپنی رائے اور عمل کی کوئی حد ہی حق بجانب نہیں کرتا ہے۔ وہ خود پرست و خود مولا اور طغیان کا شکار ہوتا ہے۔ وہ ہمہ دماغ و فہم کے مختلف پسوچی سے متعلق کہنے کی قوت نہیں رکھتا۔ وہ بطور قریب غلو و غفلت سے متاثرہ و غلط فہمی سے پرکھتا ہے۔

وہ کاروبار، معاملہ اور سائنس بھی انہوں میں حصہ لیتا ہے اور ایک معمولی انسان کی طرح روزمرہ کے کاموں میں اپنے فرائض کی انجام دہی میں مستعدی اور انصاف پسندی کے ساتھ مصروف رہتا ہے۔ کچھ قبیلے کا خیال رکھتا ہے، پڑوسیوں، مہمانوں، ملنے والوں کی سے خوشگوار سلوک روا رکھتا ہے اور ہر لحاظ سے اچھا عزیز، قابلِ احترام دوست اور بے مثال فرد معاشرہ ثابت ہوتا ہے۔

مستطیل کی تنگی یا کشادگی کے سلسلے میں ایک خاص بات قابلِ غور ہے۔ اس کا اچھا خاصہ حصہ سینچر اور سودج کے انچادوں کے تحت واقع ہے۔ جب مستطیل کی بناوٹ اس طرح ہو کر یہ سودج کے انچاد کے نیچے کے مقابلے میں سینچر کے انچاد کے تحتانی حصے میں زیادہ چڑھا اور کشادہ واقع ہو تو اس کا حال اس معاملے میں کو دوسرے لوگ اس کے کردار اور شخصیت وغیرہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے



(۶)

ہیں، بے پروائی سے کام لیتا ہے۔ اس کا مزینوم جنیں کو وہ اس سلسلے میں بے نیاز ہوتا ہے۔ درحقیقت ایسا مسلم ہوتا ہے کہ لوگ ایسے اچھا کہیں یا بُرا سمجھیں وہ کسی خاص نمک یا دِل سپی کا انحصار نہیں کرتا۔ اس کی کمال اس لحاظ سے کچھ سمی ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ نیک نامی اور بدنامی کے پہلوؤں سے واقف ہی ہوتا

نہیں جانتا۔ یہ ایک نوع کی کم نفی بھی ہے اور احساس کی کمی بھی۔ بہرِیکت ایسا شخص اپنے بارے میں دوسروں کے احساسات، خیالات اور رائے سے آگاہی کا خواہشمند نہیں ہوتا اور اپنی روش پر ملبہ جلا جاتا ہے۔ درحقیقت اپنی اچھائی بُرائی کا اسے صحیح احساس ہی نہیں ہو جاتا (شکل نمبر ۶)۔

اگر مستطیل کا تنوع یا تنگی کا تناسل کے نیچے کے حصے کے مقابلے میں زیادہ کشادہ اور چڑھا ہو تو اس کے تعلقات و اشتراکات کا حال ہے ایسا مستطیل بتاتا ہے کہ صاحب نشان



(۵)

احساس سے بے نیاز نہیں گئی اور نہایت کی سہائی سے کام لیتا ہے۔ بلاشبہ نہایت خوشی اور مسلاہ فی کام میں لگتا ہے، بلا تکلی اور بغیر خوف و خطر کوئی کوشش کر دیتا ہے اور اپنے احساسات و خیالات پر مستقل سے قائم رہتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

ایسی مستطیل کے حامل کے مزاج میں اجتہاد، فکر، جدت، خیال اور اصلاح حال کے بیش قیمت عناصر شامل ہوتے ہیں۔ غرضیت پر

کبھی غیر مستدل اثرات کا غلبہ نہیں ہوتا۔ درحقیقت عقانیت، نیک بینی اور انصاف پسندی کے خلقی جوہر ایسے انسان کو فکر، صمیم اور کردار صالح سے فیض یاب کرتے ہیں۔

ایسا شخص دوسروں کے احساسات کا بھی احترام کرتا ہے اور اگر وہ غلط ماہ پر گامزن ہوں تو انہیں جلد ہی ان کی طرف لٹنے میں ان کی امانت بچے دل سے کرتا ہے۔ ذرا باطل سے دہتا ہے۔ یہی اسے حکمران کا ڈھ بڑتا ہے۔ اس کے باطن میں لاشوری طرد پر خوفِ خدا کا احساس ہوتا ہے۔ وہ اپنے معاشرے میں ایک بلند کردار انصاف پسند اور سچا فرد سمجھا جاتا ہے۔ لوگ اس کی تحمید و تکریم میں اپنی اصلاح کے پہلو دیکھتے ہیں۔ وہ محبتِ انسان بھی ہر کہے اور دین بھی۔ مگر اس کے قول و فعل سے بجز خدمتِ گزاری کے جذبے کے کبھی یہ احساس نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے بارے میں کوئی غیر معمولی تصور کرتا ہے۔ وہ سب سے یکساں برتر ہو کر رہتا ہے اور اگر ہر شخص کے منہ تمام اور زبہ کا احساس کرتے ہوئے ان سے بات چیت کرتا ہے لیکن دلوں میں طرد ذات کا پہلو ہوتا ہے اور کسی کو کڑھ بھینے کا احساس۔ اس کی فطرت میں سلامتی اور توازن کے خوشگوار عناصر ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ مزاجِ خلعت ہوتا ہے اور لوگ اس کی قدم بوسی کے خواہاں ہوتے ہیں مگر وہ کسی کو بھی بلاوجہ اپنی تشہیم کی اجازت نہیں دیتا۔

یہ عالم ہوتا ہے کہ اسے دوسروں کے احساسات و خیالات تو ایک طرف ان کے وجود کا  
بھی کوئی احساس ہو سکتا ہے۔ نہ صرف ہمدردی و کشادہ دلی کے عناصر سے سچی دواں ہو سکتا ہے  
بلکہ بدول، کم حوصلہ ہونے کے ساتھ ہی ساتھ متعذب و تامل اور دل سے کی کی کا بھی مظاہرہ کرتا  
ہے۔ وہ انسانی اور فطری صلاحیت جو دوسروں



کے دکھ و درد سے متاثر ہو سکتا ہے اور  
اس میں ان کی پرورش، احاطات اور دیکھ بھال  
کی طرف میلان پیدا کر سکتی ہے، اس کے کردار  
میں غم نہیں آتی۔ درحقیقت وہ کینہ فطرت بزدلی  
کو ظف اور پرلے درجے کا خود غرض ہوتا ہے  
اس کی ایسی خرابیوں کے باعث لوگ اس سے  
برست ہی جلد متعز ہوتا ہے اس سے قہم  
کے تعلق و رابطے گریز کرتے ہیں۔ اس کا

تجربہ ہوتا ہے کہ وہ مآخذ ان اور معاشرے میں کہیں بھی اچھی نگاہ سے دیکھ نہیں جاتا، بالعموم  
لوگ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے اچھے برے وقت میں شریک ہونے  
کے لیے آمادہ نہیں ہوتے (شکل نمبر ۸)۔  
تنگ مستقبل کی تشکیل کے سلسلے میں اس بات کا اعتقاد سے دیکھنا ضروری ہے کہ  
دل اور دماغ کی تکیہ میں سے کون سی جھک کر یا بدھ کر اس کی تخلیق کا باعث بنی ہے۔ اگر  
دل کا تکیہ اس قدر جھکتی ہوئی، تہیسی کی سطح میں کما ندر ضرورت اختیار کرے اور دل اور دماغ کا  
حصہ یا ناقص تنگ ہو جائے تو اس کا حال محض اس وجہ سے چھوٹے دل کا اور کینہ ہے  
کس کے مزاج میں ذاتی مفاد کا غیر فطری تقاضا ہے۔ وہ ہر سلسلے میں مسود زبانی کا مدد  
زیادہ خیال رکھتا ہے اور فنی ذاتی کے پیش نظر ہر بات کو قربان کر سکتا ہے اس کے کردار میں  
گہری، محنت، اسیلیت اور انسان دوستی کے عناصر ملنا منظور ہوتے ہیں۔ وہ دل اور جذبات کو  
تکلی کی آواز دلاتا ہے اور ہر اوقات اسی غم میں رہتا ہے کسی طرح دینی فائدہ حاصل کر سکے۔

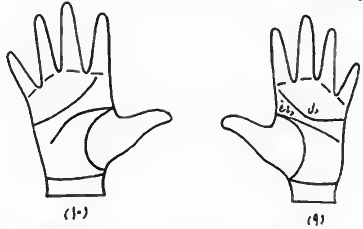


دائے فائدہ کے ہائے میں ہے حد حاس  
ہے۔ وہ بزم گوشاں رہتا ہے کہ لوگ اس کے  
ہائے میں اچھی رائے رکھیں، اور اس کے نام  
پر کسی مزاج بھی دعوت نہ لگے۔ وہ بے حد ماکلاؤ  
ہوش منداڑا پئے پرودا پیش پر نگاہ رکھتا ہے  
اور اپنے ہائے میں لوگوں کے احساسات،  
خیالات اور رد عمل کو غور سے دیکھتا ہے۔ وہ  
ہر اس فعل و عمل سے گریز کرتا ہے جس کی وجہ سے  
لوگ اسے بُرا سمجھ لیں۔ وہ درحقیقت لوگوں  
کی نگاہوں میں عزت و آبرو سے زیادہ زندگی بسر کرنے کا متمنی ہوتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے  
لیے مدد دل سے گوشاں رہتا ہے (شکل نمبر ۷)۔

لا ریب اس کا احساس نازک قدرے زیادہ ہی تیز ہوتا ہے اور بالعموم اسے کسی حد  
تک معاشرے اور رائے فائز سے ناگوار رکھتا ہے۔ یہ اس میں اخلاقی جزالت کیلئے کوئی اچھی  
بات نہیں۔ اس کے برعکس اگر اس کے سامنے ایسا کام آجائے جس کو سراہنا ہم دینے سے  
اس کی عزت و آبرو میں اضافہ ہو سکتا ہے اور لوگ اس کی شخصیت و کردار میں عظمت کے  
عناصر کا تصور محسوس کر سکیں تو وہ بڑی مافضائی اور مصلحت مندی سے اس میں ہاتھ ڈالتا ہے اور  
اگر ذاتی قربانیاں بھی کرنا پڑیں تو وہ ہر چیز میں نہیں کرتا۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ کمال و نہاک  
اور ہوشیاری سے اسے ہموار چڑھا کے دم لیتا ہے۔ لیکن اس ساری تنگ و دو کے پرستار  
میں رائے فائز تنگ نامی کا جذبہ بھی کارفرما ہوتا ہے۔ یوں ایسا شخص جیسا بھی اچھا بنی  
ہوتا ہے۔

جب دل و دماغ کی تکیہ میں اس شخص میں کوئی عیب یا ناقص نہ ہو  
تو یہ مستقبل تنگ ہوتا ہے اور نہ ہمارا مستقبل کی وجہ سے اپنی اچھی صلاحیتیں کو ہوتا ہے  
اس کا حال تنگ نگاہ، تنگ دلی اور بے حد خود غرضی ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی خود غرضی

وہ منت دل، منت گیر اور بے درد ہوتا ہے (دیکھ نمبر ۹)۔



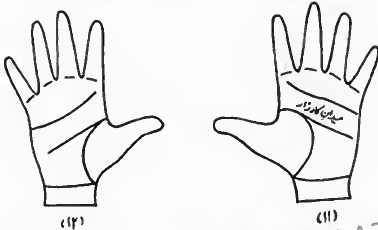
(۱۰)

(۹)

اس کے برعکس اگر دماغ کی نیکر اوپر کی طرف قوس بناتی ہوئی ہستی کی طرح کوئی ہنس بڑھ کر سے کردہ ریاضی حاصل بہت تنگ ہو جائے تو اس کا حامل بھی تنگ نگاہ اور خود غرض ہوتا ہے۔ اس کا ظرف بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے اور اس پر ذاتی مفاد کا اس قدر غلبہ ہوتا ہے کہ اس میں کسی معاملے میں بھی صحیح طور پر چنے کی استعداد نہیں ہوتی۔ اگرچہ اس کے باطن میں مذہبیت بھلائی پشالی جتنے میں لیکن وہ اس قدر بزدلی اور پریشان خاطر ہوتا کہ ایسے پاکیزہ حاضر کردہ انکار کا مرتبہ ہی نہیں دیتا۔ اس کی کم حوصلگی کا یہ عالم ہر کبے کہ اپنے میں ٹپکے رہ جاتا ہے۔ اس کی قوت امداد ناکارہ ہوتی ہے اور قوت مزیدہ کو گویا سستی بڑھتی ہوئی ہے۔ وہ درحقیقت حقائق حیات کے معاملے میں اندھا ہوتا ہے۔ اس کی کینہ دہی اور تنگ دلی اس کے دوسرے جذبات اور نیک و بد میں امتیاز کی صلاحیت کے فقدان کے باعث ہی ہوتی ہے۔ نیز وہ مداساسا ساسا رہتا ہے اور کسی بھی معاملے میں جرأت و حوصلہ مندی کا ثبوت نہیں دیتا (دیکھ نمبر ۱۱)۔

ایک ہی کرداروں کے باعث وہ اکثر ایسے اراکل سے گزرتا ہے کہ اس کے قلب و دماغ پر بہت طاری ہو جاتی ہے اور دماغ نافذ ہو جاتا ہے۔ جہاں کہیں عملی اقدام کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے باطن سے شریف مذہبیت اُٹھ جاتی آتے ہیں تو یہی اس میں

وہ اخلاقی جرأت مند اور نہیں ہو سکتی کہ وہ بے دھڑک اپنے باطنی احساسات کو عملی جامہ پہنا سکے۔ اس کے دوست احباب اس کی کم حوصلگی اور بیدادیت سے بہت بے درداخت ہوجاتے ہیں اور اس سے کسی قسم کی توقعات وابستہ کرنے کی طرف مائل نہیں ہوتے۔ اگرچہ وہ جانتے ہیں کہ اس کا باطن اچھے احساسات سے مالا نہیں لیکن اس کی بزدلانہ روش اور کوتاہی عمل سے وہ بالکل ہوجاتے ہیں اور اس کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ اور ایسا ہوتا ہے کہ انسانی قیاس نہیں کیونکہ وہ میں وقت پر بہت ہار دیتا ہے، اس کے پچھلے غم جو جاتے ہیں اور وہ دم و بار کا بھاگ جاتا ہے۔ لامحالہ کوئی اس کی عزت نہیں کرتا اور وہ اگرچہ عرق شرم میں اندہ ہی اندہ غم جاتا ہے لیکن کسی بھی حالت میں دلیری اور کشادہ دلی سے آگے نہیں بڑھتا۔ ایسا بد نصیب انسان خوف و ہراس میں اس قدر اُلجھا رہتا ہے کہ اسے ایک قسم کا ذہنی بیماری تصور کیا جاسکتا ہے۔ مستقبل بتیل کے اس اہم علاقے کا احاطہ کرتا ہے جو جسم انسانی اور کردار و شخصیت کے اہم ترین پہلوؤں سے متعلق ہے۔ یہ حصہ میدان کار نامہ کا حکم رکھتا ہے اور زندگی کے ایسے زمانوں اور بد وقتوں سے وابستہ ہے جو حیات انسانی کا تاباں ہیں (دیکھ نمبر ۱۱)۔



(۱۲)

(۱۱)

جب تک کہ اس کا تمام حلقہ مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے نشانات، خطوط یا بال ناخوش فہم کریم کی علامتوں سے سوراخ ہوا اور اس کی تشکیل میں اشتعال کا احساس ہو تو یہ بہت ہی





(۱۲)

ہوتا ہے یا غیر موزوں اور غیر مناسب شکل کا ہوتا ہے اس کی بد مشورہ قی زبانِ مال — غیر متوازن شخصیت اور غیر متدل کردار کا بھانڈا پھوڑتی ہے۔ نہ تو اس کے حامل میں جاوہِ میم پر چلنے کی صلاحیت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے قول و فعل میں ہموار توازن ہوتا ہے وہ اپنے لیے ناقابلِ اعتماد اور غیر مستقل روش کے باعث بڑی بڑی مشکلیں پیدا کر رہتا ہے نہ کسی کی راہنمائی سے کما حقہ استفادہ کر سکتا ہے اور

اور نہ ہی اپنا راستہ، منزل اور مقصد کو پہچان سکتا ہے۔ وہ عجیب فلمان و داغی الجھن میں مبتلا رہتا ہے اور سدا مصائب میں گھرا رہتا ہے (دشمنِ ہرگز)۔  
(مستطیل کے امدلے میں بعض واضح اور مکمل چھوٹے چھوٹے نشانات بھی دیکھنے میں آجاتے ہیں۔ ان کا تاثر نظر سے دیکھنا ضروری ہے کیوں کہ ان کے اندر بہت اہم مہمی پنہاں ہوتے ہیں۔ ان چھوٹی نشانیں میں چرخی، تارا، مربع، ٹکون اور دائرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

چرخی کے نشان کے سلسلے میں ایک اہم بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ایک بڑا سالم چرخی کا نشان بعض اوقات اس مستطیل میں واقع ہوتا ہے۔ اسے نقشِ مکاشفہ کہا جاتا ہے۔ اس کا تذکرہ عیلہ دیا جانے گا۔ چھوٹا چرخی کا نشان اس نقشِ مکاشفہ سے چھوٹا ہی ہوتا ہے اور کم ہی اور قدرے مدحرم سا۔ جب ایسا ایک چرخی کا نشان مستطیل کے عین وسط میں نقش ہو تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ اس کا وجود مشتعل مزاجی کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حامل اکثر بلا وجہ کی ہلچل مچاتا ہے اور تیریدل باز ہوتا ہے۔ اس کی سس طبعی ایک بیماری کے مانند ہوتی ہے کی وجہ سے کردہ از مدد دیگن اور بدامینش واقع ہوتا ہے۔ اس کے تاثرات اور رد و عمل کو دیکھ کر کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ وہ ناقابلِ اعتماد ہے۔ اسے اپنے آپ کو کسی قسم کا قابو

نہیں دے سکتا ہے۔ ایسا بے نشان مستطیل امینان قلب اور استقلال مزاج کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کا حامل خوش مذاق، مقبول عام اور قابلِ اعتماد فردِ معاشرہ ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل میں شریعتِ انسانی کے قریب و قریب تمام کارآمد اور مفید انجام اثرات ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کا دل و دھماکے اور نہ ہی غیر مضاعف طریقے سے کسی کی حمایت و دعوات کا حامی ہوتا ہے۔ وہ نہ لٹے نہ لٹاؤں سے اچھا سلوک روا رکھتا ہے اور بالعموم شریفانہ زندگی گزارتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔

جب مستطیل میں بل ناچسپی پکی لکیر یا بالی کی طرح کے باریک خطوط، آڑی لکیریں، مربع تقسیم کے چھوٹے چھوٹے نشانات یا اسی قسم کے سقیم اور عیب دار نشانات واقع ہوں اور اس کا ردیائی حصر مات ہونے کی بجائے خراب نقوش سے ناص اور خراب غیر آئینہ دار بہت ہی نفسِ علامت ہے۔ ایسا شخص باطنی امینان سے قطعی متحرک ہوتا ہے۔

اس کے سینے میں ایک نوع کا حشر آنا رہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔ بے مہمی، بے مہربانی اور بے

دلیہ اس کے کردار کے نمایاں عیب ہوتے

ہیں۔ وہ دوسروں کے قول و فعل سے جلد ہی

متاثر ہو جاتا ہے اور اس قدر غلط طور پر اس

پر ہوتا ہے کہ اوئی سے اوئی بات پر غم و خفقان

مناظرے سے باز نہیں رہ سکتا۔ وہ عینیت وہ

منسوب الخشب اور لکڑی کی جیسے بے بہرہ ہوتا

ہے اس کی حالت قابلِ رحم ہوتی ہے اور اس پر

فرو کہ اسے اپنے اعمال و افعال و رد و فعلِ غیرہ

کسی بھی امر پر قابو نہیں ہوتا۔ اس کی زندگی ایک

عذابِ داغی کے منبہد کار کا حکم رکھتی ہے (شکل نمبر ۱۴)۔

مستطیل اگر کسی دل و دماغ کی لکیروں سے شرب ہو جو بد شکل، عیب دار، بے



(۱۳)

یا غیر موزوں ہوں تو بھی بڑی علامت ہے۔ ایسا مستطیل یا تو اپنے مقامِ معینہ سے ہٹ کر

کے، اور بھی گھومتے پھرنے اور سیاحت و آمد آمد گری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کا جذبہ سرگرمی مقصد کے لیے نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی خاص منزل مقصود کی طرف قدم زن ہو سکتا ہے۔ وہ صحت و بیماری، باطنی، اضطراب و باطنی اور سبب میں بیسی کے باعث مدام آکادہ سفر نظر آتا ہے  
(رنگی نمبر ۱۲)۔

تار سے کا نشان مبارک گھمانا جاتا ہے اور غیر معمولی کامیابی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جب ایک کھٹل، واضح اور پانچ شاخوں والا تار مستقیم میں اس مقام پر نقش ہو جو نیچر کے اجمال کے مین نیچے ہے تو یہ بہت ہی بہت اور علامت ہے۔ نیچر کا اجمال قیمت کی نیکر کا فطری مقام انتہام ہے۔ تار سے کا

اس بگڑ چرواں بات کا پتا دیتا ہے کہ حامل نشان اپنے باوجود قیمت پر لوں کا مین ہو گا کہ کامیابی اور حصول مراد اس کی پیشوائی کو قدم قدم پر چڑھیں گے۔ اس کی شہتیت اور کردار قابل رنگ گرواں کے مابین ہے اور اباب جہاں اس کی خوش بختی اور کامیابی کی تائید سے رعب کما جائے گا۔ ایسا شخص مدام معاشرے میں خوب چمکتا ہے اور اپنی خدائی اور کامروائی کا سکھاتا ہے  
(رنگی نمبر ۱۱)۔

اگر لڑا واضح اور بے عیب تار سے کا نشان تیسری انگلی کے تسمانی خود کے اجمال کے مین دیکھتے ہیں صحت اور بے تعلق نقش ہو تو یہی بہت ہی مبارک نشانی ہے۔ ایسا شخص فخر و تعریف کے کسی شہرہ خاص سے تعلق ہوتا ہے۔ اس کے اہمناک و شرف کا یہ عالم ہو سکتا ہے کہ وہ ہر حق حصولی کمال میں گم ہو جاتا ہے۔ اس کی لا جواب تخلیقی صلاحیت کے شاہکار ادا اباب نیاز سے کا حق واد و شرف کرتے ہیں۔ وہ شرف و ادب، موسیقی، مصوری کسی بھی صنعت فنی سے وابستہ ہو، مدام بے شایان ثابت ہو سکتا ہے اور شرف و تعظیم اور اول دولت



(۱۵)

نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کو اگر کوئی راز بتایا جائے یا کوئی اہم کام پیش کیا جائے تو نہ وہ حفظ راز کی صلاحیت رکھتا ہے اور نہ ہی ذہنی داری کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اگر یہ نشان درمیانی انگلی کے نیچے واقع نیچر کے اجمال کے تحت نقش ہو تو اثرات بد میں بہت ہی زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص بالعموم اپنی زندگی کو ایک ایسے اجمال میں پھنسا دیتا ہے جس سے نجات نکالنے سے ہرگز نہیں ہوتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ وہ اپنا ایسا دشمن ثابت ہوتا ہے کہ اسے کسی دوسرے کو کسی قسم کی نعمت و تکلیف دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی۔ وہ سلاو کی ہوتے ہے اور ہمیشہ بے طمان زندگی گزارتا ہے (رنگی نمبر ۱۰)۔

چرخی کا نشان اگر تحصیل کی بیرونی سمت واقع مشکل کے اجمال کے قریب پیدا ہوتا ہو کہ وہ چاند کے اجمال کی طرف متقبل کے زیری علاقے میں صاف اور واضح بنا ہوا ہو تو یہ بہت ہی شاندار علامت ہے۔ اس کا اس مقام پر وجود جاتا ہے کہ حامل نشان کو سیاحت اور گھومتے پھرنے کی بے چین خواہش میں پڑنے

دے گی۔ وہ سدا بے چین رہتا ہے اور گھاٹ گھاٹ کا پانی پیتا ہے۔ غم بھری آوارہ گری کے بعد بھی اسے صحت قلب اور متقبل رہائش کی فنی خواہش نہیں ہوتی۔ البتہ ایسی سیاحت و گردش بیکران کے دوران میں اوقات و احوال کا درست حاصل کر لیتا ہے اور بہت مالدار ہو جاتا ہے۔ وہ اور بھلے اس کے کہ وہ اس فوائدی زندگی سے اپنے لیے ایک مستقل مستقر کا انتظام



(۱۶)

ہے۔ ایسا مرتبہ یا چکر واضح اور سالم ہونا ضروری ہے۔ غیر واضح اور مبہم خطوط سے بنا ہوا چکر اس قسم کی طبعی علامات نہیں ہوتا۔ مرتبہ کی ایسی مکمل تشکیل اور وسطا مستطیل کا وقوع اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس کا حامل قدرے جلدت پسند ہوتا ہے ضبط نفس کا مادہ اس میں کم ہی ہوتا ہے۔ لیکن اس کی جلد باز طبیعت محض جذباتی اقبال کے مانند ہوتی ہے۔ اس کے باطن میں جادوئی کشائیں تک نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچانے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ وہ دل کا اچھا ہوتا ہے اور بد وقت ضرورت دوسروں کے کام آتا ہے۔ اگر اس کی جلدت پسندی اور قدرے حساس طبیعت کو قابل غور و درگزر سمجھا لیتے تو وہ



(۲۰)

اچھا دوست، مفید رکن مشاورہ اور خدمت گزار فرد خاندان ثابت ہو سکتا ہے۔ جسے اگر سرزنش بھی کی جائے اور نکتہ چینی کا بہت بھی بنایا جائے تو بات دل میں نہیں رکھتا۔ منہ پھٹ کر ہوتا ہے مگر اس کا غم غمناک محض وقتی ہوتا ہے شکل نمبر ۲۱



(۲۱)

مستطیل کے احاطے میں آتا ہے گلاب ایک چھوٹی سی مگر کامل مشعل یعنی کنون کی شکل بھی نقش ہوتی ہے۔ جب یہ کنونی نشان واضح اور بے غیب ہو تو بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ ایسی فطری صلاحیت کی نشاندہی کرتا ہے جو تحقیق اور تدریس کے لیے غیر معمولی طور پر موزوں ہوتی ہے۔ اس کا فوٹو علم و فضل بہت بڑا گواہ بن سکتا ہے۔ وہ اپنی ان محکم حسابی سے اچھے بڑے مسائل کی حقیقت کو جاننے کا

سے بالا مال ہوتا ہے۔ اگر ایسا نشان اس شخص کے ہاتھوں دیکھا جائے جسے فوٹو لطیفہ سے دلہانہ قسم نہیں ہوتا تو وہ بے شمار دولت کا تارے اور اپنی زمینداری کا سیلابی اور سرخ کیے باعث بڑا نامور ہوتا ہے یہ محلات سے ہے کہ وہ اپنی دولت کی خوشی اسباب فوٹو کو فراموش نہ کرے۔ اس کے باطن میں ارباب کمال حیل کی تعلیمات سے خاص رغبت ہوتی ہے اور وہ ان کی ستائش و احترام میں اپنی مالی نعمات بھی شامل کیے بغیر دم نہیں دیتا (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)

اگر ایسا ہی کامل اور واضح تارے کا نشان مستطیل کے اس حصے میں واقع ہو جڑ پھوٹی ایں

انگل کے تحتانی حصے کے اُتار کے مین نیچے واقع ہے تو یہ بھی بہت ہی بخت آور علامت ہے اس کا حامل شخص یا نعمت کے میدان میں اس قدر آگے بڑھ جاتا ہے کہ اس کے عروج و ارتقا میں ارباب زمانہ کے لیے بہت سے فائدے منظر ہوتے ہیں۔ اس کی ایک بات یا منظر پیلوڈ اسے بے مثال دولت اور ناموری کے بلند مقام پر پہنچا دیتے ہیں۔ وہ جہاں بھی شہرت و ناموری سے بہرہ ور ہوتا ہے وہاں دولت مند بھی بن جاتا ہے (شکل نمبر ۱۹)۔



(۱۹)

مستطیل میں مرتبہ کا نشان بالخصوص اس کے مین وسطا میں واقع ہو کر دو کی اہم گہری یعنی دل، قسمت اور سودا کے قطعی غیر متعلق ہو تو دلچسپ عنصر شخصیت کا آئینہ دار

## شادی کی لکیر

چوٹی انگلی جہاں تہیلی سے ملتی ہے، وہاں اس کے نیچے ایک گہری لکیر پائی جاتی ہے۔ اس تختانی کوئی لکیر سے لے کر دل کی لکیر کے مابین ایک پرگشت فراز ہے۔ یہ بڑھ کا اہوار ہے۔ تہیلی کی بیرونی جانب سے اس اہوار پر



(۱)

مخت گہرائی اور لمبائی کی لکیریں نقش ہوتی ہیں۔ یہ شادی کی لکیریں کھاتی ہیں (شکل نمبر ۱)۔

شادی کی ہر لکیر ایک ایسے جذباتی نقطے کی طرف اشارہ کرتی ہے جو اگر پرمان چھوٹنے تو شادی بیاہ کا رُوب دھاریت ہے۔ کسی بھی ہاتھ میں شادی کی تین لکیریں نایاب ہے۔ حقیقت تہیلی میں ایک سے زائد لکیریں یا گہری ایسی لکیریں نقش ہوتی ہیں۔ ایسی متعدد لکیریں اس امر پر

دلائل کرتی ہیں کہ ان کا حامل ایک سے زیادہ منفہ منافع کے افروز سے جذباتی متعلق اور رابطہ پیدا کرے اور اسے فروغ دینے کی فطری صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے۔

ایسی ہر لکیر کا مقام وقوع، اس کی ساخت، ملحق، وضاحت و منفہ پہلو بتاتے ہیں کہ زندگی کے کس دور میں ایسا متعلق امکانی ہے اور کہاں تک اس کی شدت اور بازنیت اثر انداز ہو سکتی ہے اور کس زمانے میں ایسا رابطہ انتہام پذیر ہو سکتا ہے۔ یہ سبھی لکیریں انسانی جذبات اور ازدواجی رجحانات کی شعوری کہانیاں کہتی ہیں۔ نیز حامل نشانات کے کردار و امسا کے بارے میں حقیقتیں آشکار ہیں۔

فکر کرتا ہے اور اس قدر روزمرہ حقائق کا دلدلادہ ہوتا ہے کہ اسے عارضی یا وقتی معاملات سے دل چسپی نہیں ہوتی۔ اس کے صانع کا تمام تر رجحان فلسفیانہ اور معتقد ہوتا ہے۔ سائنس کے میدان میں اسے پڑھنے حاصل کرنے کی طبی صلاحیت و دلچسپی ہوتی ہے اور بالخصوص وہ ان سرسبز لائنوں کی پردہ کشائی میں کامیاب ہو جاتا ہے جو عالم انسان کے لیے نئی راہ و فکر عمل و کوئی ہے۔ وہ علم و سائنس میں ایک جتد و تجربہ کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ ایسا شخص دانا و غیر معمولی تابانی فکر، استقلال عمل اور گہری فکری سے دیکھنے کی تمام تر صلاحیتیں رکھتا ہے (شکل نمبر ۲)۔ اگر مستطیل میں دھنکے کا چھڑا نشان واضح طور پر نقش ہو تو یہ اچھی علامت نہیں۔

دائرسے کا نشان بالعموم آنکھ اور بینائی سے وابستہ ہوتا ہے۔ جب کسی ایک کامل اور بے عیب چھڑا سا واضح نشان اس مستطیل کے احاطے



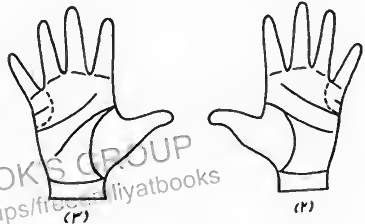
(۲)

میں نقش آئے تو اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حامل نشان کو بینائی کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر آنکھوں کی کسی بھی قسم کی تکلیف کا احساس ہو تو فی الحال اس امر پر پیش کی طرف توجہ کرنے سے قابل اطمینان فائدہ ہو سکتا ہے ایسے فرد کو ہر جگہ گاہے گاہے امرائے چشم سے پریشانی کا سامنا ہو سکتا ہے اور اگرچہ بینائی کے فزاعی ہونے کا قطعی نشان نہیں ہے لیکن اس کا

دو دواں امر یہ ہواں ہے کہ امرائے چشم اور بینائی کے معاملے میں کسی بھی وقت بد احتیاطی اور غفلت، بڑی زحمت اور تکلیف کا باعث ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۲)۔

بالموم سب سے واضح اور نمایاں شادی کی کیر یہ ازدواجی زندگی کی اساس گروائی جاتی ہے۔ ایسا فرد حقیقت میں سچی بننے کا اہل ہوتا ہے، دل و جان سے شرکت و محبت کی کامل سی کرتا ہے اور جب رشتے ہو جاتے تو کمال دل چسپی، انہماک اور ذرا کاری سے شریک زندگی کو اپنا لیتا ہے۔ اسی کیر کی یہ ہی تاثیر ہوتی ہے کہ جہاں حامل نشان خدمت و محبت سے فریق ثانی کو خوش کرتا ہے وہاں اس کا دل بھی مودہ لیتا ہے اور مرکزِ توجہ بن جاتا ہے۔ درحقیقت باہمگر خصوص، محبت، و فاس کے اثرات ہیں۔

شادی کی کیر اگر چھوٹی ہو اور محض ایک خفا کی طرح بڑھ کے انہماک پر نقش ہو تو یہ کوئی اچھی نشانی نہیں ہے۔ یہ ایسے رابطے یا شادی کا پتا دیتی ہے جو مختصر ہوتی ہے اگرچہ دل و جان پر ایسے رشتے یا تعلق کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے مگر بہت ہی جلد ختم ہو جاتا ہے۔ ایسا رابطہ آغاز میں ہنگامہ خیز، اندھا دلی اور باہمگر بڑا اضطراب و دوسری ہوسکتا ہے مگر بہت دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ اسکاں ہے کہ اس کی یاد بہت دیر تک آتی ہے مگر حقیقت نہیں رہتا۔ جب ایسا رابطہ ختم ہوتا ہے تو دلی اذیت کا احساس ضروری ہے اور حقیقت یہ ہے کہ شادی کا اقدام عاقبت تادمیشی کا منہمک رکھتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

شادی کی کیر بڑھ کے انہماک پر اگر گہری، لمبی اور واضح پائی جانے اور اس سے بڑھ کے انہماک کے علاقے پر پٹی دکھائی دے تو یہ مبارک علامت ہے (شکل نمبر ۳)۔

ایسی کیر دیر پا، قابلِ اعتماد، وفادار اور پُر خلوص محبت کی نشانی ہے۔ ایسا رابطہ یا رشتہ بالموم ازدواجی ضرورت اختیار کر لیتا ہے۔ جو سنی بات چیت ہونا شروع ہوتی ہے۔ جاہلین میں جذباتی ارتباط کا احساس شروع ہو جاتا ہے اور محبت کا زمانہ آئندہ کے زمانے فراہم کے انتظار اور تیردلیوں میں بڑی دلی مہمی سے گزرتا ہے اور چون ہی وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جاتے ہیں باہمگر قریب اور جاہلیت میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے زوجین اپنے اپنے ساتھی، اچھے ماں باپ اور لہجے اور کان فائدہ ثابت ہوتے ہیں۔ بلاشبہ یہی کیر بڑے عیب، سالم اور مہلی ہوتی ہے۔

جسٹیل کی بے دردی سمت سے خود ابرہتے ہی اگر شادی کی کیر دو شاخہ دکھائی دے تو اس کا نہایت غور سے دیکھنا ضروری ہے۔

یہ ابتدائی دو شاخہ اگر بڑھ کے انہماک پر پختہ ہی ایک واضح انہماک کی صورت اختیار کر لے تو بڑے دلچسپ حالات و کردار کا پتا دیتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۴)

ایسا ابتدائی دو شاخہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جاہلین میں جذباتی ارتباط کا احساس پیدا ہو چکا ہے مگر دشمنی یا بات چیت کی بڑی ہے تو مناسب ہے اور عمر زندگی کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ کیر کسم، قسیم یا کسی دوسرے اسباب یا حالات کے باعث کسی دوسری جگہ میں ٹکرا کر ایک دوسرے سے ملنے ملانے کا موقع نہیں ملے گا۔ ایسی بددلی تو غلبہ حالات کے باعث ہوتی ہے اور وہ کسی کی ارادی فعل کے خلاف جبرکین جو سنی دوشلے کا دغوا یا نادمہ ہو جاتا ہے، باہمگر ملاپ، قریب اور جاہلیت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ شادی

ہوتے ہی ایسے جڑے مرد زندگی گزارتے ہیں اور نہایت غلوں کے ساتھ حیات میں لگنیاں بھر دیتے ہیں۔ ایسی شادی محکم و میرپا اور کامیاب ثابت ہوتی ہے اور ارباب زمانہ کی نگاہ میں یہ قابل رشک تصور کی جاتی ہے۔

شادی کی لکیر مستقیم ہونے کی بجائے یعنی ہاتھوں میں یوں نقش ہوتی ہے کہ آخر میں قوس بنائی ہوتی ہوئی چھوٹی انگلی کی جڑ کی جانب جڑ جاتی ہے۔ یہ قدرے کیاب نشانی ہے مگر دلچسپ کردار و حالت کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)

یہ ایسے شخص کی علامت ہے جو شادی کرنے سے کوسوں دور بھاگتا ہے مگر مرنی بازیت اور رجت سے مجبور ہوتا ہے۔ فوج و حالت سے قریب و قریب کا بے مدد فانی ہوتا ہے اور بلاشبہ ایسا تاج و تاجدار کا نام کرنے سے قلعی نہیں چرکتا۔

جب مہاشیر اور تفتیش استوار ہوتا ہے اور شریک تعلق شادی کا تذکرہ چھوڑتا ہے تو وہ یوں دم بجا کر جھگ جاتا ہے کہ اس کی بے وفائی، خود غرضی اور شادی کے بندھن اور فرائض سے خوف زندگی کا بڑا ہی بھگوت مانتا ہے۔

در حقیقت ایسا شخص فرائض حیات سے گھبراتا ہے۔ وہ اہل و عیال کی فتنے داریوں کے پھسلے میں بہت ہی بڑول ہوتا ہے۔ شادی اس کے خیال میں ایک قسم کے زندان خانہ کا محکمہ بنتی ہے۔ وہ آواز داد دے، قے قلعے اور غیر فخر و لاف زندگی کو اندوختی خوشیوں پر ترقیع دیتا ہے۔ اور حقیقت میں یہ ہوتی ہے کہ وہ مل جل جلتا کہت، اہمیت سے گریز پاتا اور خود غرض ہوتا ہے۔ اس کا انجام بھی اچھا نہیں ہوتا اور بالآخر تنہائی، خشک اور بے مزہ زندگی گوارا کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اس کے بغیر شادی کی لکیر اگر دل کی لکیر کی طرف قوس بنائی ہوئی جھکے تو یہ علامت

مضمون کی آئینہ دار ہے (شکل نمبر ۶)۔ اس لکیر کا تبتائی جھکاؤ بتاتا ہے کہ صاحب نشان ایسے شخص سے شادی کرے گا جو اپنی بیسی عمر کو پہنچے تک قوس کا ساتھ دے گا مگر وہ اس کی زندگی کے دوران ہی الٹ کر پیارا ہو جائے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ شریک زندگی جلد ہی استقامت کر جائے گا بلکہ اس کا مضمون یہ ہے کہ قابل نشان دنڈاپے سے دوچار ہوگا خواہ اوجیر و عمر میں ہو خواہ عالم پیری میں۔ بہر گیت اس کا سامنی اسے اکیلا چھوڑ کر سفر آخرت اختیار کرے گا۔



(۶)

اگر شادی کی لکیر نیچے کی طرف پڑی جھکے کر دل کی لکیر سے متسلل ہو جائے تو یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسی نشانی اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ شریک زندگی طویل مدت تک بیمار رہے گا اور بہت ڈکھ اٹھائے گا۔ حامل نشان برسوں بعد اس سے اس کی فخریگری کرنے سے قلعی دینے نہیں کرے گا۔ اس کے ڈکھ و درد میں عملی شرکت اور کی کرنے کے ہر ممکنہ اسباب دیکھے گا۔ ان تمام مسامحی اور درد مندی کے باوجود وہ ناکام ثابت ہوتا ہے اور ایک طویل بیماری کے بعد اس کا شریک حیات گزر جاتا ہے۔ اس صدمے کا اس کے دل و دماغ پر بہت گہرا اثر ہوتا ہے اور وہ تمام زندگی اس کمی کے احساس تلے دبا رہتا ہے۔ (شکل نمبر ۷)۔

شادی کی لکیر اگر اس قدر نیچے کی جانب جھکے کر جڑ کر دل کی لکیر کو کاٹتی ہوئی نکلیں کی لکیر کو کاٹ دے تو یہ بہت ہی ختم علامت ہے (شکل نمبر ۸)۔ اس کے حامل کی شادی ایسے شخص سے ہوتی ہے جو نہ خود صاحب ثروت اور باوقار انسان کو رشتہ اندوز میں منسلک ہونے کی تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ ایسا بلا و مصائب کا منبع ہے جس میں خود اور ہوتا ہے اور حامل نشان پر بہت کاچن سوار ہو جاتا ہے۔ اسے محبوب کے قریب کے بغیر زندگی عمال نظر آتی ہے۔

ایسے شخص پر معاشرے، خاندان، احباب کسی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔ وہ مولانا دارموب کے معنی میں سرگرم ہو جاتا ہے اور وطن، دنیا، احباب کسی چیز میں قربان کر دیتا ہے۔ وہ اس قدر مدعا ہو جاتا ہے کہ لوگ اسے بھرنے شروع اور دے جاتے ہیں۔ اسے مدد نام شروع کے باوجود وہ معنی مراد ہی میں تسکین حیات کے پہلو کا شکر کرتا ہے اور بالآخر شادی کر کے ہی دم لیتا ہے۔ اس رشتے کی وجہ سے اس



کی سمت بدنامی ہوتی ہے، وقار کو ہٹا دیتا ہے، وطن دولت کا منت نقصان ہوتا ہے مگر وہ آخری محبوب میں ہی دوزخوں میں لگتا ہے اور گھر سے عزت اور دنیا کی زندگی پر مجبور ہو جاتا ہے مگر اس کی تعلیم پر ادائیں کرتا۔ اس قدر ناز و نیاز ساتھ اسے ان خیروں کا احساس ہو جاتا ہے مگر وہ بھی لیتا ہے۔

شادی کی داغ بیل لگ کر لڑکیوں کے لیے کی جانے والی شادی کو قطع کر دیتی ہوتی زندگی کی لکیر کو کاٹ کر نہروں کے انبار میں داخل ہو جاتا ہے تو یہ شخص ہے اور اسے مدد بد تعلیمی کی علامت ہے (رشتہ نمبر ۷)۔



ایسی شادی اچھے حالات میں طبعیاتی ہے اور ازدواجی زندگی کا آغاز باہم وکر ہوتی ہے اور مگر خوشی کے عناصر سے شاداب ہوتا ہے۔ نوجوان باطنیات خاطر رہنے بسنے لگتے ہیں مگر یکایک ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ بدگلی

نش، عجز و اناد و بیسے عناصر لڑکیوں کو بھرتے چلے جاتے ہیں کہ دوزخوں میں قرب معنود ہو جاتا ہے۔ درحقیقت صاحب نشان کا شریک حیات ایسے اعمال و اخلاق کا شریک ہونے لگتا ہے کہ ازدواجی زندگی کا امکان باقی ہی نہیں رہتا۔ اس لیے وہ فانی یا فریب کاری کا گمراہ ہوتا ہے۔ بلکہ یہ گمراہ ہے، غلام ہو جاتی ہے اور زندگی ایک دکھتا ہوا تاسودن کے درہ جاتی ہے۔ ایسی لڑکی ایک بڑا زبردست نقص ہے کہ وہ دماغ میں دو پر یا بدگلی کے عناصر پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسا شخص اس کے بعد کسی فرد خفاقت پر اعتماد نہیں کرتا۔ اس کی نگاہوں میں ہنس مٹ کے ہی افراد ایک ہی تسلی کے پھٹے ہوئے ہیں۔ وہ انہیں بے وفاء، فریب کار اور ناقابل اعتماد گردانتا ہے۔ نیز اسے نوع انسانی سے ایک قسم کی نفرت سی ہو جاتی ہے۔

جب شادی کی لکیر داغ اور نام شروع ہو کر خافین دوشا ہو تو یہ بھی مخصوص نشانی ہے (رشتہ نمبر ۷)۔

ایسے شخص کی ازدواجی زندگی خوشگوار اور مسرور حالات میں آغاز کرتی ہے اور ازدواجی زندگی پر اعتماد میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ایک عرصے تک میاں بیوی خوش و خرم رہتے ہیں۔ لیکن برسوں کی خوشی اور مگر سے تنہا کے بعد حالات بدگلی شروع ہو جاتے ہیں



نوجوان میں باہمی کشش، پیار اور مصلحتوں کے عناصر کم سے کم تر ہوتے چلے جاتے ہیں اور ایک دن وہ بھی آجاتا ہے کہ قطع تعلیق کی فورت آجاتی ہے۔ بالآخر کچھ لڑکیاں ہو جاتی ہیں اور غلامی کے لڑکیاں چارہ نہیں ہوتا۔ ایسی لکیر کے حامل کو برسوں تک احساس بھی نہیں ہو سکتا کہ شادی بدگلی ہو جاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ دوزخوں میں حقیقی ماندیت مر جاتی ہے اور ایک شخص کے لیے فریب کاران روح ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ فساد اور منت کھائی سے اس فقدان کا اس کی شادی ہو جاتا ہے مگر جب ملکہ کی مکمل ہو جاتی ہے تو طوفان کو ایک نوع کی تسکین

مٹوس ہوتی ہے۔ بلاشبہ اپنے دلوں کی یاد ادا کے قریب میں رہ جاتی ہے اور عیلمدگی کے بعد بھی وہ ماضی کے شہنائے غرابوں کی یادوں میں تازہ کرتے رہتے ہیں مگر ذاتی قرب سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔

اگر ایسی دوشاخہ غم جوئے والی شادی کی لکیر کی ایک شاخ جھک کر لوں کی لکیر



(۱۰)

سے جالے تو یہ خاص امر کی طرف اشارہ کرتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔ ایسی عطا صاحب نشان کے حق میں ہوتی ہے۔ قانونی پارہ جوئی کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ ہنسی مخالفت کو مرد و الزام قرار دیا جاتا ہے۔

ایسی نشانی کے ہوتے ہوئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا دوشاخے کا انتقام سالم خط کے آغاز کے قریب ہی ہوتا ہے یا ایسی سالم شادی کی لکیر بلاخبر شاخ دار صورت اختیار کرتی ہے۔

پہلی صدمت میں آغاز ہی سے ازدواجی زندگی میں سخت بد مزگی اور باہر گر شک و بدگمانی یا نفرت اور بے تعلقی کے منظر ہم آتے ہیں اور ایسا دوشاخہ تنگ اور متزلزل بنیادوں پر مشتمل قائم رہ سکتا ہے۔ غلوں و قرب جیتی کا احساس کم ہی ہوتا ہے۔ جن جوں وقت گزرتا جاتا ہے گرد و پیش کے سب ہی افراتفر پر یہ بات واضح ہوتی جاتی ہے کہ زمین کی عیلمدگی جیتی ہے اور آخر کار وہ طلاق کی صدمت میں انتقام پذیر ہو جاتی ہے۔

جب شادی کی لکیر شروع ہوتی ہے آغاز دو شاخہ تنگ واضح گہری اور سالم ہو تو یہ غلوں اور گمراہی سے ازدواجی زندگی شروع ہوتی ہے اور باہر گر صدمت سے مکمل زخمی ہو جاتی ہے۔ زمین کا منت تک ایک دوسرے کی طرف باذوق و شوق جڑتے ہیں اور درحقیقت ایک دوسرے کا پروانہ وار طواف کرتے ہیں۔ جوئی دوشاخے کا زمانہ شروع ہوتا ہے ایک دوسرے سے بے حد اور دوری کا احساس بڑھتا جاتا ہے۔ اگر یہ بظاہر بڑھ کر دلوں

میں اسے تنگ و جہاں سے حکمت ملی اور دنیا داری کے تحت پوشیدہ رکھتے ہیں مگر بات پھیل جاتی ہے۔ زمین ایک دوسرے کے گمراہ گمراہ کرتے ہیں۔ یہاں گمراہی سے پہچان کرتا ہے۔ بڑی رشتے داروں اور سیلوں کے گھر سچی الامکان وقت گزاری ہے۔ بیکے مار کمینوں واپس آنے کا ہم یہ نہیں لیتی۔ اگر ایسے لوگ صاحب اولاد ہوں تو بال بچے بڑی حد تک انہیں علیحدہ کرنے سے نکل لیتے ہیں مگر کامیاب ہونے کے باوجود ان کا کچا رہتا ملاوت سے ہے اور قانونی پارہ جوئی اور شرعی طلاق کے بیز کوئی پارہ کھاتی نہیں رہتا۔ ایسی عیلمدگی بڑی غرضیوں اور شواہب زمانوں کے بعد واقع ہوتی ہے اور باوجودیکہ زمین قطعاً ایک دوسرے کے قرب سے متفرق ہوتے ہیں لیکن جوئی شرعی بات لڑنی بمذائی کی بات چیت یا تنازع شروع ہوتا ہے، دلوں میں ایک جیب قسم کا تاثر آمیز درد پیدا ہو جاتا ہے۔ آغاز محبت کے مرنے اور باہر گر قرب کے غمگین زمین بھی شہنائی یا دیون حشر پر پا کر دیتی ہیں مگر ہر غرضی اور ہر ٹکٹ کے تاثرات اور باریک بیکار تجلیات ہوتی ہیں اور طلاق جوئی جاتی ہے۔ یہ بدائی بڑی درد انگیز ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو مرد و الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ جوئی سے جوئی کو بڑائی کو بڑائی جاتی ہے۔ الزام و تردید الزام کا تسلسل ماحشرے میں مومن گفتگوں جاتا ہے اور لوگوں کو ایک دلچسپ مشفق ماحمل ہو جاتا ہے۔ زمین کے کردار و طلاق پر نکتہ چینی ہوتی ہے اور جب طلاق ہو جاتی ہے تو فرائض نماز پر بڑی سمن ملتی جاتی ہے۔

ایسی طلاق یا علیحدگی کا فتنہ و اشتکلات اور دردناک طواف کے بعد واقع ہوتی ہے اور اس کے نفسیاتی اثرات بہت ہی تباہ کن ثابت ہوتے ہیں۔

شادی کی لکیر صمیم و سالم شروع ہو، واضح نقش ہو اور اس میں سے ایک نمایاں شاخ نمودار ہو کر رانگیوں کی طرف رخ کرے اور وہ سورج کے اجماع میں اس بڑگشت سے جسے انتقام پذیر ہو جو تیسری انگلی کے تحت واقع ہے، تو یہ غیر معمولی علامت نمودار لگاتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

یہ درحقیقت ایسی شادی کا پتا دیتی ہے جو ایک ایسے شخص سے طے پاتی ہے جو



فطری اعتبار سے بلند مرتبہ صاحب وقار اور  
ہمت تاباں سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ نیز ایسے  
انڈوں کی اندرونی اور بیرونی زندگی پر سراسر متکون  
کاغذ بہت ثابت ہوتی ہے۔ کوئلہ کا ہی سے  
صاحب نشان کی قسمت کا تاروں پر ایک  
آفتاب کے موسمی ملت سے وہ ایک ایک بند  
منام، عزت و وقار غرض کہ سبھی قابل رشک  
غیروں سے ملا ہلا ہو جاتا ہے اور ماضی سے  
میں عزت کی نگاہوں سے رکھا جاتا ہے۔



(۱۱)

شادی کی گہر داغ نقش جو اورد ہند کے اچھا کر سلامتی کے ساتھ جوڑ کر کرتی،  
توس بتاتی ہوئی اور پرک کر باغ مسود کرے، اس طرح کہ کامیابی کی گہر میں یوں داخل ہو  
ہائے کردوں مل کر ایک ہی خطو حکم کی طرح  
تیری انگلی کے تھانی سے میں جسے نوج کا  
اچھا کرتے ہیں پہنچا ہائے تو یہ جی بے مثال  
نشان ہے (نقل خبر ۱۲)۔



(۱۲)

ایسی شادی کی گہر بتاتی ہے کہ صاحب  
نشان کی شادی ایسے فرد سے ہوگی جو مال دار،  
بارسوت اور باوقار ہوگا۔ بہر حال اس شادی  
سے غرض و مرتبہ بلند ہے۔ نقد میں  
ایک خاص اثر کی باہر مافوقیت ہوتی ہے

اور وہ ایک دوسرے کو آگے بڑھانے میں دل و جان سے کوشاں رہتے ہیں اور ان کا بیٹہ  
دانا، غلوں اور دلی احرام کے حکم اثرات سے مرہب ہوتا ہے۔ ایسے جوڑے مل کر بہت  
شکلا ب زندگی گزارتے ہیں اور لوگ ان کی ایثار پسندی کی دلو دیے بغیر نہیں رو سکتے۔

ذکر شکم میں ایک دوسرے کو ایسا سہارا دیتے ہیں کہ اس کا فطری تاثر زندگی بخشت ہوتا  
ہے۔ وہ شوہری اور لاشوری ہر دو طریقوں سے ایک دوسرے کی خوشی، اقبال مندی اور  
بہتری کے لیے ہر اوقات مستعد ہوتے ہیں۔ وہ کسی شریک حیات کی بڑائی نہیں کرتے بلکہ  
ایک عیسوی غرور کے ساتھ اپنی خوشی کو پہلو دوسروں پر کیوں مانع کرتے ہیں کہ اس میں  
بہتر حیات کی پریشانی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔

ان افراد میں ایک فطری کمزوری بھی ہوتی ہے۔ انہیں اپنی اندوہی زندگی پر اس  
قد ناز ہوتا ہے کہ اس کے بیان میں وہ مبالغے سے کام لینے سے دریغ نہیں کرتے، اس  
کی وجہ سے گرد و پیش کے لوگ ان سے جلنے لگتے ہیں۔ انہیں غرور و تکبر کے جن اہل سے  
امتزاز لازم ہے۔ مٹا لے انہیں ہمت آوری سے نوازنا ہوتا ہے اور انہیں دوسروں کو اپنی  
علت و دشنامی کے غرور سے ذکر و پیشانی کے قطعی حق نہیں۔ بہر کیف یہ ان کی بشریت کا  
تقاسم ہے اور جو لوگ اس رمز کو پالیتے ہیں وہ ان کی تنہی سے زیادہ متاثر نہیں ہوتے۔



(۱۳)

شادی کی گہر اگر سالم چلے مگر تھوڑے  
خائے پلچ کر اس میں رنڈ پڑ جائے اور وہ  
شکستہ نظر آئے تو اس کا نہایت غائر نظر سے  
دیکھنا لازم ہے (نقل خبر ۱۳)۔

جہاں شادی کی گہر میں رنڈ پڑ جائے  
اور وہ ٹوٹی ہوئی دکھائی دے تو اس سے قبل  
نزد و دور کے تعلقات میں قابل اعتماد تعلق  
قائم رہتا ہے لیکن شکستہ تمام پہنچتے ہی یہ موسم  
اچانک اور یکایک خراب ہو جاتے ہیں اور زندگی

کے سماچارہ کار نہیں ہوتا۔ ایسی شکستہ تھوڑے بعض اوقات جہاں جہاں کی منہی بے راہ روی،  
کوتاہی اور بے وفائی ایسے عمل اور حالت کے تعلقات کے انعام کا پتا دیتی ہے کہ جس  
کا مادہ آسان نہیں ہوتا۔ لاکھ کوشش کی باجوں باہر مگر رجوع کے امکانات کا کم ہوجاتے

ہیں اور آٹھ خرابی شادی کنسل ملیدگی یا طلاق پر انتقام پذیر ہوتی ہے۔



(۱۴)

اگر شادی کی لکیر ٹھٹھکی ہو تو اس سے متعلقہ اہلی اور شہیتہ ازدی کا رشتہ ناموفق ہوگا، یعنی مل جائے۔ عین عالم اہلیت میں ہیں سے متعلقہ اہلی اور شہیتہ ازدی کا رشتہ ناموفق ہوگا، اور باہر گھر خلوص اور پیار کے ساتھ رجوع کے باعث دونوں کے خیار چھٹ جاتے ہیں۔ میان بیری اہلک کے دورے گزر کر شادمان زندگی بسر کرنے لگتے ہیں۔



(۱۵)

اگر شادی کی لکیر پیچ میں یوں ٹھٹھکی ہو کہ شکستہ سر سے تمام نکلا کے پیچھے اوپر اتنے لمبے اور صاف ہوں کہ گویا دو درتازی خطوط اس کا احاطہ کیے ہوں تو یہ بھی نہایت ہی غیر معمولی حالت کی طرف اشارہ کرتی ہے (دیکھئے نمبر ۱۵)۔

زویوں میں شکستہ مقام پر پہنچنے سے ہی منت بدمزگی، مسامتت اور عداوتی ہوجاتی ہے۔ بایں ہر وہ قسمی طور پر طلاق پر آمادہ نہیں ہوجاتے ان کے باطن میں ایک خاص نوع کا غمناک شہید پیدا ہوجاتا ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیے ترس جاتے ہیں۔ احباب واقفان کی خدمت

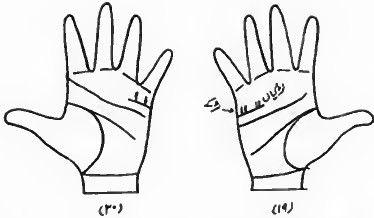
کیفیت اور رقم و پریشانی کا احساس کرنے میں حق بجانب ہوتے ہیں۔ ان کا دھوکہ دیکھا نہیں جاسکتا اور کوئی نہ کوئی مصالحت کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔ زویوں کا غم و غصہ کے باعث جلد سے قریب کے خرواں ہوجاتے ہیں، بڑی کوشش، اسی دماغ کے بعد صلاحت ہوجاتا ہے، دونوں کے زخم مندمل ہوجاتے ہیں اور زویوں پھر سے قریب حاصل کر لیتے ہیں۔ ازدواجی زندگی دوبارہ خلوص و احساس و وفا کے ساتھ آغاز کرتی ہے اور پھر تین حیات برقرار رہتی ہے۔

ایسی شکستہ لکیر کے ہوتے ہوئے لازم ہے کہ صاحب نشان شادی کے خوشگوار ایم کے دوران اپنی کوتاہیوں اور غریبوں کا شرف نگاہی سے جائزہ لے اور شریک حیات کی منوگوں اور اپنی غامضوں کے رد عمل کا باخبر احساس کرنے کی سعی کرے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ جب مرزا نازک آپہنچے گا تو ان قیمتی عناصر کے انقطاع میں اعانت حاصل ہوگی، مصالحت کرانے والوں کے کام میں آسانیاں پیدا ہوسکیں گی اور دھوکہ کم ہوگا مگر اپنے اور شریک حیات کے اعمال و کردار کا کلمہ مطالعہ نہ کیا جائے گا تو اُسے وقت میں بہر بنائی بہت بڑی نظر آنے لگے گی اور نفرت، استیاز اور اعتدال میں فعل پیدا ہوجائے گا، غم و غصہ غیر متدل صورت اختیار کرے گا اور نہ مصالحت کا احساس بدلتوں ہیے گا۔



(۱۶)

شادی کی لکیر سالم اور گہری نظر کرنے پر چھوٹی انگلی کی جانب سے ایک دینز اور قوی خاص کو کاٹ دے تو یہ اچھی علامت نہیں (دیکھئے نمبر ۱۶)۔ ایسی شادی کی بات چیت شروع ہوتے ہی جانیوں کے اقربا یا دوسرے عزیز مند انہیں دھتکے کے راستے میں لودھے اٹھانے شروع کر دیتے ہیں اور کوئی نہ کوئی ایسی ناقابل انتفاع شکایت، خرابی یا شکاوت دہی پیش ہوتی ہے کہ انکھن پرستے کے اسکاٹات بہت ہی خفیف ہوجاتے ہیں۔ بالعموم ایسی غمناک روش

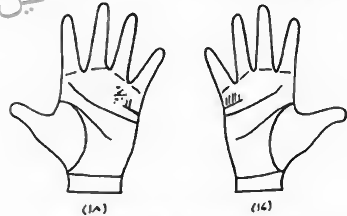


اولاد کی لکیر اگر سچی ہوئی ہو یا اس میں جزیرے کا نشان ہو تو حمل کے استقامت کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسا بچہ بالعموم پیدائش کے سرے تک کم ہی پہنچ پاتا ہے (شکل نمبر ۲۰)۔  
بعض ملاحظوں میں ایک قوی اولاد کی لکیر شادی کی لکیر سے متصل ہو کر ذرا اوپر چڑھتی ہے  
اسی واضح دو شاخ ہو جاتی ہے (شکل نمبر ۲۱)۔ ایسی اولاد کی لکیر یہ حیثیت بتاتی ہے کہ قرآن  
میں پیدیا ہوں گے مگر دونوں شاخیں یکساں دبیز ہوں تو دولڑکے ہوں گے اور اگر دونوں



عزیزوں ہی سے متعلق ہوتی ہے اور دیکھا گیا ہے کہ اگر بچہ منگولیا میں دلی رفت میں ہوتی ہے اور باہمی رشتہ مندی بھی گران کی آرزو نہیں پر وان نہیں چڑھ سکتیں۔ ایسے دھتے کے ٹوٹ جانے سے دونوں بہت درد محسوس ہوتا ہے اور وہ افراد جو اس رشتے کی کامیابی میں سب زیادہ کام کرتے ہیں ان سے حامل نشان مگر مہر کے لیے بدگمان ہو جاتا ہے اور دلی سے کم ہی صاف کر سکتا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ ایسی ماہوزوں حرکت قابل مذمت ہوتی ہے۔ لڑکی لڑکے کا اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا اور نہ ہی ان میں ایسی جہانی یا اخلاقی خرابیاں پائی ہیں کہ رشتہ ناقابل قبول کہا جائے۔

شادی کی لکیر پر چھوٹی انگلی کی جانب سے پتل پتلی سالم لکیریں نمودار طریقہ واری ہوں اور ہر خط صاف نظر آتا ہو تو یہ دوسرے منقسم کا حامل ہوتا ہے (شکل نمبر ۲۲) یہ لکیریں کی نشان دہی کرتی ہیں۔



شادی کی نمایاں لکیر سے متصل ایسی پتل اور استادہ لکیریں اسکاٹائی اولاد کی نشان دہی کرتی ہیں ایسی صاف و سالم لکیریں دکھائی دین کی اتنے ہی پہنچ سکتی ہیں (شکل نمبر ۲۳)۔  
بعض لکیریں دبیز اور بانڈار دکھائی دین وہ اولاد خیرین کی شاخ لکیریں دکھائی دین  
لکیریں لڑکیوں کی پیدائش کی طرف اشارہ کرتی ہیں (شکل نمبر ۲۴)

یکساں پتے ہوں گے تو وہ لوگ ایں ہوں گی۔

اگر ایک شاعر دوسری سے کہیں ویز تر اور واضح تر ہو تو وہ لڑکے کا پتا دے گی۔ دوسری پتلی شاعر لڑکی کی پیدائش کی آئینہ دار ہوتی ہے (شکل نمبر ۲۲)۔

شادی کی گیارہ سال شروع ہو کر مین اس کے دسواں ایک واضح جوڑے کا نشان لکھ کر تے قریب نمونہ علامت ہے (شکل نمبر ۲۳)۔

پس نشانی ولی ازیت، قریب اور بے دفانی کا پتا دیتا ہے۔ اس کے حامل کا شریک حیات کسی دوسرے فرد میں مناسبت سے نامائز تعلقات پیدا کر دیتا ہے اور لذت نگاہ سے ہمیشہ کی طرف تعلقا پائی نہیں ہوتا اس کی

افتخار اس کے گھر والوں کو مل جاتی ہے مگر وہ بے مدد بے مبالغہ ہے اور بھلے

ذہانت سمجھ کر نے کے اپنی ہنسی فتح مندی پر مجراؤں غافرتے اور ہی دلوں کو دکھاتا ہے۔ وہ ڈھانسی کے ساتھ ایسے بیگن میں چھن جاتا

ہے کہ اس کو سب بدمعہ ہی نہیں رہتی۔ اور یہی نہیں، وہ لہجائی پر بھی آتا وہ نہیں ہوتا لیکن معلوم شریک حیات سب کے برواقت کرنے کے

باد جوڑ دنا کا دھن نہیں چڑھتا۔ شادی کی گیارہ سال جوڑے کی دکھائی دے جاتے ہیں۔ یہ اور ہی زیادہ نمونہ اور درحقیقت معلوم نشانیوں میں (شکل نمبر ۲۴)۔

ایسے شخص کا شریک حیات فحاشی اور بے دفانی کا دلدار ہوتا ہے۔ وہ ہنسی



(۲۴)

کا اس قدر غلام ہوتا ہے کہ وہ قہر خانوں، بدکردار لوگوں اور ایسے افراد کی مدام تلاش میں لگا رہتا ہے جن سے اپنی ہنسی مجھو کر رفع کر سکے۔ اسے کسی شخص سے بھی رابطہ و نمونہ نہیں ہوتا۔ جب تک کسی فرد سے اس کی تسکین ہنسی ہو سکتی ہے، مختار رہتا ہے مگر دوسرا دوسرا نکاحہ بازی سے بھی باز نہیں آتا۔ ایسا مرد بدکردار اور ایسی عورت نامشہرت ہوتی ہے۔ یہ بے شمار شریف لوگوں اور خاندانوں کو تکلیف پہنچانے کے باوجود اپنی روش پر یوں چلتے جاتے ہیں جیسے کہ بھاری نہیں۔

جوڑیوں کا ایسا تسلسل مردانہ طاقتوں میں اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ اس کی بیوی فحاشی کے باعث نکاحہ اور عمر سے بہت قبل جوڑی ہو جائے گی۔ اس کے شمن و جمال اور ہنسی باغیت میں لیں گی جو جاتی ہے کہ لوگ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے۔

ایسی جوڑیوں والی شادی کی نگاہ اگر عورت کے طاقتوں میں نظر آئے تو اس کا میاں بدلے دے گا۔ فحاشی کا راز اور ذہل فطرت ہوتا ہے۔ وہ کسی کی ہنسی کو پاک نگاہ سے دیکھ ہی نہیں سکتا۔ اس کا تسلسل لذت کو شہ ریت اسے اس قدر کوڑ کر دیتا ہے کہ جوانی کے ایام میں ہی وہ نامرد ہو جاتا ہے۔ قوت باہ کی دواؤں کے پکڑے کہی بھل سکتا ہے۔ جب قوت

مردی جواب دے جاتی ہے تو اس کی بھالی کے لیے سکھوں اور ماہرین جنسیات کے مددگاروں پر دستک دیتا ہے مگر خود کردہ راجا ہے نیت کے صدق وہ زندگی کے آخری ایام بڑی صبرت ناگ حالت میں گزارتا ہے۔ لوگ اس کی بے آبرو زندگی سے متغیر نہیں ہوتے بلکہ اس کا نام مرتبہ المثل کے طور پر مشاخرے میں حرام کاری اور

بدکاری کا ستروٹ گھانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مردانہ لذت کو شہ کی دوران وہ مختلف قسم کی ہنسی بیماریوں کا بھی

فکرا ہو جاتا ہے اور اپنے مسامحتوں اور دوا بطوں کے قوت سے شرکاء لذت کو بھی ان سے فرما سکتا ہے۔ اعراض وہ نہ صرف خود تکلیف آٹھا جاتا ہے بلکہ اپنی بیماریاں دوسروں تک بھی پہنچاتا ہے۔

شادی کی سالہمی اور بے عیب نگاہ حقیقت بہتوں کی گردانی جاتی ہے۔ جب

## قوسِ اہام

یہ کمرہ مینیں ہے۔ ہر واقعہ میں نقش مینیں ہوتی مگر بہت سے لوگوں کے دلوں  
 دھنچکے کے جدر بیچو بیچو پھنپھناتے رہتے ہیں مگر ان کے قلوب غوشِ اہام سے  
 تھمتھمتے ہیں اور شہزاد قور کے قلوب پر شہنشاہ کی گلی رگلی قوت ایسے  
 شہزاد کے دل کو کھینچ لیتی ہیں کہ ان پر ہندوؤں میں کبھی نہ بھی قوت کا شعور اہام کے  
 دروازہ قوت سے نہ قاتر فرماؤں نہ شہزاد سے نہ کہتے ہیں۔ قور دھم دھم شہزاد کے  
 قدموں پر چلتے ہوئے شہزاد کے گلوں کے آواز کے توجہ سے نہ لیا ہوا دکھائی دیتا ہے۔  
 لگاؤ دیکھ کر کمرے کے شہزاد قور کا کمر بند کمرہ شہزاد ہوتا ہے۔  
 شہزاد بیٹھ کر حکمت پر وقت گزرتے ہوئے دیکھتا ہے کہ دروازہ کھلا ہے اور کمرہ  
 پر قور راست کے دو تیرے کھڑے ہیں اور قور قوت سے اور شہزاد قور کے



سائیلیں

تیرے ایک ہاتھ کا تیرے ایک دھڑکے تو  
 سوسے لڑنے کے کا کمرہ ہے۔ رگ رگ  
 قور قوت۔ ہر دھڑکے وہ قور قوت کے علاوہ  
 قور قور قور قور قور قور قور قور قور  
 یہ کمرہ دھڑکے پر دھڑکے دھڑکے دھڑکے  
 قور قور قور قور قور قور قور قور قور  
 مستور اور مستور۔ رگ رگ قور قور قور قور  
 پر دھڑکے پر دھڑکے قور قور قور قور قور  
 سے کمرہ قور قور قور قور قور قور قور  
 دھڑکے دھڑکے کے قور سے رگ رگ رگ رگ

شوق ہیں اور اس کا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کے ادارے بھی ہیں اور تسلیم گاہیں بھی۔ زیادہ تر ایسے لوگ کثرت بھی اور کثرت نظری کے حصول کی طرف مائل ہیں۔ کاہنہ باری نقطہ نظر سے فرائض برائی، انگشتان، کینہ پڑا اور امریکا میں اس کام سے اچھی خاصی روٹی کمانی جاسکتی ہے۔

قوس الہام کا تعلق رشد و ہدایت سے نہیں اور نہ ہی مرشدانِ کامل یا اولیائے کرام کے اہلِ حق یعنی مستقبل شناسی سے اس کا کوئی واسطہ ہے۔ یہ رشتی ہے اور عالمِ روح میں اس کی رسائی ملامت سے ہے۔ البتہ عالمِ شادی سے اس صلاحیت سے رابطہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ ایسا شخص مرموز اور مخفیہ علوم کی طرف طبعاً مائل ہوتا ہے اور کسی تلاش سے کسی نہ کسی علم حق کے رموز کی تنہم و استمال میں اچھی خاصی عملی صلاحیت پیدا کر سکتا ہے۔ یہ دراصل اس احساس کو فروغ دے گی ہے جو آئندہ کے ہائے میں آنکھوں نشانی کی بجائے تجاہل میں امانت کر سکتا ہے۔ علم نجوم و دست شناسی، علم جہر، علم رمل، تعبیر خواب، کسی بھی شعبہ مرموز میں قوس الہام کا بے عیب و درجہ بہت ہی مشکل ثابت ہو سکتا ہے اور صاحبِ قوس کی نام، عزت اور خوش معاش زندگی کے حصول کی راہ میں نہ صرف مسامت کرنا بلکہ اوجھے نیچے پرلے جاسکتا ہے۔

یہی نہیں قوس الہام کے ہوتے ہوئے علم و ادب سے دلی خفت ہوتا ہے۔ تحریر و تقریر کی صلاحیت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ جب طبیعت روانی پر ہو تو خطابت و دانش کے جوہر ہلکے اٹھتے ہیں۔ ایسا شخص افغان کے درویش سے افسوس پھر تک سکتا ہے۔ اس کی قوت بیان بلاشبہ اشرارِ گیزر ہوتی ہے۔ اسے تحقیق علمی کا بھی گہرا شوق ہوتا ہے۔ باوجودِ عمدہ قوس الہام ایسے دانشوروں کے ہاتھوں میں نقش ہوتی ہے جو روزمرہ حیات سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اعلیٰ درجے کے نمذتیں و اساتذہ کے ہاتھوں میں بھی ایسی ہی گہر ہوتی ہے۔ نیز غریب، مساکین، مقرر، معزلات کی زندگی میں ابھرتے اور نام پیدا کرنے میں بے مثل اعانت کرتی ہے۔

جب قوس الہام جانکے اہمار کے بالائی سمت سے شروع ہو یا کلائی کی بالائی سمت سے شروع ہو یا کلائی کی کمر کے مابین وسطی سمت سے یا بائیں کی کمر کے قریب تر اہمار کے علاقے سے تو ایسے شخص کو اپنی الہامی قوت پر کوئی مددگار قابلِ توجہ نہ ہوتا ہے۔ وہ درحقیقت اپنے

دب، سانس اور حیثیت ایسے امور سے وابستہ ہے۔ قوس الہام جانکے اہمار کے کلائی کے قریبی مقام سے شروع ہوتی ہے اور متصل کوکبان کی ضرورت میں بگڑ کر قوتِ ثبوتِ بچہ کے اہمار کے علاقے میں چھوٹی انگلی کے نیچے یعنی کرا انتقام پذیر ہوتی ہے (شکل نمبر ۱)۔

جب یہ قوس ناکہ گری واضح اور بے عیب دکھائی دے تو یہ نفاست اس میں اثر دے گی۔ تنہا اور فکر و نظر کی صفائی اور سلامتی کی دلیل بھی مانتی ہے۔ اس کے حامل کے ہاتھ میں ایک خاص نوع کی فطری صلاحیت ہوتی ہے جو اسے آنے والے واقعات و حالات کے بارے میں الہامی انداز میں آگاہی کے اشاروں سے مالا مال کرتی رہتی ہے۔

اس کے حامل کو عالمِ غریب میں بالخصوص آئندہ کے واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات وہ مستقبل کے وقعات و حادثات کو تصویرِ رواں کی طرح دیکھتا ہے اور عملی زندگی میں انہیں کو پیش اپنے غلوں کے مطابق صحیح اور درست پاتا ہے۔ نیز اسے تعبیرِ خواب کے مسئلے میں بھی کافی استعداد حاصل ہوتی ہے۔ باسلام چیزوں، افراد، حالات وغیرہ کے متعلق اسے فیہریر میں ہو جاتا ہے۔ یہیں بعد کے واقعات درست ثابت کرتے ہیں۔ درحقیقت اس میں پیش گوئی کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے۔

اگر کسی فطری صلاحیت کی تربیت کی جائے اور کسی اچھے لائسنہ کے زیرِ ہدایت اہمار کیا جائے تو ایسا شخص مستقبل کے بارے میں اچھی اور قابلِ اعتماد پیش گوئیاں کر سکتا ہے۔ یہ کوئی نئی روحانی شے نہیں ہے۔ یعنی افرادِ حین کے ہاتھوں میں قوس الہام پائی جاتی ہے عام طور پر بدھم غرض الہی و روحانی مقامات پر رسائی کے وعدہ دار بھی ہونے سے گریز نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کے اندر اسی قسم کی قوت و صلاحیت ہوتی ہے جسے شاعرِ مہر اور دانشورِ بزرگ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ایک ذہنی استعداد ہے اور اس کی تربیت اچھے ناچنے والے کر سکتی ہے۔ جب یہ استعداد تربیت یافتہ ہو تو اس کے شاد و ناخوش طور سے منظرِ واقعہ حیرت و استعجاب کا احساس تو پیدا ہو سکتا ہے مگر اس کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی۔ یہ سب لوگ ایسے لوگ موجود ہیں جو باقاعدہ اس کی تربیت اور ترویج میں مشغول

احساس و تحریک کا نظام ہوتا ہے اور بالعموم اس کے اعمال و کردار سے اعتدال کی کمی کا واضح احساس ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے خیالات و جذبات پر قابو رکھ سکے تو کسی حد تک بھڑنی انسان بن جاتا ہے۔ اسے مستقبل اور احباب کے بارے میں ایسے آنے والے واقعات و آثار کا پیشخبری طور پر احاطہ علم و اشارہ ہوتا ہے جو آئندہ بجز نمائندگی ہی خوف ناک، ہمایاں گ اور مصائب سے بھرپور ہوتے ہیں۔ اگرچہ اس کے خواب اور غلیان اور رکھنے و درست ہی ہوتے ہیں، مگر وہ بالعموم خواب میں حالات کا وقت کر پاتا ہے۔ ہمک حادثات، مالی نقصان، شدید تکلیف و بیماری وغیرہ نوٹ کے احساسات اسے آئندہ کے بارے میں پریشان کرتے رہتے ہیں اور بعض اوقات اس کا تیز احساس اور ہڈی بانی تحریک ان آنے والے واقعات میں خطرناک رنگ آمیزی کے باعث اس کی اپنی اور باقی حسیں پر ملامت کر دیتا ہے۔

ایسے شخص کو اپنے خفیل اور احساس کو کسی دیکھی طریقے سے متابلے میں رکھنے کی اشد ضرورت ہے ورنہ اس کا دماغ چل جائے گا۔ وہ دوسروں کے بارے میں آنے والے دردناک حادثات کا صحیح تعین کر کے عجیب و غریب و ہشت پیدا کر سکتا ہے۔ لوگ اس سے ڈرتے لگتے ہیں اور کہہ گا کہ تو کسی تصور کرتے ہیں کہ اس کے پاس کوئی بد مذہب ہے جو اسے آنے والے خراب حالات کا بتا دیتا ہے۔ یوں ایسا انسان بڑا ہی دیکھ اٹھا ہے۔ اسے دتو آرام نصیب ہو سکتا ہے اور نہ ہی پیر کی نیند۔ وہ مدام ہلاک اور پریشان بن رہتا ہے گویا اس کی خراب مصلحت پر قابو پانے کی کوشش نہیں کرتا۔ مجاہد و مراقبہ سے ایسی خراب تبدیلی مینی پر قابو پایا جا سکتا ہے اور دگر درزہ بھی اس سلسلے میں بہت معاون ثابت ہوتے ہیں۔



(۴)

اگر قوس الہام اپنے فطری مقام یعنی چاند کے اچھا رہے شروع ہو اور کمان کی صورت میں نہ ہو مگر منگل کے منہ کی اچھا رہے شروع ہو



(۲)

ایسی قوس الہام کے حامل میں لوگوں کو ترقی نگاہ سے سیکھنے کی فطری طاقت ہوتی ہے۔ اس میں تخویم سازی کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے۔ نیز ایسا شخص کا خیال بزرگی بن سکتا ہے۔ درحقیقت وہ فطرتاً قوتِ تبحر سے بہرہ ور ہوتا ہے اور اپنی نگاہ و زبان سے لوگوں کے قلوب پر بزرگ دست اثر ڈال سکتا ہے۔

بعض اوقات قوس الہام منگل کے منہ کی اچھا رہے بھی شروع ہوتی ہے۔ یہ چرگشت



(۳)

باطن میں ایک مضبوط اور قوتِ ارادی لیے مجھے ہوتا ہے اور اپنی حق کا شکر کو مٹانے میں رکنا ہے۔ اس پر نہ مال غلامی ہو سکتا ہے اور نہ ہی وہ کسی باغی و لادرات کے دوران بھجنا بنا باتیں کرنے کی طرف مائل ہو سکتا ہے۔ وہ مسلک مضبوط کامی ہوتا ہے، اپنی استعداد و تخیل شناسی کو اپنی طرح سے حریت دیتا ہے اور ایک ملن پسند طبیب کی طرح مایہ و تحقیق کے بغیر اپنے احکام کا اظہار نہیں کرتا (شکل نمبر ۲)۔

بہتر تبدیلی کے بیرونی جانب دماغ اور دل کی کمیوں کے باطن واقع ہے۔ جب یہاں سے خود ارادہ برکری واضح اور بے عیب اپنے فطری مقام انتقام پر پہنچ جائے تو یہ غیر معمولی کردار کا پتہ دیتی ہے (شکل نمبر ۳)۔

یہ بے حد حساس طبیعت اور ناقابل مضبوط تخیل کی گونڈ دار ہے۔ ایسے شخص کے احساسات و خیالات میں ایک نوع کی شدید بے راہ روی اور بے پائی ہوتی ہے۔ وہ اپنے

جو ہائے قرینہ فرمائی داخل حاکم کی آئینہ دار ہوتی ہے (شکل نمبر ۴۱۲)۔

ایسے انسان میں بلا کا ضبط و تحمل ہوتا ہے۔ وہ اپنے تخیل اور احساس پر یوں قابض ہوتا ہے کہ جس طرف چاہے ان کی باگ موڑ سکتا ہے اس میں مستقبل یعنی بڑی نمایاں صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ نیز اس کی نگاہ میں جادو، زبان میں تسخیر اور انداز فکر و عمل میں بلا کی جاذبیت ہوتی ہے۔ ایسا شخص پیدائشی طور پر سلاسل ملائمتیں رکھتا ہے اور بڑا ہی کامیاب پیدائش بن سکتا ہے۔ پڑانے زمانے کے سامعین و قریب اس قوت سے آشنا بڑا کرتے تھے اور بانگزم اس غریبی سے لوگوں کی خدمت کرتے تھے۔

اس میں فنی ترقی نہیں کرایسے افراد میں لوگوں کے اذہان کو متاثر کرنے کی بے پناہ استعداد ہوتی ہے اور معاشرے میں بعض ان کی شخصیت سے تم کھاتا ہے اور وہ جہاں کہیں جائیں لوگ ان کے مرقوب بن کر تاثر سے غیر شعوری طور پر متاثر ہوجاتے ہیں۔ ایسا شخص بڑا ہی کامیاب ذہنی امراض کو سماج کی حالت ہو سکتا ہے اور بانگزم ایسے کاموں میں دیکھا جاتا ہے جہاں ذہن انسان پر غیر معمولی تاثر کی ضرورت ہوتی ہے۔

بہن آتھوں میں قوی الام نعمت اور دانش کی گہرائی سے لے کر ایک دانش مند بھی بناتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ یہ خاص اور اہم نشانی ہے (شکل نمبر ۴۱۳)۔ اس نشانی کے حامل افراد کو کم از کم میں غیر معمولی دسترس حاصل ہوتی ہے۔ ان کے ہاں میں دو فطری استعداد پیدائش ہوتی ہے جو انھیں مہین مہین کی طرف بڑے ذوق و شوق کے ساتھ ترقی کر دیتی ہے۔

وہ اس لیے میں بڑی ہلک و دودھ سے کام لیتے ہیں، موزن خیر کے ہانسنے کے لیے جانفشانی سے جتنیں کرتے اور پیش گوئی کے فیصلوں میں مامول کر سکتے ہیں۔ ان کی باطنی صلاحیتیں کہیں دیکھی نہیں رہ سکتیں۔ نیز وہ بزرگ



(۴۱۳)

مالی فکر اور علاقہ تخیل سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

زندگی کے کاروبار میں ایسے افراد کی اہم نماغریاں، احساس آئندہ مستقبل کے بارے میں پیش بینی یوں کارفرما ہوتی ہیں کہ وہ میدانِ حیات میں اپنی فراست و دانائی سے بہت آگے بڑھ جاتے ہیں۔ وہ ایسے مشورے دیتے ہیں جن کی کامیابی محض ہوتی ہے ایسے افراد سے رابطے استوار کرتے ہیں جن کو وہ سلا کارآمد خیالیں ہیں اور ہر اس معاملے، فرد یا جگہ سے گزر کر رہتے ہیں جن کے بارے میں انھیں بدگمانی یا نفیس کا اندیشہ ہو۔ ایسا شخص بعض سرسری سی و کاوش سے مطمئن نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنی قوتِ الحامیہ کو نہایت بنیادی اور پابندی سے اُجھارتا ہے اور کسی دیکھی فنی موزن پر بار بار دستکام حاصل کیے بغیر دم نہیں لیتا۔ یہی نہیں وہ اپنے علم اور مشائس سے کام لیتا، استفادہ کرتا ہے اور دنیا میں کامیابی اور نام پیدا کرتا ہے۔ لوگ اس کا احترام کرتے ہیں اور صلاح و دشوہ کے لیے عقیدت مندا

بہن آتھوں میں قوی الام سورج دیا کی طرح میرومی ہوتی ہے۔ اس میں مکان کی

صفت نہیں ہوتی بلکہ اپنی روش کے دوران

ہر بوز کوئی چلی اوپر چلے ہو کر رہتی ہے۔

شکل نمبر ۴۱۴۔ یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسے

شخص کے مزاج و کردار میں عجیب قسم کی کمی ہوتی

ہے۔ اس کا فطری سلیم ہوتا ہے اور نہ ہی فطرت

بے عیب ہے۔ وہ فنی مزاج، بد فطرت اور دیگن

میں ہوتا ہے کسی پر اسے اعتماد نہیں ہو سکتا۔

سلی ہوتا ہے۔ گھڑی میں تو گھڑی میں ماشہ



(۴۱۴)

کہ وہ اہم غائب ہوتے ہیں۔ اسے اہم ان خاص غائب ہی نہیں ہوتا۔ ایسے شخص کا قریب ممکن غائب

دانشداری پیدا کر سکتا ہے۔ ایسے شخص کو سب سے کم ہی غائب ہوتی ہے۔ لوگ اس سے



کوسوں دُور جاتے ہیں، اس سے گہرا تے بھی ہیں اور اس کے مزاج کی اونچ نیچ سے بہت برسوں کو بتے ہیں۔

جب قوسِ اہم اپنے فطری مقام پر ایک واضح اور سالم جوہر سے آؤ تو کہے اور تم تر مہل کی کے ساتھ بندے کے اُچار میں ماکر اقامت پذیر ہو کر یہ بہت ہی کمی فیر ملاوت ہے (شکل نمبر ۹)۔ ایسا گہرا تے بھری کی تھی دلیل ہے۔ اس کا مال وہ ویدہ دینا نکلا ہے جو آئے دالے واقعات کو ثابت دیکھ سکتا ہے۔ اس کی دُورا اندیشی اور خوش بینی اُٹھانے کی ہوتی ہے اور فی الحقیقت وہ گویا اندرونی آنکھ سے زندہ کے حالات دیکھ لیتا ہے۔ اس علامت کے جو تے بڑے ایک فطرہ بھی ہوتا ہے۔ ایسا شخص زندگی حالت میں

بہرہ دُور پہنچے لگتا ہے۔ اسے یہ احساس نہیں ہوتا ہے کہ وہ سرد ہے۔ اس کا وہہ ہائی اگر اسے گزرنے سے غور کر کے میں راہنمائی کرتا ہے مگر اسے دُوسرے لوگ عالمِ قوسِ بیں پہنچے پھرتے دیکھیں تو خوف و اجرت میں ڈوب جاتے ہیں۔ بالعموم لوگ اس کو بھیجے تھانگی لوگوں کی طرح دلائل دواں دیکھ کر اس کی غیر معنوی باطنی قوتوں کے سامنے جھک جاتے ہیں۔ لیکن حقیقت پھر اور ہی ہوتی ہے۔ وہ صاحبِ باطن نہیں ہوتا بلکہ کھن نیند میں پلنے والا ہوتا ہے۔



اور دکھائی دیتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔ یہ شدید پریشان خیالی اور سرگم تخیل کی فطرتی کرتی ہے۔ اس کے مال کے دماغ میں عجیب و غریب اور تیز تصورات کے طوفان اُٹھتے دہکتے ہیں اور بالعموم وہ بدامان، شدید عداوت یا بیزارم حالات کے بارے میں ہی مستقبل بینی کا استعمال کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا دائمی توازن متزلزل ہو جاتا ہے۔

ایسے شخص سے میل ملاپ بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ وہ اپنے مطلقے کے رگڑ کے بارے میں سدا بڑے خواب دیکھتا ہے۔ اندیشہ ناک کیفیتوں اور مائنس کی پیش بینی کرتا ہے اور اس کے عام کردار و انداز گفت و شنید میں وحشت آفری، بدگمانی، برہنہ انگیزی کے ساکچہ بھی جنس ہوتا۔ نفسیات کے نقطہ نظر سے وہ بیمار ہوتا ہے اور اس کے قوس کے پردوں سے بعض اوقات ایسے ڈرائوئے آواز سے نکلنے کے کرندا اپنی امان میں رکھے۔



(۹)

قوسِ اہم جب کئی بڑی بڑی قوسِ بیں (شکل نمبر ۹)۔ ایسے شخص میں پیش بینی کی کیفیت تکرر ہوتی ہے مگر تخیل اور فیر متزلزل۔ اس میں کہیں تسلسل اور مبالغے کا احساس نہیں ہوتا۔ لاریب وہ دُکھی اُٹھتا ہے اور جوہر پیش بینی سے بہرہ یاب بھی مگر نہ تو اس کے مزاج میں استحکام و اعتدال کے عناصر ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ کسی معمولی کامی ہوتا ہے۔ اس کے اثرات میں پیش گوئی کے انداز

والداری ہی مگر ناقابلِ اعتبار اور دُکھ کے اُگھڑے سے ہوتے ہیں۔ ہاں گاہے گاہے وہ باغی و بڑی محنت کے ساتھ آنے والے واقعات کی تصویر کھینچنے کے دکھ دیتا ہے مگر شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ بالعموم وہ خود کو کھلا جاتا ہے اور اپنے عالمی تصورات سے پریشان کرنا ہے۔

بعض باتوں میں قوسِ اہم تمام تجربیوں سے مرتب ہوتی ہے اور اس کے ساتھ واضح ہوتی ہے اور مقامِ آغاز سے

## غیر معمولی نشانات

اہم اور بڑی لکیروں سے زندگی کے حالات و کوائف سے آگاہی بائیں مین معمول کے مطابق ہے مگر زندگی میں کئی قسم کی غیر معمولی صلاقیاتیں اور فرق العادت حالات و کوائف بھی اسی حیات فانی کے ایسے پہلو ہیں کہ جن سے انکار محالات سے ہے۔ ایسے کردار یا عموماً کوائف حیات کی نمانندگی غیر معمولی نشانات پر کر سکتے ہیں۔ درست انسانی فزیک زندگی اور اس کے تمام پہلوؤں کا آئینہ ہے لہذا اس میں شاذ و نادر وقعات و کیفیات سے وابستہ نقوش بھی دکھائی دے جاتے ہیں۔

### حلقہ میلان

ملحقہ میلان اسی نوع کی علامت ہے۔ کلمے کی انگی کے نیچے اور داغ کی کیر کے بائیں ایک پر گردش کرتے ہوئے گروہ کا اجمار دکھاتا ہے۔ جب یہ واضح اور نمایاں ہو تا ہے تو فزیک اور سوسائٹی کے درمیان رابطہ و میلان کا اشارہ ہے۔



(۱۰)

ہونے کی صلاحیت، رزاق و عام کے کاموں سے دلچسپی، عزت نفس وغیرہ امور کے بارے میں قابل اعتبار معلومات پر مشتمل ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۰)۔

ملحقہ میلان اسی اجمار پر نقش اور نیم دائرہ کی صورت میں واقع ہوتا ہے۔ پہلی انگلی اور داغ کی لکی کے بائیں تھیلی کی بیرونی ڈھلان سے نمودار ہو کر کئی طرح کے گروہ کے اجمار پر انگی کی جڑ کی طرف بڑھتا ہے اور بائیں مین پہلی اور دوسری



(۱۱)

انتہا تک واضح نقش بھی ہوتی ہے مگر زندگی کی لکیر یا نہرو کے اجمار سے خطوط نمودار ہو کر اسے کاٹتے ہیں (دیکھیں نمبر ۱۱)۔

نیز کا اجمار احباب اور رشتے داروں سے متعلق ہے۔ ایسے خطوط بتاتے ہیں کہ اس کے اقربا اس کے معزز علوم سے شغف کی منتی سے محافط کرتے ہیں اور اسے صرف ان کی پسند سے دور کرتے ہیں بلکہ اس کے راستے میں مشکلات اور رکاوٹیں ڈالتے ہیں۔ ایسا شخص ان مہم نشین اور دشواریوں کے باوصف اپنی طبیعت و انگی کے ذوق تحقیق و تلاش کے لیے ایسی رکاوٹیں تازہ کرنے کا کام دیتی ہیں اور وہ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حقیقت ان کے لیے اسے کہ وہ ان کی تبلیغ قبول کر لیتا ہے، علوم معزز میں بیرونی حائل کر لے اور اپنی ملامت و فتنہ سے مرعوب کر کے ہی دم دیتا ہے۔ ایسے شخص کی ذہانت، استعداد و پیش بینی اور صلاحیت و فراغت بھی قابلِ داد اور غیر معمولی عناصر پر کاردار ہوتے ہیں۔ وہ دنیا میں ابھرتا ہے اور نہایت آب و تاب کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

انگوں کے بائیں، چالیس تہی ختم ہوتی ہے۔ ایچ کے انقسام پذیر ہوتا ہے۔ پہلی انگلی کی تہائی گہری  
کیر اور دماغ کی گہری کے درمیان میں وسط میں اس کا صحیح مقام ہے۔  
عطرہ سلیمان جب تک مکمل صحت میں نقش نہ ہو تو اس کی مندرجہ صلاحیتیں بڑھ کر  
کمری آسکتی ہیں۔ بے عیب، یکساں اور واضح عطرہ سلیمان ہی مختلف اوصاف کی ترجمانی کر سکتا ہے  
اور ایسی صورت بے حد کیاب ہے۔ جب یہ عطرہ سالہ ہو اور گردہ کے اجمار پر کمان کی طرح خوش  
ہو تو یہ عطرہ حق میں مہارت کے مضی کی شبی اور عملی صلاحیت کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حامل غلبہ  
انسانی کے دوزخ کے جاننے کی کوشش کرے گا اور مستحکم انسانی اور گردہ سے آگاہی کا شوق  
سے متقاضی ہوتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ وہ اس تلاش میں باخبر اور ثابت ہوتا ہے۔

فرد دست شناسی میں مہارت کی یہ تین علامت مانی جاتی ہے۔ اس کا حامل غریب  
پر موزوں عطرہ کی طرف باہم اور دست شناسی کی  
طرف باہم مائل ہوتا ہے اور نہایت محنت  
اور محاورے ان پر عبور حاصل کرنے کی کئی بیخ  
کے باعث کیاب ثابت ہوتا ہے۔



(۲)

عطرہ سلیمان اگر کمال قوس کی بجائے نیم کمان  
کی طرح ہو تو طبیعت کا سلیمان عطرہ مخفی کی طرف ہوتا  
ہے گردہ تو اس میں ایشاک کا احساس ہوتا ہے  
اور وہ تہی تکبیل فن کی آرزو (شکل نمبر ۲) جب  
یہ عطرہ مربع سون میں مکمل، واضح اور قطعی ہے عیب  
ہو تو اس کا حامل عطرہ موزوں سے دلی لگاؤ رکھتا ہے اور دست شناسی میں یہ دھولے مائل کرنے کی  
طبی استعداد کے باعث ناموری حاصل کر سکتا ہے۔

ایسے عطرہ سلیمان کے ہوتے ہوئے اگر غریب یا دیگر عقائد و ملامت مخفی عطرہ باہم و دست  
شناسی سے دلچسپی یا رابطہ سے مانع ہیں اور صاحب نشان ایسے حامل میں بلا برصا ہو جائے اور  
کا دوزخ بلا دماغ ہو اور نہ ہی اس کی اجازت تو دیکھ گیا ہے کہ ایسا شخص جب زندہ گئی

ایسا مقام محکم بنیادوں پر پیدا کر لیتا ہے اور دوسری اور ماضی طور پر اپنی انفرادیت کا سکہ جالیٹا  
ہے تو ایسے عطرہ کی طرف مائل ہوتا پلا جاتا ہے، ان کا ماسٹر کرتا ہے اور زور یا بدیران میں کافی  
دولت حاصل کر لیتا ہے۔

ایسا شخص عملی دلچسپی سے قبل باہم صاحب غلہ و مثل مند اور بلند حاصل ہوتا ہے اور مکتب  
عملی سے اپنے لیے ترقی کے امکانات پیدا کرتا پلا جاتا ہے اور ماضی سے اپنی ہی ختم و فراموش  
اور خوش شگلی کے باعث عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اجمار و اقرا اس کے قول و فعل  
کا اعتبار کرتے ہیں اور اس کے صلاح و مشورے سے سلسل استفادہ کرتے ہیں۔ درحقیقت وہ  
عطرہ شیعہ، قابل اعتبار صلاح کار ثابت ہوتا ہے۔

### حلقہ زحل

سینچر کی کمان یا عطرہ زحل بھی عطرہ سلیمان کی طرح کیاب نشان ہے۔ درمیان انگلی کے  
نیچے و زگرشت حشر ہے وہ سینچر کا اجمار کھاتا ہے۔ درمیان انگلی کے مین نیچے اس اجمار پر  
ایک گہری کمان کی طرح یہ نشانی نقش ہوتی ہے۔ مقام شکر ہے کہ یہ خوش علامت بہت ہی شاندار  
نادر دیکھنے میں آتی ہے (شکل نمبر ۳)۔



(۳)



(۳)

جب یہ مکمل اور واضح ہو تو طبیعت اور درمیان انگلیوں کے مابین یوں شروع ہوتی ہے

کہ نیچے کی طرف ہلالی صورت بناتی ہوئی سینچر کے اُچھاڑ کا احاطہ کیے ہوئے اوپر کی جانب ہاتھ ہے اور درمیانی اور تیسری انگلیوں کے مابین بڑھ کر انتہا مقام پذیر ہوتی ہے (شکل تجربہ)۔

بعض اہم قول ہیں سینچر کے اُچھاڑ کے مابین اور کمان دار صورت میں منتقل ہوتی ہے۔

کمان سینچر کی کمان بہت ہی کم دکھائی دیتی ہے۔ پیشتر پرچستہ یا کم طویل اور اونچی کمان کی شکل میں نظر آتی ہے (شکل تجربہ)۔ سینچر کا اُچھاڑ قسمت کی گہیر کا فطری مقام انتہا مقام ہے۔ قسمت کی گہیر ہلالی صورت، نریق مدنی اور ذہنی استحکام سے متعلق ہے اس کا رجحان اس دھبے سے نجات اور دل میں ہمدردی کی ضروریات کے سلسلے میں بنیادی کام اس



(۵)

سائیں

دلا ہے۔ نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ذہنی مہارت میں صاحب خطیج راستے پر گامزن ہے۔ قسمت کی گہیر کا انتہا مقام زندگی کی خواہش کے نکلنے سے وابستہ ہے۔ جب یہ صاف تھری اور بے عیب سینچر کے اُچھاڑ پر انجام پذیر ہو جاتی ہے کہ عہد ہر کی محنت اور کمانی سے اس قدر آٹا اور ہلالی فرخندگی کے تدابیر اختیار دیتے نہیں ہو سکے ہیں کہ آٹا ہم پیری فرخندگی اور آرام سے بسر ہو سکے۔ اس کا مالی باطنی طور پر مٹتی ہوئی ہے کہ بڑھاپے کے دنوں میں فنی اہلی قابل حال رہے گا۔

جب سینچر کی کمان گہری اور واضح ہو تو ہر قسمت کی گہیر کو اس کے مقام انتہا کے قریب لگاتی ہے۔ لہٰذا تاہم صاف اس امر کا پتا دیتی ہے کہ دنوں کی محنت، کمانی اور سہل انداز زندگی کی خوشنیں پسند ہے ہر کامیاب ہوئی نہیں سکتی۔ وہ حقیقت اس کے ہوتے ہوئے قابلِ فحاش سہل مالی اجتناب اور دشمنوں میں جھینسا جاتا ہے۔ وہ جس قدر بھی کوشش کرے کہ اپنے دے کے لیے کوئی فائدہ کرے اس کی تہہ و کا دونوں اور دشمنوں سے دوچار رہتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک طرح کی مسلسل بے اطمینانی اور باطنی تھکنا کا شکار رہتا ہے اور اپنے بڑھاپے

کے لیے قابلِ اعتبار مالی اور ذہنی آٹا جمع ہی نہیں کر پاتا (شکل تجربہ)۔

قسمت کی گہیر جب طویل ہوتی ہے تو سینچر کے اُچھاڑ تک پہنچتی ہے۔ ایسی واضح اور عمدہ گہیر جاتی ہے کہ صاحب نشان حسبِ استقامت آئندہ کے لیے اور بانٹوں عالم پیری کے لیے پس انداز کرتا چلا آتا ہے۔ قبل اس کے کہ فطری طور پر کامیاب سے فرخندگی پاکر زندگی کی خواہش کو آرام و اطمینان سے گزارنے کا زمانہ آئے



(۶)

وہ ضروریاتِ حیات کے لیے کامیاب انتہا مقام کر لیتا ہے۔ بانٹوں مابین اور ذہنی پیر اور وہ اسبابِ ذہنی جمع کر لیتا ہے جو اطمینان بخش زندگی کے لیے ضروری سمجھتا ہے۔

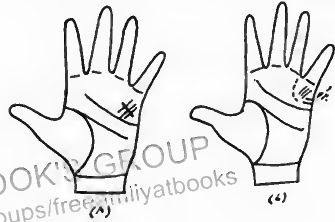
سینچر کی کمان قسمت کی گہیر کی اس خاصیت کے متعلق ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے اس کا مالی بھی اہلی تاریخ اہلی نہیں ہوتا۔ مالی دکانیں، ذہنی دشواریاں، اخراجات، کوئی بھی مذوق غرض بلکہ کوئی ایسے مہلت آپ سے آپ پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں کہ وہ ہر طرح کی محنت و کوشش کے باوجود مست ہی ہوتا ہے۔ وہ آٹا ہم پیری بڑی مشکل میں گزارتا ہے اور اس کے کام کاج کے دن فرخندگی آٹا نہیں ہوتے۔ سینچر کی کمان ذہنی نقطہ نظر سے کامیاب انسان کے ہوتے ہیں کمانی نہیں دیتی۔

اس انسان کے ہوتے ہوئے ایک خاص بات کا احساس ضروری ہے۔ اس کے مالی کے کوئی بھی ایسا نقص اور مہلت ہوتی ہے کہ اگر اسے اس کا احساس ہو جی جائے تو جی وہ اس کے متباد بک کی طرف مائل نہیں ہو جاتا۔ اگر وہ کسی بھی کرے تو کم ہی کامیاب ہو سکتا ہے۔ درحقیقت اس کی شخصیت اور کردار میں ایسی ہی ہوتی ہے کہ وہ اس کے اپنے مفاد کے خلاف ہوتے ہیں۔ اگر وہ ہر طرح کی باطنی غلطیوں کو دھڑکا چلا جاتا ہے اور مدافعتیں مضطرب اور

سینچری کان کے رگود سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صاحب نشان اپنے ہاتھ پر غوری کلاری کرتا ہے۔ اسے اپنے باطن میں گہری نظر ڈالنے کی ضرورت ہے نیز اسے اپنے کردار اور باطنی مسائل سے غور و فکر اور کام کا ج میں غلاؤں کے بارے میں غور و فکر کرنا چاہیے یہ غیر ممکن نہیں کہ تجزیہ ذاتی، تجربہ اور کج کے ساتھ وہ اس غور سے نہجیات حاصل کر سکتا ہے

تفصیل طبعی

چھوٹی انگلی کے نیچے ایک بڑا گوشت فراز ہے۔ یہ ٹھنڈا کھانا کھاتا ہے۔ یہ ملاؤ رہنس، قلب اور متنی سماعت سے متعلق ہے۔ اس اعضاء پر دو یا تین ترچھی ایسی واضح کی گئی پائی جائیں جو صاف دلچسپ اور کسان طوالت کی ہوں تو یہ ترچھی مٹی کے سم سے پکائی جاتی ہیں۔ لیکن ان کا حامل علم قلب یا فاکٹری کے اس شعبے سے دلچسپی لیا کرتا ہے جو علم سائنس ہیں۔ ریسرچ، مطالعہ وغیرہ کے ترشے سے شنا کے پہلو تلاش کرنے سے متعلق ہے۔ پھر اس شخص، چقا ڈاکٹر نہایت ہو سکتا ہے۔ جو ان کے ہاتھوں میں بھی یہ ترچھی مٹی ان کے علاج و معالجہ سے غری گھاؤ کا پتا دیتا ہے۔ ایسی صورتات ڈاکٹر یا نرس بننے کی طرقت نائل ہوتی ہیں (شکل نمبر ۱)۔ لیکن اگر ان سے بڑھ کر ترچھی مٹی میں عمدہ جتنی صلاحیت کی دلیل ہے۔ ان کا حامل خصوص کے ساتھ چقا بلیب باڈی ٹرین سکتا ہے۔



جب ایسی متوازی لکیریں خواہ تین ہوں یا چار یا ایک سالہ گہری نائل کی گہری سے دل کر ترچھی مٹی مرتب کر دی تو یہ بہت ہی اہم نشانی ہے۔ ان کا حامل طب میں خاصی مدد کی جاسی استعداد کا حامل ہوتا ہے۔ گھاس کا فوٹوں ترچھی مٹی جڑی کی طرقت ہوتا ہے اور وہ اپنی طبیعت کا دلچسپ سرگن بننے کی راہ میں طرقت کرتا ہے۔ یہی نشان پڑانے والے میں جڑوں کے ہاتھوں میں رکھا جاتا تھا، اور ان تجاؤں کے ہاتھوں میں بھی جو عمل جڑی سے دلچسپی رکھتے تھے (شکل نمبر ۲)۔ ترچھی مٹی کی کسی نہ کسی شہرہ علاج و معالجہ سے علمی دلچسپی کا علم ہے اور اس کا حامل بلا شری پیشہ کے مختلف پہلوؤں میں سے کسی ایک کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے۔

نقش مکاشفہ

دل اور معدے کی لکیروں کے درمیان درمیانی انگلی کے ترشائی پر گوشت جڑی ہے پنجر کا اعضاء رکھتے ہیں کے مین نیچے یعنی ہاتھوں میں ایک تین واضح اور عمدہ جڑی کا پڑا نشان پایا جاتا ہے یہ درگوئی اہم کی گئی دل، واضح قسمت وغیرہ سے متعلق ہوتا ہے اور درزی اپنے سینہ مقام سے اور اوپر جڑی ہوتا ہے یہی ترچھی مکاشفہ کھاتا ہے (شکل نمبر ۳)۔



(۱)

جب یہ نشان بے صیب اور ترشائی لکیروں سے باہر ہو اور اپنے صیغہ مقام پر ترچھی ہو تو یہ روز طرقت سے غری شفت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ حامل طرقت کا دلچسپ اور صحت، مکاشفہ اور طب وانی کی طرقت ہوتا ہے۔ اس شخص ترشائی کا علم ہوا سکتا ہے۔

ان کے باطن میں ایک خاص جوہر ہوتا ہے اگر یہ طبی صلاحیت میاں کر سکے تو وہ دن و رات کے کائنات پر روشنی ڈال سکتا ہے۔ ریاضت، عبادت، روحانی امور سے

دلالتی اسی کے خصوصی مناصریات ہیں۔ اگر ایسا شخص اپنی باطنی صلاحیتوں کو کسی دوسرے کی حقارت پریت دریافت سے ابھار کر نہ کر سکے تو جی اسی کی طبیعت کا رحمان ان امور کی طرف ہی رہتا ہے اور اگرچہ وہ نہ تو کسی علم رموز میں دستگاہ مایل کر سکتا ہے اور نہ ہی کثرت دہلانے باطن سے سرشار ہو سکتا ہے تاہم وہ گاہے گاہے ایسے تجربات دیکھ سکتا ہے کہ گزرتا ہے جو حقیقتی مکتشفانہ دماغی امور سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ایسا شخص باہموم قوتہات میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے اور وہ اپنی قسمت شناسی اور مستقبل دانی کا بڑا آرزو مند ہوتا ہے۔

جب یہ نقشہ کا شفرہ صریح و سالم مرتب ہو مگر قسمت کی کیر سے بھی متعلق ہو تو یہ خاص معنی اپنے اندر نہاں رکھتا ہے۔ درحقیقت روحانی باطنی اور رموز امور سے لگاؤ ایسے شخص کے تھمتر کا دہلادہ ذریعہ کماحقہ پرانہ انداز ہوتا ہے۔ درحقیقت لفظ کے پیش نظر بھی کام پیشہ اختیار کرتا ہے، اس کا طبی رحمان اس پر گہرا اثر ڈالتا ہے اور اپنی ایسی تعویذ صلاحیتوں کو اپنے مقصد کے نوازنے میں حق و اقتدار استعمال میں لاتا ہے۔ اکثر کھیل گاہی سے کردہ کاہلہ و صیانت کے ہر لہجہ و نازک مرام پر ایسے علم ایسا باب باطن سے استفادہ کرتا ہے

کہ جہاں سے اسے اپنی اگلیوں، اُمیدوں اور آرزوؤں کے سر انجام دینے میں نفع بخش بدیت اور امتداد مایل ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

ایسا نقشہ کا شفرہ بالخصوص ایسے خوش نصیب علماء و شریعت کے افسوں میں کندہ ہوتا ہے جو مذہبی اور شرعی امور میں صلاحت کے باعث متقی، کامی، عقلا و دین و غیرہ گوارنے جاتے ہیں اور باہموم مذہبی کاموں میں اعلیٰ مہدوں پر سرشار ہوتے ہیں۔ ایسے بزرگوار دین کی حقیقت جبر علیہ اور فیضیت روحانی کے باعث انفرادی حیثیت رکھتے ہیں اور مداحین کا کردار کی ادائیگی بھی کے باعث محترم اور مرموم مقامی ہوتے ہیں۔ ان کے تغلب میں حجت شرع اور پناہ مذہبی حاصل

ہوتا ہے۔ جب نقشہ کا شفرہ مذہم اور بد رنگ ہو اور اپنے معینہ مقام پر ہی واقع ہو تو حقیقتی نشانی نہیں۔ اس کا حامل قوتہات پرست ہوتا ہے اور اس کے کردار میں ایسے عناصر ہوتے ہیں کہ

ذاتی یقینت سے مجبور ک اٹھتا ہے۔ درحقیقت اس کی طبیعت پیمان آور ہوتی ہے۔ نہ اسے کسی بات پر یقین ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کے باطن میں اطمینان کا اثر ہوتا ہے۔ اس کی بیعتان طبی ہی اسے پیروں سے ملو یا تعویذ مابہل کرنے کی طرف مائل کیے رکھتی ہے۔ چونکہ وہ حق و باطل میں کم ہی امتیاز کر سکتا ہے اس لیے باہموم دھوکا بھی کھاتا ہے۔ اس کے ایسے بیعتان طبع کے باعث شتادری توہید و خوں کا کام خوب چلتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔



(۱۲)



(۱۱)

سب کو گناہ کا گناہ ہے۔ وہ شراب و فحش کا بھی بہت ہی لایا ہوتا ہے۔ دولت بینی یہاں شراب جس چیز کی طرف بڑھتا ہے اس کی بے پناہ ہوس اسے اندھا کر دیتی ہے۔ دنا سے شرم و حیا کا احساس ہوتا ہے۔ عزت نفس کا۔ ہوس کے پھنسنے میں وہ یوں پھنس جاتا ہے کہ تمام احساناتِ فخریہ سے فحشاتی ماہی ہو جاتا ہے۔ اس کی خودی سر جاتی ہے اور وہ دوسروں کے احترام کی ضرورت کو گمان میں بھی نہیں لاسکتا۔

خط عیاشی یعنی انھوں میں لہری طرح نقش ہوتا ہے (شکل نمبر ۲)۔ جب یہ موج دریا کی



(۲)

طرح دکھائی دے تو اس کے حامل کے مزاج اور اخلاق زندگی کے بارے میں بڑے پاس انگیزہ آتا کہتا ہے۔ اس کا حامل عیاشی، شراب و فحش اور فحش و فحش میں اس قدر راجہ جاتا ہے کہ اس کی زندگی کسی رابطے یا نظام کے تحت نہیں رہتی۔ منہج و نظامی سرکار اور زمانہ و دونوں قسم کے انھوں میں باقی جاتی ہے۔ مشرق میں زیادہ تر وہوں کے انھوں میں نظر آتی ہے۔ مشرقی ملک میں جن عورتوں کے انھوں میں یہ نشانی دکھائی دیتی ہے وہ یا تو رباب

نقل سے تعلق رکھتی ہیں یا ایسے خاندانوں سے جرئت ہی ترقی یافتہ اور مزب زدہ ہوں۔

ایسی نشانی کے حامل کو ذہنی معاملے کی بڑی شدت سے ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے افراد گناہوں کے جن میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یوں پ اور مارا لیا گیا ایسے افراد مشقات و فحش و فحش کے اس قدر زبردست ہوتے ہیں کہ وہ ان پر ایسے ادارے قائم کیے جاتے ہیں جو ان کے نمائندے کے لیے ہر طرح کی فحشیات ماحول کرتے ہیں۔ ان جوانی ہوس کا دل کو باقاعدہ نفسیاتی اور طبی محفلوں کے تحت ترقی پذیر علاج دکھا جاتا ہے۔ کہ خوش نصیب کم مدت ہی میں منت یاب ہو کر گروٹ آگے میں گزرتی ہوں ان افراد کے لیے مستقل نصیحت بنے رہتے ہیں۔

اس گناہ کے حامل کے مزاج میں کسی قسم کا توازن نہیں رہتا ہے۔ اس کا حامل عیاشی

## خط عیاشی

خط عیاشی جسے جادو گمشاد کے حسین نام سے بھی پکارا جاتا ہے بہت ہی کیاب ہے اور مختلف صورتوں میں کتب دست میں نقش ہوتا ہے۔ اس گناہ کی پہچان بھی آسان نہیں اور شدت نگاہی سے اسے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہر کیف جب اس کی یہ شرافت ہو جائے تب ہی احکام لگانے کی کوشش درست ثابت ہو سکتی ہے۔

موت کی لکیر یا موتی پٹی میں یوں نقش ہوتی ہے کہ وہ زندگی کی لکیر اور چاند کے ابعاد کے ذریعہ سے شروع ہو کر آگے بڑھتی ہے۔ اور کتب دست کو عبور کرتے ہوئے چھوٹی انگلی کے نیچے اختتام پذیر ہوتی ہے یہی اس کی نشیہ نگاہ ہے (شکل نمبر ۱)۔



(۱)

موت کی لکیر کے ملو کی پٹی کی برہنی جانب اس مقام پر آواز کے قریب ہی سے ایک گہرے شروع ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ چوتھی پٹی جاتی ہے گہرے طور پر داغ کی لکیر کو عبور کرتے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ یعنی انھوں میں یہ نشیہ بہت کم کی لکیر کے ملو کی پٹی واقع ہوتی ہے یہی نوع عیاشی کے نام سے موسوم ہے۔

یہ اچھا نشانی نہیں ہے۔ اس کا حامل اندھا ہو سکتا ہے۔ اس کی ہوس کا یہ عالم ہو سکتا ہے کہ اسے اندھا نہ ہو اس تک نہیں رہتا۔ یہ حس و آواز کا بندہ۔ دولت کی تلاش میں اندھا ہوا ہوتا ہے یا ہوس کی پناہ کا اس قدر لگام ہوتا ہے کہ اس کی موت ماری جاتی ہے اور وہ نشاط و ہوس کی فحش

کے مختلف مدارج طے کرتا ہے اور ترائی نشانہا میں معزز مرد بڑے راہ روی کی طرف تامل تاجے  
کرتبت ہی صحت کا تسلسل اسے ششوں، قوت باہ کی دواؤں کے وجود و رزق و فراہم مقام پر لے  
آتا ہے کہ وہ بے کار ہو جاتا ہے۔ ایسے مرد اور عریض منہی بیماریوں کے شکار بھی ہوتے رہتے  
ہیں اور لذت کو شہی میں شقت پیدا کرنے کے پیش نظر مشیات یا شراب وغیرہ میں استعمال کرنے  
میں قدر سے بڑھ ہی جاتے ہیں۔ ایسے افراد کا رُخ شباب میں باہموم فیکل یا صحت مند ہستے ہیں لیکن  
اپنی پیش گوئی اور غریب اخلاق و روش کے باعث ذمہ داری اپنی صحت خراب کر لیتے ہیں بلکہ اپنی زندگی  
کے دن بھی گناتے ہیں کہ تاجی سے کام نہیں لیتے۔ باہموم یہ لوگ عریض کو پہنچنے سے قبل ہی راہی  
حلب دم ہو جاتے ہیں۔

جب بہت کم کیک صحت نفس ہو اور خط عیاشی اس کے مساوی پانڈ کے اُچار سے فزور

ہو کر آگے بڑھے اور ذکوہ سالم خدای کی صورت  
میں واقع ہو اور مذہبی ایک طویل کیک صحت میں  
بکر جھڑے چھوٹے عقول سے لوں بنا ہوا جھڑے  
ماہرہ گلشن تو ریحی بہت ہی خوش نشانی ہے۔  
در حقیقت اس کا حامل منہی ششمال کا غلام بشر و  
شراب کا بے حد مداری، ابلے خرم و بے حیا، غرض  
شرافت کے ہر عنصر سے نفرت ہوتا ہے۔ ایسا  
شخص بڑی تیزی سے اپنی صحت، عزت و اکوئیر  
بیکر کوڑی باد کے پیر ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

شہو یونی شکر کا اُچار بہت زیادہ موسیقی  
سے لگاؤ رکھ کر جوشی، غرض و ذہن اور سر سے ملنے سے یہ لکھا ہو گا کہ طے کی جڑ سے شش ہے نہ لنگی  
کیس کے گراؤ کو قس نہال ہے۔ اس کے میں متاثرہ تخیل کی بیزونی صحت و دل کی کیک اور  
کوئی کی باہن کیس کے این ایک بڑا پر گشت جہت ہے۔ یہ پانڈ کا اُچار کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق  
تخیل، لہجہ، مغز و ذہن اور سر سے ہے۔ خط عیاشی بعض اوقات شکر کے اُچار سے گور ہوتا

ہے اور کم و بیش قس کی شکل بناتا ہوا زندگی کی  
کیک کو جوڑ کرتے ہوئے پانڈ کے اُچار پر ختم ہو جاتا  
ہے (شکل نمبر ۳)۔

یہ بے مدی خوش علامت ہے۔ ایسا  
شخص بڑا ہی خوش ہوتا ہے۔ اگر اسے دولت کی  
بوس ہو تو وہ ہر قیمت پر اسے حاصل کرنے کی کوشش  
کرتا ہے اور نہایت غریب اخلاق افعال و کردار کا  
مربک ہو جاتا ہے۔ دغا، فریب، چھین چھٹی، چوری  
سنا کا ذیل سے سخت غرض کوئی میل و طریقہ اس سے



(۳)

بہید نہیں۔ وہ مشیات کا صحت مادی ہوتا ہے اور منہی لذات کا غلام۔ اس کے خیالات مذموم،  
اس کے مذہبات غریب اخلاق اور اس کے گھروالے بڑے ہی بد نصیب ہوتے ہیں اور اس کے  
افعال اس قدر اذیت آگاہتے ہیں کہ نڈا کی پناہ! احساسات بزرگ کا اس کے وجود میں نام لگ  
نہیں ہوتا۔ دو عیسویوں میں بد ساش ہوتا ہے۔ ایسی صورت سے خدا بچائے۔ وہ باہموم و باہموم  
ساش سے اور ملنے کاٹنے والوں بھی کے لیے ایک آفتیم ثابت ہوتی ہے۔ وہ ایسے ایسے کر  
کرتی ہے کہ دنیا حیرت زدہ رہ جاتی ہے۔ اس کے چٹھنوں اور چٹھنوں میں بڑے بڑے ذہن و  
لباس بھی پھنس جاتے ہیں اور وہ انھیں وہ ناک چٹے جاتی ہے کہ انھیں ثانی یاد آئے لگتی ہے۔  
قس و بوس کی شدت، بہترین، بیش پرستی، دولت و توفیق کی بے تاب و مہم و خرابش ایسے  
خاصہ صلیت ہیں جو اس کے غریب میں غالب اثر رکھتے ہیں۔

جب صحت کی کیک واضح اور ہی ہو اور خط عیاشی اس کے مساوی لہا ہو یا اس سے طویل تر  
اور نہال نفس ہو تو اس کا خور سے دیکھا لازم ہے۔ ایسا فرد دولت پر دانا از جان دیکھے اور  
باہموم اپنی عیاشی اور پاکیزگی سے دولت مند بن سکے۔ اس کی حرص زمین، اخلاق و اعتدال و اعتدال  
ہوگی ہیں۔ گوروہ بڑا ہی پاکیزہ اور پریشان ہوتا ہے۔ کاروباری صلاحیت یا ایسے حالت میں ہیں  
وال دولت زمین میں، زمین پر کھائے ہوئے شش کے بے حد چوکنار رہنے کی ضرورت ہے۔



ہوتا ہے۔ یہ ہنت عظیم کی نشانی ہے (شکل نمبر ۵)۔

اگر ایسے خط عیاشی کی شائع کامیابی کی سائنم کی پیش مثال ہونے کی بجائے سے قطع کرتی ہوئی دکھائی دے تو یہ ازمد بد نصیبی کی نشانی ہے اور ایسے عظیم کی نقصان کی نشاندہی کرتی ہے جو مہنی محنت سے غیر مستدل لگاؤ اور پیار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ایسا شخص شوکت کا غلام ہوتا ہے اور فلیز ہوس میں ایسا غلط قدم اٹھا تا ہے کہ بہت بڑے مالی نقصان میں مبتلا ہوتا ہے یہی نشانی اگر کسی آرٹسٹ، مصنف، شاعر، موسیقار وغیرہ کے ہاتھ میں ہو تو وہ مہنی شوکت کی بھرلے ٹھینٹ میں لگ کر اپنی نازک تخلیقی صلاحیتوں کو تباہ کر دیتا ہے۔  
یہ گریاس کے فن و کمال کی محنت کے مستزاد ہوتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



ایسی نشانی اگر نیکار، شاعر، ادیب، صنعتی کے اہل میں ہو تو ان میں تیرہ کرنے کی صورت میں اصلاح حال کے امکانات سے انکار ممکن نہیں۔ دولت مند اپنی دنیوی برتری کے گھوڑے میں لکھی گئی ہوتا ہے۔ اس کا احساس زندہ نہیں ہوتا۔



(۵)

جہاں اسے جلد صنعت کا امکان دکھائی دے جائے وہ نہایت بڑی ہندی، پاکدستی اور ایک طرح کے کھڑے قدم اٹھاتا ہے، اپنی سائنم سے اس پر دیکھا کرتا ہے، غلطو بیان سے اجتناب حاصل کرتا ہے اور بڑی موقع ہاتھ آتا ہے ایسا ہاتھ دیتا ہے کہ ایک ہی جیسے میں جھٹکا کر جاتا ہے (شکل نمبر ۶)۔  
ایسے شخص کو مہنی محنت سے بے نیازہ رغبت ہوتی ہے جس قدر وہ دولت پرست ہوتا ہے اسی قدر نشا و ہستی کا پرستار بھی صنعت محنت کے ہوش مند چاہنے والے یا اس کی ہوس کی تسکین کرنے والے افراد اس کی دونوں کمر دہریوں کو کند ہی مہمان پیتے ہیں اور یہ شہر اس کی دولت سے فین باب بھی ہوتے ہیں جگہ وہ سب سے زیادہ پاک ثابت ہوتا ہے اور مال و دولت کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے اور جن کو مہنی اقتدار سے خوف گردا تا ہے، ان میں ان کی ضروریات سے کہیں زیادہ فرم کر کے پانچا پانچا ہے مگر نہ ان میں اتنا دیا ہے کہ وہ اس کے پچھلے سے نکل جائیں اور نہ ہی ان میں اپنی دولت کے رعب سے ڈرانے



(۶)

دھمکانے سے باز آتا ہے۔ باہم ایسے افراد کو کیا تا جوں اور صنعت کاروں ہی میں دیکھے جاتے ہیں۔  
تسلیم میں سب بڑی گہری واضح نقش ہوں (نہیں زندگی، صبح، دل، قسمت، کامیابی، موت کی گھیریں) اور خط عیاشی بھی واضح نظر آئے اور اس میں سے ایک شائع نکل کر اوپر کی جانب بڑھے اور کامیابی کی گھیریں واضح ہو جائے کر پچھلے پر ایک لٹاؤ سے بہت ہی نکالی رنگت مل جاتی ہے جس کا کمال اپنی صلاحیتوں کو ہوسے کار کا کہیں دولت مند



جب یہ منھل کی نیکر زندگی کی نیکر کے زیادہ تر حصے میں منفرد ہو کر آخریں گری

داخل اور باہری رنگ کی نقش ہو تو یہ منھل علامت ہے۔ ایسا شخص بے حد غضب ناک ہو جاتا ہے اس کے جذبات شدت کے ساتھ مشتعل ہو سکتے ہیں اور اگر اس کی ذات پر ہو گا کیا ماسے یا غیر متعلقہ چیزیں گری کے کام لیا جائے تو وہ مضطرب نہیں کر سکتا اور قاعدہ چلنے پر اتر آتا ہے۔ ایسے شخص سے بچ کر رہنے ہی میں انسان انسان کی سانس لے سکتا ہے۔ نہ اس کی دوستی قابل اعتبار ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی دشمنی۔ اس سے غیر مستفید رہنے ہی میں ایمان مل سکتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



منھل کی نیکر اگر زندگی کی نیکر کے مساوی نقش ہو کر میز می اور سرور ہو تو یہ اچھی نشانی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی بیماری کا حامل بتاتی ہے جو جان بوجھ کر بے گناہت ہو سکتی ہے۔ ایسی علامت کے ہوتے ہوئے موت اور زندگی کا دھماکا دیکھنے کی ضرورت ہے۔ درحقیقت حامل نشان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ باقاعدہ موت کا خیال رکھے۔ اور اگر حقیقت کسی ہو تو حقیقت، باہر کا قلب سے

فی الخمد ہو کر سکے۔ مرنے والے نہیں کہ میانی اہل اور ملک ہو۔ یہ معنی اس امر کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جو دہان میں ایسے ناسد عناصر کو جو وہ ہے جو کسی دیکھی وقت مشتعل ہو کر تندی خواب کر سکتے ہیں اور زندگی کی موت اختیار کر سکتے ہیں۔ ایسا شخص حقیقتاً موت کے سفر میں پہنچتا ہے قربانی میں لگاؤ کی اپنی دیکھ بھال کر سکتا ہے اور بیماری کی حالت میں دھری سب سے شدت برز میں کی

اس کے باطن میں جذبہ جوش کو رنن ہوتا ہے اور وہ اپنی عظمت اور مکرانی کا سکندروں کے دلوں پر چلا سکتا ہے۔

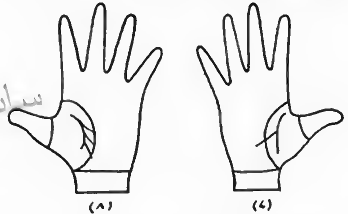
جب منھل کی نیکر بڑی گری اور زندگی کی نیکر کے مقابلے میں نمایاں نقش ہو اور اس کا رنگ بھی سرخ اور نارنجی ہو تو یہ مزاج میں گرمی اور تشدد کی طرف میلان کی تعابیر نشانی گرتی ہے۔ ایسا شخص زور و رنج ہونے کے علاوہ دوسروں پر گر جھنے پرستے کا حامی ہوتا ہے۔ وہ وقت بوقت مصلحت کا لحاظ رکھے غیر دوسروں کو زبردستی کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور باہموم گرد پیش میں رشک و حسد کے جذبات کو برادیتا ہے۔ اس کی جھگڑا اور تیز طبیعت کا رد عمل بڑی ہو سکتا ہے کمزور افراد کو اس کی برائی میں سے گھبراتے ہیں مگر مضبوط کردار کے لوگ اس کی گید و جھجکیوں کا منہ اڑانے سے گریز نہیں کرتے۔ چونکہ اس میں قوتِ جذبہ و عمل کی کمی ہوتی ہے، وہ جلد ہی بھوک اٹھتا ہے اور باہموم گھاسے ہی میں رہتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



بعض اوقات جہاں سے منھل کی نیکر خردار ہوتی ہے اور اس مقام پر زندگی کی نیکر جس طرح کا پتا چلتا ہے، اسی نشانے میں حامل نشان ایک معاشقے میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ایسا رابطہ عشق و محبت کی عکاسات اور گری ہو، باری رہتا ہے۔ جہاں پر ختم ہوتی ہے وہیں پر عشق و محبت کا ختم ختم ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۴)۔

آسکتی ہے (شکل نمبر ۶)۔

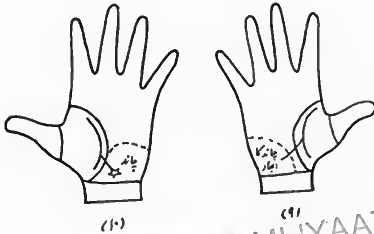
زندگی کی کیکر گری اور سالم جو اور مٹل کی کیکر اس کے متوازی نقل ہو اور اس میں سے ایک واضح شاخ نکل کر زندگی کی کیکر کا سٹے تو یہ بھی خراب علامت ہے (شکل نمبر ۷) مٹل کی کیکر کی ایسی شاخ مٹت اور زندگی کے لیے خرابی کی نشانی ہے۔ ہائوم ایسا شخص ایسی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں مٹل برائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس مقام پر یہ شاخ زندگی کی کیکر کو قطع کرتی ہے اسے نازیبا حیات میں ایسی بیماری سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔



مٹل کی کیکر سے اگر کیکر بعد و گرسے نشانی نکل کر زندگی کی کیکر کو مٹل تو یہ بے حد سوزی علامتیں ہیں۔ ان کا حامل بار بار بیمار ہوتا ہے اور اسے بار بار آپریشن کرانے پڑتے ہیں۔ ایسے شخص کی زندگی مسلسل بیماریوں اور ونگوں سے بھر پور ہونے کے باعث بہت ہی مشکلوں سے گزرتی ہے۔ اگر مٹل کے جس حصے میں زندگی کی کیکر پران شاخوں کے حصے ختم ہو جاتے ہیں، ان اشخاص بہت یاب ہونا ضرور ہو کر رہتا ہے اور اس کے بعد زندگی بھر زندگی گزار سکتا ہے (شکل نمبر ۸) ایسے شخص کے مزاج میں ایک قسم کی مٹی اور بدگمانی ملتی رہ جاتی ہے۔ بیماریوں اور جراثیم کے بے دھپے حملوں کے باعث وہ اس قدر بدول ہو جاتا ہے کہ اگر اسے سستی دینے کی کوشش کی جائے اور خوش گوار مستقبل کا مژدہ سنایا جائے تو وہ یوں دیکھتا ہے جیسے ٹھنڈی

وا بار بار ہو۔ اس کی بدلتی اور بد مزاجی بد و جرمی نہیں ہوتی۔ قوت اور رحمت و فیرو سے اس کی خوشنودی مائل کی جا سکتی ہے۔ اس کے فٹے اور دم سے برہم ہونے سے گریز لازم ہے۔ مبروہ قوت اس کی بہتت اور قوت کے عناصر بھر آتے ہیں اور وہ اپنی تکلیف کو درمیت برداشت کر سکتا ہے بلکہ عملی طور پر اپنی بہتری کے پہلو سوچتا ہے۔ بدسلوکی کی حالت میں وہ قطعی مایوس ہو جاتا ہے۔ جب مٹل کی کیکر ناکے پر یوں دو شاخ ہو کر اس کی ایک مٹنی زندگی کی کیکر کو کاٹتی ہوئی چاند کے انچار میں پہنچ جائے تو یہ بہت ہی بری علامت ہے (شکل نمبر ۹)۔

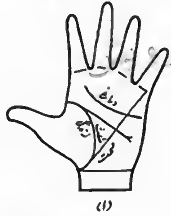
ایسے شخص کا مٹل رحمان منقشات، خراب تمکیش و فیرو کی طرف ہوتا ہے۔ فیون چرکا کا نجا و فیرو میں سے وہ کسی کسی نش آور چیز کا عادی ہو جاتا ہے۔ اس میں اعتدال کا شاہد بھی نہیں ہوتا۔ انتہا طبیعت کا ایسا ترجمان ہاں شاخ خفناک شاخ کا پیش خیر ثابت ہو سکتا ہے۔ ہائوم ایسے شخص کا داغ چل جاتا ہے۔ وہ منقشات و پیش کو شکی کی وادوں میں سرگرداں رہتا ہے اور ایسا جنگ جاتا ہے کہ درشت، ذہنی خرابی، اخلاقی تنزل کے سوا اسے کچھ اور مائل ہو ہی نہیں سکتا۔



جب چاند پر ختم ہونے والی مٹل کی کیکر کی شاخ ایک تار سے میں انتہام پذیر ہو کر تو یہ بہت ہی بے گناہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا شخص شواب کا غلام ہوتا ہے۔ اس

## مُثَلَّث کبیر

ہتھیلی میں زندگی، دماغ اور موت کی کبیر کی ہر اہم خطوط میں سے ہیں۔ ہر ہاتھ میں زندگی اور دماغ کی کبیر پر ضرورت میں ہوتی ہیں۔ موت کی کبیر بعض اہم خطوط میں مدہوم ہوتی ہے۔ اس کی بجائے قوس الہام ایک ایسی کبیر کی طرح نقش ہوتی ہے جو چھوٹی انگلی کے اُچھاڑ کی طرف بڑھتی ہے اور اس کی بڑکے پتھے ختم ہوتی ہے (شکل نمبر ۱)۔



جب زندگی کی کبیر دماغ کی کبیر اور موت کی کبیر یا قوس الہام واضح نقش ہوں اور یہ تینوں بڑی کبیریں ایک مُثَلَّث بنائیں جیسے کہ شکل نمبر ۱ سے ظاہر ہے تو یہ بڑی ٹکون یا مُثَلَّث کبیر کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ اگر موت کی کبیر یا قوس الہام ہتھیلی میں کندہ نہ ہو تو مُثَلَّث کبیر کی تشکیل امکان نہیں ہے۔ اگر کوئی اور کبیر اس ٹکون کی تشکیل کا کام دیتی ہوئی دکھائی دے تو اس کا مُثَلَّث ثلث لگاؤ سے سطح مزید سی ہے کیونکہ یہ بے حد شاذ ہے اور فنی اعتبار سے

کی ہوس کم نہیں ہوتی۔ اسے فٹے کا روگ دنیا و مافیہا سے غافل کر دیتا ہے۔ اگر اسے شریک نہ لے تو ہوس بڑم کے ارتکاب کے لیے غیر شعوری طور پر بڑھتا ہے جس کے توسط سے اسے چنے کیلئے مل سکے۔ وہ چوری، بھیک، دغا، فریب، غرض کر ہر فعل کو اپنی ناقابل برداشت تنگی بچانے کے لیے سب بھگتا ہے۔ اسے یہ ہوش ہی نہیں رہتا کہ وہ کی کر رہا ہے۔ اس کی استیلاہ اس کے تمام تر حواس کو مفلک کر دیتی ہے۔ وہ دیر میکدہ پر جان دیتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ اس کا انجام بہت بُرا ہوتا ہے۔ (شکل نمبر ۱)۔

اس لکیر کے وجود کے بارے میں صحیح شناخت کے بغیر کمزور نہیں لگایا جاسکتا۔

جب مشق کبیر کشادہ ہو اور داغ اور زندگی کی لکیریں ، صحت اور زندگی کی لکیریں اور صحت اور داغ کی لکیریں یوں نقش ہوں کہ کون کے اسلے کے لکیریں بھی تنگ نہ ہوں تو یہ بلکہ ہر صحت سے مشق کبیر پر صحت ، کشادگی اور عمدہ لکیروں سے تیر کا ہوا ہو تو یہ بہت عمدہ علامت ہے۔ درحقیقت جب یہ تینوں لکیریں واضح ہوں ، اے صیب گمرانی کے ساتھ پتیلی کی سطح میں نقش ہوں اور مردوں خالصے پر یوں تو یہ ان تینوں خطوں کے تناسب اور موازنت کے باعث مزاج میں توازن ، نفاست ، جرات اور کشادہ دہی کے عناصر کا پتہ دیتی ہے۔

اس مشق کبیر کا مال بلکہ زندگی میں اعتدال پسند ہوتا ہے۔ افراط و تفریط سے بڑا اور خوش مسالہ کا حامی۔ نہ تو وہ تندہ فتح زبان کا عطر ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے خیالات میں بداندیشی ، حیل کاری اور کینگی کے عناصر تیر کا فرما ہوتے ہیں۔ وہ حوصلہ مند و احسان پسند اور استوار کردار کا مال ہوتا ہے۔ ایسا شخص اپنے اپنے کردار کے باعث اچھا پسندیدہ کار، عزیز اور دوست ثابت ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل پر بجا اور پراعتبار کیا جاسکتا ہے۔ ایسے شخص کو عمدہ اور صالح زندگی کی کیر تندرستی اور صحت سے فیض یاب کرتی ہے۔ داغ کی اچھی لکیر اسے ذہنی رسا اور استدلال کی صلاحیت دیتی ہے اور صحت کی اچھی لکیر چہرہ پر خوش اثرات میں قوی صحت کی استعداد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وہ اسے بیدار مغزی اور ہوشیار سے مالا مال کرتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ایسی مشق کے ہوتے ہوئے صاحب نشان لکیر کو کھینچ سکتا ہے۔ تندرست اور مستدل زندگی گزارتا ہے اور مدام بیدار مغزی سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ بعض احوال میں مشق کبیر اعتدال سے زیادہ کشادہ ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں باہر صحت کی لکیر کا کھنک و قوت اس کی کشادگی کا باعث ہوتا ہے۔

پتیلی کا وسطی حصہ منکلی کا میدان کھلتا ہے۔ اس کا تعلق صحت ، عملی کارکردگی کے ساتھ ہے۔ جب ہر اور برصغیر میں خوش اثرات میں توازن سے ہے۔ جب مشق کبیر مناسب عدد سے کشادہ دکھائی دے تو علامہ وہ منکلی کے میدان کے دائرے کو ماحول دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس

کے مال کے مزاج میں خوش اثرات و حوصلہ مندی کے عناصر کوئی اثر کرتے ہیں۔ ایسا شخص ہمدرد ، دلیبر اور شہرل ہوتا ہے اور وقت ضرورت اپنی شجاعت و بلندی کا لا شعوری طور پر اعلیٰ مثال مظاہرہ کرنے میں پیش پیش ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۲)۔

مشق کبیر پریشور و صحت اور بے صیب لکیروں کی سے ترتیب نہیں پاتی بلکہ بعض احوال میں داغ ، زندگی اور صحت کی لکیریں کبیر کی ہمارا صحت اور بے صیب لکیریں ہوتی ہیں جب ایسی صیب لکیریں ہوتی ہیں تو یہ اچھی علامتیں نہیں ہوتیں۔ اور بلاشبہ ان سے وابستہ احکام بھی کم ہی خوش گزار ہوتے ہیں۔

ذہنی تاہم زور و غور سے بنی ہوئی مشق کبیر اپنے اچھے ارمان سے تھی دامن ہوتی ہے۔ اعتدال کا عنصر اس کے مال کے مزاج میں منظور ہوتا ہے۔ اس کے قول و فعل میں توازن نہیں ہوتا۔ افراط و تفریط کا شکار ہو سکتا ہے۔ نہ اس میں وقت یا فیصلہ ہوتی ہے ، نہ ہی وہ اعلیٰ دانش و

بوش مندی سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ اس میں عقلی لکیر کی اور اعتدال کا فقدان ہوتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ایسا فرد کوئی اچھا فزیر نفاذ یا دیگر مسافروں کی تائید ہو سکتا ہے۔ اس سے مسادت و فتنی کے ہمارے نقصان و رنج پہنچنے کے زیادہ اعلیٰ حالت ہوتے ہیں (دیکھیں نمبر ۲)۔

صحت ، داغ ، زندگی اور صحت کی لکیریں پتیلی میں یوں نقش ہوں کہ مشق کبیر تنگ اور محسوس ہوئی نظر آئے تو یہ اچھی صورت نہیں ہے۔



(۲)



(۲)

FREE AT BO  
https://www.101grou

اس کا مال کم حوصلہ تنگ دل اور کمینہ فطرت ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت لالچی اور خود غرض ہوتی ہے۔ اس کے سر پر رتلاہ، دوست اصحاب اور تمام وہ افراد جن کو اس سے کسی نہ کسی طرح رابطہ ہوتا ہے اس کے خوف کی کو تباہی کوئی اور خوبصورت پلٹے

یہ دودھ کسی کے حق میں کلہاڑی کا مافی ہوتا ہے اور دوسری دوسروں کے فتنے کو گڑا کرنے سے گرد کرتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اسے اپنی آنکھ کا خستہ


خیر نہیں آتا۔ وہ بد نصیب یہ کہی کہ بھیج پاتا ہے اور اباب غولی اور خیر اندیشوں کے بغیر زندگی والی

جان میں جاتی ہے۔ وہ صحت و طاقت کا اندیشہ نہیں کرتا

بے ہلکا اس قدر تنگ فطرت ہوتا ہے کہ اپنی نصیبیوں

دیکھ کر خیر زندگی کی تمام تر فتنے داری دوسروں

کو ملاتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

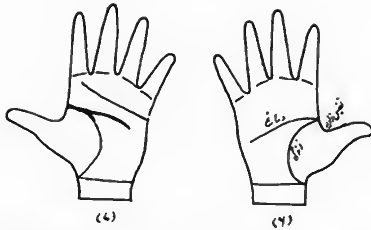


(۵)



دماغ اور زندگی کے تمام افعال پر دونوں غوطہ ایک زائید بہاتے ہیں۔ یہ پہلا یا بائیں زائید کہلاتا ہے۔ جہاں دماغ اور صحت کی کیڑوں جی پی ڈی اور ڈوسل زائید مر جتا ہے۔ زندگی اور صحت کی کیڑوں سے تیسرا زائید جتنا ہے اور یہ بیرونی زائید جی کہلاتا ہے۔ ان زائیوں سے متعلق احکام بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کا ذریعہ دیکھنا مفید ہی ہے۔ یہ صحت اہم فہم کر دہ پڑھنے کی ذرا ہے ہیں بلکہ زندگی کے مفرد پہلوؤں کے ہر حصے میں جی قابل اور مکتوبات بہر بہر بہاتے ہیں۔

پہلا باغی تازیدہ دماغ اور زندگی کے دیگر کپڑوں کے اتصال سے ترتیب پاتا ہے۔ جب تازیدہ نفس، عمدہ دیگر کپڑوں کے اتصال سے یوں بنے کہ تازہ دروں بہت زیادہ تبدیل ہوا جس میں آئیں اور دنیا کا ایک دوسرے سے غیر مشابہ واقع ہوں بلکہ ایک ٹوک اور دوسرے کی آئی کی طرح دکھائی دیں تو ایسا تازیدہ ترتیب یافتہ ذہن، عقل سلیم اور مدلل فطری کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس کا سال ۱۸۸۱ء صلیب حشر کے باعث زندگی میں آگے بڑھنے کی جس صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے (مصلح خیر)۔



یہی زاویر اگر مجھ کو، مرنا، گند اور نفاس سے خالی ہو تو برعکس نتائج کا آئینہ دے رہا ہے۔ اس کا حامل اُردو عقل سلیم سے ہی دست اور کندھیاں ہوتا ہے۔ وہ تو با شعور ہوتا ہے اور اس کی قوت تھوڑی بیدار ہوتی ہے۔ وہ اپنے ہیمانا انڈیا پر حیات ہی میں محسوس رہتا ہے۔ ذرا سے نفوس لطیف کا ذوق و شوق ہوتا ہے اور اس میں حتیٰ لطیف نندہ ہوتی ہے۔ وہ گنوار گنوار کی رہتا ہے (شکل نمبر ۱)۔ ایسا زاویر بھرتی اور مرنی جان کی نگاہ سے بننا ہے۔

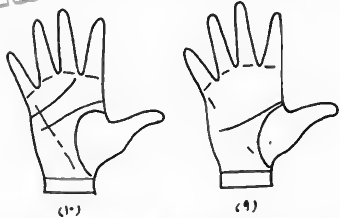
محب صانع اور زندگی کی گہری سمجھ کا  
 یہ مشعلِ تحصیل ہے کہ آدمہ اچھے ایس سے نیکو ایک  
 مومن اور گہری گہری کی طرح داخل ہوں تو جو زاورہ ان  
 غلوں سے جنت ہے وہ اندر ہی سمی اپنے اندر پناہ  
 کیے بہرہ ہے۔ ان غلوں کے اتصال کے بعد جب  
 گہری کی غلوں میں کی تو زور ہے کہ بناوٹ نہیں یا چیز  
 کی نہیں ہو سکتی۔



ایسا قادیہ اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے  
کہ صاحبِ نشان جتنا ہنس پندہ نکوند اور ستر منزلِ مزاج

ہے۔ اس کے باطن میں خود اعتمادی کی نمایاں کمی ہوتی ہے اور وہ پہلے درجے کا مہاسا اور زوردار بچ ہوتا ہے۔ اس کا تدریجی یعنی اوقات اس قدم بے دھڑک اور بے تاکی ہونے کے کہ اس کی جلد بازی اور جذباتیت پر حیرت و رعب کے ساتھ کہیں گناہاں مل سکتا (شکل نمبر ۸)۔

جب داغ اور زندگی کی لکیریں مقام آغاز ہی سے ایک دوسرے سے غیر متعلق اور علیحدہ شروع ہو کر اپنا اپنا راستہ لیں اور ششکے کیر کا یہ پلائی زاویہ غیر مربوط خطوط سے بنے تو یہ از حد دلچسپ اور غیر معمولی عناصر کو رکھتا پاتا دیتا ہے۔ یہ طبیعت میں حریت پسندی اور آگے بڑھنے کی نمایاں صلاحیت کی نشانی ہے۔ ایسا شخص تخلیقی فہم سے دلی وابستگی رکھتا ہے، بڑا توجہ و مصلحتی سے اپنے منصوبوں اور خیالات کو پروان چڑھانے کی سعی کرتا ہے، معمولی ذکر سے اسطرح بہت زیادہ لاشی کش کرتا ہے اور حقیقت و راہبری کی خاموشی اپنے اندر رکھتا ہے۔ باہم باہم زور اور کار کا مرقع ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



(۱۰)

(۹)

گمراہی و دونوں خطوط مقام آغاز پر بہت ہی تفاوت کے شروع ہوں اور ان کا درمیانی فاصلہ غیر معمولی طور پر بڑا ہو کر یہ اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ علامت کے بعد اضطراب و محنت و زور داری اور بے پناہ مجاہدہ پسندی کی نشانی ہے۔ اس کا حامل اعتدال اور یکسوئی سے قلعہ سی دامن ہوتا ہے اور بے دھڑک بلا سوسپے جیسے آگ کی گردن سے گرے نہیں کرتا جس

بسیب میں نہ ترقوت امتیاز کا جوہر ہوتا ہے اور نہ ہی معاملہ فہمی کی صلاحیت۔ اس کی طبیعت ایک بے چین اور مسلسل اضطراب میں مبتلا رہتی ہے۔ اسے کسی گھڑی بھی واقعی طبیعت اور شخصیت نہیں آتی۔ وہ زندگی کے میل و نہار ایک اضطراب عام کے ورطے میں الجھ کر گزار دیتا ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

زوردار اور زور و اندوہی زاویہ بھی کھلاتا ہے، داغ اور صحت کی لکیروں کے تقاطع سے



(۱۱)



(۱۲)

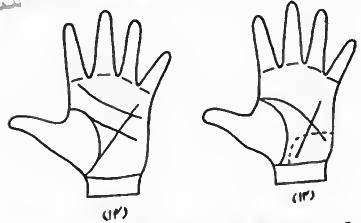
مُرتب ہوتا ہے۔ جب زاویہ صاف اور عمدہ برصاوت تشکیل پائے تو یہ خوشگوار نشانی ہے۔ داغ کی طواری اور عمدہ لکیریں ایسے زاویے کی ترتیب کا حق ادا کر سکتی ہے۔ لامحالہ اس کا مالی برہنہ مند اور دلا بزرگا۔ اس کی ذہنی صلاحیتیں لافقت شش دوتی ہیں۔ صحت کی لکیر کی صفائی اور لمبائی اس کی بیکار و مغربی میں اضافہ کرتی ہے اور اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ امید و فیض نے اسے لڑائی لڑ کر کے بہت عمدہ اسکانات عطا کیے ہیں و حقیقت ایسا شخص بزم صحت بڑی عمر کو پہنچنے کی صلاحیت رکھتا ہے بلکہ بیکار و مغربی اور بے مدد ہیں جھٹا ہے۔ بلاشک کاروبار حیات میں وہ اکثر آگے نکل جاتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔

جب دوسرا زاویہ اس طرح مُرتب ہو کہ خطوط داغ و صحت کے مقام تقاطع پر زیادہ سیدھا کاروبار میں مائے توجہ اچھی علامت نہیں ہے۔ اس کے حامل کو اپنے جذبات و خیالات پر گہری اعتبار ہوتا ہے۔ اس کی طبیعت بے یقینیت



تأثر قبول کر سکتی ہے، اور وہ یکایک برہم ہو جاتا ہے۔ اس قسم کا شخص کم ہی قابل اعتماد ہوتا ہے اور اکثر وہ بیشتر نئی طبی کمرودی کے باعث ناکام ثابت ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۳)۔

جب مدغ کی گیر چاند کے اجمار کی طوط نمایاں جھکاؤ کے ساتھ نیچے کی جانب مائل ہوتی چلی جائے اور صحت کی گیر تھیلی کو بیرونی سمت کے پس سے گردنی ہوئی داغ کی غیدہ لکیر کے ساتھ ٹاویہ پائے اور صحت کی گیر خود بھی چاند ہی کے اجمار کے اعلا سے نمودار ہو کر یہ خوش علامت نمودار کی جاتی ہے۔ اس کا حامل بے مدد و دوس ہوتا ہے۔ اس کی پریشانی غلطی میں اضطراب، بے پختہ اندر خوف و ہراس کے نمایاں عناصر ہوتے ہیں۔ اس کے تاثرات اور رد عمل میں جلدت کا پہلو زیادہ واضح ہوتا ہے۔ وہ یکایک بھوک مٹاتا ہے۔ اس کے کردار میں دو قراعتال و توازن کے عناصر ہوتے ہیں اور درجہ مستحکم طبیعت کا ناک ہوتا ہے۔ وقت اولدی کی کوتاہی اس پر مستزاد وہ درد و اضطراب دے اطمینانی کا پیکر بن کہہ جاتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۴)۔



(۱۴)

(۱۳)

تیسرا زاویہ جو بیرونی ٹاویہ کہلاتا ہے، زندگی اور صحت کی گیروں کے اتصال سے مراد ہوتا ہے۔ یہ کلائی کے قریب واقع ہوتا ہے۔ اگر زندگی اور صحت کی گیریں باہر مل کر نفس غلامی بنائیں تو دماغ اچھی علامت نہیں ہے۔ درحقیقت اس کا حامل غشی کے دوروں کی طوط ہوتا ہے اور اسے صحت کی ایسی غمازیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے جو اعصابی دوروں سے مستحق

ہوتی ہیں۔ اس کے اعصاب میں خاص نوع کی کمزوری ہوتی ہے اور ان کے باعث سرکشی و فریبی اسے شدید درد کا احساس گاہے گاہے ہوتا ہے۔ شدید اعصابی تناؤ کے باعث وہ بعض اوقات غشی کے دوروں میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ اسے اختلاج قلب کے دورے پڑنے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۵)۔

تیسرا زاویہ بالعموم ایسی صورت میں مرتب ہوتا ہے کہ زندگی اور صحت کی گیریں باہر مل



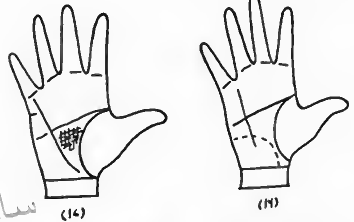
(۱۵)

متصل نہیں ہوتیں مگر دونوں خطوط صحت قریب ہوتے ہیں اور مقام اتصال پر وہ ایک دوسرے سے بہت ہی خفیف فاصلے پر واقع ہوتے ہیں۔ یہ اچھی علامت نمودار کی جاتی ہے۔ یہ عمدہ تبدیلی خوشگوار صحت اور ایسی حامل زندگی کی نشانی ہے بلکہ نصاب حیات میں مفید اور قابل قدر نمودار کی جاتی ہے۔ اس کا حامل بے کار نہیں بن سکتا۔ وہ اپنے کام کرنے والا اور مستعد فرد مشاشرہ ثابت ہوتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۵)۔

تیسرا زاویہ اگر اس طرح بنے کہ زندگی اور صحت کی گیر ایک دوسرے سے بہت نمایاں فاصلے پر ہوں یعنی صحت کی گیر چاند کے اجمار کا فصول مرتعہ جوڑ کر دے اور زندگی کی گیر سے کہیں بھی متصل نہ ہو سکے تو یہ خراب علامت ہے۔

ایسا شخص قریب کا مار دھکے باز ہوتا ہے۔ زکوہ قابل اعتماد ہے اور بڑی دغا شمار وہ آخر کار اپنے گیر کردار کو چھوٹا ہے۔ اس کے جذبات و خیالات میں ایک ایسا موڑی عنصر شامل ہوتا ہے جو اسے نیکی اور شرافت کی طوط آنے کی نہیں دیتا۔ ایسے شخص سے رابطہ و اتحاد و مصیبت ملنے لینے کے مترادف ہے۔ اس کے کردار کی بدنامی خرابیاں بالعموم عوام کو اچھی طرح معلوم ہوتی ہیں۔ جو کسی اسے قتل ہے یا مبالغہ کرتا ہے اس کے متعلق کردار کے بد اثرات سے نہیں بچ سکتا اور لوگ اس کے مزاح میں عناصر بد کے وجود کا گمان کرنے لگتے ہیں۔ وہ کاروبار بھی مبالغت

اور اقربائے سلوک کسی بھی شہریت میں فریب اور دھوکا دہی سے گریز نہیں کر سکتے۔ ایسے شخص سے قربت بھی بلی (شکل نمبر ۱۶)۔



## سانیں درویش

مشق کبیر کے لہو اور فرنگوار اوقات کے لیے ضروری ہے کہ اس کے ملن میں فریب اور منہوش نشان نہ ہوں۔ اس میں ملن کی پٹی لگے کر دل کا۔ بال منا۔ بال بجا ہوا ہو یا وہ کشت سے مشق کے اندر پیش ہوں تو یہ برکت کی خرابی کی نشانی ہیں۔ یہ دو حقیقت ہے ممبر اے پین اور

انہی کی اندر بیٹنے والے افراد کا پتا دیتی ہیں۔ ان کا حال سدا پریشان خاطر اور بیدار میں غلٹی کا عادی ہوتا ہے۔ رحمت جاذبہ و غضب کا انہماک رہتا ہے اور اس کے نصیب میں تسکین پلن کی ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ غمناک و بے سہرا ہو کر بے شکل ہوتے ہیں۔ بعض احوال میں مشق کبیر کے لیے بھی قلب میں ایک کراس ملن فریب کو واضح نشان ہوتا ہے اس کے جوڑے جوڑے صاحب نشان کے مزاج کا خوردہ معاصر ضروری ہے۔ وہ مسلسل دھوکوں



سے جکڑے فساد کے باعث مشکلات میں مبتلا رہتا ہے اور بٹھا جھگڑا کرتا ہے۔ اس کے مزاج میں عجیب و غریب عناصر ہوتے ہیں۔ وہ ہر بات میں اپنی ہی مرضی چلاتا ہے۔ وہ صلہ منافی کو فرخ نہیں ہوتا اور دوسروں کو باعوموم مورد الزام گردانے کا عادی ہوتا ہے۔ بلاشبہ وہ سدا فلو پر آمادہ رہتا ہے اور کسی کو غلطی میں لانے کی طرف مائل نہیں ہوتا (شکل نمبر ۱۷)۔ اگر مشق کبیر کے مین قلب میں چکرور کا واضح نشان پایا جائے تو یہ خطرے کا گھنٹل ہے۔ اس کا مال کسی بڑے خطرے میں مبتلا ہونے کی طرف مائل ہوتا ہے اور یہ اندیشہ باعوموم ملی موت اختیار کر سکتا ہے۔ اس کے مال کو ایسی تمام مسمی اور رجحانات سے گریز کی از حد ضرورت ہے۔ اگر وہ تعدد و مشاغل و معاملات میں خائف و تدبیر اختیار نہ کر سکے تو اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۱۸)۔

## کلائی کی لکیریں

ہتھیلی کی سطح کو نوڑ سے دیکھا جائے تو اس کی بناوٹ اندر منیس اور نامانگ مکملوں کے تانے بانے سے ترتیب پاتی ہے۔ اس کے پس منظر میں مخروں، پٹیوں، زاوہوں اور جھلکوں وغیرہ نقوش کے واضح نشانات دکھائی دیتے ہیں (شکل نمبر ۱)۔ اس جلدی ساخت پر لکیروں کا جال، پچھا ہوا ہے۔ اہم لکیروں میں زندگی، دل، داغ، قسمت، کامیابی و محنت وغیرہ کی لکیریں ہیں اور کم اہم خطروں میں خطا اہام، ملوث شکیان، قوی زہرہ وغیرہ شامل ہیں۔

جہاں پر  
بانڈ کی مدغم ہوئی ہے  
اور ہتھیلی کا علاقہ مژرغ  
ہوتا ہے وہاں سے  
یہ منیس نامانگ مکملوں  
سے سرخ سطح مژرغ  
ہو جاتی ہے۔  
بانڈ  
کے نالے تک جلد  
مروئی ہوئی اور ان  
نفسی تاندوں سے  
تجلی دلائی ہوتی ہے۔  
جس مقام پر دلوں  
مدغم ہوئی بازو اور



(۱)

ایک ریشم لکیر پر ہتھیلی کا تانہ ہیں



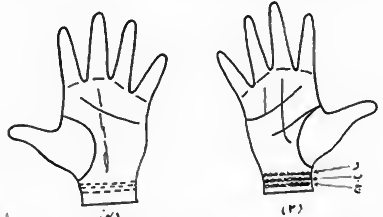
(۲)

ہتھیلی کی سرحدیں متعین ہوتی ہیں، یہاں پر عام طور پر  
ایک گہری اور واضح لکیر کلائی کے آگے پھر نقش ہوتی  
ہے۔ یہ کلائی کی پہلی یا بالائی لکیر کہلاتی ہے اس  
کے نیچے کے بعد دیگر سے دو مزید ایسی ہی داغ  
اور گہری لکیریں کتبہ ہوتی ہیں۔ یہ دوسری اور تیسری  
لکیریں کہلاتی ہیں۔ یہ تینوں ترازوی لکیریں فن رت  
نشانی ہیں کلائی کی لکیروں کے نام سے سوئم ہیں  
اور کلائی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہیں۔  
(شکل نمبر ۲ - و - ب - ج)۔

ہتھیلی کا یہ زیریں حصہ ہے اور اس کی تھانی سرحد کی مدد بنی کرتا ہے۔ اس مقام  
پر تین ثابت گہری داغ اور بے عیب کلائی کی لکیروں کا وجود مبارک تصور کیا جاتا ہے۔ قدمائے  
فنی کے نزدیک ایسی عمدہ تین لکیریں درحقیقت قسمت بندی، دولت اور شانمانی کی نشانی ہیں۔  
ان کا حامل خوش بخت پیدا ہوتا ہے اور تمام تر زندگی ان کے نصیب اور اثرات سے موزون رہتا ہے۔  
اس میں شبہ نہیں کہ ایسے خوشگوار ترازوی خطوط شکوہ کی دیکھنے میں آتے ہیں۔ عمدہ قدم ہیں یہ لکیریں  
راج لکھن اور بادو کی چڑیاں کہلاتی تھیں۔

جب یہ تینوں کلائی کی لکیریں مسلسل جزیروں سے یوں مرتب ہوں کہ تیسرے یا بالائی  
طرح دکھائی دیں تو یہ اچھی نشانیں نہیں ہیں۔ ایسی عیب دار اور قسم لکیریں بتاتی ہیں کہ رزق دہائی  
کے لیے مسلسل اور ان تنگ گوشیشوں کے باوجود زندگی کے میل و مشاغل کا ہی میں گزری  
گھسیٹنے نفس کی قسمت میں قسمت مرودوری، خوشمانی کا فقدان اور مددا و شراہوں کا سامنا  
عناصر حیات بن جاتے ہیں لیکن ایسا شخص مجتہد و شام نگ و دور کرنے کا عادی ہوتا ہے اور بڑی  
جھنگ صابر و شاکر ثابت ہوتا ہے اس لیے اس کا مقصود بالآخر ایام بیری میں وہ دور بڑی لے  
آتا ہے جب وہ کامیاب ثابت ہوتا ہے اور بے غلی مرام نہیں رہتا۔ درحقیقت اس کے  
سراور قسمت کا چلن عیاضا ہی نہیں بڑا لذت بھی ہوتا ہے۔ مدت اہم قسمت اور جاں گسل

مشکلات کا مقابلہ کرنے کے وہ بھول ہی جاتا ہے کہ وہ بارگاہات میں کسی بھی شخص کی محنت ضائع نہیں جاتی (شکل نمبر ۳-۱-ب-ج)۔



سانیں

یہ تینوں کیریاں اگر کوئی چھوٹی، بھدڑی، کمزور اور غیر صحیح واقع ہوں تو از مد منوں تصور کی جاتی ہیں۔ ایسی بھی نشانیاں ہیں جو بے شکوں، بھیسوں، کپتہ دیتی ہیں۔ ان کا حال نکالو اور منہ میں ہی رہتا ہے اور اسے منہ ویلات زندگی کے ماحول کرنے کے لیے بڑے بہتین کرنے پڑتے ہیں۔ ایسا شخص کبھی فراموش سے آشت نہیں ہو پاتا اور اپنی مادی زندگی کو اتنی بندوق کے دور کرنے بہت محنت کر دیتا ہے اور اس کے آخری ایام بھی باخوم تھی اور محنت کش کی مانند ہو جاتے ہیں (شکل نمبر ۴-۱-ب-ج)۔

کھانی کی کیریاں چڑھنے زمانے میں ایک مہم کو اسے اہم گردانی جاتی تھیں۔ اگر یہ تینوں سالم، بے جیب اور گہری نقش ہوں تو قد سے فنی کے خیال میں طویل عمر، اچھی صحت اور خوشوار زندگی کی ضمانت بھی جاتی تھیں۔ مغرب کے دہشت نشین اس کے خیال کے حامی ہیں کہ ان کی جڑوں سے مل کر طوائف کا اندازہ لگانا درست نہیں ہے مگر ان کا یہ ٹکڑے درست نہیں۔ میراثی تجزیہ سے کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں عمدہ اور سالم تینوں کھانی کی کیریاں بے جیب نقش ہوں تو وہ بڑے شہر بڑی عمر کو پہنچنے کے امکانات سے محروم نہیں ہوتا۔

پہلی کھانی کی کیریاں ۲۰ سالہ دو یا اول کی نشاندہی کرتی ہے۔ اسی طرح دوسری اور تیسری کیریاں بھی کم و بیش تین تیس سالہ عمر کے ادوار کا پتہ دیتی ہیں (شکل نمبر ۴-۱-ب-ج)۔ عملی نقطہ نگاہ سے پہلی کھانی کی کیریاں کم ترین ہے۔ اس کی بناوٹ، مقام وقوع وغیرہ امور کا پتہ دے سکتا ہے۔ جب یہ کیریا اپنے فطری مقام سے قوس کی صورت بناتی ہوئی، تیشلی کی طرح نقش ہو کر باقی نشانی نہیں ہے۔ یہ اگر عورت کے ہاتھوں میں پائی جائے تو یہ نسوانی اور زہریلی ایسی نکاحیت کی طرٹ اشارہ کرتی ہے جن کا فطری رحم، جمل، زچگی کے معاملات سے ہوتا ہے۔ ایسی عورت عام طور پر عروم اولاد دہنے کے خدشے سے خالی نہیں ہوتی۔ اگر عمل عظیم بھی جائے تو اس کا خطہ لاحق ہو سکتا ہے اور اگر زندگی میں عمل قائم رہے تو کچھ کی پیدائش میں از مد تکلیف، اندیشہ اور الجھنیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ یورپ، امریکا اور ترکی یافتہ ملکوں کی عورتوں کے ہاتھوں میں اکثر و بیشتر جیب ایسی

کھانی کھانی کی بناوٹ کی کیریاں دیکھنے میں آتی ہے تو دودھ کا جمل وہ ماہرین فن کی زیر نگرانی رہی ہیں اور اکثر سہری ہی سے بچنے کی صلاحات کا مرحلہ طے ہوا ہے (شکل نمبر ۴)۔

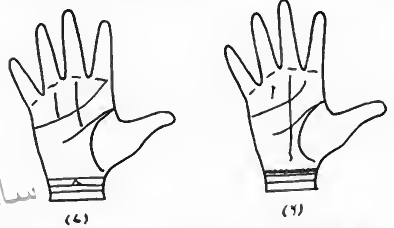
کھانی کی پہلی کیریا کھانی کی شکل اختیار کر کے اور دوسری دونوں خراب نہ ہوں تو یہ خاص مضمون کی حامل ہے۔

ایسا شخص کھانی عمر کے لیے محنت شوق

پر مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے کام اور دوسری معاملات میں بڑی استیلا دکھاتا ہے اور شوشہ یوں اٹھاتا ہے کہ جیسا کہ جاتا ہے کہ بلاخر اپنی مساعی کے بل پر بڑا کامیاب ثابت ہوتا ہے۔ اس شخصیت وہ آغاز حیات میں بے شمار دشواریوں اور دکھوں سے دوچار ہوتا ہے مگر صبر و استقامت اور عطا روشن کے باعث اس شخصیت میں ایجاد و قدامت دوسری حیثیت اور اس کا دوست حاصل کر کے ہی دم لیتا ہے۔ اس کے اچھے دن بڑی عمر کو پہنچ کر ہی آتے ہیں۔ مگر جوں ہی



بخت رسائی کرنے لگتا ہے تو وہ قابل رشک کامرانی سے شادمان ہو جاتا ہے۔ ایسا شخص در کم کوئی ہوتا ہے اور نہ ہی اسے محنت مزدوری سے شرم آتی ہے۔ درحقیقت وہ حرکت ہی میں برکت اور محنت میں رحمت کے پہلو دیکھتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

(۷)

کلائی کی لکیروں کے مین قلب میں اگر ایک زاویہ کا نشان واضح اور سالم دکھائی دے تو یہ بھی غیر معمولی اثرات کا حامل ہے۔ اس کا حامل نادر پیری بڑی دولت اور دینی اقتدار حاصل کر لیتا ہے۔ بلاشبہ اس سے پہلے بخت رسا اس سے گریز ہی میں رہتا ہے مگر جو ہی دولت اس کی طرف رخ کرتی ہے تو بڑی تیز رفتاری سے اس کے فوٹے ہو جوتی ہے (شکل نمبر ۷)۔ جب کلائی کی لکیروں کے وسط میں چرخی کا نشان نقش ہو اور واضح دکھائی دے تو یہ برے و دلچسپ حالات کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ کلائی کی لکیروں کا قفل کھلتا ہے اور بغیر کلید پر اس کا افتتاح اس کی نہیں۔ اس کا حامل بڑی شہرتوں اور شکلوں میں اپنے بیشتر ایام حیات گزارتا ہے اور سی و کوشش کا مادی ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ اپنی شانہ روز کاوش میں تغنا کو تباہی سے کام نہیں لیتا مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دل میں بھی یہی لگے جیسے ہمیں اس کے باطن میں ایک غیر فزنی سی آئینہ کی جھلک اسے کسی مسئلہ میں تنگ رکھتی ہے۔ وہ تدبیر و نگاہ باری سے اپنے کاموں کو انجام دیتا چلا جاتا ہے اور ایک دن ایسا بھی



(۸)

ہوتا ہے کہ کیا ایک دولت اس کے قدموں میں آگرتی ہے۔ ایسے شخص کو اچانک دمن لاٹھی، اضم یا درشتی کی صورت میں ملتا ہے۔ بالعموم ایسے نشان کا تعلق بڑے دھڑے سے ہوتا ہے۔ جوں ہی اس کی قسمت چمک اٹھتی ہے، دنیا کی ہر کاشی عزت، نامدہ اسے حاصل ہو جاتا ہے اور باقی ماندہ ایام زیست بڑی محنت و کد کے ساتھ گزارتا ہے اور تادم آخر خوش رہتا ہے۔ اس کی بروہی آواز پوری ہوتی ہے۔ مہتمم، دولت جی اس کے سامنے صفت باندھے کھڑے رہتے ہیں (شکل نمبر ۸)۔

اگر کلائی کی لکیروں کے مین وسط میں ایک تارے کا نشان واضح اور سالم نقش ہو تو



(۹)

جب کلائی کی لکیروں میں عمدہ، گہری اور

سالم نقش ہوں، خاص طور پر پہلی کلائی کی لکیروں اور اس میں سے ایک باریک ریشم کے دھولکے کی طرح نفیس لکیر شروع ہو اور تھیلی کی سطح کو چھوڑ کر تھیلی پہلی انگلی کے تھائی پر گزرتی جیسے میں ختم ہو کر گرد کا انبار لگے گا تو اس کا حامل ایک طویل مسند پار کا سفر اختیار کرے گا اور



(۱۰)

انگوں کے اکابر زمانہ سے دوستانہ تعلقات  
استوار ہونے کا صدقہ و سحر کی ماسکت ہے۔ درحقیقت  
ایک شخص فطری صلاحیتوں کا حامل ہوتا ہے مگر  
ان کا اعتراف پروردگار ہی میں ہوتا ہے۔ جب  
وہ بیرونی ممالک میں ناموری حاصل کر لیتا ہے  
تو ارباب وطن بھی اس کی بڑی تعظیم و عزت  
کرتے ہیں (شکل نمبر ۱۰)۔

کھوئی کی کینوں سے ایسی ہی ایک نہیں  
اور بار ایک کینوں پر غور کرنے کے وقت بزرگداشت

بجائے جو بڑے کا اہتمام رکھتا ہے فہم ہو تو یہ بھی علامت ہے۔ یہ درحقیقت ایک دامن  
دولت طے کی تین نشانی گردانی جاتی ہے۔ ایسے شخص کو دنیا میں یافتہ مل جاتا ہے جس کے باعث  
وہ بہت ہی دولت مند ہوتا ہے اور اپنی زندگی نہایت خوشحال طریقہ سے گزارنے کے  
قابل ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۱)۔



(۱۱)



(۱۲)

کھوئی کی کینوں سے اگر ایک ایسی ہی بار ایک اور نشانی کینے خود راہ ہوا اور چاند کے

جس متد کے پیش نظر اس مسافرت کا بیڑا اٹھایا جائے گا وہ ہر اطمینان خاطر اور اہم ہائے  
گاہ پر درحقیقت کامیاب طویل سفر کی حتمی علامت ہے۔ یہ کینے انگور کے اہلکار کے گردنی ہے لیکن  
تھیلی میں سے بھی ہو کر جائے قریبی اہمیت رکھتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۱)



(۱۲)

جب ایسی ہی ایک کینے تھیلی کی سطح کا قیاسی ثبوتی درمیانی انگلی کے تحت واقع سینچو  
کے اہلکار کے ملائے ہیں انتہام پذیر ہو تو اس کا حامل ایک طویل بھری سزا منتظر کرے گا۔ مگر ایسی  
مسافرت خطرے سے خالی نہیں ہوگی۔ یعنی اطمینان میں سینچو کے اہلکار پر ختم ہونے والی ایک کینے کے  
بجائے دو متوازی ایسی کینے نقش ہوں تو ایک دوسرے کو غلتے پر کٹیں تو ان کا حامل ان خدوں  
میں سے ایک کے دوران لڑائی کیم ہوگا۔ درحقیقت ایسی کینوں کے ہوتے ہوئے بھری سزا منتظر انتہام میں  
کرنا چاہیے۔ اگر ایسا کیا گیا تو اس کا حامل واپس نہیں لوٹ سکے گا اور پروردگار ہی میں انتہام  
کر جائے گا (شکل نمبر ۱۱)۔

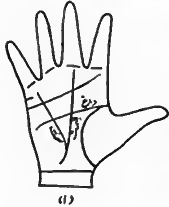
جب کائنات کی کسی کینے سے ایک واضح نہیں کینے کی تھیلی کو قطع کرتی ہوئی تھیلی کی  
کے نیچے واقع سورج کے اہلکار میں جا کر ختم ہو جائے تو یہ نہایت ہی محنت آور علامت ہے۔  
اس کا حامل محنت نامہوری اور دشمنی و ہمدرد ہوگا۔ مگر یہ اعزاز و شہرت، بلند تہ  
اور بڑے علاقوں اور تعلقات کے باعث ہوگا۔ ایسی ناموری اور شہرت باہم و دور دراز

اُجھار میں ختم ہو تو یہ ایک لمبے سبز کی نشاندہی کرتی ہے۔ یہ مندر دی نہیں کہ ایسی مسافت مندر ہی کی ہو ورنہ شکل جبر ۱۱۱۔

ایسی کئی ایک لکیریں چاند کے اُجھار تک دکھائی دیں تو یہ بھی لمبے سبز کا پادری ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی لکیر سارے چاند کے اُجھار کے ملائے کو جوڑ کر سے تو یہ جاننا چاہیے کہ ماضی نشان بھری سبز کسے گا۔ چاند کے اُجھار پر نقش سبز کی ایسی لکیریں نوعیت اور مقدار سبز کا پتہ نہیں دیتیں۔ انھیں محض سبز کی نشانیاں ہی گردانا جائے۔

## مثبت صغیر

مثبت صغیر یعنی تنہیل کی چھوٹی ٹھونک بڑی مٹی خیز نشانی ہے۔ یہ دماغ قسمت موت کی لکیروں کے اتصالی ٹکڑے سے مرتب ہوتی ہے۔ بعض ہاتھوں میں قسمت کی لکیر منفرود ہوتی ہے مگر قوس الہام نقش ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں دماغ قسمت اور قوس الہام کے علاوہ اس مثبت صغیر کو ترتیب دیتے ہیں۔ جب دماغ قسمت اور قسمت کی لکیریں دماغ سالم اور عمدہ ہوں اور ٹھونک کی تشکیل



دماغ اور بے عیب ہو تو یہ رمزِ قدرت کی آگاہی کے بھی ذوق کی آمیزہ دار ہوتی ہے۔ ایسا شخص بھی قدرت کا بھی دلدادہ ہوتا ہے۔ اس کی ترقی و ترقی غیر معمولی ہوتی ہیں۔ تحقیق و تفسیر اس کی گئی ہیں داخل ہوتی ہے۔ اسے علمی امور سے شغف اور مگرمی دلچسپی ہوتی ہے۔ درحقیقت وہ ذہنی کام کے لیے مبدلہ میں سے خاص نوع کا دماغ ہے کہ یہ یاد ہوتا ہے اور اسے علمی امور میں بھی پیش کے پیش نظر کی نہیں ہو سکتی (شکل نمبر ۱)۔

تین والدین کو جن کے فرزند ان کے ہاتھوں میں ایسی دماغ اور بے عیب مثبت صغیر نقش ہو جس کے وجود سے بچے تباہی استفادہ کرنا چاہیے۔ وہ بچہ جس کی تنہیل پر عمدہ ٹھونک نشان ہو اسے تعلیم کے سلسلوں میں صرفت خوشام آرائی کی ضرورت ہے جس کے حصول سے وہ دنیا میں چمک سکا ہے بلکہ ممکن طریقے سے اس کے لیے ہر روز سلمان ہم پہنچانا چاہیے جو اس کی باہمی گنجائش

اور ہولناکے باطن کے لیے ضروری ہو۔ کتب کی فراہمی، اعلیٰ تعلیم کے لیے انتظام، لائق استاد، غرض کہ تمام ایسے امور کہ جو اس کی ذہنی پرورش و ارتقا کے کشیل ہو سکیں، کے سب پہنچانے کی فکر میں آتی رہتی ہے۔ ایسا فرد آج کے کل کرڈنایاں اپنی طبائی، پابند کسی اور تحقیقی مساعی کے زہر پر نایاں اور کلاب رشک ترقی کر سکتا ہے۔

جب منشہ منیر قریب الامام، داغ اور قسمت کی لکیروں کے اتصال سے جنتی ہے تو وہ چھوٹی ٹھون سے دلہن تمام خیروں سے مائل نشان کو مالا مال کرتی ہے لیکن اس پر مستزاد وہ علوم منیر اور سوز و غم سے مستغرق فنون سے دلی رغبت کا بھی پتا دیتی ہے۔ ایسا فرد غیر شادی طور پر آنے والے واقعات و کرافت کے بارے میں آگاہ ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ وہ مستقبل اور غیب سے متعلق امور میں طے مائل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ ان علوم کو تحقیق و کوشش سے حاصل کر سکتا ہے۔ ان کی کسی شاخ پر کابل جوڑ

کے حصول کے غیر اطمینان سے نہیں جھکتا۔ اس کے علاوہ اس کے باطن میں جاہ جم جمائی کیفیتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں اور اس کے آئینہ کشش پر آنے والے واقعات کو کبھی بڑا کرتا ہے۔ وہ جتنی قسمت کے ساتھ ان کے بارے میں احکام لگا سکتا ہے اور اس کی پیش بینی اور پیش گوئی پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ وہ باہم مریض غلطی ہو سکتا ہے اور اس کے دروازے پر شاہ و گدا بھی عاجزی دیتے ہیں۔ اس

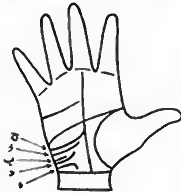


(۲)

میں ایک نفیر از غفلت اور کشت و کمرات کی وہ اعلیٰ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کا معلقہ مریدان بنت دین ہو سکتا ہے اور لوگ اس کے احترام میں ذاتی سعادت کے پلور دیکھتے دیکھتے ہیں۔ شکل نمبر ۲ منشہ منیر قریب الامام یا قسمت کی لکیر داغ اور قسمت کی لکیروں کے اتصال سے جی ہوتی ہو تو اس کا ایک اور مقابل خاصا مستونم ہے۔ اس کا مالا مال آثار و تدبیر سے بھی دلی شغف رکھتا ہے۔ وہ اگر علم و فضل سے بہرہ وافر حاصل کر چکا ہو تو ایک عالم تحقیق کے نقطہ نگاہ سے

نایاب کتب اور نسخوں کا مستکشی ہوتا ہے۔ انھیں جمع کر سکتا ہے، خرید و فروخت کے لیے نہیں بلکہ انھوں ملی خزانے کی حیثیت سے۔ اگر وہ علم و دہن میں سعادت نہ رکھتا ہو تو بھی اپنی ذاتی اور انفرادی اوقات پر جمع کے مطابق پڑھائی چیزیں خود مستحباً ہے اور جمع کر سکتا ہے۔ وہ اعلیٰ قسم کے تالیفوں کے نایاب نمونے، فرنیچے کے قدیم اور دلچسپ نمونوں اور آلات کے علاوہ مختلف دھاتوں اور پیرنی مٹی کے بنے ہوئے برتنوں وغیرہ کو بھی جمع کر سکتا ہے۔ اس کا شاید خاص حصہ اس کا ذاتی وقت کا خرما ہوتا ہے وہ تو جملہ صنعت کے پیش نظر اس کا سب سے اور نہ ہی اپنی دولت مندی کے دیکھوے کے احساس سے۔ وہ اپنی حقیقت ایک طبی فن شناس کے مطیع نظر سے ان اشیاء کو حاصل کر سکتا ہے اور نہایت خوش ذوق اور خوش اسلوبی کے ساتھ ان چیزوں کو اپنے گرد و پیش جماتا ہے۔ ان سے مسلسل لطف اندوزی اس کی طبیعت کا خاتمہ ہے۔

سفر کی لکیریں : چاند کے اجمار کا علاقہ کھائی کی بالائی لکیر سے پتیل کے کدویش وسط سے شروع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پتیل کی بیرونی جانب سے ہوتا ہے۔ وہاں



(۳)

سے داغ کی لکیر کے قریب تک پہنچتا ہے اور داغ کی لکیر کے کدویش وسط سے گزرتے اجمار کی قسمت میں کھائی کی بالائی لکیر تک پہنچ کر قسمت جتنے پر محیط ہوتا ہے۔ یہ چاند کا اجمار کی تعداد نظر ت اہم ہے اور حیات انسانی کے وقت و اثرات پہلوئی پر مدد دیتی ہے۔ اس کا سیر و سیاحت سے بھی گرا رہا ہے (شکل نمبر ۳)۔

کھائی کی بالائی لکیر کے متوازی جھیلی کی

بیرونی جانب سے چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

بیرونی جانب سے چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور

چاند کے اجمار پر گزرتے داغ اور



لیکیرے صیب ہو تو یہ بتاتی ہے کہ سفر بخیریت سرانجام پاسے گا اور صوبلی مقصد کے بے خطی میں کامیابی نصیب ہوگی (شکل نمبر ۲-۱)۔

مسافرت کی ایسی ہی لکیر اگر چاند کے اُتھار کی بیرونی دھلوان پر ہی نقش ہو تو سفر زیادہ طویل نہیں ہوتا (شکل نمبر ۲-۲)۔ لیکن جب یہ اُتھار کو جوڑ کر گئی ہوئی قسمت کی لکیر کے قریب پہنچ کر ٹوٹ جائے ہو تو سفر کی اہمیت اور طوالت میں تبدیلی محسوس ہونا چاہیے۔ اس خط کا حامل نہ صرف طویل سفر پر جاتا ہے بلکہ اس کے پیش نظر گھر کی بہت ہی اہم مقصد پر جاتا ہے اور بلاشبہ وہ اس میں کامیاب ہوتا ہے۔ ایسی سفر کی لکیر جو کہ اس امر کی نشان دہی نہ کرے کہ حامل ایک ملک سے دھارز ہو کر دُشتر اُتھار کے لیے دُوسرے ملک میں رہائش اختیار کرے گا۔ یہ صحن طویل، اہم اور باقاعدہ سفر کی علامت ہے۔

ای قسم کی گہری اور سالم سفر کی لکیر اگر چہ کہ قسمت کی لکیر میں مدغم ہو جائے اور اس کا مقام اتصال سے آگے ملنے لگی کا احساس ہی نہ ہو سکے مگر قسمت کی لکیر کی وہ ایک شاخ بھی ہو اور اس سے زیادہ اس کی اوپر کے حیثیت ہی نہ ہو تو یہ بہت ہی اہم اور حوصلہ افزائی ہے۔ یہ ایسے سفر کی علامت ہے جو مقصود اور مدد کی میں متدبر اور امانت دہانہ ہوگا۔ ایسی مقصد سفر کی نشان دہی بتاتی ہیں کہ صاحبِ علامات کو کاروباری مصروفیت اور کٹھن نشی زندگی کے لیے مقصد کا صیاب سفر درستی ہونے لگے اور وہ اس باتوں سے دولت اور ذمہ داری فرطت کے حصول میں نمایاں کامرانی حاصل کر سکے گا (شکل نمبر ۲-۳)۔

سفر کی چاند کے اُتھار پر کندہ لکیر اگر غلطے پر اوپر کی جانب مڑ جائے تو یہ وعدہ نشانی ہے خواہ یہ لکیر ہی ہو یا چھوٹی۔ ایسی بالائی قوس والی صورت اس امر پر دلالت ہے کہ جس مقصد کے پیش نظر یہ سفر اختیار کیا جائے گا وہ بلا وقت کا صیاب ہوگا (شکل نمبر ۲-۴)۔

چاند کے اُتھار پر نقش سفر کی لکیر اوپر کی جانب مڑ کر ختم ہونے کی بجائے اگر نیچے کی طرف مڑ کر اختتام پذیر ہو کر نہ اچھی علامت نہیں ہے۔ درحقیقت اس کا نیچے کی طرف جھکاؤ نشانی کھائی کی طرف، بدھیمی کا پتہ دیتا ہے۔ ایسا سفر بے نیل مرام ہی ختم ہوگا، از سر نو دوبارہ سفر نکالیت کا سامنا ہوگا بلکہ جس کام کے لیے اختیار کیا جائے گا اس میں نکتہ ناکامی اور دلدرد کے سوا

کو اور حاصل نہ ہوگا۔ ایسی لکیر کے ہوتے ہوئے کسی اہم مقصد کے پیش نظر مسافرت نصیبت اور ناکامی کو دعوت دینے کے مترادف ہے (شکل نمبر ۲-۵)۔

چاند کے اُتھار پر کندہ سفر کی لکیر اگر کھلتی

نڈرے یا اس میں کوئی اور صیاب دیکھا جائے

(شکل نمبر ۲-۶) تو یہ بھی محسوس علامت ہے۔

درحقیقت ایسا سفر بے نکتہ دہ ثابت ہوگا

وہاں اس کے دوران جان یا مال کو خطرہ بھی لاحق

ہو سکتا ہے۔

اگر ایسی سفر کی لکیر میں جوڑے کا نشان

پایا جائے تو سختیِ خطہ ہوتا ہے اور نہ صرف جان

کو نہ کہ پیسے کا بیک نقصان و زخمی لازمی ہے۔

یہ زیادہ سفر قطعی ناکام ثابت ہوگا (شکل نمبر ۲-۷)۔

اگر سفر کی ایسی لکیر چکر چکر کا واضح نشان ہو تو یہ عرضِ بھنی کی نشانی ہے۔ درحقیقت اس

مربع کا چکر اور اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سفر کے دوران ملاحز یا کسی بڑے نقصان کا اندیشہ

پیدا ہو جائے گا مگر قسمت یا دوری کی نشان دہی بال بال کچھ جائے گا یہ گویا صیاب سے

مضبوط جان و مال کی نشاندہی ہے (شکل نمبر ۲-۸)۔

اگر ایسی ہی ایک لکیر چاند کے اُتھار پر نقش ہو اور اور اس کے متوازی دوسری ایک

اور ایسی قسم کی لکیر پائی جائے اور یہ دونوں لکیریں ایک دوسرے کو کٹائیں یا اپنی گزراں گزریں

ایک دوسرے کو جوڑ کر گئی ہو تو یہ بہت ہی اہم علامت ہے۔ ان کا حامل کسی اہم مقصد کے پیش نظر

سفر کرے گا اور اس کے لیے ہی عرصہ بعد پھر سے اسی اہم معاملے کے سلسلے میں اسی مقام پر

جائے گا۔ لایب وہ اپنے مقصد کے حصول کے پیش نظر دُشتر سفر کرے گا ایسی دو غماں اور گہری

لکیریں اہم معاملات کے سلسلے میں یکے بعد دیگرے سفر کی کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ (شکل

نمبر ۲-۹)۔



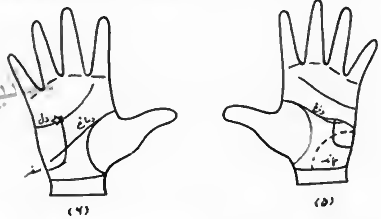
(۴)

## ہتھیلی اور انگلیوں کے مختصر نشانات

اس میں کچھ نہیں کہ ہتھیلی میں نمایاں اور بڑی لکیریں جن میں زندگی، دل، قسمت، کامیابی، صحت، دینی و دنیوی کاموں میں خاص طور پر قابل ذکر ہیں، حیاتِ انسانی اور کردار کے جاننے کے سلسلے میں اہم ترین حیثیت کی حامل ہیں اور ان کے بلاستغیاب مطالعے کے بغیر صحیح نتائج پر پہنچنا ناممکن ہے۔ یہی نہیں ہتھیلی کے مختلف حصوں میں رونق بھانوں کی جانچ پر ناگزیر اس سلسلے میں اڑس ضروری ہے۔ وحقیقت جب تک ہاتھوں پر پہلوئے نگہ نظر ڈالی جائے اور ان کے مختلف پسوئوں کا صحیح جائزہ دیا جائے، احکام کی پیمانی کے مسئلے میں گھبرنے کو رک پڑا ہو سکے ہیں اور بلاشبہ سرسری مطالعہ محض گمراہی ہی ثابت ہو سکتا ہے (فصل نمبر ۱۱)۔

اگرچہ اجماروں اور عظیم لکیروں سے حیاتِ انسانی کے بارے میں نہایت قابلِ اعتماد نتائج اندکیزے جاسکتے ہیں مگر یہ حقیقت ہے کہ ان سے متعلقہ مختصر نشانات ایسے بھی ہیں جو اگرچہ برکت ہی چھوٹے اور باریک نظر نہیں کم واضح دکھائی دیتے ہیں مگر ان کی حیثیت سنگ میل سے کہیں بڑھتی، مددِ حقیقت پر منحصر تارا اور جزیرہ ایسے اثرات کا پیشِ غیرِ محبت ہو سکتا ہے اور تاہم حیاتِ انسانی کی روشنی اور کردار میں ایسا اثر پیدا کر سکتا ہے جو بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ ان چھوٹے نشانات کا درست نگاہی سے دیکھنا بے مددِ ضروری ہے اور ان کے جاننے و جمع

جب سفر کی چاند کے اجمار پر نقش لکیر اور پیر کی جانب بڑھتی ہوئی دماغ کی لکیر میں باداغل ہو اور مقامِ اتصال پر دماغ کی لکیر میں جو پیرہ پایا جائے یا وہ اس بگڑے شکرے دکھائی دے تو یہ برکت ہی خراب نشانی ہے (شکل نمبر ۶)۔ اس کا حامل دورانِ سفر مادی کسی ایسے واسطے سے یوں بڑی طرح متاثر ہوگا کہ اگر اس کے سر پر سخت چوٹ یا زخم کا اندیشہ ہوگا یا وہ ایسے مریض میں مبتلا ہو جائے کہ جس سے دماغ یا اعصاب پر بڑی زبردستی تک اثرات کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ ایسے سفر کے بذاتِ بڑی دیر تک قائم رہتے ہیں اور بلاشبہ برکت بدیہی ہی کا پتا دیتے ہیں۔



سفر کی ایسی چاند کے اجمار پر واقع لکیر اور پیر کی طوٹ بڑھتی ہوئی دل کی لکیر میں پہنچ کر ایک تارے کے نشان میں ختم ہو جائے تو یہ برکت ہی غیر معمولی سفر کی علامت ہے۔ اس کا حامل دنیا کی ہر چیز چھوڑ کر اپنی گزیر کو راستہ لے کر کسی طویل جہزی سفر پر روانہ ہو جائے گا اور ساتھ مسافرت کے لیے سب کچھ قربان کر دے گا بلاشبہ اس کا بازو پشیمانی نہیں رہ سکتا۔ وگرنہ اس کی مائتاد میں بازی اور مسافرت میں دماغ کے بے مثال پسوئوں پر حقیقت و مستجاب سے عشق کرائے دیتے ہیں (شکل نمبر ۷)۔

جلی صلاحت ہوتی ہے اور بلاشبہ اس کے شادرات و درکار میں نوعانی فنیلت کے ہیں  
 ہنر دکھائی دے سکتے ہیں (شکل نمبر ۳)۔ اگر وہ ایسے خطوط یا نشان نقش ہوں تو اس کی دہدانی  
 کیفیت میں فرد ترقوت اور ترقا افزا امکانات بوجہ ہاتھ ہیں۔  
 اس انگلی کی ایسی پٹی پوریں ایک سیدھے واضح خط کی بجائے اگر چرخی پانی جاسے،  
 اور نہ تو قدم برادر نہ ہی مٹی مٹی سی بلکہ واضح سالم اور گہری ہو تو یہ نفس اثرات کی نشاندہی کرتی  
 ہے۔ اس کا مال اپنے سقیم تخیل یا سامان خیر یا مل میں ایسے نیائی کو انت دوامات دکھاتا ہے  
 جو محض تخی اور ذہنی اعتبار سے شعبی شخص ہی کا حصہ ہوتے ہیں۔ درحقیقت ایسا شخص تھوڑا بچہ  
 ذہنی مرز میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ نہ تو اس کے رسوم عقودات کی بنیاد کسی روحانی کشف پر ہوتی ہے  
 اور نہ ہی ان کا فوری حقیقت سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ اسے اپنے افعال و خیالات پر نفسی تاثر  
 نہیں رہتا اور دوست کے عالم میں اس سے ایسے اعمال سرزد ہونے لگتے ہیں جو اسے ہلاکت  
 کیے نام میں دھکیل دیتے ہیں۔ ایسا شخص اپنے مذکورہ نشانات فنیلت سموات کے باعث ایسے  
 انداز پرکائی ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ہی تاثرات اپنی بربادی کا باعث بن جاتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۳)



(۴)

کمال ترقی کا نشان اس پوریں اور پٹی مٹی رکھتا ہے۔ ترقی کے نشان ہی کے  
 جیسے ہیں یہ بات نکالی جاتی ہے کہ اس کے کم از کم پانچ زاویے یا نشانیں ہوں اور ہر ایک علامہ

مستقام افعال اور وضاحت اور بناوٹ کے پیش نظر احکام میں منفردی و تبدل کے نیز ہکام  
 کی سمت قابل اعتبار نہیں گردانی جاسکتی۔

ان مجموعی نشانوں میں ایک عمودی خط چرخی یا صلیب، تار، بگون، مرز، جزیرہ اور  
 بانی ایسی علامتیں ہیں کہ ان کا خود سے دیکھنا اور ان کی اہمیت کا صحیح اندازہ بے مدد فردی ہے  
 یہ نشانیں انگلیوں کی پوریں، اُچھالوں کے کناروں  
 اور تخیل کی سطح کی پوریں کے مختلف حصوں میں دکھائی  
 دے جاتی ہیں اور اس لیے ان کا برص درست  
 انسانی میں دوسرے نامزد فردی ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

ان نشانوں کو نفس و سعد کے اعتبار سے  
 دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ عمودی خط  
 بگون، مرز اور تار کے نشانات یا عموم سید  
 علامتیں گردانی جاتی ہیں۔ جزیرہ اور چرخی  
 بے نشانات ہیں۔ سب سے پہلے ان نشانوں  
 کو انگلیوں کی پوریں میں تلاش کرنا چاہیے۔ آئیے کھلے کی انگلی کی باقی پوریں کی پوریں کی پوریں  
 اسے دیکھیں۔

کھلے کی انگلی کی پوریں پورہ روحانی امور، مذہبی رجحانات اور موزون مفرد و مفرد  
 دیکھنے کی آئینہ دار ہے۔ اس کا باؤ اور قوت ہمت سے بھی تعلق ہے۔ اس پوریں ایک گہرے  
 عمودی خط کا وجود بہت اہم ہے۔ اگر یہیں پر دو متوازی ایسے خطوط پائے جائیں تو یہ تنہا خط  
 کی قوت میں مزید اضافے کا باعث ہوتے ہیں۔

ایک ایسا سیدھا واضح خط مذہبی اور روحانی رجحانات کی عملی قربت اور ان میں اُچھال  
 کی راہ میں نیائیں کو روک دیتا ہے۔ اس کا مال فی الحقیقت باطنی علامتوں کی پیدائش اور ان میں بڑھنے کا  
 لائن میں ریاست، عبادت اور ہر اس عمل و طریق کار کی طرف دل و جان سے کشش ہوتا  
 ہے جو اسے فربہ ریاست سے مالا مال کرے۔ ایسے فرد میں جذبہ کامل اور سرور باطنی کی

ملیدہ جیسے کہ شکل نمبر ۵ میں ہے۔ یہ کافی اہم علامت ہے۔

جب آدسے کا نشان ہود کے صین و وسط میں واضح نقش ہو تو یہ ان واقعات کے تصور کی طرف اشارہ کرتا ہے جن کا بادی انظر میں ہو لیکن آسان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ان واقعات کے تصور کا پوری نظر دوسرے شکرک حالت سے متعلق ہو سکتا ہے اور ان کی روش اور بیچ و بچ کے ناقابل فہم ہونے کے باعث غلط فہمیں کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور یہ ممکن ہے کہ ماحول یا افراد متعلقہ اور حالات کی غامبی مشدت اس شخص کے کردار و حیثیت کے بارے میں کسی صحیح اور یقیناً تجربہ رساخت کارکنیں۔

بایں ہر ماحولی نشان کی زندگی کی ملاری روشنی بدل جاتی ہے۔ وہ جس دیگر پر مبنی رہا ہوتا ہے اس سے بہت جاتا ہے اور اپنے لیے ایک نیا راستہ نکال لیتا ہے۔ یہ تبدیلی اس کے حق میں ہے مگر مصلحتاً اور درحقیقت ایک شاندار اور کامیاب دور کا پتہ شریعت ہوتی ہے۔ چونکہ وہ اپنا راستہ بدل لیتا ہے، لوگ اس کی عزت کرنے لگتے ہیں اور اس کی اقبال مندی پر شکر کہنے لگتے ہیں۔

نشان کا نشان بہت ہی شاذ ہے۔ جب کبھی کی انگلی کی پہلی پور میں صاف سالم گونا گشت کی شکل دکھائی دے تو یہ بہت ہی قابل لحاظ ہے۔ ایسا شخص ملوم یا ملین میں بدحوالے دکھتا ہے۔ اس کی قربت یا غیرے پر پناہ ہو سکتی ہے اور وہ لوگوں کے دلوں پر اپنی روحانی قوتوں سے حکومت کر سکتا ہے۔ درحقیقت اس کی نگاہ میں باقد ہوتا ہے اور اس کے قول و فعل میں ایسی مشور کرنے والی صلاحیتیں ہوتی ہیں کہ لوگ اس کے نقشہ قدم پر چلنے کے لیے پیٹاب ہوتے ہیں بلاشبہ وہ ملوم میں ہی کامل دست گاہ و ماہل کر سکتا ہے۔ وہ ذہن غامبی اور شرعی امور میں صاف کا اہل ہوتا ہے بلکہ اسے نور باطنی سے بھی بہرہ مناس حاصل ہوتا ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ وہ دینی یا روحانی ملوم و شغل میں یوں مہذب ہو جاتا ہے کہ کائنات کے دوزخ گاہ ثابت ہوتا ہے۔ وہ عالم باطنی و صوفی روشن باطن اور فخر متقی ہو سکتا ہے اور

اس کے سامنے والوں کا ملحقہ بہت وسیع ہوتا ہے۔ ایسا شخص ملوم گم کردہ راہ لوگوں کو نور ہدایت بخشا ہے اور جب اس وار فانی سے کراچ کر جاتا ہے تو اس کے سر پر درپیلے لگتے ہیں اور لوگ وہاں پہنچ کر مڑاویں مانگتے ہیں (شکل نمبر ۶)۔

جب کبھی کی انگلی کی پہلی پور میں سرخ یا چکر کا سالم اور واضح نشان پایا جائے تو یہ بھی دلچسپ ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ماحولی نشان کو اثرات بد باقد کرنے اور عملیات سے گزرنے میں پہنچ سکتا۔ ایسا شخص ملوم یا ملین کی طرف مائل ہوتا ہے اور کوشاں رہتا ہے کہ اسے خوب یا بیداری کے عالم میں کچھ اشارے اور سلومات حاصل ہو سکیں۔ وہ اوراد و دعاؤں کا بھی محرک ہوتا ہے اور بعض اوقات ایسے چلنے کاٹنے سے بھی گزرنے میں غشائے سامت کرنا پڑتے۔ برکت وہ تو بداندیش ہوتا ہے اور ذہنی عملیات و اوراد سے حاصل کردہ قوتوں سے دوسروں کو نقصان پہنچانے یا ذہن کرنے کا خواہش مند اس کے باطن میں ان امور میں دوسرے، استغناء اور ان سے داخل روشنی کی آرزو ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ذہن دیاخت اور رحمت سے غریب نہیں کرتا بلکہ ملکی و دولت بھی خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتا۔



(۶)

قدرت اس کی نیک نیتی کا اسامی کتی ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ وہ بعض اوقات ایسے مراحل سے گزرتا ہے کہ غلطی و خطا اور اختلاف مال و جان کا خطرہ بھی درپیش ہو سکتا ہے مگر اسے کسی ایسا امادہ پیش نہیں آتا کہ کبھی یا مالی نقصان برداشت کرنا پڑے۔ وہ ایک طرح سے حصار میں ہی رہتا ہے اور حفظ و امان کے دامن میں ہی پناہ گزیں رہتا ہے۔ گویا الٰہی عاملین اس کی حفاظت فرماتے ہیں (شکل نمبر ۷)۔

دوسرے کا نشان کبھی کی انگلی کی پہلی پور میں دکھائی دے جائے تو یہ نورانی قوتوں کے ملحق ہے۔ یہ بہت ہی کامیاب علامت ہے اور اگر اسے سالم اور واضح نقش ہو تو یہی بھی برکتوں



(۷)

اور یہ سادہ ترین کی نشانی ہے۔ یہ درحقیقت فتح ایمانی کی بقیہ دلیل ہے۔ یہ فریتر زلزل و قوت ایمان بخشتی ہے۔ اور اس کا حامل اپنے باطنی اور روحانی عقیدے پر اس محکم سے یقین رکھتا ہے کہ وہ اس کے علاوہ میں سے بے غرور گزار جائے۔



(۴)

گرد و پیش میں کتنا ہی غم و یوں رہو، بھٹی خفت و براں کا احساس نہیں ہوتا۔ اگر وہ ایسے احوال میں گھر جائے کہ جہاں سے بچ نکالنے کا عملی پروتھی اس کی روحانی قوتیں اور ذہنی صلاحیتیں کندہ نہیں ہوتیں۔ وہ اپنے داخلی ایمان اور قوت یقین سے یوں محفوظ رہتا ہے کہ اسے سولہ مہینے کے کسی اور نام سے موسم نہیں کیا جاسکتا۔ حق تو یہ ہے کہ اس کے باطن میں ہجرہ اور قوتیں اس بے مثال

محکم ایمان سے بیدار ہو جاتی ہیں کہ وہ ہرگز اور ہر خطرے سے بال بال بچ نکلتا ہے۔ وہ صاحب دلی بھی ہوتا ہے اور روحانی غیر بھی (شکل نمبر ۵)۔ ایسا شخص ماہر سے جا بجا انتظار پرست کا سامنا کرنے سے قہمی نہیں ڈرتا۔ درحقیقت دنیا کی کوئی طاقت اسے دوہا نہیں سکتی۔

جانی کا نشان کھنکھ کی پٹلی پر ہر قدر سے غراب ہی علامت گروانی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسے کفر اور بے ایک مذہبی بزن کا پتہ دیتی ہے جو اعتدال اور رواداری سے برکت دور ہوتا ہے۔ اس کا حامل توحید مذہب سے شاید آگاہ نہ ہو مگر وہ شرع کے تاحدوں اور مذہبی دعوں کا پکا ماننے والا ہوتا ہے اور اس سے سرخروا تحریف اس کی نگاہوں میں ناقابل سانی گناہ تصور کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس کے اصول کے مطابق مذہبی امور کی حق اور حرف بہ حرف امانت نہ کرے اور یہ بات اس کے علم یا شاید دے میں آجائے تو وہ اسے سخت سزا کا مستحق سمجھتا ہے۔ ایسا شخص معاشرے میں کم ہی کھپ سکتا ہے اور باہم اپنا سنے ناز کی بے راہ روش ہے کلاہ کٹی کرنے کی طوطا نامی ہر کہے۔ وہ جو شخص ہوتا ہے یا ماہر یا زندگی امتیاز کر لیا ہے اگر ایسا نہیں کر سکتا اور اپنے عقائد کی تفسیر کیلئے دوسروں پر مجبور رہا رکھتا ہے تو اسباب اعتدال

سے بنادت کے باعث جیل کی ہوا کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

یوں حقیقت یہ ہے کہ دل سے امور شرعی کا ماننے والا ہوتا ہے اور احکام ظاہری

کی پابندی میں اپنا سب بکھڑت کر دیتا ہے۔ اس کے باطن میں اگرچہ توحید مذہب کا اثر کم ہی ہوتا ہے اور وہ غالباً روحانی اعتدال رکھنے سے

قاصر ہوتا ہے مگر پھر بھی اپنی ہٹ کا پکا اور رسوم و آداب شرع کا دل و جان سے بجالانے والا ہوتا ہے۔ اگر اسے اسباب باطن سے بھی کچھ برہنہ نہیں حاصل ہو سکے تو بہت ہی کام کا

آدی ثابت ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

کھینکے کی انگلی کی دوسری پور میں نشانوں کا بنظر غور دیکھنا بھی ضروری ہے اس انگلی کی دوسری پور کا تعلق آرزو اور زندگی میں مقصد کے احساس سے ہے۔ یہ پور بڑی اہمیت کی حامل ہے اور عمومی خط و کھنکھ کا یہاں کندہ ہونا بڑا پرکشی ہے۔

جب اس پور کے عین وسط میں ایک گہرا عمودی خط واضح نقش ہو تو یہ اذہم غفلت و کور نشانی ہے۔ یہ درحقیقت اقبال مندی کی بقیہ اور بے عیب داخلی خواہش کا بیاہتی ہے اس کا حامل اخلاقی اعتدال کو کسی قوت پر بھی قربان نہیں کرتا لیکن اپنے اعلیٰ مقام کے حصول کی راہ میں جانفشانی، تندرہ ہی اور نیک نیتی سے سرگرم رہتا ہے اور حرج کا کارگو کی اور اخلاقی کردار کے ہٹ دنیا میں بڑی ترقی اور نام و دولت پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے ارادوں میں اقبال ستارہ کی بھٹی ہوتی ہے اور اس کی شہزادہ نگاہی، اعلیٰ قوت پروردار پر مقصد سامی کے عناصر سے قابل رشک مقام دہانے میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ اس کے کردار و شخصیت میں وہ جانہ نیت ہوتی ہے کہ کوئی اس کی امانت اور تھیلہ کرنے میں غرضی محسوس کرتے ہیں اور اس سے ربط و تعلق کو قابل غور کرنا ہوتا ہے۔ یا شاید وہ غفلت و اقبال مندی کا سچا حقدار ہوتا ہے (شکل نمبر ۷)۔



(۱۱)

پانی ہائے تویہ غیر معمولی ادنیٰ مسائمتوں کی  
متنی نشان دہی کرتی ہے۔ اس کے حامل کے  
ہاں میں تخلیقی ادب کا ایسا جوہر ہوتا ہے جو جلد ہی  
ہلکے اُٹھتا ہے، منفرد شباب ہی سے اس کے  
رسماتِ تلم روشن مستقبل کی نشاندہی کرتے ہیں اس  
میں تعلیمی شہنشاہیں کو ایسا شخص بہت جلد اپنے لیے  
ہو رہا ہے۔ ایک خاص مقام پیدا کر لیتا ہے اس  
کی شہرت اور کامیابی بعض اوقات اس قدر سرعت  
سے معرضِ شہرہ میں آتی ہے کہ نازِ نگشتِ بندوں

رہ جاتا ہے۔ ایسے صاحبِ طرز ادیب یا شاعر کو اکابرِ روزگار کی دوستی اور سرپرستی بھی حاصل  
ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

انگریزی چرخی کا نشان اس خط سے متشکل ہو جو پہلی اور دوسری پوروں کو ملا تا ہے تو یہ  
اور بھی بہتر علامت ہے۔ اس کا حامل اپنے رسماتِ قلبی اور تعلیماتِ ادبی کے ناک نشوں کے  
خوار نے میں موت و قوتِ نگاہ سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے طرزِ ادا، طعنے و بیان کی خوبیوں اور  
خیالات کی دلآویزی و مازیت کے پہلوؤں پر غور کرتا رہتا ہے اور جب اس کی کما حقہ آہنی ہوجاتی  
ہے تو پراسرار ایسا ادب، اربابِ ذوق کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ اس کا رجحان بے حد غیر معمولی  
قبولِ عام کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس کے ہم عصر اس کی مدح سرائی میں ایک دوسرے کے پہنچتی  
کرتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ ملک گیر شہرت حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی فطری طبائی اور روحی  
تخلیقی صلاحیتیں ایسے ادا رہا بکاروں سے ادب کو ہالہ مالا مالا کر دیتی ہیں کہ ان کا اعتراف نہ کرنا  
ایک معیہ ادبی گناہ ہے کسی طور پر بھی کہ نہیں گردانا جاسکتا۔

اس پورے میں وسط میں ایک بے لمبے تار سے کا نشان اگر پر کیا ہے لیکن  
جب پایا جائے تو بہتر علامت کا نفس انسان کی نشان دہی کرتا ہے۔ وہ اس قدر نیک باطن  
اور متواضع ہوتا ہے کہ اس کے قبولِ فضل سے کبھی کسی گزند پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ اس



(۱۰)



(۹)

اس پورے میں اگر آڑی گہری لکیر پانی ہائے باکثرت سے آڑے خطوط ابھرے ابھرے  
دکھائی دیں تو یہ قلبی برعکس کردار و نتائج کا پتہ دیتے ہیں۔ ایسے شخص کے راستے میں مسلسل تکالیف  
عبور کا ڈیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ اپنے مقاصد کے حصول میں سخت ناکامیوں سے دوچار  
ہوتا ہے۔ یہ نامرئی بھی درحقیقت اس کے اپنے ہی کیے کا ثمر ہوتی ہے۔ اس کے مزاج میں  
مہین اور حد کے عنصر نہایت ہی قوی ہوتے ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے وہ فریاد  
حاصل استعمال کرنے کی طرت مائل رہتا ہے۔ ذوق وہ نیک نتیجے سے کام لیتا ہے اور دوسری دوسری  
سے مل کر کام کرنا جانتا ہے۔ وہ دوسروں کی ترقی پر ملتا ہے۔ انھیں گرانے، نقصان پہنچانے  
کے منصوبے سوچتا ہے اور بھانپتا ہے اس کے کہ اپنی ترقی اور کامیابی کے لیے راست گوئی، بیخ  
غلط اور عملِ صالح سے کام لے، بہتیرے، دھوکا بازی اور چاروں قسم کے اعمال سے کام لینا  
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اس سے بدگمان ہو جاتے ہیں اور اس کا اعتبار اڑا جاتا ہے۔  
اس کا سب سے بڑا نقص تنگ فہمی ہے۔ وہ بداندیش بھی ہو سکتا ہے اور بامدھی (شکل نمبر ۱۰)۔  
کھچے کی انگلی کی دوسری پورے میں سالم، واضح اور گہری چرخی کا نشان نقش ہو تو اسے نہایت  
غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات دو ممانعت خطوط سے ایک عجیب شکل کی چرخی بنا  
نشان بھی بن جاتی ہے۔ یہ خاص چرخی کا مندرجہ نہیں کہتی۔ جب یہاں پر واضح چرخی کی نشانی



(۱۳)

کر یہ شخص بہت اور بلند وصلگی کے بل بوتے پر بہت آگے بڑھ جاتا ہے۔ وہ کوئی کام بغیر سوچے سمجھے نہیں کرتا۔ اس کا ہر قدم احتیاط و فکر کے ساتھ اٹھتا ہے مگر وہ برادرات ایک خاص مقصد کی طرف ہی قدم نہن ہوتا ہے۔ اس کے پاس استقلال میں توازن کے آثار پیدا ہوتے ہیں اور وہی اس کی بلند وصلگی میں کسی قسم کی کوتاہی کا احساس ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۱۳)۔

عزیم داس، جگرسلی، مقامہ کی ہندی

اس کے نمایاں جوہر ہیں۔ قدرت اسے غلط اقدام اور بے راہ دہی سے مدام روکتی ہے اور وہ اپنی سیدھی راہ چلتا ہوا سلامتی سے اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ سدا سرفراز اور قابلِ قدر زمین ہوتا ہے۔ لوگ اس کی شخصیت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہیں اور اس کے عزیم و استقلال کی داد دے بغیر نہیں رہ سکتے۔

کھلے کی انگلی کی دوسری پور میں ثابت دائرے کا نشان ہے مہربارک ہے۔ یہ بہت



(۱۴)

ہی کہہ دیکھتے ہیں آتا ہے مگر جب کبھی اس کا سالم نقش موجود ہو تو یہ بتاتا ہے کہ حاملِ نشان اپنی آرزوں کو پروان چڑھانے میں تعویض ثابت ہوگا۔ درحقیقت ایسے شخص کی ہر دلی مراد پوری ہوتی ہے اور سرفراز سے سدا بہار رہتا ہے (شکل نمبر ۱۴)۔

کھلے کی انگلی کی دوسری پور میں مالی کی

نشانی غریب کی نشانی ہے۔ یہ نہت نام کی۔

پیشی اور مصائب کی آئینہ دار ہے اس کا حامل



(۱۵)



(۱۶)

کی تمام تر عیادت گزراں زندگی، عبادت و خدمت خلق، فقر و قناعت کے اوصاف سے بالمال ہوتی ہے۔ اس کی روحانی عظمتوں کے تذکرے میں لوگ اپنی علاج کے پہلو دیکھتے ہیں۔ یہی وہ بزرگ ہوتے ہیں جو اپنے کردار سے لوگوں کے قلوب میں نورِ ہدایت کے چراغ روشن کر سکتے ہیں اور جب وہ اس دایروہانی سے تشریف لے جاتے ہیں تو ان کے مزارِ مرجعِ غلابی بنے رہتے ہیں (شکل نمبر ۱۶)۔

جب کھلے کی انگلی کی دوسری پور میں ٹکون کا بچن چھوٹا واضح نشان ہو اور عین اس کے وسط میں ہر قویہ خاص اہمیت کا حامل تصدیق جاتا ہے۔ یہ درحقیقت مایہ ناز و منفعتی پاکدستی اور بے پناہ خواہش اقتدار کا پادشاہ ہے اس کا حامل فطرتاً ہی قوی و جبار، شہنشاہِ عرصت اور پُرکج مسائل کے مسئلے میں نہایت مہارت سے مسائل کی کاٹھنیاں دکھاتا ہے اور کامیابیاں ہفت سیزاد و تھیل عام رہتا ثابت ہوتے کی بڑی نمایاں فرمایاں رکھتا ہے (شکل نمبر ۱۷)۔

یہاں پر ایک بے عیب اور مکمل برج کا نشان بھی منظرِ اہم نشان ہے۔ جب کھلے کی انگلی کی دوسری پور کے علاقے میں واضح نقش ہو تو یہ آج کل زندگی کی موت و زندگی کی توقیریت ہوتا ہے۔ اس کا حامل مقصدِ حیات کی جانب مولا سدا بڑھتا ہے۔ اس کے اور دلی مٹکی اور ملی سرگرمیوں میں استقلال کے عناصر نمایاں ہوتے ہیں اور حقیقتِ قریب ہے کہ



(۱۷)

ہر سائے میں غلطی نہم اٹھاتا ہے۔ وہ دھوکا دینے سے گریز نہیں کرتا۔ جھوٹ بولن، متصد بولنے کے لیے فریب دینا، چوری، غصب، غزنی کو ہر جائز و ناجائز طریقہ و ذیل جو دقت کی ضرورت کے مطابق اس کا بدکردار و ناخلفیہ مطلب ہوتا ہے، وہ ۱۰ سے کام میں لانے سے قطعی دریغ نہیں کرتا۔ وہ دھوکا، دونا باز، بے وفا، غائب اور ایسا موقع تلاش اور این الوقت ہوتا ہے کہ خدا اس سے کسی شریف انسان کا ساتھ ڈالے۔ یوں بظاہر وہ دوسروں کو

اتحاد دلنے اور جھانسا دینے کے لیے بڑی نرم گامی اور خوش گفتاری سے کام لیتا ہے۔ اگر اس طرح کام دیکھ لیں گے تو ڈرانے دھمکانے سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ ایسا شخص بے حد ذلیل اور کینہ فطرت ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۷)۔

کھمبے کی انگلی کی میسرینی یعنی تھمائی پور و انسانی میلانات سے متعلق ہے کہ ہر جہانی غریبشات کے ناپائید ہیں۔ ان رجحانات کے میں پروردہ وحش محرک ہوتی ہیں جو جہانی طاقت کے سلسلے دوسروں کو بھگانے اور سرنگوں کرنے کا پردہ پوش کرتی ہیں۔ جنسی ہوس، اشتہائے شدید، رعب و تحکم کی تینا بھی امور کا اس سے متعلق ہے۔

یہاں پر عمومی خلصا کا وجود بہت ہی کیلیب ہے۔ ہر کیفیت اس پور میں بعض اوقات چرخی کا صاف درخشاں پائندہ و بکھنے میں آجاتا ہے۔ جب ایسا صلیبی نشان موجود ہو تو یہ بہت ہی خراب علامت ہے۔ اس کے حامل میں شے لطیف کا قطعی فقدان ہوتا ہے جو عید بدکردار اور عادات فحیش کا شکار ہوتا ہے جو بڑے ہمار و ذلیل خیالات اور بے عملی کے باعث وہ مہار شے میں ناقابل قبول ہی نہیں بلکہ لائقِ لعنت ہوتا ہے۔ لوگ اس کے اعمال و افکار کے باعث اس سے کوسوں دور جاسکتے ہیں۔ درحقیقت وہ بہت ہی ناگاہی، گندھی اور بد اخلاق ہوتا ہے اور بعض جہانی ضرورتوں کا غلام ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)



(۱۹)

جب انگلی کی اس پور میں کامل تانے کا نشان واقع ہو تو یہ بھی از حد خورست کی علامت ہے۔ اس کا وجود بے حیائی اور بے نیازی کے منکر و بھاتا ہے جس کے باعث دھمکیے اعمال و افعال کا مرتکب ہوتا ہے جو بد اخلاق اور بدکرداری کے منب اور گھاڑنے تاثرات سے گرد و پیش اور معاشرے میں بہیمان، انتشار اور وحشت پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ خودی بد لہذا، بے شرم، جفا پسند اور پرے کرے کا جابر بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کا وجود رسائی کے لیے لغت اور اس میں حاضر کے لیے خطرے کا باعث ہوتا ہے۔ بد معاشری اس کی طبیعت ثانیہ ہوتی ہے اور عیاشی و صحت دری کے رجحانات اسے بعض اوقات دندوں کی طرح بے دم بھی بنا دیتے ہیں۔ اسے بجز بڑے طرز کے کوئی دوسرا طریق کار و کھانی نہیں دیتا۔ وہ خوبشات غیرہ کا غلام و بد اخلاقی اور جرم کی زندگی کا مادی ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۹)۔

اس پور میں اگر کنگن کا کامل اور واضح نشان دکھائی دے تو اس شخص کے متکذروں سے مدافعت کر ہی رہنے میں طاقت ہے۔ وہ اپنی ہوسکاری اور بدکرداریوں کے سطی میں خود فریب ہے کہ اپنے کی سلطنت پیدا کر لیتا ہے۔ اگر پردہ بلا فاق، سبب یا اور مجرا طرز زندگی کا توڑ ہوتا ہے لیکن متصد بروری کے پیش نظر ایسا بھلا بیگت بن جاتا ہے کہ دوسروں کو اپنی مصونیت کا اعتبار دلانے میں وقتی طور پر کہیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے خابری طہ طریقے سے



ایسا باور پزیرنے لگتا ہے کہ وہ بے مزار اور اچھا انسان ہے مگر جو ہنسی وہ موقع عمل کی نزاکت کو بھانپ لیتا ہے، اس قدر چھڑنی سے دلا کر کتابہ کر لانا۔ اس کی گرفت سے بچنا مصلحت سے ہے۔ اگر اس کی خواہشات کی تکمیل کے راستے میں رکاوٹ پیدا کی جائے تو وہ بے دردی سے کام لیتا ہے۔ وہ دوسروں کی عزت اور دھن مال کا احترام نہیں جانتا۔ اسے محض اپنی خواہشات ہی کا خیال ہوتا ہے۔ اس کے باطن میں ایک نوع کا ایمان ہوتا ہے اور ہنسی اور ہمانی طاقتیں اس قدر اس کے دل و دماغ پر غالب اور مادی ہوتی ہیں کہ اسے کچھ اور کھانی ہی نہیں دیتا (شکل نمبر ۱۹)۔



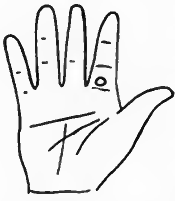
(۱۹)

اچھی علامت نہیں۔ چونکہ اس نشان کا نام غناقت اور غطر سے ہے غلبت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ مگر اس مقام پر اس کا جوہر اس شخص میں بے درجہ جبر و تشدد اور اعلیٰ بد کا اضافہ کر دیتا ہے۔ وہ اس قدر بزدل ہوتا ہے کہ اسے اپنے نفسی بائو پر ناز کے باعث کسی کی بھی پرہاش نہیں ہوتی۔ وہ لوگوں کو ڈرانے دھمکانے اور ان سے اپنی مرضی منوانے میں بے باکی اور جابرانہ رویے سے کام لیتا ہے۔ بشرط اس کی غطر تک جبریت سے اس قدر عجب ہوتا ہے کہ اس کے سامنے بے بس ہوجاتے ہیں۔ ایسا شخص ڈاکو، بے معاش اور حرام قدر ہوتا ہے۔ اس کی جابرانہ کارستانیوں کے افسانے قدر قدر تک پھیل



(۲۰)

جاتے ہیں اور لوگ اس سے بہت غم کھاتے ہیں (شکل نمبر ۲۰)۔  
 انگلی کی تختانی پدید میں اگر دائرے کا کامل اور بے عیب نشان ہو تو اس مقام پر کسی ایک ایسی علامت سے جو خوشگوار اثرات کی حامل ہے۔ اس کا حامل اپنے مخصوص مقام میں نہایت خوش اطمنی سے کامیاب ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کو خاص منزل کی تلاش ہوتی ہے اور اس کی دھن میں اپنے میل و منہار مگر ہی سے گزارتا ہے۔ درحقیقت وہ کسی خاص مقصد کے لیے پیدا ہوتا ہے اور اسے اپنے کام اور مبلغ غرضے تک پہنچت ہوئی ہے۔ اس کے حصول کے لیے وہ انسانی کاوش و تدبیر سے کام لیتا ہے اور بے روک ٹوک آگے بڑھتا چلا جاتا ہے تاکہ اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے (شکل نمبر ۲۱)۔



(۲۱)

جب کسے کی انگلی کی تختانی پور میں جالی کی علامت پائی جائے تو یہ بے حد غمخوس اور بد اثرات کا پتہ دیتی ہے۔ حامل نشان کے سہماں اور غریب اخلاق مقام کر دار اس قدر بھڑکتے ہیں کہ وہ بدکرداری کا جھنڈہ بٹاتا ہے۔ اس کے طرود طریق میں گن گن ہوں کے وہ عیب اور دہشت ناک پہلو ہوتے ہیں کہ توہر ہی میلی۔ وہ ہنسی ہوس کا غلام بھی ہوتا ہے اور غصہ و ذاتی کے لیے مکاری، دھوکا دہی، جبر و لڑائی جھگڑا، غارت گری غرض کسی بات سے بھی پرہیز نہیں کرتا۔ وہ مجاہد کا درنا ہوں اور کرتوں میں لذت محسوس کرتا ہے اور دوسروں کو دھوکا کرنا کھاپ جرم کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اس کی ساری زندگی گناہ و جرم کی عملی تفسیر ہوتی ہے۔ اپنے مجاہدانہ افعال کے باعث وہ تو اخلاق و انداز کا لحاظ رکھتا ہے نہ ہی مہاشے کے اصولوں کا احساس کرتا ہے اور نہ ہی قانون کی پروا کرتا ہے۔ تجویز ہوتا ہے کہ وہ سب کا دشمن ہوتا ہے اور لوگ اس سے بہت فریاد و غم کھاتے ہیں ایسا شخص بہت دنوں تک قانون کی گرفت



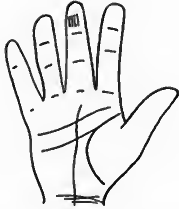
(۲۲)

سے کم ہی بچ سکتا ہے اور بالآخر اس کی زندگی کا زیادہ تر حصہ قید خانوں میں اپنے جرموں کی سزا میں بھٹکتے ہی میں بسر کرتا ہے۔ وہ بدلیب مملو مستقیم پر عمل ہی نہیں سکتا۔ اس کا دل شرارت و مصمت کے جذبات سے غلبی ہوتا ہے۔ اور چونکہ وہ گویا اس کے پیٹ ہی سے جہاد زرخیزانہ سے کر پیدا ہوتا ہے اس کی شرمناک زندگی کسی کو نہ تو رحم آتا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی بھڑکی کرے کے لیے آلودہ ہو سکتا ہے۔ وہ اچھی باتوں کو نفرت

کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور غصہ اور باغیوں، بدعاشوں اور مجرموں ہی کے طبقے میں لطف پات

محسوس کر سکتا ہے (شکل نمبر ۲۲)۔  
درمیانی انگلی تیز دست شناسی میں انگشتِ تقدیر کے منی غیر نام سے یاد کی جاتی ہے۔ یہ باظنیت، غفلت پسندی اور دریافت ایسے عناصر سے مشتمل ہے۔ یہ خود پسندی، لالچ اور ہوس فوٹا کا بھی پتہ دیتا ہے۔ یہی نہیں اس کے مختلف پہلوؤں سے تیز زراعت اور سائنسی امور سے دلچسپی کا حامل بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

اس کی پہلی پور سے دانش و فراست اور مدد مانت سے وابستگی کا پتا چلتا ہے۔  
غریب ملازمتوں کی موجودگی میں اس سے غم پسندی، توہم پرستی اور خواہش مرگ ایسے امور پر روشنی پڑتی ہے۔ جب اس پور میں ایک گہری، میدی گہرے طرح نقش ہو تو یہ طبیعت کے ایسے نمایاں میلان کی طرف اشارہ کرتی ہے جو مابلی نشان کو ہلاکت کی طرف سے جانتا ہے۔ حیثیت اس کے باطن میں ایک عجیبہ تم کا سبب و خطرناک عنصر ہوتا ہے جو اسے خود کشی کی طرف مائل کر سکتا ہے۔ ایسے فوجہ دل و دماغ میں بے حد مایوسی اور ہرجے سے بددلی ہی ہوتی ہے۔ اسے کسی بھی اور کسی بھی چیز میں اکتانہ کن نظر نہیں آتی۔ وہ اس قدر بد دل ہو جاتا ہے کہ تباہی و فساد کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا (شکل نمبر ۲۱)۔



(۲۱)

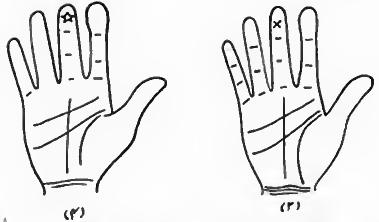


(۱)

بعض اوقات اسی مقام پر معتقد عمومی غلطو بھی پائے جاتے ہیں اور اس میں شہ نہیں کران کی کثرت سبب مددِ نعمت کی حامل ہے۔ ایسا شخص خود کشی کی طرف شدت سے مائل ہوتا ہے۔ اس کا دل ایمان و یقین سے تھی دامن ہوتا ہے اور ناامیدی کی بیباک تیرگی اسے موت کے فدا میں دھکیلتی جلی جاتی ہے اور اگر اس کی حفاظت رب کریم نہ فرمائے تو اپنے ہاتھوں اپنی جان لینے سے گریز نہیں کرتا (شکل نمبر ۲۰)۔

درمیانی انگلی کی پہلی پور میں سالم اور واضح چرخ کی نشانی کا وجود بھی کوئی خوشگوار علامت نہیں ہے۔ اس کا حامل راہِ راست پر گم ہی مل سکتا ہے۔ اسے تو بہت گھیرے رکھتے ہیں یقیناً ایمان کی بجائے وہ مجرباز حرکات پر اتر آتا ہے اور مذہب اور اخلاق اقدار کے مطابق زندگی گزرنے کی بجائے ایسے انصافی و اعمال کی طرف مائل ہوتا ہے جو گناہ نگاری، جبرائیم پیشگی اور توہم پرستی سے مشتمل ہوتے ہیں۔ اس کے مزاج میں اقتدار کی کمی، اشرف کا فقدان اور ماضی کے اچھے اصولوں سے بندھتے کے عناصر ضرورت سے زیادہ ہی ابھرتے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی زندگی کی مصائب اور ناخوشگوار واقعات کا تسلسلِ مضمی بن کے رہ جاتی ہے۔ ذ اسے خوشی نصیب ہوتی ہے اور نہ ہی وہ ولی کسی سے کسی اچھے کام میں دلچسپی لے سکتا ہے۔ خود کشی کی طرف میلان بڑھتا جاتا ہے اور نا کامیاں اس کے لیے باغِ خرابا ہوتی ہیں

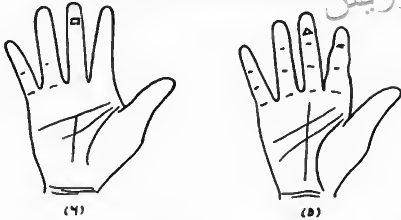
پیغام بن جاتی ہیں (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

(۳)

کا آئینہ دار ہے۔ یہ اندرونی صلاحیت اور طاقت محض ہی ثابت ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کے حامل کی شخصیت دگردار میں ایک خاص نوع کی جاہلیت ہوتی ہے جسے وہ محسوس انسانوں کو راہِ راست سے گمراہ کرنے کے لیے نہایت پاکدستی سے استعمال کرتا ہے اور انھیں بدکرداری اور گناہ میں غوث کر دیتا ہے۔ درحقیقت وہ محسوس اور شریعت انفس افراد پر اپنی پاکبازی کا انھوں پر چھوکتا ہے۔ انھیں اپنی دماغیت یا داخلی قوتوں پر اعتماد دلاتا ہے اور جب وہ اس کے ظلم میں محسوس جاتے ہیں تو انھیں گناہگار کی طرف ایسی حکمت ملی ہے کہ ان کو یقین ہے کہ ان کی محسوسات کے بیگینے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس میں فی الحقیقت شیطانی ہیم چھپا ہوتا ہے۔ وہ عیاش، منکار اور پرلے درجے کا بدصالح ہوتا ہے۔ اس کی خدا ہری صورت کا اقتدار نہیں کرنا چاہیے۔ وہ سدا دُرویل کو جانے دے کر چھاننے اور غرض اخلاقی انھیں کی طرف راغب کرنے کے منصوبے باقدت رہتا ہے مگر اپنی نیت کا حامل مسموم ہونے نہیں دیتا۔ جب وہ بد نصیب اس کے دامِ مصیبت میں پھنس جاتے ہیں تو کہیں انھیں اپنی بد بختی کا پتا چلتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۴)

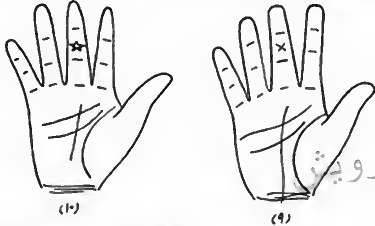
(۵)

اگر یہ پور میں مرتب کا نشان دکھائی دے تو ایسا شخص اگرچہ غارت کے بُرے اثرات سے بچ سکتا ہے مگر اسے باہم ایسے حالات و واقعات کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اسے بد اخلاقی اور لالچ کی طرف لے جاسکتے ہیں۔ بہرہوت وہ بڑی سنگ آتھاپانی سے گریز کرتا ہے (شکل نمبر ۶)۔

درمیان انگلی کی پہلی پور میں تارے کا مکمل نشان اگرچہ کیاب ہے مگر بہت ہی اہم ہے۔ یہ ایسے عقیدہ کی نشان دہی کرتا ہے جو خیر و شرمی واقعات و حالات سے مستحق ہوتا ہے۔ ایسا شخص اپنے عہد حیات میں ایسا کردار ادا کرتا ہے جس کا اثر انسانے زمانہ پر بہت ہی قوی اور دُور رس ہوتا ہے۔ اس میں شہنشاہ کو وہ عظیم غرور کی ایسی طاقتوں کا آلا کار بن جاتا ہے کہ جن پر اس کا کچھ زور نہیں ہوتا۔ وہ کسی دیکھی لکھنے سے فرودِ عہد ساز ثابت ہوتا ہے۔ اس کے انکار و اعمال کی تربیت اس کی ذاتی قوتِ استدلال اور ارادے کے تحت نہیں ہوتی۔ درحقیقت وہ مقدراتِ بعد کا رکا غلام ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے اعمال اگرچہ خیر و شرمی اثرات کے حامل ہوتے ہیں اور انسانے زمانہ کے لیے حیرت و متعجب کے علاوہ مزید بالکل بن جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، لیکن وہ ان کے ارتکاب کے سلسلے میں قطعی بے بس ہوتا ہے۔ کوئی معجزہ طاقت اس کی شخصیت کو کمزور کر ایسے سانچے میں ڈھال دیتی ہے کہ وہ عوامی فطرت کا آکر کار ہوسکے وہ جانتا ہے۔ مگر وہ جو کچھ بھی کر گزرتا ہے، یا کار و عہد ثابت ہوتا ہے اور آئے والی نسلیں اسے بشکل ہی مٹا سکتی ہیں (شکل نمبر ۷)۔

اس انگلی کی پہلی پور میں نمون کا واضح، سالم اور بین نشان عجیب و غریب قوتِ داخلی

خاص نوع کی شکل پسندی ہوتی ہے اور جو کسی کوئی بات اس کی مصلحت کو چیلنج کرے وہ غیر شعری طور پر آکادہ آزمائش ہو جاتا ہے۔ وہ خطرے میں کودنے سے قطعی دریغ نہیں کرتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر خطرے کا سنگل اس کے لیے ایسی دعوت عمل ہے جس سے وہ نوگردانی کر ہی نہیں سکتا۔ نصیحت اسے بلاتی ہے اور وہ اس کی طرف دلاسا نہ دیتا ہے اور آگ میں کود پڑتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



درمیان انگلی کی اس پور کے مہین وسط میں اگر ایک واضح مارے کا نشان نقش ہو تو یہ بھی اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ ایک خطرناک مادھے میں مبتلا ہو جانے کی آئینہ دار ہے۔ اس کا مال بے تحاشہ مجراۓ زندگی کی طرف بڑھتا ہے اور ایسے ایسے مہیب افعال و اعمال کا مرتکب ہوتا ہے کہ عالم بے اختیار ہی میں جان بیک گھڑا دیتا ہے۔ وہ آگ، قتل و غارتگری، فتنہ و فساد ایسے جرائم میں آغوش گر جاتا ہے اور اپنی ہلاکت کو دعوت دیتا ہے۔ وہ باہم کپڑے پہل دھماکے، پستول، بندوق یا کسی قسم کے مادھے میں جان بحق ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۱۰)۔

اسی مقام پر اگر ایک سالم اور درویش نیکون پائی جائے تو یہ خاص اہمیت اور مغموم کی آئینہ دار ہے جس شخص کے احوال میں یہ نشانی نظر آئے اس کے فہم میں اسرار و رموز سے لگاؤ کی طبیعت ہوگی ہے۔ وہ علوم غیبیہ کے حصول کے واسطے میں بڑی محنت، تحقیق اور استقلال سے کام لیتا ہے اور کسی نہ کسی شعبہ رموز میں مصلحت ماسل کرنے کی اکتھک ماسی



اگر اس پور میں جالی کا واضح نشان پایا جائے تو رازدہد محسوس ہے۔ اس کا حال بزرگداری میں یوں الجھ سکتا ہے کہ اس کیلئے نیک و بد کی تیز محلات سے ہے۔ اس شخص بنی برادر اور ذہنی الجھن میں اپنی نگاہ اور درمیان و دش کے باعث یوں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کا انجام سخت جہت تک ہوتا ہے۔ وہ باہم غم و غمش ہی میں اپنی اذیتوں کا مداوا تلاش کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔

درمیان انگلی کی دوسری پور سانس، ذراعت اور رموز امور سے متعلق ہے اور اس کے مختلف پسلوؤں میں علم و غنہ غنی حالات کے بارے میں معلومات ہم پہنچ سکتی ہیں اگر اس پور میں ایک واضح غم و غمش ہو تو ایسے شخص کے باطن میں علوم باطنیہ اور اسرار و رموز سے گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ وہ ان کا سائنٹیفک طریق کاوتے کتاب کرتا اور ان میں نمایاں حیثیت حاصل کرنے کی سعی کرتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اس کے داخلہ و پھر تحصیل علوم اور تسلسل تجربہ سے خوب چمک سکتے ہیں اور وہ اپنے مغموم میدان میں نامی کا بیانیہ حاصل کر سکتا ہے۔ اگر وہ محض سانس و رموز سے شغف رکھتا ہو تو صاحب دانی میں یہ غلطی دیکھتا ہے اور اپنی ذہنیت سے بہت آگے بڑھ سکتا ہے (شکل نمبر ۸)۔



اس پور میں اگر چوٹی کی بے عیب اور واضح علامت کندہ ہو تو مال نشان ایسے کوثر و ملامت کی طرف لٹنا مائل ہوتا ہے جو خطرے سے خالی نہیں ہوتے۔ اس کے مزاج میں ایک

ملنے رہتے ہیں۔ لاپرواہی کرتے گلتا ہے اور ایک دن ایسا ہی آجاتا ہے کہ گویا آپ اپنے دام میں سیاد آگیا۔ کے مصداق وہ کسی ایسی نصیبت یا عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے جس سے نجات حاصلات سے ہوتی ہے (شکل نمبر ۱۱)۔

دوسری انگلی کی دوسری پور میں کامل دائرے کا ہونا بڑی ہی مبارک علامت ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے حامل نشان غیر معمولی اور بڑے شان کامرانی حاصل کرنے کی بے پناہ صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ جوہر ہر موز علوم اور فنون مخفیہ ہیں



(۱۱)

غنت و مصائب کا نشان ہو سکتا ہے۔ ایسا شخص بڑا دانش مند، علم، طبع، تجویہ کا دار و منش کا دلدادہ ہوتا ہے۔ وہ جس صنعت، موزوں، و پیشہ نیچے لگتا ہے، اس میں کمال حاصل کر کے ہی دم دیتا ہے اور اگر آپ بڑی شہرت و دولت حاصل کر لیتا ہے۔ وہ نہ صرف غیر معمولی طبیعت و استعداد کا حامل ہوتا ہے بلکہ اس کے چہرے میں ایک نوع کا روحانی انداز سے شغف بھی ہوتا ہے۔ وہ باجم سات باطن اور ہلکتے داغی سے بھی بھرور ہوتا ہے۔ جس میں، مبارک، فنی، غیر معمولی قیامی اُس کے دیے عناصر حیات ہیں کہ وہ نہ صرف دنیا میں کامیاب و ارباب زماں میں شمار ہوتا ہے بلکہ کربل عالم بھی حاصل کر لیتا ہے (شکل نمبر ۱۲)۔



(۱۲)

اس پور میں مالی کی نشانی بڑی ہی نفوس ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے مجرم و بدکرداری کے ایسے ذیل قرین عوارض کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ ایسا شخص قابلِ نفرت، مجرم اور بدکردار

عمل میں لاتا ہے۔ تحقیق و تجزیہ کی خاموشیوں بالآخر ضرورت ثابت ہوتی ہیں اور وہ تقدیر و کردار انسانی کے رازوں سے آگاہی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اس کا مزاج زیادہ تر ایسے فنون کے لیے موزوں ہوتا ہے جو آئندہ کے حالات اور



(۱۱)

میں چکر دینے میں کمال اور دانش نشان نقش بر تر کرتا ہے کہ اگرچہ حامل نشان اپنے ہاتھ پر رجحانات و نشان کے نتائج سے بڑی حد تک محفوظ رہ سکے گا اور باوصت کہ وہ اپنی مقررہ دگر سے ہٹنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا اور ایسے افعال



(۱۲)

و اعمال میں دلچسپی لیتا رہتا ہے جو پڑھ کر سکتے ہیں، لیکن کسی نبی یا شاہ سے ایمان سے وہ کافی حد تک ایمان ہی میں رہتا ہے۔ یہ سلسلہ کچھ دیر تک تو قائم رہتا ہے لیکن چونکہ وہ بار بار رنج و کینے کے باعث زیادہ جڑت و دبے ہلکی سے کام لینے لگتا ہے اس لیے ایسے حالات بھی پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ ان نشاندہ کی طرح جس کے متعلق جان کے لیے قدرت کی طرف سے اسے

ہوتا ہے اور اپنے کے کی مناسب مرزا پاتا ہے (شکل نمبر ۱۴)۔

درمیانی انگلی کی تیسری پلور پر متعزز نشانات کا کافی غیر معمولی صلاحیتوں اور معاملات کا پتا دیتے ہیں۔ جب اس میں ایک عمووی گمراہ خط واضح، بے عیب نقش ہو تو اس کو اچھی طرح سے دیکھنا چاہیے۔ پیشانی بہت ہی کیلیا ہے اور اس کا تعلق فوجی اور عسکری امور سے ہے۔ یہ درحقیقت انھوں کے ہاتھوں میں ہی کندہ ہوتا ہے اور کیلیا کی جتنی دلیل ہے۔ جب یہ عمووی گمراہ خط ایسے شخص کے ہاتھوں میں واضح اور صاف نقش ہو جس کا تعلق فوج، ہوا بازی یا جہاز چلانی

بیز سے ہو اور یہی اس کا کام اور پیشہ ہو تو ایسا شخص میدان جنگ میں فتح مندی حاصل کرتا ہے۔ اس کے کارنامے ضربِ اشل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ بہادر ہوتا ہے اور فوجی گری میں قابلِ رشک دسترس رکھتا ہے ان خوبیوں کو وہ لازمی کے میدان میں بڑی دھمکی سے بروئے کار لاتا ہے اور لوگ اس کی عسکری چابکدستی پر حیرت منظر کشی کرتے ہیں، اس کی شجاعت و زورمت ہمیشہ اس فوج سے داد و صل کرتی ہے

بلک اس کی قوم ہی ایسے جانناڑ کے آگے اٹھیں، بچا دیتی ہے۔ اعزاز، ناموری، دولت ہی اس پر اس پر پھول دیتی ہے اور بلاشبہ وہ اس کا سچا حق دار بھی ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۵)۔

اسی پلور میں خط عمووی ہونے کی بجائے ترجیحاً نقش ہوا اور گمراہ، واضح اور بے عیب بھی ہو تو یہ بھی شجاعت، بہادری اور یادگار کارناموں کی نشان دہی کرتا ہے۔ اس کا حامل بڑا نام پاتا اور بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن یہ ایک نمائندہ مرگ یا گمان کی نشان دہی بھی ہے۔ ایسا شخص میدانِ کارزار میں داد و شجاعت دیتے ہوئے جتنے جانتا ہے، اس کی موت اور باقی قوم کی نگاہوں میں شہادت کا درجہ رکھتی ہے اور لوگ اسے مذکور میں جھڑکتے۔ قوم اس کے نام کو آباگارد زندہ رکھنے میں دیرینہ نہیں کرتی۔ یہ مرگ اُسے بڑے بڑے

اور انڈوں سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ شعرا اس کی شان میں نغیں کہتے ہیں اور حکومت اس کی یادگار قائم کرتی ہے (شکل نمبر ۱۶)۔



(۱۴)



(۱۶)

چرخ کا نشان اس پلور میں کافی کیلیا ہے لیکن جب واضح طور پر نقش ہو تو اچھی خبر نہیں دیتا۔ یہ زیادہ تر عورتوں کے ہاتھوں میں دیکھا جاتا ہے۔ اور جس دستِ نازک میں یہ علامت نمودار کرتے تو وہ عورت بانجھ ہوگی۔ باعوم ایسی عورت کے حمل نہیں بٹھرتا۔ اس کے ختم ہونے میں کوئی جہانی خرابی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ بے اولاد رہتی ہے۔

یہ علامت اگر مردانہ ہاتھوں میں دکھائی دے تو بھی یہ بہت ہی خراب اثرات کی حامل ہے۔ باعوم یہ ناموری کی نشانی مانی جاتی ہے۔ اگر ایسا شخص نامور نہ ہو تو اس میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ یہ جتنی بات ہے کہ ایسا شخص کسی نہ کسی وجہ سے خوشگوار انداز میں زندگی کے کم ہی قابل ہوتا ہے اور اس کی یہ کرداری اس کی زندگی پر خراب طور پر اثر انداز ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۱۷)۔

اس پلور پر تار کے کاسات اور واضح نشان بھی بے حد بد بختی کا حامل ہوتا ہے۔ یہ متاثرہ شخص کہہ کر ایسا کارنامہ ہی دیکھنے میں آتا ہے۔ غیر ارادی طور پر اس کا حامل قاتلانہ خط کا شکار ہو سکتا ہے۔ اگر تحصیل کے دوسرے حصوں اور نشانوں سے اس رجحان کی تائید

ہو سکے تو یہ شخص ایسے حالات کو کھانڈے گا کہ اسے خیر و فاقی کا تصور ہو کر دیتا ہے کہ وہ مکرر دے یا ایسے اقدام سے پرہیز نہ کر سکے جس کے باعث کسی شخص کی ہلاکت کا سامان ہو نہ سکے لگتا ہے۔

یہ ضروری نہیں کہ اس شخص یا ضرورتی کرنے پر طبعاً مائل ہو تاکہ۔ درحقیقت اس کے ہاتھ میں کچھ عجیب قسم کا خوف یا خوفناک خیال ہوتا ہے کہ غصہ ہوتا ہے، جہاں زندگی میں چھپا ہوا رہتا ہے مگر ہنگامی یا خطرناک حالات میں وہ یوں ناخوش ہوتا ہے کہ ہلاکت آفریں ثابت ہوتا ہے۔ ایسی نشانی کے حامل لوگ اگر ایمان و کردار کی پہچان حاصل کر سکے تو ان کا بے خوف سے بچنے کے بہت قوی حکا کا ہوتے ہیں (شکل نمبر ۱۸)۔



(۱۸)



(۱۹)

مکون کی صفت نشانی اس پورے میں بڑی مغروس ہے۔ مکون کا عمومی اثر خوفناک اور خوفناک ہوتا ہے کہ اس مقام پر یہ اثر ہی تا قریب آ کر رہتا ہے۔ مکون والا شخص یا عوام پاکارت، اداشن اور علم و حکمت کا دلدادہ ہوتا ہے۔ جب یہ شخص اس مقام پر واقع ہو تو قابل نشان اپنی طبیعت کو متاثر کر کے لیے استعمال کرتا ہے جس کا مقصد کی راہ میں ابتدائی مراحل پر اچھی خاصی کامیابی کے امکانات ہیں مگر اس کی ہوس و دیگر کردار ایک ایسی راہ اختیار کر لیتی ہے جس کا انجام بدمعاشی اور غور کشی کی منزل ہوتی ہے۔ درحقیقت اس کے

گردیاں بتدیج ہلاکت کے مقام تک پہنچا دیتی ہیں۔ اس کی قبائی، اور چال بازی ہی اسے لے ڈرتی ہے (شکل نمبر ۱۹)۔

درمیان اننگی کی تیسری پور میں صاف تریح کی نشانی بھی مل چسپ ہے۔ اگرچہ کوئی اپنی نیت کا پتا نہیں دیتی۔ جب یہ واضح اور بے عیب ہو تو بتاتی ہے کہ اس کا کامل مادہ پرست ہے اور اسے دنیا سے بڑی محبت ہے۔ یہی نہیں وہ حصولی زندگی کی فوہ میں دلدادہ وار لگتا رہتا ہے اور نہ تو دوسروں کے احساسات کا خیال

کرتا ہے اور نہ ہی ان کے حقوق کا۔ درحقیقت اس کی ہوس خطرناک میلان کا پتا دیتی ہے اور کسبِ نفع اور تاج دنیا کے سلسلے میں محنت بے حسی اور بے رحمی ہے ایسا خطرناک طریق کار اختیار کر لیتا ہے کہ جس کے جنگل میں دانائی بھی پھنس جاتی ہے۔ وہ بے مددشیں بھی ہوتا ہے۔ وہ پیسے پر سناپ کی طرح بیٹھا ہوتا ہے۔ اس سے ایک چیز بھی نکال لینا اگر چاہے وہ دھوکہ نہ کھانے کے برابر ہے ایسا

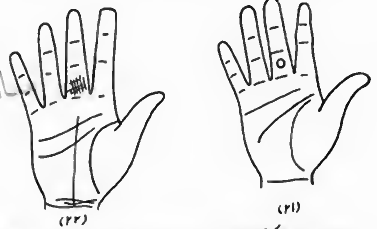


(۲۰)

مکمل کیوں بڑا بدعیب ہوتا ہے مگر جو یہ بھی کہے کہ وہ پیسہ میں کرتا ہے۔ ذرا اچھا کھاتا ہے ذرا اچھا پسند ہے۔ اس کے بیوی بچے تک اس کی موت کی دوائیں مانگنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ دم اور خدا ترسی اس سے کوسوں بھاگتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔

اسی مقام پر ایک کامل اور صاف دائرے کا نقش مبارک بھی ہے اور غلاموں و مسکینوں کا آئینہ دار بھی۔ یہ علم اور فلسفے کی طرف طبیعت و شغف کا پتا دیتا ہے۔ ایسا شخص بڑا مفکر اور علم کا شغفی ہوتا ہے۔ اس کا فطری زہمان فلسفہ سمیٹ کی طرف ہوتا ہے۔ وہ انسانی طبائع کے غرضوں و احساسات پر غور کرتا ہے۔ نفسیات کے کتوں کو نہ لمانے اور سمجھنے کے لیے تحقیق و محنت سے کام لیتا ہے اور ایسے علم کی کسی خاص شاخ میں صحت نامہ ماحصل لیتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنے علم کے لیے غلام کا درجہ رکھتا ہے اور بڑا نامور ہوتا ہے۔ وہ اپنی تحقیقات کے نتائج سے

مساخرے کے خداداد علمی و مستند اسناد کو تاراج کرے اور غصہ و انتقام کی آگ بھڑکے اسے نہ صرف بیشمار فکر و تھکن دکھاتا ہے بلکہ اسے اندر کا باطنی منظم شخصیت بنا دیتا ہے (رنگ نمبر ۲۱)۔  
اس کی نگاہ عین، معاد و وسیع اور شخصیت باذب ہوتی ہے۔ دنیا اس کا نہ صرف احترام کرتی ہے بلکہ اس کی خدمات کی عملی اور فنی قدر بھی۔ وہ ہر جگہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اپنے علم و فضل سے دوسروں کے جوہر نکھارنے میں بڑی فروغ دلی سے کام لیتا ہے۔  
اس کی محبت سے اربابِ شوق ہوا فیض پاتے ہیں۔



اسی مقام پر جہاں کی نشانی بڑی غریب ہوتی ہے اور گرد و راز کی بے نیامی کمزوریوں کا مظاہرہ کرتی ہے۔ ایسا شخص نہ انسانی اقتدار کا لحاظ رکھتا ہے اور نہ ہی اس میں اخلاقی مضامین ہوتی ہیں (رنگ نمبر ۲۲)۔

تیسری انگلی فن دست شناسی میں فنی طبیعت سے متعلق ہے اور آرٹ کی انگلی کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت متعدد عظیم فنون اور لائٹ سے سرشاری کی بجائے پناہ آرزو کی نمائندہ تصور کی جاتی ہے۔ اس کا حامل آن خرابوں اور افسانوں کی جتنوں کا شکار ہوتا ہے جن کے گلے کہنے اور نقش و نگار اس کی زندگی کے خاکے میں دل آویز رنگ بھر سکیں۔ وہ درحقیقت تخلیقی فنِ ذوق کے سہارے دیکھنی کائنات کو اپنے جانی غایب منسک کرنے میں

کوشاں رہتا ہے۔ اس کے قلب و دماغ میں خالقِ حق و جمال کا ایسا غور و خروش ہوتا ہے کہ وہ اربابِ ذوق کی سمت میں سب سے آگے بڑھ جانے کے شوقِ فراوان کے باعث شک و

حسد کا شکار بھی ہو جاتا ہے۔  
تیسری انگلی کی پہلی یعنی بالائی پور کا متعلق فنی طبیعت میں شائستگی، تخیل میں حسن اور وقتِ انہدامیں بے مثال عناصر سے ہے۔ جب اس پور میں ایک گہرا بے عیب عمودی خط نقش ہو تو یہ مثالی مقصد کی تلاش میں بے پناہ باذیت و وسی سلسل کے عناصر کا اسناد کرتا ہے۔ اس کا حامل اپنی تمام ترقیات حق و جمال کی تلاش میں صرف کر دیتا ہے۔ وہ فنونِ لطیفہ کے کسی شعبے یا شاخ کا دامن نہ ہرستار ہوتا ہے اور معمولی کام کی خاطر جان تک بچھا کر دیتا ہے۔ اس ذوق بے پایاں کے باعث وہ صحافی حیات پر نگاہ ہی نہیں رکھ سکتا بلکہ ان سے عجب



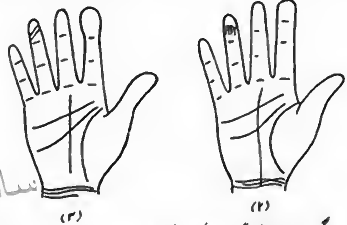
بے نیازی اور لا پرواہی سے کام لیتا ہے۔ اس کا تصور ہوتا کہ ایک لوح کا منظم فنکار بن جانا ہے۔ لباس و وضع قطع، طرزِ کلام، اور دواش و غرض کہ ہر معاملے میں وہ مسافر سے ملیندہ و گہرا چل نکلتا ہے اور بالعموم لوگ اس کے انوکھے فن سے اس کی فن پرستی اور محبت کا اعتراف لگاتے ہیں (رنگ نمبر ۲۱)۔

بہمن ادوات اسی پور میں گہری ایک عمودی گہری گہری پائی جاتی ہیں۔ متعدد ایسے

خط و فوٹو گرافتور نہیں کیے جاتے۔ بلاشبہ ایسا شخص مبداً فیض سے بہرہ خاص لے کر پیدا ہوتا ہے مگر استقلال و توجہ سے کسی شعبہ فن کو اپنانے کی سچی کوشش نہیں کرتا۔ اس کا رجحان یکے بعد دیگرے مختلف فنون میں دلچسپی کی طرف ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ فی النہایت منظم فکر و تخیل کی صلاحیتیں رکھتا ہے مگر اس کی تخیل و توجہ کبھی استقلال بھانے فروغ و ارتقاء کے اس کے باطن میں ایک نوع کا غفلت اور عدم اعتماد پیدا کر دیتے ہیں۔ ان وجوہ سے اس کے کردار



شخصیت میں اعتدال قائم نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلسل ناکامیوں کے باعث اس کی حسی صلاحیتیں بے اثر ثابت ہوتی ہیں۔ اس نامراد کی اکثر اس کے نازک دل و دماغ پر بہت ہی خراب ہوتا ہے اور توانیہ ذہنی کے خراب ہوجانے کا اندیشہ پیدا ہوسکتا ہے (شکل نمبر ۲)۔



(۲)

اگر اسی ہند میں دو تین گہری ایسی لکیریں نقش ہوں جو عروسی ہونے کی بجائے بڑی ہوں اور ساری پور کو کہیں تو بڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ ان کے ہوتے ٹھنڈے دل و دماغ میں یہمان آور کیفیت پیدا ہوسکتی ہے۔ ان کا حال اپنے مستعد کی طرف غلط طرح کی کاری سے جڑتا ہے اور اس غلط روی کے باعث بار بار کاوش اور نامیوں سے دوچار ہوتا ہے۔ وہ دماغ اذیتوں کو ہوتا ہے مگر اس کی کاوشی فکر اور طرز کار کو گہری کے عیب اسے تیز مزاج کے قریب لانے کی بجائے دودھ سے ملتے ہیں۔ وہ صاف ستھرا چمڑا ہی نہیں سکتا۔ یہ سبوں کا یہ مسلسل اس قدر پریشان کن صورت اختیار کر گیا ہے کہ اس کا دماغ چل جانے کا خطرہ جلوہ جاتا ہے اور دیکھا گیا ہے کہ ایسا شخص باہم عقل دماغ کا شکار ہو ہی جاتا ہے۔ (شکل نمبر ۳)۔

اس ہند میں صاف اور تیز چمڑا کی علامت بہت ہی شاذ و نادر دیکھے جاتی ہے مگر جب بھی نظر آئے تو اس کا بہت امتیاز سے دیکھنا ضروری ہے۔ یہ درحقیقت ایسے شخص کا طرز امتیاز ہے جو فن کے حصول کے لیے سب کچھ قربان کردیتا ہے۔ اس کی پریشانی ختم ہوتی ہے

ہوتی ہے اور شریکِ عقل بن جاتی ہے۔ اس کو اپنے فنی سے شغف ہوتا ہے۔ دماغ اس کے غیر میں ہوتی ہے اور وہ بہت ہی میں محروم ہوتا ہے۔



(۴)

اس کے بندہ کا دل اور نامک و ستانی میں حسن کی تلاش، مفادیت اور مبالغہ و اختراعات کے نمایاں جوہر ہوتے ہیں۔ مگر وہ اعتدال کا آشنا ہوتا ہے اور اعلیٰ خرابیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ مگر وہ متلاشی سے کام نہ لے تو اس کی غیر عقلی مشق ذہن و صحت پر بہت بُرا اثر ڈال سکتی ہے۔ اس میں قطعی شبہ نہیں کہ وہ کامیاب شاہکار کی تخلیق کی فوری صلاحیت رکھتا ہے اور اس کے شراپے

پاکیزگی، محنت کے بے مثال نمونے ہوتے ہیں (شکل نمبر ۴)۔

دیکھتے ہی انگلی کی پہلی پوری، ایک واضح بے عیب تاسے کا نشان پایا جائے تو یہ غیر معمولی اور عظیم صلاحیتوں کا آئینہ دار ہے۔ اس کے مال کے باطن میں تخلیقی جذبے کے انبار کے انکسار انداز سے پیدا ہوئے سب ہوتے ہیں کہ وہ اپنی نمانہ کے قلوب پر اپنے شاہکاروں سے ایک عظیم اور دریا پائے پائے ایک بے غریب مزاج رہ سکتا۔ اس کے اندام ایک دماغ جوش ایک عیب کاوش اور مبالغہ دینے والی گہری ہوتی ہے۔ دماغ و شام اپنے تخلیقی انکار و کارناموں میں یوں مگرمگم رہتا ہے کہ اسے باطن اور وقت کا احساس ہی نہیں ہوگا۔ ایسے شخص کی دیکھو جمال بہت ہی عروسی ہے۔ وہ اپنا خیال رکھ ہی نہیں سکتا اور اس قدر خیالی ہے کہ ہمیشہ بعض اوقات دنیا کا ایک عظیم کڑھ سے قبل



(۵)

افروقت عالی قربانی ہے۔ یوں بھی اس کے دماغی

ایک کھل اور واضح دائرے کا نشان تیسری انگلی کی پہلی پوڑ میں خاص اہمیت و مضمون کا آئینہ دار ہے۔ یہ تالیف و تفسیر کی غیر معمولی صلاحیت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے حامل نشان کے باطن میں بے مثال جوہر تخلیق



(۸)



(۹)

اور خاص فنی ہر روح و امر کا وجود ضروری ہے۔  
بلکہ ایسی بے تاب صلاحیتیں اظہار کے خواہش  
تلاش کر رہی ہوتی ہیں۔ مگر کاوش مسلسل اور تخلیقی و  
جدت کی آنکھ سامعی جانی رہتی ہیں۔ بیشک  
وہ اپنی فطری اور تخلیقی کارناموں کے باعث  
مسافر شے میں اپنا مقام پیدا کرنا چاہتا ہے۔  
اگرچہ ایک مدت تک اس کے اثرات بظاہر زیادہ  
واضح نہیں ہوتے، مگر ایک ایک ایسا دن بھی  
آتا ہے کہ اس کی کامیابی اور باپ ناز کی آنکھوں  
میں چکا چوند پیدا کر دیتی ہے۔ وہ درحقیقت اپنے  
میدان فن میں مہر و تالش کی طرح جلوہ برتابے  
اور اپنی تابش و گرمی سے غمگین اثرات پیدا کرتا ہے۔  
اس کے جوہر ذاتی ہی تیز و تیر ہے ایسا سوچتا ہے  
جو درحقیقت تیر سوخت ہوتا بلکہ شائبہ ثابت کی طرح  
ہماچک نور افشاں ہوتا ہے (شکل نمبر ۸)۔

تیسری انگلی کی اسی پوڑ میں بالی کی نشانی  
خوش صورت محض ہے۔ اس کا مال اس قدر بے نیل

برہان سے ڈھکی گھٹائی (شکل نمبر ۵)۔  
تیسری انگلی کی پہلی پوڑ میں اگر کون کا واضح نشان نقش ہو تو یہ مبارک علامت ہے  
یہ درحقیقت ایسی داخلی صلاحیت کا آئینہ دار ہے جو حامل علامت کو تخلیقی امور کا مظاہر کرنے کی  
طوت ملنے کرنے میں مسلسل کوشش رہتی ہے اور  
اس کا یہ طبی برہان اسے تعلیم و تربیت کے بغیر  
تخلیقی مساعی میں حصہ لینے سے روکتا ہے۔ یہی  
وجہ ہے کہ ایسا شخص اگر مصدقہ سے دلچسپی کا  
مالی ہو تو آرٹ سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرتا  
ہے۔ جب وہ اس فن میں مٹی و تربیت سے  
دشکا، حاصل کر لیتا ہے تو خود اعتمادی سے آگے  
بڑھنے لگتا ہے اور بلاشبہ خوب چمکتا ہے۔ اس کی  
کامیابی قابل ستائش ہوتی ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

جب تیسری انگلی کی اسی پوڑ میں ایک واضح اور تین چوکور کا نشان کندہ ہو تو یہ بھی  
عہدہ علامت ہے۔ ایسا شخص تحقیقی میدان میں والدہ بڑھتا ہے اور بڑی محنت و کاوش سے  
مگر کم کلر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس کا اندر شہرت ہے  
کہ وہ ہمیشہ عقل کی حدود سے آگے نہ نکل جائے۔  
لیکن اس کا قلبی استعمال نہیں ہوتا۔ وہ محض مقصد  
میں نہایت شغف اور فنی سلیم سے مصروف رہتا  
ہے۔ مگر اپنی محنت، اہمیت و توانائی اور ذہنی  
صلاحیتوں پر بھی اس قدر جادو نہیں پڑے دیکار  
اس کے ہم وہ بالان کو طرے کا احساس ہو کر بے جا  
اس کے شہر پاسے کا لوہا ہوئے ہیں اور بالکل وہاں  
اس کی تحقیقی قدر و قیمت سے اسے روشنی نہیں ملتی (شکل نمبر ۷)۔



(۷)

تیسری انگلی کی دوسری پلو کے سامنے میں نقش شدہ نشانیں خصوصیت سے دیکھنے کی پیمز ہیں۔ ان سے بعض ایسے امور کے بارے میں علم حاصل کیا جاسکتا ہے جنہیں پیش کی جڑی کیوں میں کریش کے باوجود تلاش نہیں کیا جاسکتا۔

جب اس پور میں ایک گرامر اور عموماً خونا یاں طور پر کندہ نظر آئے تو اس کا وجود اس امر کی حتمی شہادت تصور کیا جاتا ہے کہ صاحب نشان کے ہاں میں ایسی تابندہ صلاحیتیں ہیں ہیں جن کے بوسے کاروائے سے شہرت و ناموری کے امکانات بہت ہی بلی ہیں۔ ایسا شخص اپنے

ملازمہ علم و فن میں اپنی عظمت کو لوہے کی پوری پوری قابلیت تک پہنچا سکتا ہے اور اس میں کوئی مضبوط نہیں کہ وہ اپنے بہرہ خاص کو لوہے یا کچھ نہایت اندر حیرت انگیز طرز ارادہ کے پھولوں سے چلن بختا ہے کہ دل چین لے سکے۔ اس کی تخلیق صلاحیت یوں چمکا دینے والی ہوتی ہے کہ لوگ داد دیے بغیر ہی نہیں سکے۔ اس میں کچھ کام نہیں کہ وہ اپنے کمال فن کی راہ میں بڑی ماضی کی نگرانی و عفت اور کاوش و عفت سے کام لیتا ہے، اور اس

کی قلبی اور فہم رسائی سن کا سرانی حقیقت ابھرتی ہے (شکل نمبر ۱۰)۔

اس پور میں واضح چرخی کی نشان دہی انسان کی ایک بہت ہی خوب پہل کا پتا دیتی ہے۔ اس کا حامل عکسگر ہوتا ہے اور اس کی پٹری کے پس پردہ بزم غریب یہ تین ہوتا ہے کہ وہ ایک عظیم صلاحیت کا مالک ہے۔ اپنی غیر معمولی عظمت کا دوسروں سے اعزاز کرانے کا اعتنا اسے بہن کی مدد تک مجبور کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں غیر معمولی خود کنٹرول ایسی اپنی صلاحیت ہی نہیں ہوتی کہ وہ قابل امن خیال کی جاسکے مگر جو کہ اسے بدیم ہوتا ہے کہ وہ عفت و عفت کا پتہ اتھار ہے اس لیے جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کے مخصوص میدان کا رہ اس کے سامنے مشہور ہو رہے ہیں اور قبولی نام حاصل کرتے چلے جاتے ہیں تو اس کا دل جلتا



(۱۰)



(۱۱)

ہے۔ وہ دوسروں کی کامیابی کو حسد و رشک کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ وہ ایسے معاملوں کو اپنا حریف سمجھتا ہے اور خود نگری کے باعث ان کی تخلیق سامانی کو اپنی صلاحیتوں کے مقابلے میں گھٹیا دیکھ کر تصور کرتا ہے۔ مگر چونکہ وہ خوب چمکتے ہیں اور یہ گم اور ناکام رہ جاتا ہے اس کے علاوہ عناصر برسرِ پیکار آجاتے ہیں اور وہ ان پر ناریا اور غرور تک چلے کرتا ہے۔ اس کے ہاں میں جسموں کی کامیابی زہریلے منہ کو آجاتی ہے اور وہ ان پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ ایسا شخص بڑا ہی غورنگ جھلکے اور اس کی باطنی افیت اور بے بناد حسد اس کے لیے مذہب الیم بن جاتے ہیں (شکل نمبر ۱۱)۔

اس پور میں واضح اور سالم آواز کے نشان بخت آدہ ہے۔ حقیقت یہ بہت ہی شاذ علامت ہے۔ مگر جب بھی یہ بے عیب نقش بر تو پر معمولی صلاحیتوں کا تین آئینہ دار ہے۔ اس کے مال کے ہاں میں جوہر تابندہ پرشیدہ ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ اپنی نور افشانیوں سے اس



(۱۲)

کو مخصوص میدان حیات میں مرآتیب کسٹا کھلا دیتا ہے۔ اس میں بے مثال استعداد داخل آتا ہی فہم و دانائی اور اجاب قوت تخلیق کے عناصر ہوتے ہیں۔ بلاشبہ ان عظیم صلاحیتوں کی مسلسل کاوش سے اس مقام ارتقاء کا مرانی پر پہنچا دیتی ہیں جن کو وہ سچا حقدار ہوتا ہے۔ وہ زہن توہی نام کے باعث ہر دماغ پر نہایت ہوتا ہے بلکہ حقیقی عظمت کے باعث اس میں غرور کی ایک گڑبگڑ کے لیے اور اسے ہر گز نہیں کہ جوہر اس سے فنا

لیتا رہے تو یہ اس کی بدقسمتی کی نشانی ہے۔ وہ درحقیقت اپنے جوہر خصوصی کو بے مقصد منتشر کرنے کی طرت، نفل ہو جاتا ہے۔ اور اگرچہ کسی حد تک اپنی طبیعتی صلاحیتوں کے باعث بے نام ہی ترقی حاصل کر سکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے کامرائی کے امکانات ضائع کر دیتا ہے۔ اس کے باطن میں ایک احساس بیدار ہوتا ہے اور جب تک وہ اس راہ پر نہیں



(۱۲)

پلتا جس کے لیے اس کی صلاحیتیں نمودار ہوتی ہیں، اسے سخت بددلی اور ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے شخص کو اپنے مخصوص میدانِ حیات میں محنت، توجہ اور استقلال کی ضرورت ہے۔ اور اس میں قطعی شبہ نہیں کہ اگر وہ اپنے جوہر ذاتی کو صحیح راہ پر لگائے تو دنیا میں عظمت کماوائی اور شہرت سے مالا مال ہو سکتا ہے۔ وہ درحقیقت کسی خاص شعبے میں مہارت حاصل کرنے کی طبیعتی صلاحیت لے کر پیدا ہوتا ہے اور اسی میں وہ اپنے لیے بے مثال مقام پیدا کر سکتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۳)۔

اس پر مبنی مکمل دائرے کا نشان بہت کم دیکھے ہیں آتا ہے۔ جب یہ دکھائی دے تو یہ از حد اہم اور کارگر علامت ہے۔ یہ درحقیقت عظیم الشان کامیابی کی نشانی ہے جو غیر معمولی جوہر ذاتی کا تجربہ ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنی داخلی جوہر معمولی صلاحیتوں کو یوں انہماک و سرگرمی سے بروئے کار لاتا ہے کہ اسبابِ نفاذ اس کی مہم کی جوہر تازہ اثرات کا پیش خیر ہی نہیں گنہگار بلکہ اس کی ترقی اور کاوش کو سراہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ وہ ایسی بلندیوں کو چھو لیتا ہے کہ کتا نے دھڑکا رہن جانتا ہے۔ اس کی بے مثال شخصیت کا ڈنکا چاروں جانب عالم میں جتا ہے اور وہ اپنی محنت، تخلیق کارانہ اور صلاحیتوں کے فوائد سے کس قدر فیض یاب بھی ہوتا ہے۔ درحقیقت اس کی زندگی کا سیلاب اور اس کا جواب شہرت سے بہرہ ور ہوتی ہے (دیکھیں نمبر ۱۴)۔

ہے اس کا گویہ ہو جاتا ہے۔ ایسا نادار و روزگار فرد اپنے کارناموں کے ایسے نقوش تراش روزگار پر ثبت کرتا چلا جاتا ہے کہ اس کے جہانِ فانی سے کوئی کھیلنے کے بعد اس کی توجہ و مہموری میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے (دیکھیں نمبر ۱۲)۔

تیسری انگلی کی دوسری پور میں تگنوں کا کامل اور بے عیب نشان اپنی اہمیت کے پیش نظر بہت ہی قابلِ توجہ ہے۔ یہ کیا ہے تو ہے کہ جب کبھی یہاں نقش ہو تو یہ ایسے شخص کی نشان دہی کرتا ہے جو آدھ، فنونِ لطیفہ، سائنس اور عالمانہ تحقیق کا طبعاً مہم جو ہے۔ وہ فنِ لطیف کا ایک منظم علم کی حیثیت سے معاملہ کرتا ہے۔ اس کی گہرائیوں پر بھی گیراں اور اسرار کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی نہیں وہ اس کے منظرِ ہرارت کی بھی بلاستیاں باجی چرائیں کرتا ہے اور اس کے اخلاقِ اقدار کا بھی لحاظ رکھتا ہے۔

درحقیقت ایسا فو فنِ لطیف کا تحقیقی اور علمی نگاہ سے گہرا مطالعہ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف اس کے اثرات و مضامین کا عین مطالعہ کرتا ہے بلکہ اس کی بلی حیثیت، انسانی اخلاق و کردار پر اس کے اثرات کا بھی بہت شغف اور نگاہ سے مشاہدہ کرتا ہے فنونِ لطیفہ کی باریکیوں پر اس کی نگاہ بہت ہی دودرس ہوتی ہے (دیکھیں نمبر ۱۳)۔



(۱۳)

اس پر مبنی ہر گز کی نشانی بھی دلچسپ منہم کا پتہ دیتی ہے۔ یہ درحقیقت ایسی خصوصی استعدادِ داخلی اور صلاحیتِ امتیازی کی نشاندہی کرتی ہے جو ایک خاص شعبہ حیات ہی میں ایک سختی سے مہم جوں ہی اس کا کامل اپنے طبیعتی جوہروں کو اپنے مخصوص میدانِ حیات میں بروئے کار لا کر شروع کرتا ہے۔ کامیابی اس کی پیشانی کو بے تاب و جہم جی ہے۔ ایسا انسان اپنے کارِ خصوصی میں ہمہ کامیاب ہوتا ہے اور لوگ اس کی تابندہ صلاحیتوں پر حیرت و شگفتہ ہوتے ہیں۔ ایسا شخص جو محنت و ترقی و شہرت میں دل چسپی



(۱۳۸)



(۱۳۹)

اگر اس تیسری پور میں مستند آڑی لکیری کندہ ہوں تو ان کا حامل سدا غم ناک، بے نصیب اور دنیا کی ہر شے آسائش سے تہی دست ہوتا ہے جو زندگی کے نقشے میں رنگ بھریکے انگلیس اور پختہ اور مصائب اس کا پچھا کرتے رہتے ہیں۔ وہ کبھی خوشی کے فورے اپنے قلب و جگر کو روشنی کرسی نہیں سکتا (شکل نمبر ۱۳۸)۔

تیسری انگلی کی تیسری پور میں اگر داغ اور کامل چرنی کی نشانی نظر آئے تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ایسا شخص گویا لاشعری طور پر ایسے سختیات و اذائل کی طوفانی ہوا میں جوتا ہے جو اس کے حقیقی مقصد حیات کے منافی ہوتے ہیں۔ لازماً نہ تو وہ اپنے فرائض نبوی اچھی طرح انجام دے سکتے اور نہ ہی اپنے پیشہ، ملازمت یا کاروبار میں کچھ دل جمعی اور محبت خاطر سے کوشاں ہوتا ہے۔ وہ اپنی منزل بھول جاتا ہے اور بے راہروی کے باعث بالاتر سخت بد دل، نامرور اور تباہ کام ثابت ہوتا ہے۔

درحقیقت ایسے شخص کے داغ میں کچھ ٹیڑھ سی ہوتی ہے۔ اگرچہ اس کے خیالوں اور عملی صلاحیتوں میں قوت ہے، انہماک اور مقصد و منزل کی تلاش کے عناصر ہوتے ہیں مگر وہ جو بھی پکڑ کر آہوتا ہے، اس کی طرف تھیں دھیان نہیں دیتا۔ لاشعری طور پر ہی باور کیے ہوتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کام کے لیے زبان موزوں ہے اور اس بدگمانی میں اپنی زندگی بلاوجہ



(۱۴۰)



(۱۴۱)

اس مقام پر خوش ترین نشانی ہال کی ہوتی ہے۔ یہ جس کی تین علامت ہے۔ اس کا حامل خوشگزر، تنگ بول، کمینہ پرور اور سدا غم و افسوس ہوتا ہے۔ اس کے دل میں بار بار عزت و عقابت، تکبر اور بداندیشی کے عناصر مزید کار فرما ہوتے ہیں اور ان کے بد اثرات زندگی کے سکون کے لیے زہر پلان کا کام کرتے ہیں۔ ایسا فرد کسی کو نہ خوش دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی شرمندہ۔ جو ہی وہ کسی کو اپنے مستعد میں کامیاب ہوتے محسوس دیکھتا ہے، جل اُفتاب ہے اور اس کے کردار اور اخلاق پر فخر ناک وار کرتا ہے۔ اس کی بداندیشی اور بد معاوضہ کے تہوں سے کوئی بھی نہیں بچ سکتا۔ وہ ہمارے لیے کے لیے زہر پلے سانپ کی طرح ہوتا ہے (شکل نمبر ۱۴۰)۔

تیسری انگلی کی تیسری پور پر نقش شدہ نشانیاں اہم کوائف و حالات کی طرٹ اشارہ کرتی ہیں۔ اس پور میں ایک داغ، بے عیب مودی خاکندہ ہو تو یہ اس امر کی دلالت ہے کہ صاحب علامت زندگی کے دوران خوشی اور مسرت سے اپنے دل و شمار گزارے گا۔ اس کا حامل با عموم ذاتی مسرتوں اور زندگی کی لذتوں سے کاشحہ بہرہ ور ہونے کی طبعاً محتج رکھتا ہے۔ یہی نہیں، اس معاملے میں مقتدی بھی اس کا سازگار ثابت ہوتا ہے۔ یہ خوش خلق، خوراک، خوش ذوق اور خوش گزراں انسان بڑی مدیک اپنی زندگی کے مطلق ہوتا ہے اور بہت ہی کم بے صبر یا ناخوشگزار دیکھا گیا ہے (شکل نمبر ۱۴۱)۔

ہے۔ وہ اپنی صلاحیتوں کو ایسے انداز میں کام میں لاتا ہے کہ اگرچہ وہ خود ستانی کا نمایاں پہلو لیے ہوئے ہوتا ہے مگر اس کے انداز انکار میں نہ کو بہرہ مند ہیں جو کہ اسے اور نہ ہی وہ اسے چھوٹا پر اثر آتا ہے۔ وہ ایک نوع کا ڈرامائی تاثر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اگر لوگ یہ بھی ہیں کہ وہ دکھائے کا مادی ہے تو یہی وہ اس کے طے میں نہیں ہی جاتے ہیں (شکل نمبر ۲۱)۔



داڑھے کا دل اور بے عیب نشان اگر تیسری انگلی کی اس پور میں نقش ہو تو بخت صاف کا



آئینہ دار ہے۔ ایسا شخص دھرت بڑا خوش نصیب ہوگا۔ بلکہ زندگی میں قابل رشک شہرت اور سرت سے بہرہ یاب ہوگا۔ درحقیقت اسے قبولی عام حاصل ہوتی ہے۔ لوگ اس کی برکتیں کھاتے ہیں اور بڑے ادب و احترام سے پیش آتے ہیں۔ وہ ملام بھر پور نامور اور بخت آور زندگی بسر کرتا ہے (شکل نمبر ۲۳)۔

جب اس پور میں جالی کی نشانی پائی جائے تو یہ مزاج اور زندگی میں غلاب مناسک کا

تباہ کر لیتا ہے (شکل نمبر ۱۹)۔



اس مقام پر کئی تارے کا نشان بھی اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسا شخص بڑا ہی خوش مذاق و تعریف کا خواہاں اور خود پس ہوگا ہے۔ وہ اس قدر بد مزاج اور تکبر ہوتا ہے کہ اپنی ہر بات اور ہر معاملے کو سنانا چاہتا ہے۔ اس کی طبیعت میں اس قدر لوث زنی اور تعریف کی بھوک ہوتی ہے کہ فی الحقیقت وہ اعتدال سے ہٹ جاتا ہے۔ گرد و زخمی میں سلامتی کی کمی کے باعث وہ جھڑپا مینڈا تیزی اور غرور و جرات کا مادی ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے فطرتی بات بھی نہیں سنی سکتا اور مدد دہروں کے منہ سے اپنے حق میں کلمات خیر کی کاتر قہر رہتا ہے۔ اس کی انایت اور تمل کی بھوک میں اوقات و ازانہ ذہنی پر اثر انداز ہو سکتی ہے (شکل نمبر ۲۰)۔

اگر اس پور میں ایک صاف اور بے عیب نمون کی علامت کندہ ہو تو یہ خاص اہمیت کی حامل ہے۔ ایسا شخص خود ستانی اور اس کے ذریعے آگے بڑھنے کی عیب و مزہ قسیم کی تکلیفی اور صلاحیت سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ وہ اپنی شخصیت اور صلاحات و افعال کو کھ اپنے دل کی کش اور مزہ انداز میں پیش کرتا ہے کہ لوگ اسے خود ستانی کے بجائے حقیقت حال تصور کر لے گئے ہیں۔ یہ قابلیت اسے طبعاً حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کے باوجود استعمال سے زندگی میں اپنے لیے اچھا مقام پیدا کر لیتا ہے۔ اس میں شبہ نہیں ایسا شخص مزاج دان، ذہین اور پالاک ہوتا

پتادیتی ہے۔ اس کا مال طبعاً تنگ نظر، ماسد اور بد نصیب ثابت ہوتا ہے۔ وہ کسی بھی شخص کو خوش کامیاب نہیں دیکھ سکتا۔ اپنے قول و فعل سے وہ عناد و دشمنی کے عناصر کو اپنا ہوا دیکھ کر لوگ ایک دوسرے سے براؤ فرشتہ ہوتا ہے۔ اس کا یہ رویہ بہت دہلیز تک لوگوں سے پریشہ نہیں رہتا۔ وہ اپنی سالکہ کو ہر جہت سے اور کوئی بھی اس کی بات پر اٹھتا اور مجبوراً کوئی کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ درحقیقت اس کی مسلسل سازنازدوش، عناد پروری اور سازنازدافو طبع اسے شہساز ہے۔ خاندان اور شرکاء کا رہیں نہ عزت ناقابل اعتبار بنا دیتی ہے بلکہ کوئی اس کی عزت کرتا ہے اور نہ ہی اس سے میل واپ کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ ہر ایک اس سے ذلت آمیز سلوک کرنے پر راضی ہو جاتا ہے اور اسے اپنے کیے کی سزا مل جاتی ہے (رنگ نمبر ۲۲)۔

چوتھی انگلی جو باعوم چھوٹی انگلی کے نام سے یاد کی جاتی ہے یا کبھری سے دہشت ہے۔ اس کا تعلق سانس، نور، کاروباری صلاحیت اور انکار بیان سے ہے۔ ڈیڑھ چھٹی انگلی مل، ماضی وافی، ایمانی قابلیت اور مکاری کے عناصر سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ درحقیقت اس کا خصوصی رابطہ ملی صلاحیت سے ہے جو صنعت کاری، تجارت اور سائنس کے میدان سے فزول تر ہے۔

چھوٹی انگلی کی پہلی پورٹل و سائنس میں مثالی صفت و ادا تھا کی طبی خورش کی آئینہ دار ہے اس کا مال علم نگہبان و جہت کا دلدلہ ہوتا ہے اور اسے تحقیق و حقائق کا فطری اور لازوال شغف ہوتا ہے۔ بلاشبہ ان میں سے وہ بدھ بھٹے مایل کرنے میں بروقت لگا رہتا ہے۔ اگر اس پور میں ایک عروید مشہور خط کا نشان واضح اور صاف دکھائی دے تو یہ قریب بیان کی جاتی صفت ہے۔ اس کا مال اپنے انداز و خطا سے وہ



(۱)

سورج تک سکتا ہے کہ سنیے دلے ستان واد جھرنے لگتے ہیں اور اس کے ہر شاخے پر کادہ بہ عمل ہو جاتے ہیں۔ اس کے انداز بیان میں ڈرامائی تاثر کے پہلو ہوتے ہیں (رنگ نمبر ۱)۔ یہی نہیں اس کے مال کے باطن میں علوم غیبی کی طرف بھی رجحان ہوتا ہے اور اپنی خاص طبی کے آپٹیم میں وہ بہت کچھ دیکھ سکتا ہے۔

اگر اس مقام پر تین پادرواحی عروید کیسری پانی پائیں تو یہ متذکرہ بالاتمام غیبوں کے مدانی ہوتی ہیں۔ نہ تو ان کا مال علم و بیان اور ذہنی سائنسی و امیر حیات کے کسی بھی شعبے میں آگے بڑھ سکتا ہے۔ اس کی طبیعت میں تو یہ کی

کی ہوتی ہے اور وہ کسی بھی سطح میں اپنی تھنر صلاحیتوں کو مرکزیت کے ساتھ استعمال نہیں کر سکتا۔ اس کے مزاج میں بڑی مددنگ کامرانی کے امکانات کے جوہر کے واضح فقدان کے منہر پائے جاتے ہیں اور بوشہرہ بھی کبھی زندگی میں عروج و ارتقا سے مالا مال نہیں ہو سکتا (رنگ نمبر ۲۲)۔

اس کے برعکس اگر اس پور میں آڑی ترچھی کیسری پانی پائیں تو یہ دلچسپ اور تھنرے ناقابل اعتبار شخص کا پتادیتی ہیں۔ ان کا مال بڑا ہی بالائی ہوتا ہے۔ اسے اپنی زبان پر حققتا قابض نہیں ہوتا۔ اس قدر بے مہنی اور نونو کو اس کرنے کا مادی ہوتا ہے کہ سنیے دلوں کے کان پک جاتے ہیں۔ اس کی یادہ گونی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ باعوم کی اور بہت میں قریب نہیں کر سکتا۔ ایسی آڑی کیسری پانی پادرواحی کے



(۲)



(۳)

راہنما اور اعلیٰ پانے کے مقرر کی نشانی ہے۔ اگر یہی نشانی کسی وکیل کے ہاتھ میں دکھائی دے تو وہ از حد انصاف نگری سے اپنے کو کھلیں کہ اس کا ہے۔ یہ نشانی بہت ہی کیلیب ہوتی ہے اگر جب دکھائی دے جائے تو اس کا مادہ چھوڑ کر لڑتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

چھوٹی انگلی کی اولین پوریں گاہے گاہے ایک کامل اور صاف کنون کی نشانی بھی دکھائی دے جاتی ہے۔ بلاشبہ یہ کیلیب علامت ہے مگر بے مدنی غیر تفسیر کی جاتی ہے۔ اس پور کی تعلق ہو رہی ہے، روحانی میلان اور عموماً ملائمتوں سے ہے جب اس مقام پر کمزور شکتی کی نشانی نقش ہو تو یہ عموماً عزم میں اس ہر دو خاص کی آمیزہ دار ہے جو مال کے باطن میں پیش بینی کی صلاحیت کو نہایت مستحکم طور پر رتربہ دے گئی ہے اور



(۶)

اس کا مال اپنی عموماً ملائمت کے بل بوتے روحانی مسالحت میں بہت ترقی کر سکتا ہے ایسا شخص عموماً غیر خوب کے سلسلے میں قابل اعتماد ہوتا ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں کی بات سمجھ لیتا ہے۔ اسے آئندہ کے بارے میں احکام لگانے کا علم ہوتا ہے اور یہ ملائمت و نہایت دانشور طریقے سے استعمال کرتا ہے (شکل نمبر ۶)۔

اسی پور میں ایک مرتبہ یا مستطیل کا

صاف مستطیل نشان بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ ایسا مستطیل کا بہت نشان مزاج میں غیر معمولی تاجرواں اور کاروباری صلاحیتوں کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حامل مسالحتی میں از حد تیز ہوتا ہے اور کدبکاری صحت عملی سے ایسے ایسے مشورے تیار کرتا ہے کہ دولت اس کے گھر کی نیند ہی بن جاتی ہے۔ اس میں یہ ملاحظہ فرمادو کہ وہ اسے اور درون دولت کمانے کے عجب و غریب گزشتہ جملہ اس کی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ وہ غریب سے غریب گھر لے بھی جاتا ہے تو بھی ایک تعلیم تیار اور نامدار دولت مند بن کے رہتا ہے۔ اس کے غم میں تو خیر ترقی کی بے پناہ آئندہ ہوتی ہے۔ وہ مغز ان شباب ہی سے ایسے راستے پر قدم زندہ کر جاتا ہے کہ روز بروز دولت اور شرف میں

نشانی ہیں۔ تاہم اب اعتبار ہونے کے علاوہ ایسا شخص غلط گوئی، مبالغہ آرائی اور غریب کاری کا بھی فرکر ہوتا ہے (شکل نمبر ۳)۔

اس پور میں اگر چھوٹی کا نشان واضح اور سالم نقش ہو تو یہ پیش گوئی کی طبی صلاحیت کی طرف اشارہ کرتا ہے مگر اس کے ہوتے ہوئے ضروری ہے کہ دوسرے ہاتھ کے حصوں میں ایسے نشانات ہوں جن سے اس کا استعمال کی حمایت کریں مثال کے طور پر قوس العلم، ملکہ سلیمان، ایسی صورت میں حالی نشان کو آئندہ کے بارے میں پیچھے خواب یا ایسے دیگر ماحول ہو سکتے ہیں کہ جو کہ وہ عالم خواب میں دیکھتا ہے یا اس امر کے بارے میں وہ مستقبل کے حالات کا اندازہ لگاتا ہے، وہ قطعی درست ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۳)۔

اگر شخص ایک چھوٹی کی ضرورت ہی اس پور میں کندہ ہو اور پیش گوئی سے متعلق کوئی مساوی دوسرا نشان یا تیسری یا دو تریہ قطعاً اچھی نشانی نہیں ہے۔ اس کے ہوتے ہوئے حالی نشان کو مالی نقصان کا سخت اندیشہ ہوتا ہے اور اس کا مالی دستار چوری ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۵)

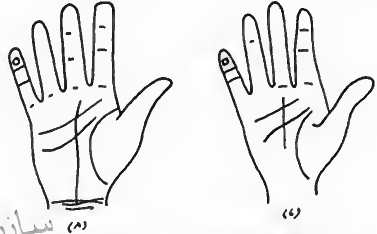


(۴)

اس پور میں بیچ شاخ لکیروں سے بنا پورا اس کے نشان پایا جائے تو یہ غیر معمولی طاقت ہے۔ یہ قدرت، بیان و خطابت کی حقیقی نشانی ہے۔ ایسا شخص تقریر و گفتگو سے وہ انہوں پر کھٹکتا ہے کہ انہوں نے دے سہا ہو جاتا ہے اور وہ جہاں ہے، ان سے کھڑا رہتا ہے۔ یہ عظیم و عظیم الشان



اشارہ کرتا ہوتا ہے اور لوگ اس کی دانش مندی اور ترقی دیکھ کر گشت ہند میں رہ جاتے ہیں (شکل نمبر ۷)۔

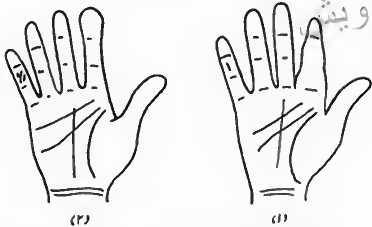


ایسی پوریں اگر دھڑے کا مکمل نشان دکھائی دے تو برہمچاری سے ایسا فریضہ اپنے اپنے باطن میں اُن کا فعال صلاحیتوں سے ایک خاص نوع کی روشنی کا احساس کر سکتے ہیں جو اسے عروج روحانی کے علاوہ پیش بینی کا سب سے بھی مہم اہل کرنے میں اعانت کرتی ہیں۔ یہ بے حد گہرا علمت ہے اور دعائیت سے متعلق افراد کے ہاتھ میں ہی نظر آ سکتی ہے (شکل نمبر ۸)۔



یہاں پر ایک بالائی نشانی خاص ہے جب چند ایک آڑی قریبی گہری ریں ہاں ایک جال کا نشان بنائی تو سیران بدنامیوں کا پتا دیتی ہیں جن کا تعلق جرموں، راہزنیوں اور غریب کا دل سے ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔ ایسا شخص ماند پڑنے اور کالے بازو کا بہت دلدلہ ہوتا ہے اور چوری ٹانگے سے پہلے

مردوں پر نشیں مانا گیا اس کی فطرت قبیحہ کا ایک خاص پہلو ہے۔ ایسے شخص کو کثرت کا بھی اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی نہ کبھی اس کی زبان اور بات چیت میں رکاوٹ کے آثار پیدا ہو سکتے ہیں اگر یہ بالی بہت گہری اور واضح ہو تو وہ کثرت کی تکلیف سے نجات نہیں پاسکتا۔ چھوٹی انگلی کی دوسری پور خاص اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔ یہ درحقیقت اہم اور نفس سے متعلق ہے۔ اس مقام پر جو مختصر نشانیات کو غور سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس پور میں ایک عمود کی طرح قطع خط ہو تو یہ بہت ہی اہم نشانی ہے۔ اس کا مبادل سائنٹفک تحقیق اور تفسیر کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی طبی صلاحیت دکھاتا ہے۔ ہوس میں شہید یا کراس کے مروج میں پارک مینی، ٹکڑی اور ایسا بدو اجتہاد کے ایسے عناصر کا درجہ ہوتے ہیں کردہ محنت اور کاوش سے تحقیق کے کام میں مصروف رہتا ہے اور بلاشبہ اپنی ذاتی سعی و کدورت سے کامیابی سے ہنگامہ ہو کر رہتا ہے (شکل نمبر ۱)۔



اس کے برعکس اگر اس پور پر ٹیڑھی، ہلکی، موٹی، تین پاروں کی گہری دکھائی دیں تو یہ تجویز ملتی نہیں ہیں۔ ان کا مایل بڑھ کر خوش سانس کے میدان میں صحت کی صلاحیت کھال ہوتا ہے لیکن حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ وہ اپنے کو دھوکا دیتا ہے اور اس قریب کے بات اور دیکھ اٹھاتا ہے۔ اس میں جو غریب خاص بڑھتا ہے اور یہی متعلق مزاجی سے کام

کرنے کی صلاحیت۔ وہ منسل غلامی میں مبتلا رہتا ہے اور اکثر دوسروں کو دھوکا دینے کی ہوت  
ہاں رہتا ہے (شکل نمبر ۲)۔

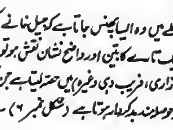
اس پور میں ایک واضح لکیر ایسے ہو کر کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کرتی ہوئی معلوم ہو  
تو یہ بھی بد قسمتی کی علامت ہے اس کے مال کی  
زندگی پریشانیوں اور زبوں اور روز بدل کا مسلسل  
ہن کے رہ جاتی ہے۔ اس سے مستعد حیات میں کمی  
کی کوئی گن دکھائی دیتی ہے اور نہ ہی وہ کسی  
حس سے چمک سکتا ہے۔ اگر یہاں ایسی تین چار  
متوازی لکیریں کندہ ہوں تو خیریت میں اور بھی  
متاثر ہو جاتا ہے۔ ان کا مال اپنے اذیتناک طور پر  
کا دھیرا رہتا ہے۔ مال کو اس میں استعداد و دخل  
کا قدرتی فقدان رہتا ہے (شکل نمبر ۳)۔

بہسن اوقات اس مقام پر ایک شاندار  
لیکچر پوری کی طرف ترقی کی نقش ہوتی ہے یہ ایک  
دل چسپ نشان ہے اور ایسے کو دل کا چٹا رہتا ہے  
جو اگر کسی طرح کا اور استقلال سے کام لے تو  
بڑی حد تک کامیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ گواں  
کی زندگی بھلی کا شکار ہوتی ہے۔ زکوہہ پابند  
اوقات ہوتا ہے اور نہ ہی کسی میں معمول پر کاربند  
اگرچہ وہ کوشش دیکھ کا خفاں ہو سکتا ہے اور گویا  
گاہے بڑی دلہنسی سے کام میں دلچسپی لگاتا  
ہے مگر وہ اس قدر بے نیاز اور ناتواں ہوتا ہے کہ اس کی  
ہوتا (شکل نمبر ۴)۔



جب اس پور میں ایک واضح چرخہ کی  
نقشانی پائی جائے تو ایسے شخص سے دور رہنا  
مناسب ہے۔ وہ ایسے کاموں اور اعمال میں الجھ  
جاتا ہے جو اخلاقی اور قانونی نقطہ نگاہ سے قابل  
گورث گردانے جاتے ہیں۔ اسے راہ راست پر  
لانے کی کوشش بے کار ثابت ہوتی ہے۔ وہ  
وہ یہ سوچتا ہی نہیں کہ وہ کسی غلامی قانون یا  
غیر اخلاقی کام میں مشغول ہے۔ اگر اسے اس کے  
افعال کی فلاحی کی طرف توجہ دینی جائے تو وہ فاسد ساز

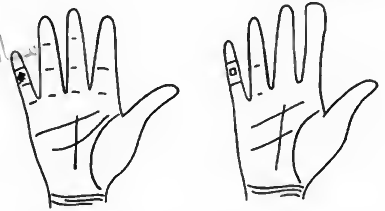
دہ انتہا پر لیتا ہے اور بالآخر عام طور پر کسی حد تک اسے وہ ایسا شخص جاتا ہے کہ اس کے  
سچائی کا پتہ چلتی ہے (شکل نمبر ۵)۔ اگر یہاں پر ایک آسے کا تین اور واضح نشان نقش ہو تو اس  
کمال ایسے مشاغل اور کھلوں (دشمن بدعاشی، چور بازار، فریب دی وغیرہ) میں مبتلا ہے جن کے  
سبب سخت بھگم ہو جاتا ہے۔ بلاشبہ وہ دلیر شاعر اور حوصلہ مندر ہو گا رہتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



انگل کی اس پور میں اگر ٹھکان کا واضح اور بے عیب نشان دکھائی دے تو یہ ملامت روز

میں گھر سے شغف اور کسی مذہبی فن خفیہ میں مہارت کا پتا دیتا ہے۔ اس کا حامل ایسے علوم میں عمل دل چاہی کے باعث کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے اور بلاشبہ اپنے کام میں نمایاں فہرست پاتا ہے (شکل نمبر ۷)۔

اسی طرح اگر مستطیل کا داغ نشان نظر آئے تو یہ اچھے اثرات کا حامل نہیں۔ اگرچہ یہ اچھے ذہن اور نگہ دار انسان کی علامت ہے لیکن اس کا حامل اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کی بجائے بے ہی طرٹ نائل ہوتے ہے، اپنی دیگر داریوں کی وجہ سے بے حد غراب نتائج سے دوچار ہوتا ہے اور بالآخر غراب معلوماتوں کے باعث جیل خانے کی ہوا کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے (شکل نمبر ۸)۔



(۷)

(۸)

اس مقام پر ہماری کئی دشمنی کے لیے مہم فہم ہے۔ یہ طبیعی بڑی کو اٹھاتی ہے۔ اس کا حامل اپنی مسلسل مصائب کے باعث زندگی کو بے اوجھا دیتا ہے کہ اسے کچھ فہم نہیں آتا۔ اعمال بد کا تسلسل اسے تاؤن کی گرفت میں پھنسا دیتا ہے اور اسے قید و بند کی سزا بخشتی پڑتی ہے (شکل نمبر ۹)۔ چھوٹی انگلی کی تیسری یعنی تھمائی پور کا تعلق کا دھاری صلاحیت سے ہے۔ مگر اس مقام پر غراب علامتیں نقش ہوں تو ان کا حامل چوری، فریب کاری اور دھوکا بازی کی طرٹ نامی ہو جاتا ہے اور غلط سبب زدگی ہوس اس کی طبیعت متاثر نہیں جاتی ہے۔

اگر اس پر میں ایک نمایاں موٹی لکیر نمود کی طرح کھنڈ ہو تو اس کے حامل کی کا دھاری صلاحیتیں اور ہوس زندگی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ مصائب زندگی میں چاکرستی سے دوچار ہونے لگتا ہے کی دن رات کو کوشش کرتا ہے اس ملک و دو میں وہ دھاندلی، فریب دہی اور دوسروں کا مال ہڑپ کر بدلنے سے قنطاریہ پر مہر نہیں کرتا۔ درحقیقت دولت کمانے اور دھنوری اٹاک میں اضافہ کرنے کے سلسلے میں وہ نیچے اڑ پر کرنے، کسی کا باؤ حق

کھا جائے، دھوکا دینے اور چور بازاری وغیرہ امور کو اپنے کا دھار کا جزو لاینفک گردانتا ہے۔ حصول سے حاصل کردہ کے سلسلے میں اس کی طبی خواہش اسے حق و باطل کی تمیز اور مصلحت کی نیگی ہدی کا احساس ہی نہیں ہونے دیتی (شکل نمبر ۱۰)۔

اگر اسی مقام پر دھاری پٹی مٹی کی ایک موٹی لکیر کی دکھائی دیں تو ایسے شخص سے یہ سود متاؤ سہنے کی ضرورت ہے۔ درحقیقت یہ چور اور اٹھائی گیرے کی علامتیں ہیں۔ ایسا شخص اپنی عادت سے مجبور ہوتا ہے، موقع عمل دیکھ کر دوسروں کا مال چٹا لیتا ہے اور دھوکا فریب اور چاکی اسے اپنا مطلب نکال لیتا ہے۔ یہی دہر ہے کہ وہ بہت بلند بلندہ نام ہو جاتا ہے اور اس

کے اوجھب و اتار اب اس کی اس بدعتات سے سدائش رہتے ہیں (شکل نمبر ۱۱)۔

اس پر میں اگر ایک یا کئی ایک لکیریں آپد نقش ہوں تو یہ بھی چوری کی طرٹ میلان میں کا چاکرستی ہیں۔ ایسا شخص بھی اپنی فہرست کردہ کے باعث دوسروں کا مال تارح ہتھیائے



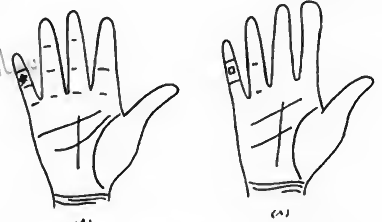
(۱)



(۲)

میں گہرے شفت اور کسی نہ کسی قنہ خفہ میں صمدت کا پتا دیتا ہے۔ اس کا مال ایسے ظلم میں مہملی دل چاہی کے ہوش کامیابی سے بھٹکار ہو سکتا ہے اور بلاشبہ اپنے کام میں نمایاں فروغ پاتا ہے (رنگل نمبر ۷)۔

اسی پر میں اگر مستطیل کا واضح نشان نظر آئے تو یہ ایسے اثرات کا مال نہیں۔ اگرچہ یہ ایسے ذہن اور دیکھ دار انسان کی علامت ہے لیکن اس کا مال اپنی ذہنی صلاحیتوں کو اچھے کاموں میں استعمال کرنے کی بجائے ہی کی طرف مائل ہوتا ہے، اپنی بکرہ کاریوں کی وجہ سے بے حد خراب نتائج سے دوچار ہوتا ہے اور باوجود خراب ملازمتوں کے باعث میل فاسٹ کی ہوا کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے (رنگل نمبر ۸)۔



(۷)

(۸)

اس مقام پر مالی کی نشانی کے بارے میں عرض ہے۔ یہ طبعی ہدی کو اچھا لگتی ہے۔ اس کا مال اپنی مسلسل محنتوں کے باعث زندگی گریوں کو کھاتا ہے کہ اسے کوئی غم نہیں آتا۔ اعمال بد کا تسلسل اسے تازگی کی گرفت میں پہنچا دیتا ہے اور اسے قید و بند کی سزا بھگتنی پڑتی ہے (رنگل نمبر ۹)۔ چھوٹی انگلی کی تیسری یعنی تھمائی پور کا تعلق کامداری صلاحیت سے ہے مگر اس مقام پر خراب علامتیں نقش ہوں تو اس کا مال چوری، غریب کاری اور دھوکا بازی کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور غلو کسب نہر کی ہوس اس کی طبیعت بگاڑ دیتی ہے۔



(۱)

اگر اس پر میں ایک نمایاں موٹی لکیر عموماً کی طرح کنوٹوٹوس کے حامل کی کامداری صلاحیتیں اور ہوس زندگی کا یہ عالم ہوتا ہے کہ وہ معاملات زندگی میں جا بکرتی سے بد پر یہ بیٹھنے کی دن رات کوشش کرتا ہے اس تک دو دو میں وہ دھاندلی، غریب کاری اور دھوکا مال ہر آپ کر جانے سے قطعاً پرہیز نہیں کرتا۔ درحقیقت دولت کماتے اور دوسری اداک میں اسٹاف کرنے کے سلسلے میں وہ نیچے آ کر کرتے کسی کا جائز حق

کھا جائے، دھوکا دینے اور چور بازاری وغیرہ اور کو اپنے کامدار کا جڑوا ٹینک گردانتا ہے۔ دھوکے سے حصولِ مذہب کے سلسلے میں اس کی طبیعت خواہش اسے حق و باطل کی تیز اور مٹانے کی نیکی بدی کا احساس ہی نہیں ہونے دیتی (رنگل نمبر ۱۰)۔

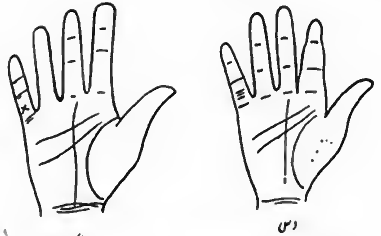


(۲)

اگر کسی مقام پر دھوکا پڑتی ہوئی کسی ایک عموماً لکیر کی دکھائی دیں تو ایسے شخص سے بہت حد متاثر ہونے کی ضرورت ہے۔ درحقیقت یہ چور اور اٹھائی گیرے کی علامتیں ہیں۔ ایسا شخص اپنی ملازمت سے مجبور ہوتا ہے، موقع مل دیکھ کر دوسروں کا مال چرائتا ہے اور دھوکا غریب اور چالاک سے اپنا مطلب نکال لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بہت جلد بدنام ہو جاتا ہے اور اس کے عہد و آثار میں اس کی اس بد ملازمت سے سدا متوجہ رہتے ہیں (رنگل نمبر ۱۱)۔

اسی پولیٹری اگر ایک بائیں ایک لکیر اس پر نقش ہوں تو یہی چوری کی علامت سیلان میں کا پتا دیتی ہیں۔ ایسا شخص بھی اپنی تعویذ کر دوسرے کے باعث دوسروں کا مال ستارہ بٹھالینے

میں کوئی نالی نہیں کرتا (شکل نمبر ۴)۔



(۵)

سے اور بے نام کے دل مود لیتا ہے اور عاشقان اس میں اپنی خاصی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔ لیکن اس کی قوت بیان کے پس پردہ بالعموم لاشعوری طور پر کامیابی کے حصول کی زبردست تمسّی بھی جرتی ہے۔ وہ اپنے خیالات سے استفادہ کے لئے اپنے واقعہ واقع پیدا کر لیتا ہے اور ان سے کاروباری طریقے کا ستہ دشمن دولت کرنے کا قاعدہ بناتا ہے اور بلاشبہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۵)۔

اس پور پر ایک بے عیب اور واضح نمونہ کی علامت بھی دیکھنے میں آجاتی ہے۔ لیکن فزجوسی اور مکتبہ ملی کی تحفہ دلیل ہے۔ اس کا وجود صاحب نشان کے طبی جوہر کا آئینہ دار ہے۔ ہر شخص کا روبرو ہیستہ و تجارت میں اپنی مکتبہ ملی کی بدولت خوب چمکتا ہے، اور اگر وہ سفارشی امور سے متعلق ہو تو وہ اپنے ملک کی ایسی بیدار فزجوسی اور دانش مندی سے نایب گدی کرتا ہے کہ صرف اپنا نام روشن کرتا ہے بلکہ ملک و

وقت کے لیے بھی بے حد کارآمد اور مفید کام سرانجام دیتا ہے۔ اسے لوگوں سے نہایت پاکیزگی سے معاملہ بندی کے انداز آتے ہیں اور پبلک سے اس کا سلوک اس نوع کا ہوتا ہے کہ ان کو نقصان پہنچانے نہیں ان سے کام لیتا ہے اور ان کو اپنا ہمنوا بنالیتا ہے۔ درحقیقت وہ اعلیٰ پوٹی گفتاریاں سمجھنے، مشکل معاملات کو ہموار کرنے اور قابل اعتماد کردار کے باعث بہت عزت اور نام پاتا ہے (شکل نمبر ۶)۔



(۶)

اس بکر پر چوکور یا مستطیل کی نشانی کیسی ہوتی ہے کہ ایسے شخص کے ہاتھ میں اکثر کو محسوس کیا جاتا ہے کہ اس کے مال کے کردار میں ایسے عناصر ہوتے ہیں جو اسے ناقابلِ فہم کردار یا غلط فہم اعلیٰ کرتے ہیں۔ درحقیقت اس کی زندگی میں زلزلہ ہی میں رہتی ہے۔ اس کے مستند طریقہ کار اور شاعری کی تقسیم قدرے عمال ہی ہوتی ہے اور لوگ اس کے خفیہ پہلو اور

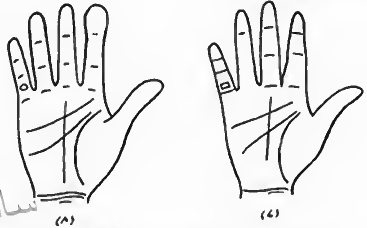
اس مقام پر ایک واضح اور صاف چرخہ کی نشانی کچھ اپنی بات نہیں۔ ایسا شخص بھی اور بدی میں غیر نہیں کر سکتا۔ اس کی سب سے بڑی غرابی یہ ہوتی ہے کہ وہ غیر ارادی طور پر دوسروں کی چیزیں، حقوق اور مالک کے منصب کرنے میں کوئی برائی محسوس نہیں کرتا۔ وہ ایک نوع کا افغانی بیمار ہوتا ہے اور بلاشبہ کچھ موقع ہائے ہی جو کچھ اسے ملنے آئے پھانسیا ہے اور بالعموم پھلا جاتا ہے اور اپنے کیز کردار کو گنہگار بناتا ہے (شکل نمبر ۷)۔



(۷)

بیچ بخاشہ خاندان سے اس پور میں نشان نہایت خیر معمولی ہے اور بے حد کامیابی بھی جب یہ واضح اور مالک دکھائی دے تو فزجوسی کے اعلیٰ عناصر ایسے شخص کے کردار میں نمایاں ہوتے ہیں۔ وہ فزجوسی میں سے اپنی قوت شہادت کا انہوں پر چمکتے ہیں، بڑی سادگی سے کام لیتا ہے اور لوگ اس کی قوت فزجوسی کو گور و گھبراہ بیان کے قابل ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنی غیبی بلاتر

فانے کے سلسلے میں پائونٹ عجیب و غریب قیاس آ نمایاں کرتے رہتے ہیں اور باوجود کئی بار اس کی تکرار نہیں ہونے کے (شکل نمبر ۷)۔



فانے کا کامل اور بے عیب نشان بھی بعض اوقات اس میں دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ بہت ہی کمیاب ہے۔ ایسا شخص بڑے بڑے منصوبے پر چلتا ہے مگر یہ تمام منصوبے پیانے پر ڈکا کا ڈلنے یا چوری کرنے سے متعلق ہوتے ہیں۔ اس کا ذہن میر تقی میر کے کردار یا سلطان اور منوچہرے تیار کرنے کی طرہ ڈال ہی نہیں ہو سکتا۔ ہر سولہ یہ خوشی کی بات ہے کہ جو اس قدر بھی خیالی پلاؤں کا ہے انھیں کبھی ملنی صورت میں کا فر بائیس دیکھ سکتا۔ وہ مفسر ذہنی طور پر ایسے خیالوں اور منصوبوں میں الجھا رہتا ہے۔ ذہن میں بڑے بڑے کردار ہوتے ہیں اور ذہن وہ بے دھڑک دھڑک کر محلوں میں بکھڑکے۔ ایسا شخص اگر سرگرم رہائی اور بائیس سے متعلق مسائل کو حل کرنے کی مصیبت رکھتا ہو تو کامیاب صفت بن سکتا ہے (شکل نمبر ۸)۔

اس مقام پر بعض اوقات بالائی کی نشانی میں بھی پائی جاتی ہے۔ یہ بے مدد شخص ہے اور تا قابل اصلاح چوکی علامت ہے۔ مگر ایسا شخص درحقت چوری کرتا ہے بلکہ بے حد بدتمیزی۔ وہ زیادہ دانا تک اپنی ساقی میں کامیاب ثابت نہیں ہو سکتا۔ بہت جلد کڑا ہوتا ہے۔ اسرا ہو سکتا ہے اور سمجھائے جھگڑے کا اس پر بالکل اثر نہیں ہوتا۔ جسے اپنے افعال پر ندامت نہیں ہوتی اور نہ

ہی وہ انھیں برا سمجھتا ہے۔ بار بار اسی طرح سے چوری چکائی کے سلسلے میں پکڑا جاتا ہے، سزا پایا جاتا ہے اور جب سزا جھگڑت کرتا ہے تو صبر سے پانی ندش کے مطابق کچھ جراتے جھگڑے پکڑا جاتا ہے۔ اور عدویہ ہے کہ وہ کوئی حوصلہ مند اور بڑا چمڑ بھی نہیں ہوتا۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہنم کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اسے چوری کا مہرمن لائق ہوتا ہے اور اس کا ذہنی توازن کم ہی درست ہوتا ہے (شکل نمبر ۹)۔



(۹)

انگوٹھے کی صرف دو پوریں ہیں۔ یہ انگلیوں میں سوراخ کا حکم رکھتا ہے۔ اس کی پٹی پور کا متعلق قوت آزادی سے ہے اور دوسری کا متعلق اور استدلال سے۔

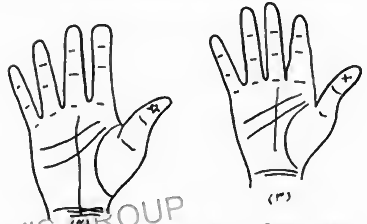
پہلی پچھریں ایک عمومی خط کا واضح طور پر کندہ ہونا بڑی مبارک ہے۔ اس کے حامل کی قوت آزادی بڑی مضبوط ہوتی ہے اور وہ اپنے کاموں میں تندہی اور مت سے آگے بڑھتا ہے۔ وہ یقیناً واضح گیر میں بھی باتیں ہیں۔ ان سے ارادہ، حوصلہ مند اور دیر کی کا پتا چلتا ہے۔ (شکل نمبر ۱۰)۔



(۱۰)

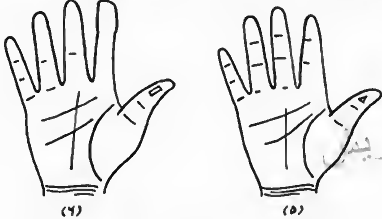
(۱۱)

اگر یہاں کثرت سے نمودی خطوط دکھائی تو یہ نفس کو راد کی علامت سمجھے جاتے ہیں۔  
ان کا حامل اپنی قوت رادوی کو مختلف امور میں ایک وقت میں کھنک کھنک کرنے کی طرف آمادہ ہوتا ہے  
کسی بھی کام کو مستقل اور تندہی سے پائے تکمیل تک پہنچانے کی طرف مائل نہیں ہوتا یہی وہ  
ہے کہ وہ اکثر ناکام ثابت ہوتا ہے (شکل نمبر ۲)۔  
اسی لیے اس اگر ایک یا ایک سے زیادہ نقش ہوں تو یہ بہت ہی غرور کی علامت ہے  
ہیں۔ ایسا شخص اپنی قوت رادوی کو غلط طریقے سے استعمال کرتا ہے اور اپنے راستے میں لغزش  
مشکلات پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس خرابی کے باعث اس کا مادہ حیات ایک ناموار راہ گزار  
بن جاتا ہے اور وہ قدم قدم پر غمگین رہتا ہے۔ وہ اپنا غم و غصہ بڑا دھن بڑا کرتا ہے۔  
اس جگہ ایک واضح پرتی کو نشان بہت ہی غراب ہے۔ ایسا شخص صبر و عفت سے  
محروم ہوتا ہے۔ اس کے کردار میں بے حسی، بے عزتی اور ناپاک اعمال کی طرف رجحان ہوتا  
ہے۔ پاکیزگی اس کی لغت کے قریب سے بھی بڑک نہیں گزرتی (شکل نمبر ۳)۔



یہاں پر بتا رہے کہ کبھی نشان بڑی دل چاہی نشانی ہے۔ ایسا شخص بڑی غم و غصہ میں  
ہند ہوتا ہے اور دوسروں میں خرابیوں کے سراوے کی نوعیت میں نہیں رہتا۔ کسی وجہ سے کہ وہ مسلسل  
کرتے ہیں اور تنہا ہی انداز نگاہ سے دوسروں کے جذبات کو نہیں دیکھنے لگے کہ کامیابی بن جاتا ہے۔

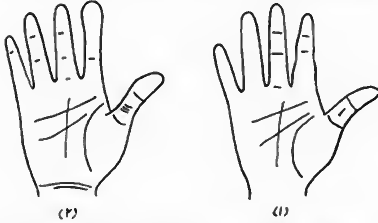
اس کا ایسا رنگ آئینہ طریق کار اسے احباب میں قابلِ نفرت بنا دیتا ہے اور لوگ اس سے میل  
لاپ سے کتراتے ہیں (شکل نمبر ۴)۔  
یہاں پر ایک واضح نمونہ کی نشانی بہت ہی کی ایک ہے مگر یہ جب بھی صاف و سالم  
دکھائی دے تو اس امر پر دال ہے کہ حامل نشان سائنسی امور، ریسرچ وغیرہ پر دل دہان سے  
خدا ہے اور اپنی تمام تر قوت استقلال و توجہ سے سائنس سے متعلق مصروفیت میں صرف کرے گا (شکل نمبر ۵)۔



اس مقام پر شعل کی نشان دکھائی دے تو سمجھنا چاہیے کہ حامل علامت محض ایک  
ہی منزل کی طرف قدم زن ہوگا۔ وہ ادھر دھڑکتا ہے اور وہی ادھر۔ اسے اس قدر استقلال  
کے ساتھ اپنی راہ پر دوں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ اگرچہ اس میں عجیب و غریب صلاحیت ہوتی  
ہے کہ وہ دنیا راہ دنیا سے بے نیاز اپنے مخصوص مادہ حیات پر لگا رہتا ہے، مگر اس  
کے مزاج میں ایک خاص نوع کی سستی ہوتی ہے۔ وہ کسی مدد کے لیے دھکی اور لڑتا ہزار  
کا مظاہرہ بھی کرتا ہے۔ ایسے شخص کے راستے میں روکے اٹکنا یا اسے کسی مرضی کے خلاف  
مشورہ دینا اپنے لیے مذہب مول لینے کے برابر ہے (شکل نمبر ۶)۔

صاف اور سالم راہ ہے کہ نشان بھی یہاں پر لگے گا ہے نظر آتا ہے۔ یہ بے معنی  
کامیابی کی تھی علامت ہے۔ ایسا شخص مشکلات پر بڑی تحمل مند ہے سے فتح پالیتا ہے۔ اس

بین علامت ہے۔ دو یا تین ایسی ہی لکیریں بھی اسی جوہر خاص کا پتہ دیتی ہیں (شکل نمبر ۱)۔



اس کے برعکس اگر اس پورے آپرہ لکیریں اپنی جائیں تو یہ غلط جنت بانی مملکت عمل کے خدائیں اور کچھ قسم شخص کی طرہ اشارہ کرتی ہیں۔ اس کا مایل اکثر جھگڑا اور جھوٹی دیلیں پیش کرنے کا حامی ہوتا ہے۔ اسے صفائی خیال و فہم محدود فیض سے ہی نہیں ہوتی (شکل نمبر ۲)۔

اگر اس مقام پر ایک چرخ کا واضح نشان پایا جائے تو اس کو غور سے دیکھنا چاہیے، اگر

آپ کے ملنے ایجاب میں کسی شخص کے ہاتھ میں یہ

علامت ہو تو اس سے بہت متاثر ہو سکتا ہے اور

بہت جیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسا شخص بہت

جلد تارثر ہو جاتا ہے اور بہت جلد بدل دی جاتا ہے۔ اس میں اس لیے جانے کا کوئی حق

نہیں۔ اس کی فطرت میں یہ کردی ہوتی ہے۔

وہ صفت المروج ہوتا ہے اور بلا سوچے سمجھے

پس کی بات و مان اور دلوں کی یہاں کر دیتا ہے

خواہ اس کی اس کردی سے کوئی بھی عداوت



کے کردار کی سب سے بڑی غریبی ہوتی ہے کہ وہ جس کام کا بھی بیڑا اٹھاتا ہے اسے پورا پورا جانے کے لیے ہمہ دہان کی تمام تر کوشش استعمال کرنا عموماً زندگی سے ہٹنے کا راہ ہوتا ہے۔ اور بلاشبہ اپنی ذاتی مسائل کے پیش اور دانش مندانہ استعمال سے مندرجہ بالا کچھ کر ہی دم دیتا ہے۔ وہ ہمہ دم بڑے بڑے کام کرتا ہے اور اس کے دل میں خلعت و دنیا کا مرنی کی فکریں آرزو ہوتی ہے (شکل نمبر ۳)۔



یہاں پر مالی کی نشانی بہت ہی محسوس ہے۔ جس کی شخص کے انگوٹھے کی پہلی پور میں یہ علامت پائی جائے اسے شادی سے گریز کرنا چاہیے۔ اگر وہ شادی شدہ ہو تو اسے شریک حیات سے زندگی کا خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ ایسے خاندان کی بوری یا ایسی بوری کا خاندان نہ بدلے گا۔ اپنے شریک حیات کو موت کے گھاٹ اتارنے کے منصوبے سوچتا ہے اور باہر موم کسی شعلہ لگے کے زیر اثر ملک و مار کر دیتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



انگوٹھے کی دوسری پور استعمال و دانش مندی سے وابستہ ہے۔ جب اس میں ایک واضح عمودی خط نشان ہو تو یہ ایسی صلاحیت کا پتہ دیتی ہے جو بڑی قیمتی اور نادر ہوتی ہے۔ وہ حقیقت اس کے مال کا ذریعہ بہت صاف ہوتا ہے اور اس کی قوت استعمال بہت ہی قوی ہے۔ وہ تمام ایسے پیشوں یا کاموں میں خوب چمکتا ہے جن میں تجویہ و دلیل کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیکھ، ایسی لین دین وغیرہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں اس لکیر کا وجود کمرانی کی



اور بدگمانیاں پیدا ہو جائیں۔ اُسے ان باتوں کا احساس ہی نہیں ہوتا (شکل نمبر ۳)۔

اگر یہاں پر تھکے کا نشان دکھائی دے تو یہ بھی ایک ایسی گھڑی کا پردہ فاش کرتا ہے جو خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس کا حامل بھلت متاثر ہو جاتا ہے۔ یہی نہیں، بڑائی اور بدی کی طوط اس کا رجحان اس قدر شدت سے ہوتا ہے کہ وہ خطرناک صورت اختیار کر سکتا ہے۔ یوں ایسا شخص مرتجعانہ مریخ سا دکھائی دیتا ہے اور دوسروں سے اچھا سلوک کرنے کی طوط اُٹھاتا ہے۔ اس کی نیت خراب نہیں ہوتی۔ گرجدوں کی محبت میں وہ کردہ بدرگاہ ہو سکتا ہے (شکل نمبر ۴)۔



(۴)

مٹھوں کا داخل نشان اس مقام پر بہت ہی خوب ہے۔ اس سے استثنائی قوتیں ابھار جاتی ہیں ان کا حامل محبت اور سائنس کے میدان میں عروج و کامرانی کی جیسی اور غیر معمولی صلاحیتیں لے کر پیدا ہوتا ہے اور بلاشبہ بہت اچھے بڑھ سکتا ہے (شکل نمبر ۵)۔



(۵)



(۶)

اس جگہ مستطیل کا نشان بہت ہی دل چسپ ہے۔ یہ ایسے شخص کا آئینہ دار ہے جو عقل بات کرنے کا لہجہ ہوتا ہے۔ اس کے استدلال میں منطقی اور استقامت کے پہلو ہوتے ہیں اور اسے اپنے نقطہ نظر سے بٹانا جوئے شیر لانے کے مصداق ہے۔ وہ اپنی منطقی قوتوں کے بل بوتے پر کسی بھی بحث میں الجھ کر ہزیمت نہیں اُٹھاتا۔ وہ محکم دلیل اور لاجواب استدلال سے ہر بات چیت کرتا ہے کہ فوجی مقابلہ اس کی ہوش مندی اور حیرت انگیز قوت بیان سے متاثر ہو کر سے بغیر نہیں رہتا (شکل نمبر ۶)۔



(۶)



(۷)

اس جگہ پر ایک صاف ستھرے دائرے کی علامت کیاب تو ہے لیکن جب بھی نظر اُٹے تو از حد عمدہ تصور کی جاتی ہے۔ اس کے حامل کی قوت استدلال لاجواب ہوتی ہے۔ اور اس میں کچھ شبہ نہیں کہ وہ اپنی دانش وری، عقل مندی اور محنت و ہند نگاہی سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے انداز نگہ و تدبیر میں بے مثال حفاکہ کاروانی چھپے ہوئے ہوتے ہیں (شکل نمبر ۷)۔

اس جگہ میں مالی کی نشانی قابل ملامت کردار کا پردہ فاش کرتی ہے۔ اس کے حامل کردار تو عقلی اعتبار کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے اعمال میں نیکی اور اچھے پہلو ہوتے ہوئے ہیں۔ اس کی کیفیت دلیل و محبت کی طوط اُٹھاتی تو سوتی ہے، لیکن چوک اس کی فکر

## یادگارِ ماتھے



مسموم اور قوتِ استدلال فریب خوردہ ہوتی ہے اس لیے وہ خربہٴ انسانی سے ہی بدست ہوتا ہے۔ بالعموم دھوکے باز اور فریب کار ہونے کے باعث لوگ اس کی محنت بازی کو نہ مانتے اور فائدہ چاہنا ہی ہی گردانتے ہیں۔ مذکوئی اس کا اعتبار کرتا ہے اور نہ اس سے سہارا کرنے کے لیے آمادہ ہو سکتا ہے۔ وہ بالعموم اپنی ٹھیکہ فروش اور اعمالِ غیثہ کے باعث ناقابلِ اعتماد بن کر رہ جاتا ہے اور بدستِ دھوکے سے زندگی گزارتا ہے۔ (شکل نمبر ۸)۔

## سانیں درویش

شکر کا ماتھ



FREE AMIYAT BOOK'S GROUP  
http://www.facebook.com/groups/freeamiyatbooks

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ پاکستان میں سب سے پہلے



آزاد کلام آزاد کا ہاتھ

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP

<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

جواہر مال نہرو کا ہاتھ



FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

فرشتہ کا ہاتھ



FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

عبدالغنی شہزاد کا ہاتھ



سانیں درویش

اسمیر گزیدی



FREE AMLIYAT BOOK'S GROUP  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

مہاراجا کن پرنسلا کا ہاتھ



ببین درویش



FREE AMLIYAAT BOOK'S RO  
<https://www.facebook.com/groups/freeamilybooks>

میرزائی کا دست

سایین درویشی

Handwritten notes and signatures are visible at the top of the page, including the name "A. M. Ali" and the word "AMLIY".

**FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP**  
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks>

FREE AMLIYAAT BOOK'S GROUP  
 https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks

راجہ نور کا ہاتھ



یا انسانی زندگی کے بارے میں دوست شناسی میں پیشین گوئی کا شعور دنیا کے چند عظیم ترین دست  
نکاح میں جڑا ہے۔ ۱۹۰۷ء میں ساکھو کی ایک فنکارانہ نگاہ نے اسے پیدا کر دیا۔  
علی گڑھ یونیورسٹی اور امریکہ کی کالجی سائنس میں تعلیم پائی۔

میر صاحب کو اداسی عمر ہی سے دست شناسی کا شوق تھا، اور یہ شوق اس  
مد تک بڑھا کہ اس نے جہان کی شکل اختیار کر لی اور آپ نے اپنی زندگی کا مقصد  
وحید اسی علم کے حصول کو قرار دے لیا۔ آپ نے اس سیر کیڑوں کی شمولیت کے لیے  
پشاور سے داس گٹھائی تک کا سفر کیا اور اپنے لکھنے کے سفر پر تھیں اور ماہرین  
دست شناسی سے ملاقات کی۔ اس دوران قدیم ہندوستانی کتب دست شناسی کے  
ملاوہ جدید سائنسی نکتہ پاستوری کا بھی بغور مرقع مطالعہ کیا۔

میر صاحب تعزیتاً نصرت مدنی سے اس میدان میں ہیں اور اب تک ہندوؤں کی  
کے ہاتھوں کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ ان کی دنیا کے چھائی کے سیاست دان، تاجر اور  
فی کار بھی شامل ہیں۔ اس موضوع پر سفر کیوں گئے؟ ان کی دنیا میں آپ کے واسطے  
مناہین شائع ہو چکے ہیں اور انگریزی و اردو میں متعدد کتب چھپ چکی ہیں۔ ایک دنیا  
آپ کو اس علم کا مفتی مانتی ہے اور آپ کے کمال فن کی شہرت ہے۔

یہ کتاب اگرچہ دست شناسی اس بین الاقوامی شہرت یافتہ دست شناس کے  
پچاس سالہ عین مطالعے، مشاہدے اور دیکھنے عبرت کا بخود ہے، اور یہ حقیقت  
ہے کہ اردو میں اتنی سطحوں، مستند اور جامع کتاب پہلی بار شائع ہوئی ہے۔